فرشتوں کے واقعات وحالات پر قرآنی آیات اور مستند احادیث پر مشتمل اردو زبان میں اپنی نوعیت کی بے مثال تالیف۔

" تبیان الحقائق فی احوال الملائك "

فرشتے ہی فرشتے

تصنیفِ لطیف

امام المفسرین والمحدثین، بحر العلوم الاسلامیہ، کنز الفنون العالیہ، شیخ الاسلام

علامہ مفتی ابوصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی علیہ الرحمۃ القوی

عربی متن وتخریج

فاضل جلیل علامہ ابو محمد اعجاز احمد القادری الاویسی دامت برکاتھم العالیہ

(خلیفہ مجاز وشاگردِ خاص حضرت فیض ملت، علیہ الرحمۃ)

ناشر: بزمِ فیضانِ اُویسیہ، کھارادر کراچی (پاکستان)

طباعتی تفصیلات

نام	:	فرشتے ہی فرشتے
مصنّف	:	علامہ مفتی ابوصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی علیہ الرحمۃ القوی
عربی متن وتخریج	:	فاضل جلیل علامہ ابومحمد اعجاز احمد القادری الاویسی دامت برکاتہم العالیہ (خلیفہ مجاز وشاگردِ خاص حضرت فیض ملت، علیہ الرحمۃ)
تصحیح وتزئین	:	پروفیسر محمد آصف خان علیمی قادری (بانی وسرپرستِ اعلیٰ، العلیم فاؤنڈیشن، کراچی)
نظرِ ثانی	:	علامہ ابوالنور محمد ظہور احمد قادری دامت برکاتہم العالیہ
طبعِ اوّل	:	صفرالمظفر ۱۴۳۲ھ بہ مطابق جنوری ۲۰۱۱ء
کمپوزنگ	:	محمد سلمان قادری
تعداد	:	ایک ہزار
ناشر	:	’’بزمِ فیضانِ اُویسیہ‘‘، کھارادر، کراچی، پاکستان

www.faizahmedowaisi.com

E-mail: admin@faizahmedowaisi.com

Contact: 0334-3184596, 0332-3051653, 0334-6626689

”شرفِ انتساب“

امام العلماء، سلطان المفسرین، زینت الفقہاء والمحدثین، بحر العلوم الاسلامیہ، کنز الفنون العالیہ،
نائبِ اعلیٰ حضرت، پرتَوِ محدث اعظم، شیخ الاسلام والمسلمین، سیدی واستاذی ومرشدی ومربی،

علامہ مفتی الحافظ القاری **ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی** علیہ الرحمۃ القوی

اور

سلطان المترجمین، استاذ الفقہاء والمحدثین، محدث جلیل، فخر الافاضل، مرجع الاکابر، فقیہ العصر،
سیدی وسندی واستاذی ومربی، شیخ الحدیث،

علامہ مفتی **محمد صدیق ہزاروی سعیدی ازہری** مدظلہ العالی

کے نام جن کی عنایات ودعائیں میرے لیے دارین کی کامیابی وکامرانی کا باعث ہیں
اوران پاکیزہ صفات ہستیوں سے نسبت تلمذ میرے لیے شادمانی کا انمول تحفہ ہے۔

کتبت کتابی قبل نطقی بخاطری　　وقلت لقلبی انت بالشوق اعلم
فبلغ سلامی یا کتابی و قل لھم　　مقامکم عندی عزیز مکرم

خاکِ پائے علماء اہلِ سنت
ابو محمد اعجاز احمد القادری الاویسی

کلماتِ تشکر

(بزمِ فیضانِ اُویسیہ رضویہ)

ہر دور میں علمائے اہلسنت نے اپنی تحاریر وتقاریر کے ذریعے جہالت کے ریگستان میں اپنے بحرِ علمی سے تشنئی عوام کو سیراب فرمایا۔سینکڑوں نہیں ہزاروں تصانیف لکھیں کہ کوئی ان علم کے موتیوں کو سمیٹ لے۔اُنھیں میں ایک نام میرے مُرشدِ کریم کا بھی ہے۔جن کے سامنے کوئی بھی موضوع آتا تو ایک سوال کی حیثیت سے تھا مگر آپ اپنے برق رفتار قلم سے اُس پر سینکڑوں اور کہیں ہزاروں صفحات تحریر فرمادیتے مگر افسوس کہ ہمیشہ کی طرح ہم نے بے حسی کا مظاہرہ کیا کیونکہ اسلاف کی قدر و منزلت ہم کھو چکے ہیں۔نہ تو اس علمی اثاثہ کی قدر کی نہ ہی اس کو محفوظ کر کے مُصنف کی محنت کو علم کے پیاسوں تک پہنچایا۔اسی دردکو دل میں سمائے ''**بزمِ فیضانِ اُویسیہ**'' نے میدانِ عمل میں قدم رکھا کہ حضور مفسرِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تحریر کردہ چار ہزار سے زائد کتب ورسائل جو بلاشبہ اہلسنّت وجماعت کا عظیم سرمایہ ہیں،کو احسن انداز میں شائع کر کے مسلمانوں تک پہنچائیں۔

اس بزم کا نام بھی حضور فیضِ ملّت علیہ الرحمۃ نے خود تجویز فرمایا اور ہر موقع پر اس بزم کی ترقی وکامیابی کے لئے اپنے نرم وملائم ہاتھوں کو بارگاہِ ایزدی میں اُٹھا کر دعاؤں سے نوازا۔یہی وجہ ہے کہ بزم نے یکے بعد دیگرے کئی رسائل شائع کر کے پاکستان کے قریباً ۴۰ شہروں اور دیہاتوں تک پہنچائے۔الحمدللہ!''بزمِ فیضانِ اُویسیہ'' عرصہ دراز سے دینِ اسلام اور مسلکِ حق اہلسنت کی ترویج واشاعت کے لئے کوشاں ہے۔ہمارے جملہ اراکین اپنی دنیاوی مصروفیات کے ساتھ ساتھ سلسلہ اُویسیہ اور حضور قبلہ فیضِ ملّت علیہ الرحمۃ القوی کی کُتب پر کام کر کے بہت مطمئن ہیں اور اب جدید دور کو مدِنظر رکھتے ہوئے ویب سائٹ پر ان رسائل وکتب کو اپ لوڈ کیا جارہا ہے تاکہ بیرونِ ملک موجود ہمارے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کے لئے ان کتب کے مطالعے کو یقینی بنایا جاسکے۔اس کے علاوہ حضرت کے دورہ تفسیرِ قرآن کی آڈیو بھی ویب سائٹ پر موجود ہے جسے سینکڑوں لوگ سُن کر اُس سے فائدہ حاصل کر چکے ہیں۔حضرت کی کتابوں کا مختلف زبانوں جیسے عربی،انگریزی،

سندھی، بنگالی وغیرہ میں ترجمہ بھی کیا جارہا ہے۔انٹرنیٹ کے ذریعے بھارت، بنگلا دیش، انگلستان میں بھی حضرت کی کتب پر کام ہورہا ہے۔ بہت جلد یہ کتابیں مختلف زبانوں میں ہماری ویب سائٹ پر موجود ہونگی۔ (انشاء اللہ)

زیرِنظر کتاب ''فرشتے ہی فرشتے'' حضور قبلہ فیضِ ملّت علیہ الرحمۃ القوی کی فرشتوں سے متعلق نایاب ومنفرد کتاب ہے۔اس کی ضخامت اور علمی جواہر پارے اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ کتنی محنت اور خلوص سے اس کتاب کو ترتیب دیا گیا ہے۔قبلہ فیضِ ملّت گذشتہ کئی سالوں سے اس کتاب کی اشاعت کی خواہش ظاہر کرتے رہے مگر مالی فقدان اور احباب کے عدم تعاون کی وجہ سے اس کتاب کی اشاعت میں غیر معمولی تاخیر ہوئی۔

اللہ کریم اپنے حبیب علیہ صلوٰۃ والتسلیم کے طُفیل فاضلِ جلیل حضرت علامہ ابو محمد اعجاز القادری الاویسی صاحب دامت برکاتہم العالیہ وخلیفہ مجاز فیض ملت علیہ الرحمہ کے علم وعمل اور اخلاص میں برکتیں نازل فرمائے، جنہوں نے اس ضخیم کتاب پر اپنے شب وروز ایک کرکے تخریج اور عربی متن کا کام کیا اور ساتھ ساتھ ہماری حوصلہ افزائی بھی فرماتے رہے۔ ویب سائٹ پر موجود کتابوں پر بھی جو علمی مدد درکار ہوتی ہے اُس میں بغیر کسی غرض کے ہمارے ساتھ تعاون فرماتے رہتے ہیں۔

مستقبل میں ہم حضرت کے تحریر کردہ کتب ورسائل جو ایک موضوع پر ہوں کو ضخیم مجلدات کی صورت چھاپنے کا ارادہ رکھتے ہیں جسے باقاعدہ تحقیق وتخریج کے ساتھ پیش کیا جائے گا اس کے لئے بھی ہر خاص وعام کی معاونت درکار ہوگی۔ ہماری ویب سائٹ پر (Donate us) کا بٹن موجود ہے جس کے ذریعے آپ ہماری مالی مدد کرسکتے ہیں۔اللہ کریم ہمیں حضور فیضِ ملّت علیہ الرحمۃ القوی کے فیوض وبرکات سے مُستفیذ فرمائے اور ہماری اس کاوش کو ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ (آمین)

سگِ بارگاہِ اُویسی
محمد نعمان احمد اُویسی
ناظمِ اعلیٰ: بزمِ فیضانِ اُویسیہ کھارادر کراچی
ایڈمن:www.faizahmedowaisi.com

تقریظ

ابنِ فیضِ ملت، علامہ مفتی محمد فیاض احمد اُویسی رضوی قادری

(مہتمم: جامعہ اُویسیہ رضویہ، سیرانی مسجد، بہاولپور، پنجاب، پاکستان)

الحمدللّٰہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی رسولہ الکریم وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین امابعد:

فقیر صرف ونحو کا طالب علم تھا کہ سیدی سرکار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کا ایک رسالہ ''فرشتوں کی پیدائش'' پڑھنے کو ملا پھر امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ کی معروف کتاب ''مکاشفۃ القلوب'' میں ایک حدیث پڑھی کہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بندہ مؤمن پر اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود وسلام کا ہدیہ پیش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جس کے دونوں پَر مشرق ومغرب تک پھیلے ہوئے ہوتے ہیں اُس کا سر زیر عرش ہے اور اُس کے دونوں پاؤں تحت الثریٰ میں ہیں۔ اس زمین پر آباد مخلوق کے برابر اُس کے پَر ہیں وہ فرشتہ زیرِ عرش نور کے دریا میں جا کر غوطہ زن ہوتا ہے پھر وہ باہر نکل کر اپنے نوری پروں کا جھاڑتا ہے اُس سے جتنے پانی کے قطرات ٹپکتے ہیں اُن کی مقدار کے برابر اللہ تعالیٰ فرشتے تخلیق فرماتا ہے وہ تمام فرشتے بشمول اس پہلے فرشتے کے درود شریف پڑھنے والے کے حق میں تا قیامت دعاءِ مغفرت کرتے ہیں۔

لاکھوں قدسی ہیں کامِ خدمت پر لاکھوں گردِ مزار پھرتے ہیں

ستر ہزار صبح اور ستر ہزار شام فرشتے روضہ اقدس پر حاضر ہوتے ہیں ایک مرتبہ جو آیا پھر تا قیامت اُس کی باری نہیں آتی۔ یہ روایت کتبِ حدیث میں مسلّم ہے۔ کراماً کاتبین اور منکر ونکیر کا حال تو سب پر واضح ہے۔ حضور قبلہ وکعبہ والد نوّر اللہ

مرقدہٗ کا ایک رسالہ ''فرشتوں کی پرواز'' حضرت سید محمد منصور شاہ اُویسی صاحب نے میانوالی سے شائع کرایا اُس میں بھی فرشتوں کی آن واحد میں کروڑوں میل مسافت طے کرنے کی تحقیق تھی۔ بہرحال فرشتوں کے تفصیلی حالات جاننے کے لیے دل میں ایک حسرت تھی۔

حضور قبلہ وکعبہ والدگرامی قدس سرہٗ نے اس موضوع پر سینکڑوں صفحات کی علمی وتحقیقی کتاب "تبیا ن الحقائق فی احوال الملائك" (فرشتے ہی فرشتے) لکھ دی۔ اللہ بھلا کرے ہمارے برادرانِ طریقت ''بزمِ فیضانِ اُویسیہ'' کا کہ اُنہوں نے اس کی اشاعت کی حامی بھرلی حضرت نے مسودہ کراچی روانہ فرمادیا۔ کمپوزنگ کا سلسلہ شروع ہوگیا آپ نے بارہا فقیر کو فرمایا کہ بزم کے احباب سے رابطہ رکھیں اور کہیں کہ وہ اس کتاب ''فرشتے ہی فرشتے'' کو جلد شائع کریں۔

فقیر جب حضور قبلہ قدس سرہٗ کے ہمراہ جمادی الاُولیٰ ۱۴۳۱ھ میں عمرہ شریف کی ادئیگی اور زیارتِ گنبدِ خضریٰ شریف سے نوازا گیا تو ایک رات کراچی میں قیام کے دوران بزم کے احباب سے مشارت کی اُنہیں حضرت قبلہ قدس سرہٗ کا پیغام عرض کیا۔

ماشاءاللہ کتاب کا موضوع چونکہ نہایت ہی اہم اور کافی ضخیم تھا ہم سب کی یہ خواہش تھی کہ کتاب میں کوئی بحث تشنۂ تکمیل نہ رہے اور پھر اس کی تخریج کا مسئلہ نہایت ہی اہم تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کارِ خیر کے لیے فاضل جلیل عالمِ نبیل **علامہ ابو محمد اعجاز احمد القادری الاویسی زید مجدہٗ** کا انتخاب فرمایا اُنہوں نے رات ودن محنت کرکے اس کی تخریج وتحقیق کا کام مکمل کیا۔

اگرچہ یہ حسرت ہے کہ کاش اللہ تعالیٰ ہمارے حضرت قبلہ کو عمرِ طویل عطا فرماتا کہ ہم سب اُن سے فیضیاب ہوتے رہتے مگر ؎ **مرضی مولا از ہمہ اولیٰ** کاش حضرت صاحب قبلہ علیہ الرحمہ ہماری اس کاوش کو دیکھ لیتے مگر **دیر آید درست آید** یقیناً اتنی خوب صورت اشاعت پر وہ اپنے مزار مرکزِ انوار میں بزم کے اراکین پر خوش ہوں گے۔

میرے حضور قبلہ وکعبہ والدگرامی فیض ملت مفسرِ اعظم پاکستان علامہ فیض احمد اُویسی رضوی قدس سرہٗ کا وصال

شریف ۱۵رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ کو ہوا آپ نے چار ہزار کے قریب چالیس علوم وفنون پر اہلِ اسلام کی رہبری و رہنمائی کے لیے یادگار تصانیف تحریر فرمائیں ۔آپ کی زندگی میں دو ہزار سے زائد کتب ورسائل شائع ہو چکے تھے جس سے خلقِ خدا رہبری ورہنمائی حاصل کر رہی ہے۔

حضور فیضِ ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کونسا ایسا موضوع ہے جس پر آپ نے اُمتِ مسلمہ کی رہبری کے لیے علمی،تحقیقی جواہر پارے عطاء نہ فرمائے ہوں صدیوں لوگ آپ کے احسانات یاد کرتے رہیں گے آپ کے وصال کے بعد یہ سلسلہ جاری ہے۔انشاءاللہ تعالیٰ کام قیامت تک جاری رہے گا۔

زیرِ نظر ضخیم کتاب ''فرشتے ہی فرشتے'' فرشتوں کے حالات جاننے کے لیے انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔اس میں فرشتوں سے متعلق معلومات پر سیر حاصل مدلل ومحقق بحث کی گئی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت ''**بزمِ فیضانِ اُویسیہ**'' کے تمام اراکین کی اس کاوش کو قبول فرمائے حضرت مصنف قبلہ وکعبہ والدگرامی نوراللہ مرقدہٗ کے رفع درجات فرمائے۔

آمین بحرمة سيدالانبياء والمرسلين صلى الله تعالىٰ عليك وآلك واصحابك اجمعين ۔

ابنِ فیضِ ملت مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اُویسی رضوی

برمزار حضور فیضِ ملت قدس سرہٗ واقع جامعہ اُویسیہ رضویہ،سیرانی مسجد،بہاولپور،پنجاب،پاکستان

۲۴/ذوالحجہ ۱۴۳۱ھ،شبِ بدھ،یکم دسمبر ۲۰۱۰ء

تقریظ

محترم المقام، مجاہد اہل سنت، جناب محمد شاہد غوری قادری
(مرکزی رہنما، سنی تحریک، پاکستان)

تاریخِ اسلام کا روشن ستارہ

امام العلماء علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی علیہ الرحمۃ

اسلام کی حقانیت وصداقت سے کوئی فردِ کائنات انکارنہیں کرسکتا۔تمام افراد کسی نہ کسی گوشہ سے اس کی صداقت کو تسلیم کرتے ہی ہیں اگرچہ اس کے اظہار میں کم ہمتی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔اگر ہم تاریخ اسلام کے طویل ترین دور پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں تو یہ بات واضح طور پر نظر آتی ہے کہ اسلام ہی کی برکت سے آج کائنات میں انسان بحثیت انسان موجود ہے۔آج جس عزت وحرمت پر انسانیت فائز ہے یہ سب دین اسلام ہی کی بدولت ہے اور اس فلاح وکامرانی کے سفرِ عظیم میں ہر دور کے روشن ستاروں نے اپنی شمع ہدایت سے تاریک وپُرخطر سفر کو ایک روشن ومنور اور بےخطر سفر سے تعبیر کیا ہے۔

ان روشن ستاروں نے اپنی زندگی کے لمحات کو اہل کائنات کی فلاح ونجات کے لئے صرف کیا اور پھر ان کی محنتوں سے کئی تاریک ذروں میں آسمانی ستاروں جیسی چمک اُبھرنے لگی اور چشم زمانہ دیکھتا ہی رہ گیا کہ کیسے یہ خاک نشیں ہمدوش ثریا ہوگئے۔انہی روشن ومنور کرنے والے تاریخ اسلام کے روشن ستاروں میں ایک نام امام العلما والمحدثین علامہ مفتی ابوالصالح محمد **فیض احمد اُویسی** علیہ الرحمہ کا ہے آپ بلاشبہ تاریخ اسلام کا ایک روشن ترین ستارہ ہیں۔

آپ کی ذات والا صفات سے بےشمار بندگانِ خدا زمین کی پستی سے آسمان کی رفعت پر فائز ہوئے۔آپ کی

ذات تن تنہا پوری انجمن کا کام کرتی دکھائی دیتی تھی الغرض جس قدر وسیع الصفات آپ کی ذات مبارک تھی۔اسی قدر آپ کی خدمات بھی اہل اسلام کے لئے ہدایت وکامیابی کا باعث تھیں۔آپ نے تاریخ اسلام میں اپنی قلمی خدمات کی بدولت ایک نئے باب کا اضافہ کیا بلکہ تاریخ کائنات کے مطالعہ کرنے والوں کو چار ہزار سے زائد کتب لکھ کر ورطۂ حیرت میں گم کر دیا۔ آج کوئی چار ہزار کتب پڑھنے لگے تو شاید اس کی زندگی باوجود وسعت کے اس کے لئے تنگ ہو جائے مگر یہ مردِ مومن اپنی زندگی کے مختصر دور میں اتنی بڑی لائبریری یادگار چھوڑ گیا جسے دیکھ کر بر جستہ یہی کہا جا سکتا ہے کہ:

ذلك فضل الله يوتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم

مجھ فقیر کو حضرت فیض ملت علیہ الرحمۃ سے بارہا اکتسابِ فیض رہا۔اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات میں سادگی وسنجیدگی اور ہر خاص وعام سے محبت کو خاص طور پر اجاگر کیا تھا۔اگر آپ کی ذات کو کوئی اجنبی دیکھتا تو اسے ہرگز یہ یقین نہیں ہوتا تھا کہ یہی وہ شخصیت ہے جس کے ہاتھوں سے اتنی بڑی خدماتِ اسلام صادر ہوئی ہے کیونکہ آپ کی وضع قطع جبہ ودستار فاخرہ سے بے نیاز عاجزی وانکساری کا سراپا تھی۔بہرحال مجمع الصفات والبرکات کی حامل یہ عظیم شخصیت اپنی حیاتِ مستعار کے لمحات مکمل کرنے کے بعد (15 رمضان 1431ھ) کو بارگاہ عالی کی جانب منتقل ہوگئی جہاں ان جیسوں کے لئے راحت ہی راحت،آسائش ہی آسائش اور سب سے بڑھ کر اپنے رب کا قربِ خاص موجود ہے۔اللہ تعالیٰ ان پر اپنے انعامات واکرامات میں حضور اکرم نبی مکرم ﷺ کے صدقہ وطفیل مزید کثرت فرمائے۔

تاریخ اسلام بلکہ تاریخ کائنات میں ہمیں کوئی ایک ہستی بھی ایسی نہیں ملتی جس نے چار ہزار سے زائد کتابیں تصنیف کیں ہوں۔جن چند ائمہ کو بطورِ خاص کثرتِ تصانیف کے زمرے میں شمار کیا جاتا ہے ان میں سے بھی انتہائی تعدادِ تصانیف 1500 سے زائد نہیں ہے اور یہ بھی بطریق وسعت بیان کیا گیا ہے۔پھر یہ بات صرف اسلام کے ماننے والوں کا اعزاز ہے وگرنہ دیگر اقوام ومذاہب سے متعلقہ افراد کی تعداد تصانیف ان میں سے کسی کے عشر عشیر کو بھی نہیں پہنچتی چہ جائیکہ اس کے برابر یا ان سے زائد ہو۔

اتنی عظیم الشان خدماتِ اسلام کے بعد ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ان کی قدر کرتے ہوئے تمام تر تصانیف کو شایانِ شان طریقہ سے منصۂ شہود پر لایا جاتا اور ان کی بطریق احسن اشاعت کا اہتمام کیا جاتا تاکہ اہل اسلام ان سے استفادہ

کرتے ہوئے ہدایت ورہنمائی حاصل کرتے ۔لیکن افسوس صد افسوس کہ ایسا نہ ہوسکا ان کی تصانیف کی اشاعت تو درکنار ان کی حفاظت کے لئے بھی کوئی خاطر خواہ اہتمام نہ کیا گیا۔اس طرح سے اسلام کی اتنی عظیم قلمی وتحریری خدمت حوادثات زمانہ کی نظر ہونے لگی۔

تقریباً ایک سال قبل فیض ملت علیہ الرحمہ کے شاگرد جلیل وخلیفہ مجاز علامہ ابومحمد اعجاز احمد القادری الاویسی مرکز اہل سنت تشریف لائے اور ایک فکری نشست میں اس اہم کام کا تذکرہ کیا اور کہا کہ فیض ملت علیہ الرحمہ کے تحریر کردہ مسودات (قلمی نسخے) ضائع ہونے کا اندیشہ ہے، چار گھنٹے کی طویل نشست میں ماضی کے نقصانات کا بھی جائزہ لیا گیا کہ اس سے قبل دیگر کئی علماء اہل سنت کی بے شمار علمی تصانیف ضائع ہوچکی ہیں اوراب خدشہ ہے کہ کہیں فیض ملت علیہ الرحمہ کے ہزاروں علمی مسوادت بھی ضائع نہ ہوجائیں۔

میں نے علامہ ابومحمد اعجاز احمد القادری الاویسی ،علامہ مفتی محمد فیاض احمد اُویسی رضوی،علامہ ابوالنور محمد ظہور احمد قادری سے مشاورت کر کے فیض ملت علیہ الرحمہ کے علمی مسوادت کومحفوظ کرنے کا بیڑا اٹھایا اور جب اس سلسلے میں فیض ملت علیہ الرحمہ سے رابطہ کیا گیا تو آپ نے انتہائی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے دعاؤں کے ساتھ اس عظیم الشان کام کی بخوشی اجازت عنایت فرمائی اوران کے مبارک کلمات یوں ترتیب پائے۔

اللہ تعالی نے مجھ سے اپنے دین متین کی خدمت لی ہے اورآپ احباب کواس خدمت کی حفاظت کے لئے منتخب فرمایا ہے تا کہ یہ کام ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوجائے یہ میرے لئے انتہائی خوشی ومسرت کی بات ہے اللہ تعالی آپ احباب کو کامیاب فرمائے۔

اس ولی کامل کی زبان حق ترجمان سے نکلے ہوئے کلمات کی برکت ہے کہ ہم آج تک عزم وہمت کے ساتھ اس کام کے لئے کاوش کررہے ہیں۔ان ہی لمحات میں فیض ملت علیہ الرحمہ نے علامہ ابومحمد اعجاز احمد القادری الاویسی کوعظیم ترین علمی مسودات حوالے کئے۔ علامہ موصوف نے شب وروز اپنی خدمات سرانجام دی اور پہلے مرحلے میں تقریباً 934 مسوادات کومحفوظ کرلیا گیا اور ساتھ ہی قبلہ فیض ملت علیہ الرحمہ کی ذاتی لائبریری کی ترتیب وتنقیح بھی کی گئی۔الحمدللہ یہ کام ان کی حیات میں ان کی نگاہوں کے سامنے ہی پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا۔

دوسرے مرحلے کے لئے ابھی مشاورت جاری تھی کہ حضرت اقدس فیض ملت علیہ الرحمہ اپنے سفرِحقیقی کی جانب گامزن ہوگئے۔ انشاءاللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں مرتب کردہ تمام مراحل کو سلسلہ وار پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے گا۔ اس سلسلے میں سب سے اہم کام آپ کی عربی تفسیر ''فضل المنان فی تفسیر آیات القرآن'' کی اعلیٰ طرز پر تخریج وتحقیق کے ساتھ اشاعت کا انتظام کرنا ہے جس پر 60 لاکھ روپے کی لاگت کا تخمینہ ہے۔ اس بارے میں الحاج محمد رفیق پردیسی اور بین الاقوامی نعت خواں محمد اُویس رضا قادری نے بھی میرے ساتھ ہر ممکن تعاون کے لئے یقین دلایا ہے بلکہ الحاج محمد رفیق پردیسی نے برکاتی فاؤنڈیشن کی جانب سے بھی مکمل تعاون کی پیشکش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ نایاب تفسیر بھی اہل سنت وجماعت کی حقانیت وعلمی عظمت کا پرچار کرنے کے لئے ضرور منظر اشاعت پر رونق افروز ہوگی۔ بس اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کے اسباب مہیا فرمادے اور یہ اس کے کرم کے لئے کچھ مشکل نہیں۔ اسی طرح رفتہ رفتہ دیگر اہم تصانیف اُویسیہ پر بھی کام کرکے ان کو اہل اسلام وعلماء کرام کے لئے پیش کیا جائے گا۔

میرے اس مقصد کے معاونین میں کئی احباب شامل کار ہیں جن میں فاضل جلیل علامہ ابومحمد اعجاز احمد القادری الاویسی، علامہ مفتی فیاض احمد اُویسی ابن فیض ملت، علامہ ابوالنور محمد ظہور احمد قادری کے علاوہ مالی معاونین میں علامہ سید مظفر حسین شاہ، محمد یوسف بھنڈی، محمد شکیل بھنڈی، محمد تحسین عطاری اور میرا چھوٹا بھائی عبدالواحد غوری وغیرہ شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کو صحت وسلامتی عطا فرمائے تاکہ ہم اس نیک وتاریخی کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکیں۔

اس مطلوب ومقصود کے سلسلے کی ایک کڑی یہ کارنامہ بنام ''بتیان الحقائق فی احوال الملائک'' المعروف فرشتے ہی فرشتے کی تخریج وتحقیق ہے۔ یہ کتاب علامہ فیض ملت علیہ الرحمہ نے اردو زبان میں لکھی تھی اور اپنی سادگی کے پیش نظر تخریج وعربی متن سے صرفِ نظر کیا تھا لیکن حالات کی گردش اور شورشِ زمانہ کے پیش نظر اب کتابوں میں ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ ان میں موجود دلائل اور براہین کی تحقیق وتخریج کی جائے تاکہ مقصود ومطلوب پر مستند وقابل وثوق دلائل کا اظہار ہو اور لوگوں کو بھی اسے تسلیم کرنے میں سہولت ہو۔

اگرچہ فیض ملت علیہ الرحمہ کا نام ہی اس کتاب کے قابل وثوق اور مستند ہونے کی بیّن دلیل ہے لیکن علامہ ابومحمد اعجاز احمد القادری الاویسی جو کہ میرے رفیق ومعاون بھی ہیں ان کے تحقیقی کام نے اس میں مزید نکھار پیدا کردیا ہے۔ ایک

ایک حدیث کے بارے میں کئی ماخذ ومراجع کو بطور حوالہ پیش کیا ہے اور حوالے میں بھی انتہائی اہم ترین اور مسلمہ کتب کے حوالے تحریر کئے ہیں۔اس انداز سے اب اس کتاب کی افادیت علماء اور عوام ہر ایک کے لئے یکساں مفید ہوگئی ہے۔ جہاں یہ کام علامہ موصوف کی تحقیقی خدمت کا بیّن ثبوت ہے وہیں یہ فیض ملت علیہ الرحمہ کے روشن ستارہ ہونے کی بھی واضح دلیل جلیل ہے کہ کس طرح خاک سے اُٹھا کر بلندی پر فائز کر دیا۔

اللہ تعالیٰ علامہ موصوف کو دارین کی برکات سے مالا مال فرمائے اور ہمیں خلوص ومحبت کے ساتھ یکجا ہو کر تصانیف اُویسیہ ودیگر علماء اہل سنت کی تصانیف کو منظر اشاعت پر لانے کی توفیق نصیب فرمائے نیز اہل سنت کے دفاع میں شب وروز مشغول سنی تحریک کو استحکام وسلامتی اور اس کے قائدین ومعاونین کو خیر وبرکت عطا فرمائے تاکہ اہل سنت کی حفاظت وتائید کے کام کو عظیم الشان انداز میں تادم حیات جاری رکھ سکیں۔

میں آخر میں اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سنی تحریک کی مسلسل تاریخ میں دین متین پر قربان ہونے والوں کی ایک طویل فہرست ہے امیر شہدائے اہل سنت وبانی سنی تحریک محمد سلیم قادری علیہ الرحمہ، امیر شہدائے میلاد النبی ﷺ محمد عباس قادری علیہ الرحمہ، محمد سلیم رضا قادری علیہ الرحمہ، عبد الوحید قادری علیہ الرحمہ، افتخار احمد بھٹی علیہ الرحمہ، محمد اکرم قادری علیہ الرحمہ، ڈاکٹر عبد القدیر عباسی علیہ الرحمہ، علامہ عبد الکریم نقشبندی علیہ الرحمہ سمیت کئی احباب ذیشان نے جام شہادت نوش کر کے زندگی اور موت کا حق ادا کر دیا ہے، لہٰذا میں بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ مجھے بھی شہادت کی موت عطا فرمائے۔اگر بالفرض مجھے اس کام کی تکمیل سے قبل ہی اللہ تعالیٰ کی عنایت سے شہادت مل گئی تب بھی سنی تحریک کے چند اور سپاہی اس کام کی تکمیل کے لئے اپنی خدمات آخری دم تک سرانجام دیں گے۔ان شاءاللہ

''ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد''

محمد شاہد غوری قادری

مرکزی رہنما، سنی تحریک، پاکستان

تقریظ

حضرت علامہ مفتی محمد مکرم خان القادری

(پرنسپل جامعہ اسلامیہ عرفان القرآن، شادمان ٹاؤن)

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

برصغیر کے علماء اہل سنت نے ہر دور میں عوام الناس سے متعلق اپنے فرضِ منصبی کو ادا کرتے ہوئے سیر وسوانح، احکام وفتاوی، عقائد نظریات اور اخلاق کے محاذ پر بھرپور کام کیا ہے اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے مختلف فتنوں کا مقابلہ بھی کیا ہے شیخ القرآن والحدیث حضرت علامہ مفتی فیض احمد اُویسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج تھی نہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حقیقت میں اسمِ بامسمی بنایا کہ یہ جو کچھ نظر آتا ہے فیضِ احمد ہی ہے۔

ہائے افسوس! کہ آج اپنے دور کے یہ عالمِ بے بدل و مفتی بے مثل ہم میں نہ رہے مگر قیامت تک اُن کا علمی فیضان جاری رہے گا حضور نبی اکرم ﷺ کے بیان فرمودہ آثارِ قیامت میں سے یہ بھی ہے ''ان اللّٰہ یرفع العلم برفع العلما'' قربِ قیامت اللہ ﷻ علماء کو بتدریج اُٹھالے گا جس کے نتیجے میں علمِ دین اُٹھتا چلا جائے گا اور ظاہر ہے کہ علماءِ حق علمائے اہلسنت ہی ہیں جو سلفِ صالحین کو اپنی حجت تسلیم کرتے ہوئے اُن کے نقوش پر عمل پیرا ہیں لہذا قیامت کی مذکورہ علامت کا مصداق بھی یہی علماء ٹھہرے۔

جس کے نتیجے میں علمائے اہلِ سنت کی تعداد کم سے کم ہوتی چلی گئی جبکہ عوام الناس کی تعداد میں برابر اضافہ ہوتا رہا اس طرح میدان عمل بڑھتا چلا گیا آخر کار ایک سنی عالم کو بیک وقت کئی محاذ سنبھالنے پڑے، امامت، خطابت، تدریس، تبلیغ، افتاء، مناظرہ پھر مسلک حقہ کیلئے کسی مستند ادارے کا قیام اور اس کے جملہ انتظامات بھی ان کو کرنے پڑے۔ اس دورِ فتن میں حق کا عَلَم جس طرح علامہ موصوف علیہ الرحمۃ نے بلند کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔

شیخ القرآن والحدیث علامہ مفتی فیض احمد اویسی رحمة الله علیه کی مایہ ناز کتاب مستطاب ''فرشتے ہی فرشتے'' چیدہ چیدہ مقامات سے دیکھنے کا موقع ملا کتاب کی ثقاہت تو مسلمہ تھی ہی مگر فاضل جلیل، عالم نبیل، استادالعلماء فخر الفضلاء، حضرت علامہ مولانا ابو محمد اعجاز احمد القادری الاویسی دامت برکاتہم القدسیہ کی جانب سے کتاب پر '' تحقیق و تخریج و تسهیل " نے اسے چار چاند لگا دیئے ہیں۔ یقیناً یہ ایک جاں گسل کام تھا جسے علامہ موصوف مدظله نے بحسن وخوبی پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

مختلف ٹی وی چینلز اور انٹرنیٹ نے اس بکھری ہوئی کائنات کو ایک اسکرین میں مقفل کردیا ہے۔ یہ دور بڑی شدت سے تحقیق کا تقاضا کر رہا ہے ماضی میں لکھی جانے والی کتابیں اگر چہ کتاب وسنت کے دلائل پر مبنی تھیں مگر تخریج سے مُبَرَّا ہونے کی بناء پر عموماً چیلنج کی جاتی تھیں تحقیق وتخریج کا رواج عصرِ حاضر کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اختیار کیا گیا جو اہلسنت کی بقاء وسلامتی کیلئے نیک شگون ہے۔ اللہ تعالیٰ فاضل جلیل علامہ اعجاز احمد قادری اویسی دامت برکاتہ العالیہ کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور مستقبل میں بھی انہیں اس طرح کی علمی وتحقیقی کاوشیں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاه النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

محمد مکرم خان القادری عفی عنہ

پرنسپل جامعہ اسلامیہ عرفان القرآن شادمان ٹاؤن

تقریظ

حضرت علامہ مفتی محمد عاصم نیروی نقشبندی

(انچارج پروگرام noor.tv کراچی، پاکستان)

"نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم"

تبیان الحقائق فی احوال الملائک (فرشتے ہی فرشتے) حضور قبلہ قدوۃ المصنفین، عمدۃ المحدثین علامہ مفتی پیر محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف ہے، جس میں قبلہ اویسی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بہت تحقیق وتشریح سے احوال ملائک جمع فرمائے ہیں۔ اردو زبان میں اس قدر تفصیل فرشتوں کی بابت اس سے پہلے کہیں نظر نہیں آتی اور حق بھی یہی ہے کہ یہ تحقیق انہی کا حصہ تھی لیکن .... ﴿کم ترك الاولون للاخرین﴾ کے مصداق حضرت علیہ الرحمہ کے شاگرد رشید وخلیفہ مجاز حضرت علامہ مولانا محمد اعجاز احمد القادری الاویسی دام ظلہ العالی نے مزید تحقیقی حواشی وتخریج سے اس مستند کتاب کی افادیت کو یقیناً دوچند کردیا ہے۔

حضرت علامہ مولانا محمد اعجاز احمد القادری الاویسی دام ظلہ العالی کی فاضلانہ وعالمانہ طبیعت کا اندازہ ان کے حواشی وتحقیق سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے اللہ تعالی انہیں مزید تحقیقی کام کرنے کی سعادت بخشے اور مسلمانوں میں ان کی مثل اور محققین پیدا فرمائے۔ آمین

طالب دعا وفلاح

محمد عاصم نیروی

انچارج پروگرام noor.tv کراچی پاکستان

تقریظ

حضرت علامہ ابوالنور محمد ظہور احمد قادری

لك الحمد یااللّٰہ و الصلوٰۃ و السلام علیك یارسول اللّٰہ

عزیزی و محبی فاضلِ جلیل، عالمِ نبیل حضرت علامہ ابومحمد اعجاز احمد القادری الاویسی زید مجدہٗ ،خلیفہ مجاز حضرت فیض ملت علیہ الرحمہ نے فقیر حقیر بندہ بےتوقیر سے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ اُستاذی شیخ القرآن و الحدیث مفتی فیض احمد اُویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب ''فرشتے ہی فرشتے'' کے لیے کچھ تحریر کروں ،فقیر حقیر **''نسبت بہت اچھی ہے مگر حال بُرا ہے۔''** اس شعر کا مصداق کامل ہے۔

اس درویش صفت عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان کیا کہیئے،آسمانِ علم وعرفان کا وہ نیّرِ تاباں تھے جس کی ضیاء پاشیوں سے ایک زمانہ منّور رہا اور ہوتا رہے گا۔ ہزار ہا کُتب کے مُصنف ،علم وعمل کے پیکر جو اپنی ذات میں خود انجمن تھے۔جس موضوع پر قلم اُٹھایا علم وحکمت کے دریا بہا دیئے۔ یہاں یہ بات ذکر کرنا فائدے سے خالی نہ ہوگا کہ امینِ ملت شہزادہ احسنِ العلماء حضرت ڈاکٹر سید امین میاں مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ برکاتیہ مارہرہ شریف فرماتے ہیں۔

''ایک مرتبہ میں نے والدگرامی حضور احسن العلماء قدس سرہٗ سے عرض کیا کہ ہمارے اکابر علماء کرام کتنی ضخیم اور مفید کتابیں لکھتے ہیں اگر کسی یونیورسٹی میں وہ کتاب داخل کردیں تو اُنہیں پی ۔ایچ۔ڈی (Ph.D) کی ڈگری مل سکتی ہے۔والدِ گرامی نے ارشاد فرمایا ہمارے اکابر علماء کرام تو اپنی ذات میں چلتی پھرتی یونیورسٹیاں ہیں، اُنہیں ڈگریوں سے کیا غرض۔ یہ تو مُحبتِ مصطفیٰ ﷺ میں مسرور ہیں اور اس سرور کو اپنے لیے کافی سمجھتے ہیں۔

سبحان اللہ: بلا شبہ حضور فیضِ ملّت اُستاذی مفتی فیض احمد اُویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار انہی کبار علماء

میں ہوتا ہے۔ ربِ کریم عزوجل اپنے محبوب مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ وطفیل حضور فیضِ ملّت کی جملہ دینی کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کرے اور آپ کی دیگر تصانیف کی طرح اس کتاب کو بھی مقبولِ عام فرمائے۔

فاضل جلیل علامہ ابومحمد اعجاز احمد القادری الاویسی زید مجدہٗ نے اس کتاب پر جو تحقیقی کام کیا ہے یقیناً یہ ایک ایسی لاجواب کاوش ہے جو فیض ملت علیہ الرحمہ کی آج تک مطبوعہ تصانیف میں کہیں نظر نہیں آتی بلکہ ہمارے یہاں طبع ہونے والی دیگر کتب بھی عموماً اس سے عاری ہیں اس انداز سے کام نے کتاب کی افادیت میں مزید نکھار و حسن پیدا کر دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی سعی جلیل کو بھی اپنی بارگاہ عالی میں قبولیت سے سرفراز فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللّٰہ تعالی علیہ و الہ وسلم

سگِ غوث ورضا
ابوالنور محمد ظہور احمد قادری عفی عنہ
باب المدینہ کراچی پاکستان

تکمیلِ آرزو "اُویسی"

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ عنایت سے یہ کتاب مستطاب ''تبیان الحقائق فی احوال الملائک'' عرف ''فرشتے ہی فرشتے'' تخریج وترتیب جدید کے ساتھ پایہ تکمیل کو پہنچی۔فرشتوں کے موضوع پر عربی زبان میں امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کی انتہائی معرکتہ الاراء تصنیف ''الحبائک فی اخبار الملائک'' موجود ہے جو اپنے موضوع پر ایک منفرد کتاب ہے۔امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے ذخیرہ حدیث میں سے تلاش وبسیار کے بعد اس بہترین کتاب کو تحریر کیا ہے اور آپ کی دیگر جمیع تصانیف کی طرح سے اس کتاب کو بھی بہت شہرت ومقبولیت حاصل ہے۔

اس کتاب کا جو مطبوعہ نسخہ راقم الحروف کے پاس موجود ہے وہ دارالکتب العلمیہ کا طبع شدہ ہے۔سنِ طباعت ۱۴۰۸ھ بمطابق ۱۹۸۸ درج ہے۔اس میں کل احادیث وآثار کی تعداد ۸۱۳ اور صفحات کی تعداد ۲۷۶ ہے۔اس کتاب میں بہت کم مقامات پر تخریج ہوئی ہے اور بعض جگہ اصل مراجع سے متن وتخریج کی موافقت بھی ناقص ہے۔بہرحال عربی زبان میں اس موضوع پر مستقل تصنیف امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کی مذکورہ کتاب ہے۔اگرچہ دیگر آئمہ کی تصانیف بھی ملتی ہیں لیکن مذکورہ کتاب کو ان پر کئی وجوہ سے فوقیت حاصل ہے جس کا بیان یہاں طوالت کا باعث ہوگا۔

اردو زبان میں اس موضوع پر کوئی خاطر خواہ اور مستند کتاب دستیاب نہیں تھی،اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اُستاذی ومرشدی امام العلماء والمحدثین علامہ ابوصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی علیہ الرحمۃ القوی نے مذکورہ کتاب بنام ''فرشتے ہی فرشتے'' تحریر کی۔اس کتاب کی تالیف وتصنیف میں فیضِ ملّت علیہ الرحمہ نے بنیادی طور پر امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کی تصنیفِ لطیف ''الحبائک فی اخبار الملائک'' کو ماخذ بنایا ہے لیکن اس کے علاوہ دیگر ذخیرہ تفسیر وحدیث وتاریخ سے بھی بھرپور استفادہ کیا ہے اس حیثیت سے اُردو زبان میں یہ اپنی نوعیت کی سب سے ضخیم ومستند کتاب ہے۔

سیدی فیضِ ملّت علیہ الرحمہ نے اپنی تصنیف میں عربی عبارات کے فقط تراجم تحریر کیے تھے اور تخریج وحوالہ جات کا التزام بھی نہیں فرمایا۔ اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ آپ نے یہ کتاب عوام الناس کے لیے تحریر کی تھی جن کے لیے عربی متن و تخریج عمومی طور پر کوئی خاص فائدہ مند نہیں ہوتی، باقی رہے علماء واہلِ فن حضرات تو ان کے لیے عربی ماخذ علمیہ برائے استفادہ موجود ہیں لہذا آپ نے اس سے صرفِ نظر فرمائی لیکن جب راقم الحروف نے اس کتاب کی اہمیت وافادیت پر نظر کی تو ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کی مکمل و مستند تخریج کر دی جائے اس لیے کہ جس موضوع پر یہ کتاب مشتمل ہے اس سے متعلقہ احادیث عمومی کتب مثلاً صحاح ستہ وغیرہ میں موجود نہیں اور اگر موجود بھی ہیں تو بکھری ہوئی ہیں اور باقی رہے دیگر ماخذ علمی تو اُن تک ہر ایک عالم کی بھی عموماً رسائی نہیں ہوتی۔ اس بات کی صداقت کے لیے کتاب کے اخیر میں درج ماخذ ومراجع کی فہرست پر نظر فرمائیں۔

ان وجوہات کی بنا پر اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ توفیق اور اُستادِ گرامی علیہ الرحمہ کی توجہ سے راقم الحروف نے تقریباً تمام تر حوالہ جات کی مفصّل تخریج کر دی نیز عربی متن کا بھی اضافہ کر دیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ تمام عربی متن پر اعراب بھی لگا دیئے ہیں تاکہ قاری کے لیے پڑھنے میں مشقت نہ ہو لیکن اُردو ترجمہ وہی ہے جسے اُستادِ گرامی علیہ الرحمہ نے تحریر کیا تھا بس چند مقامات پر تطفلات اُویسی کا اضافہ ہے۔ ایک خاص بات یہ کہ بعض جگہ مباحثِ علمی میں کثرتِ تکرار کے سبب حوالہ وتخریج چھوڑ دی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاں بھی ایسا مقام تھا وہاں امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کی ''الحبائک فی اخبار الملائک'' کا حوالہ تھا ایسے مقام پر اصل کی جانب مراجعت فرمائیں۔ بقیہ احادیث کی تخریج اصل کتب سے موافقت کر کے زیب قرطاس کر دی ہے۔ قرآنی آیات کے تراجم کے لیے ترجمہ کنز الایمان کو اختیار کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے اب یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ولاجواب ہوگی۔

قبلہ فیضِ ملّت علیہ الرحمہ اس کتاب کی اشاعت کیلئے بارہا اپنی تمنا وآرزو کا اظہار فرماتے رہے اگرچہ راقم الحروف نے اس کتاب پر کام قبلہ کی حیات ہی میں مکمل کر دیا تھا لیکن کچھ دیگر اُمور کی وجہ سے تاخیر ہوتی چلی گئی۔ بہر حال اب **''تکمیلِ آرزوِ اُویسی''** کا مرحلہ آن پہنچا ہے اور یہ انمول کتاب دیدہ زیب طباعت کے ساتھ منصۂ شہود پر جلوہ افروز ہے۔ اگرچہ آج وہ ظاہراً ہمارے مابین نہیں لیکن عطائے ربانی سے اسے ضرور ملاحظہ فرما رہے ہیں لہذا میرے لئے یہی سامانِ نجات وفرحت کافی ہے کہ میں اُن کی اس تکمیلِ آرزو کا باعث بنا۔

اس کام میں میرے ساتھ **''بزمِ فیضانِ اُویسیہ کراچی''** کے ناظمِ اعلیٰ محمد نعمان احمد اُویسی کا بے لوث تعاون شاملِ حال رہا۔ساتھ ہی میرے نہایت قابل احترام وملنسار دوست اوراس کام میں میرے رفیق ،مجاہد اہلسنّت، علامہ پروفیسر محمد آصف خان علیمی قادری زیدمجدہٗ کے پُرخلوص تعاون کا بھی ممنون ہوں ۔ان دونوں احباب نے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور کاوشوں کا بھرپور استعمال کیا، نیز محمد عاصم خلجی عطاری نے بھی فیض ملت علیہ الرحمہ سے متعلق اپنا مکمل تعاون کیا اللہ تعالیٰ انہیں اور دیگر جملہ احباب ومعاونین کودارین میں اجرِعظیم عطافرمائے۔

میرے آقا ومرشد فیض ملت علیہ الرحمہ کے لختِ جگر علامہ مفتی محمد فیاض احمد اویسی مدظلہ العالی نے تقریظ لکھ کر کتاب کو رونق بخشی اور میرے انتہائی مخلص دوست محترم المقام، مجاہد اہل سنت، مولانا شاہد غوری (رہنما سنی تحریک) نے بے پناہ مصروفیات کے باوجود کلمات محبت عطافرمائے، اللہ تعالی ان سب کو جزائے خیر عطافرمائے اوراس کتاب کوشہرت ومقبولیت سے سرفراز فرمائے۔

اخیر میں یہ بات واضح کرتا چلوں کہ اس کتاب کی حسن وخوبی میرے ربِ کریم کی عطاء اوراُستادِگرامی فیض ملت علیہ الرحمہ کی محنت سے ہے اور جوخامی نظر آئے تو وہ اس بندہ ناچیز کی جانب سے ہے۔اہلِ علم عفو درگزر کرتے ہوئے مطلع فرمائیں۔

اسیرِ محبتِ اُویسی

ابومحمد اعجاز احمد القادری الاویسی

شاگرد وخلیفہ مجاز امام العلماء

علامہ مفتی فیض احمد اُویسی علیہ الرحمۃ القوی

کراچی، پاکستان

حیاتِ

﴿امام العلماء سلطان المفسرین علامہ مفتی فیض احمد اُویسی علیہ الرحمۃ القوی﴾

اقلیم انسانیت کے اُفق پر ہر زمانہ میں ایسی روشن وتابناک ہستیاں جلوہ گر ہوتی رہیں جن کے علمی وفکری افکار رہنما اُصول فراہم کرتے رہے ہیں۔ان شخصیات کے کارنامے تاریخِ اسلام کے روشن ابواب ہیں ان کی فکر میں انسانیت کے لئے رہنما اُصول موجود ہیں ان کے افکار وخیالات آنے والی نسلوں کے لئے مینارۂ نور ہیں۔

تاریخ اسلام ایسی روشن وتابناک ہستیوں سے بھری پڑی ہے ماضیِ قریب میں علامہ الشاہ امام احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی جامع العلوم ذات نمایاں نظر آرہی ہے وہ خود بھی روشن تھے اور اپنے ہم نشینوں کو بھی روشن کرگئے۔ان کے تمام تلامذہ وخلفاء ایک سے بڑھ کر ایک مینارۂ نور ہیں پھر ان حضرات نے علم وفضل کے ایسے آفتاب وماہتاب پیدا کئے کہ جن کی علمی صلاحیتوں کے سبب عالم اسلام میں شعور وآگہی کے تارے آج تک روشن ہیں۔سارا عالم ان کے نورِ علم سے روشنی اور رہنمائی حاصل کرتا نظر آتا ہے۔پاک وہند کی دانش گاہیں ان کے فیضانِ علم کی مرہون منت ہیں ان کی آغوش تربیت کے پروردہ اہلِ علم وفن آج عالمی سطح پر اشاعتِ دین اور ابلاغ علم کے اہم فرائض بإحسن وخوبی سرانجام دے رہے ہیں۔حضرت شارحِ بخاری ومسلم شریف علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی علیہ الرحمۃ بھی ان ہی حضرات میں سے ایک شخصیت ہیں۔

☆اسمِ گرامی﴾

حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی بن مولانا نور احمد بن مولانا حامد بن کمال،قوم لاڑ سے تعلق رکھتے ہیں۔ابوالصالح آپ کی کنیت ہے،نسبتاً ''عباسی'' مسلکاً ''حنفی'' مشرباً ''اُویسی،قادری،رضوی'' ہیں۔حضرت کے والد ماجد کا سلسلہ نسب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے اور یہ بہت بڑی سعادت کی بات ہے اور آج مفسرِ قرآن اور عالم باعمل ہونے میں اس خاندانی نسبت کا بھی بہت بڑا حصہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب آپ کے جد بزرگوار حضرت امام المفسرین عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں تو ان کی قرابت کے فیض سے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے علومِ اسلامیہ کی

دولت سے سرفراز فرمایا ہے۔

☆ولادت باسعادت﴾

حضور فیضِ ملّت ۱۳۵۱ھ بمطابق ۱۹۳۲ء کو ضلع رحیم یارخان کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے جس کی پسماندگی کا یہ عالم تھا کہ گردو پیش کے لوگ اس کے نام سے بھی واقف نہ تھے لیکن فیضِ ملّت کے دم قدم سے اس گاؤں کی شہرت پاکستان بھر میں تو کیا دنیا بھر میں پہنچ کر رہی اس گاؤں کا موجودہ نام فیضِ ملّت نے شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا حامد رضا خان علیہ الرحمۃ اور اپنے دادا مرحوم مولانا محمد حامد میاں علیہ الرحمۃ کی نسبت سے حامد آباد تجویز فرمایا ہے۔اب یہی نام عوام میں رائج اور مشہور ہو چکا ہے اور کیوں نہ ہو کہ یہ ایک عالم باعمل اور صوفی باصفا کی زبان سے جاری ہوا ہے۔رب کریم نے اس بابرکت نام کو خلعتِ مقبولیت سے نوازتے ہوئے زبانِ خلق پر جاری فرمایا۔

☆تعلیم و تربیت﴾

ابتدائی تعلیم کو اپنے والد ماجد مولانا نور احمد صاحب علیہ الرحمہ سے حاصل کیا۔تقریباً پانچ سال کی عمر میں والد صاحب سے ناظرہ قرآن مجید پڑھا۔دو سال میں ناظرہ قرآن مجید مکمل کر کے اپنے قریبی قصبہ ترنڈہ میں اسکول میں داخل ہوئے۔۱۹۴۲ء میں پرائمری کی پانچ جماعتیں پاس کیں۔

والد ماجد مولانا نور احمد صاحب علیہ الرحمہ کی تمنا کے مطابق حافظ جان محمد صاحب قریہ کلاں کے پاس حفظِ قرآن کرنے کے لئے بھیجا۔ڈیڑھ سال تک صرف آٹھ پارے حفظ ہو سکے چوں کہ ان کے ہاں مستقل تعلیم کا انتظام نہیں تھا اس لئے صرف آٹھ پارے حفظ ہو سکے۔وہاں سے خانقاہ جیٹھ بھٹہ نزد خان پور کٹورہ کے مدرس حضرت مولانا حافظ سراج احمد علیہ الرحمہ کی خدمت میں جا پہنچے۔ڈیڑھ سال اُن کے پاس بسر ہوئے لیکن وہاں بھی ناغہ جات کی وجہ سے تضیع اوقات ہوئی اس لئے وہاں پر اٹھارہ پارے حفظ ہو سکے۔

پچیس پارے حفظ ہونے کے بعد وہاں سے خیر پور ٹامیوالی ضلع بہاولپور مولانا غلام یسٰین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضری دی اور ۱۹۴۷ء میں مکمل قرآن مجید حفظ کر لیا اور پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے سے پہلے خان پور کٹورہ میں پہلی بار تراویح میں مکمل قرآن مجید سنایا اور اسی ماہ مقدس کی ۲۷ شب صبح کو پاکستان وجود میں آیا۔

ستمبر ۱۹۴۷ء میں فارسی پندنامہ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا آغاز ہوا، ۱۹۴۸ء تک زلیخا سکندر مولانا اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ

کے پاس پڑھیں ،۱۹۴۸ء کے آخر میں 'صرف ونحو' کا آغاز حضرت مولانا خورشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ہوا۔ ہدایہ، مختصر معانی، شرحِ جامی درسی کتب اُن سے پڑھیں، جب کہ آپ اپنے گاؤں میں پڑھاتے بھی تھے۔ درسِ نظامی کی بقایا کتب اپنے اُستادِ محترم علامہ مولانا عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مکمل کیں۔

۱۹۵۱ء میں درسِ نظامی سے فراغت نصیب ہوئی پھر اُس کے بعد دورۂ حدیث و دیگر امہات کتب کی تعلیم کے لئے جامعہ رضویہ لائل پور میں داخلہ لیا۔ ۱۹۵۲ء بمطابق ۱۳۷۱ھ میں محدثِ اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک ہاتھوں سے رسمِ دستار بندی ہوئی اور سندِ فراغت نصیب ہوئی۔

☆نسبتِ طریقت﴾

اثنائے تعلیم میں سلوکِ روحانی سے وابستگی کے لئے سلسلہ اُویسیہ کے سرچشمے حضرت محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ سمہ سٹہ خانقاہ شریف ضلع بہاول پور جن کا مزار دھوراجی ضلع کاٹھیاواڑ بھارت میں ہے کہ سجادہ نشین حضرت مولانا خواجہ محمد الدین صاحب سیرانی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی۔

۱۳۸۱ھ میں اُن کے وصال کے بعد بوساطت علامہ حسن علی رضوی میلسی رحمۃ اللہ علیہ، مفتی اعظم ہند مولانا مفتی مصطفیٰ رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ ابنِ مجدد دین وملت، اِمامِ اَہلِ سنت الشاہ احمد رضا خاں قدس سرہٗ سے شرفِ بیعت کی سعادت حاصل کی اور حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے نا صرف فیضِ ملّت کو بیعت فرمایا بلکہ سلسلہ قادریہ رضویہ کی خلافت واجازت خاص اپنے قلم سے لکھ کر بذریعہ رجسڑی روانہ فرمائی۔ ذالك فضل الله یو تیه من یشاء

☆تصنیف و تالیف﴾

دورانِ تعلیم ہی فیضِ ملّت نے تصنیف وتالیف کا سلسلہ شروع فرمایا اور آپ کی سب سے پہلی تصنیف کا نام ''کارآمد مسئلے'' حصہ اوّل اسے سب سے پہلے مکتبہ اُویسیہ رضویہ حامد آباد خان پور سے شائع کیا گیا۔ اب اس کی دوبارہ اشاعت قطبِ مدینہ پبلیشرز عطاری کتب خانہ کھارادر سے ہوئی اسی طرح یہ لکھنے کا سلسلہ جاری وساری رہا اور تقریباً چار ہزار پانچ سو (۴۵۰۰) کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ فیضِ ملّت نے اُردو، عربی، فارسی، سرائیکی، سندھی ان تمام زبانوں میں گراں قدر کتابیں تحریر کیں ہیں لیکن زیادہ تر کتابوں کا تعلق اُردو اور عربی سے ہے۔

☆دینی و ملّی خدمات﴾

۱۹۵۲ء بمطابق ۱۳۷۱ھ کے اواخر میں شوال کے مہینے میں اپنے گاؤں حامد آباد میں عربی درسگاہ کی بنیاد ڈالی جس کا نام علامہ فیض احمد اُویسی رحمۃ اللہ علیہ نے ''مدرسہ منبع الفیوض'' رکھا۔ جس میں حفظِ قرآن اور خالص عربی کی تعلیم دی جاتی اس مدرسہ میں دور دراز سے طالبِ علم تعلیم کے لئے جمع ہوگئے۔ گاؤں کے ماحول میں اُن کا انتظام بہت ہی مشکل تھا لیکن اس ویران مقام میں درجنوں محدث، مفتی، مدرس اور سینکڑوں حفاظ تیار ہوگئے جو آج مرکزی مدارس میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور خدمت حدیثِ مبارکہ اور مسندِ افتاء وتدریس کے منصبوں پر فائز ہیں۔

۱۹۶۱ء میں مدرسہ سراج العلوم خان پور میں دورۂ قرآن کا آغاز کیا۔ ۱۹۶۳ء میں خانیوال ضلع ملتان میں دورۂ قرآن شریف دیا۔ پاکستان، بنگلہ دیش، بھارت اور دیگر ممالک میں ''فیضِ ملّت'' کے روحانی فیض یافتہ شاگردین ان کی علمی میراث کی خوشبو بکھیر رہے ہیں۔ ۱۹۶۳ء میں گوناں گوں مصائب اور جدید لازمی سہولیات میسر نہ ہونے کے باعث علامہ اُویسی رحمۃ اللہ علیہ نے بہاولپور میں سکونت اختیار کی اور یہیں پر زمین کا ٹکڑا خرید کر ''فیضِ ملّت'' نے جامع اُویسیہ اور جامع مسجد سیرانی کی بنیاد رکھی جو کہ تادمِ تحریر بحمد للہ قائم ودائم ہے اور دینِ اسلام کی شب وروز ترویج واشاعت میں مصروف عمل ہے۔

﴾فیضِ ملّت کی تبحر علمی﴿

مضت الدھور و ما اتین بمثلہ

و لقد اتی فعجزن عن نظرائہ

ترجمہ: زمانے گزر گئے اور نہ آیا مثل ان کا اور البتہ آیا تو اپنے نظیر سے عاجز ہوگئے۔

''فیضِ ملّت'' ایک ایسی شخصیت سے عبارت تھی جو کہ اپنی ذات یکتا میں پوری جماعت کو سمیٹے ہوئے تھے۔ عقل اِن کی ذات میں حیرانگی کے عالم میں گم ہے کہ کس طرح ایک شخص اس قدر اوصاف اپنائے ہوئے ہے۔ علوم وفنونِ اسلامیہ ''جدید وقدیم'' جسے ہمہ وقت متحضر (پیشِ نظر) ہیں اور ان علوم وفنون میں کمال و دسترس کا یہ عالم کہ ان تمام ہی علوم وفنون میں کوئی نہ کوئی کتاب لکھی ہے فقط اگر کوئی مصنف کسی ایک علم وفن پر کوئی کتاب یا رسالہ لکھتا ہے تو وہ خود کو قابل ستائش گردانتا

ہے اور فخر محسوس کرتا ہے مگر اس ''فیضِ ملّت'' کی کیفیات ہی کچھ اور تھیں کہ تمام ہی علوم وفنون پر خامہ فرسائی کرنے اور صحائف ابیض کو اپنے قلم سے مزین کرنے کے باوجود بھی عاجزی وانکساری کی انتہاؤں میں جا کر اپنی ذات کی ہمیشہ نفی فرماتے تھے۔

اگر آج کا کوئی شخص 50/60 کتابوں کا مصنف ہو تو اُسے مصنفِ اعظم کہا جاتا ہے اب اگر یہی معیار ہے کہ پچاس یا ساٹھ کتب کے مصنف کو مصنفِ اعظم کہا جائے تو میرا قلم یہاں حیران ہے کہ میں اس ''مظلوم مصنف'' فیض ملّت کو جو کہ 4500 کتب کا مصنف ہے کون سا لقب دوں۔ یہاں تو القابات بھی بہت چھوٹے نظر آ رہے ہیں مگر بفضل خدا فیضِ ملّت کی ذات اُن سے کہیں بلند و بالا ہے کیونکہ فیضِ ملّت نے یہ کام شہرت و لقب پانے کے لئے نہیں کیا بلکہ خدا ﷻ و رسول ﷺ کو راضی کرنے کے لئے کیا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے خلوص و محبت اور کمالِ عاجزی کی برکت سے آپ کو وہ کمال و نام عطا فرمایا جس کی مثال نہیں ملتی۔

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

''فیضِ ملّت'' رحمۃ اللہ علیہ نے جن علوم وفنون پر مشتمل تصانیف مُرتّب کی ہیں اُن علوم وفنون اور موضوعات کا ایک طائرانہ جائزہ پیش خدمت ہے۔

١)علمِ تفسیر ٢)علمِ اُصولِ تفسیر ٣)علمِ حدیث ٤)علمِ اُصولِ حدیث ٥)علمِ فقہ
٦)علمِ اُصولِ فقہ ٧)علمِ میراث ٨)علمِ تصوّف ٩)علمِ منطق ١٠)علمِ فلسفہ
١١)علمِ بلاغت ١٢)علمِ نجوم ١٣)علمِ صرف ١٤)علمِ نحو ١٥)علمِ قرأت وتجوید
١٦)علمِ تعبیرالرویاء ١٧)علمِ قیافہ ١٨)علمِ معانی ١٩)علمِ عروض ٢٠)علمِ حیاتیات
٢١)علمِ لغت ٢٢)علمِ مناظرہ ٢٣)علمِ طب ٢٤)علمِ عقائدوکلام ٢٥)علمِ التاریخ
٢٦)تراجم ٢٧)شروح ٢٨)اخلاق وآداب ٢٩)عقائدِ اہلِ سنت ٣٠)سائنس
٣١)اورادووظائف ٣٢)سفرنامہ ٣٣)فنِ تلخیص ٣٤)ردقادیانیت ٣٥)فضائل ومناقب
٣٦)ردِشیعہ ٣٧)ردِآغاخانی ٣٨)ردِتبلیغی جماعت ٣٩)ردعیسائیت ویہودیت ٤٠)ردِوہابی ودیوبندی

فہرست

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ الذی زیّن النبیین بحبیبہ المصطفیٰ والصلوٰۃ والسلام
علی نبیہ المرتضیٰ وعلی آلہ المجتبیٰ واصحابہ اولی التقی والنقی۔

امابعد! فقیر کی یہ تصنیف ملائکہ کرام کے وجود کی تحقیق کے علاوہ بہت سے مضامین متعلقہ بہ ملائکہ پر مشتمل ہے سابق زمانوں میں انکے وجود کا کوئی منکر نہ تھا اور نہ اب کوئی ہے سوائے چند فلاسفہ کے لیکن افسوس کہ گذشتہ صدی میں نیچری فرقہ کے پیشوا سرسید علیگڑھی نے فرشتوں کے جسم وصورت اور ایک الگ موجود مخلوق ہونے سے انکار کیا ہے اس کا خیالِ باطل ہے کہ فرشتے موجود مخلوق ضرور ہیں لیکن وہ نہ کوئی جسم رکھتے ہیں نہ دکھائی دے سکتے ہیں ان کا ظہور بلا شمولِ مخلوق موجود کے نہیں ہوسکتا قدیم زمانہ کی تمام قوموں کا یہ حال تھا کہ جو امورِ عجیب وغریب ان کے سامنے ایسے پیش آتے تھے جن کی علّت ان کی سمجھ سے باہر تھی اس کو ایسی قوت یا ایسے شخص سے منسوب کرتے تھے جو انسان سے برتر اور خدا سے کم تر تھی اس خیال سے تمام بُت پرست قوموں نے اپنے ہاں فرشتے قائم کر لئے فرشتے جن کا ذکر قرآن میں ہے ان کا کوئی اصلی وجود نہیں بلکہ خدا کی بے انتہا قوتوں کے ظہور کو اور ان قویٰ کو جو خدا نے اپنی تمام مخلوق میں مختلف قسم کے پیدا کئے ہیں ان کو ملک یا ملائکہ کہتے ہیں۔ ''جبرائیل'' یا ''ناموسِ اکبر'' یہ ایک مخصوص قوت کا نام ہے۔ نیز جبرائیل، میکائیل، عزرائیل وغیرہ نام یہودیوں کے مقرر کئے ہوئے ہیں جو مختلف قویٰ کے تعبیر کرنے کو انہوں نے رکھے تھے وغیرہ وغیرہ۔

نوٹ: سرسید علیگڑھی کے عقائد اور منگھڑت مسائل کی فہرست طویل ہے اس سے اس کے عشاق کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے چند نمونے حاضر ہیں۔

شانِ خداوندی عزوجل کی توہین وتنقیص

(۱) خدا نہ ہندو ہے نہ عرفی مسلمان نہ مقلد نہ لامذہب نہ یہودی نہ عیسائی وہ تو پکا چھٹا ہوا نیچری ہے۔ نعوذ باللہ

(۲) مسئلہ تقدیر کا انکار کرتے ہوئے لکھتا ہے ''تقدیر کا مسئلہ اگر صحیح ہو تو جو کام حضرت (یعنی اللہ تعالی) نے خود کئے ہیں اس کی سزا دوسروں کو دی جائے گی۔ نعوذ باللہ

اس عبارت میں مسئلہ تقدیر سے انکار کے ساتھ ساتھ شانِ رب العزت کی صریح توہین کی ہے کہ خداوند قدوس اپنے

کاموں کی سزا مخلوق کو دے رہا ہے۔نعوذ باللہ۔

(۳) اگر کوئی کہے کہ تیرہ سو برس سے کسی نے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین یا علمائے مجتہدین و مفسرین نے یہ معنیٰ نہیں کہے بلکہ خود خدا نے یہ معنیٰ نہیں سمجھا جو تم کہتے ہو تو ہم ادب سے عرض کریں گے کہ ہم کو اس دلیل سے معاف رکھئے۔نعوذ باللہ

اس عبارت میں صاف الفاظ میں لکھا ہے کہ جو معنیٰ سرسید نے بیان کئے ہیں وہ معاذ اللہ خدا نے بھی نہیں سمجھے ہیں۔انتھیٰ

سرسید کے قرآنِ کریم کے متعلق فاسِد خیالات

ا۔خود نوشت میں قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت پر ضرب کاری کرتے ہوئے اس بات سے انکار کردیا ہے کہ قرآن کریم فصاحت و بلاغت میں بے مثال ہے اور صاف لکھا ہے کہ فصاحت و بلاغت کو قرآن کریم کا معجزہ سمجھنا ان کی غلط فہمی ہے۔

۲۔آیاتِ قرآنیہ میں سے بعض کا ناسخ اور بعض کا منسوخ ہونے سے بھی صاف انکار کر کے لکھا ہے کہ قرآن مجید میں نہ کوئی آیت ناسخ ہے نہ منسوخ ہے اور مفسرین و علمائے اسلام پر سخت تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انھوں نے نہایت غلط اور بے جا استدلال سے قرآن کی آیتوں کا اس طرح پر ناسخ و منسوخ ہونا قرار دیا ہے۔

ناسخ و منسوخ کی حقیقت کو جس طرح عیسائی پادری اور ہندو لوگ نہیں سمجھ سکے اور بے جا اعتراضات قرآن کریم اور اسلام و مسلمانوں پر کئے ہیں انہی کی پیروی کرتے ہوئے علی گڑھ کے اس جاہل مفسر قرآن نے بھی فضول اعتراضات اور فاسد خیالات کا سہارا لیتے ہوئے انکار کیا ہے جن کی کوئی حقیقت و بنیاد نہیں۔

۳۔خود نوشت میں لکھا ہے کہ قرآن مجید بلفظہٖ مع معانی قدیم و کلام خدا ہے اور خود خدا نے اپنا کلام پیغمبر خدا میں بلا واسطہ پیدا کیا ہے (بلفظہٖ) اور اسی طرح دیگر کتب آسمانی کے متعلق اس کا عقیدہ ہے یعنی وہ واسطۂ وحی جبرائیل کا مُنکر ہے بلکہ آپ آگے ملاحظہ فرمائیں گے کہ سرے سے وہ حضرت جبرائیل امین اور تمام ملائکہ (فرشتوں) کے وجود کا بھی منکر ہے۔

۴۔خدا نے اَن پڑھ بدوؤں کے لئے ان ہی کی زبان میں قرآن اتارا ہے یعنی سرسید کے خیال میں قرآن مجید انگریزی (جو اس کے گمان میں بہتر و اعلیٰ زبان ہے) اس میں نازل ہونا چاہیئے تھا لیکن خدا نے اَن پڑھ بدوؤں کی زبان عربی میں نازل فرمایا ہے (العیاذ باللّٰہ) نقل کفر کفر نباشد

۵۔لوگ قرآن مجید کی آیتوں کو بطورِ عمل کے پڑھتے ہیں اور کسی میں وسعتِ رزق کی اور کسی میں کشور کاری اور کسی میں شفاء امراض کی تاثیر سمجھتے ہیں۔قرآن مجید کی کسی آیت یا سورت میں اس قسم کی تاثیر نہیں ہے۔

☆اس مراد یہ ہے کہ اس کے باطل گمان میں قرآن مجید میں وسعتِ رزق، شفاءِ امراض وغیرہ کی کوئی تاثیر نہیں لہٰذا دم تعویذ میں کوئی فائدہ نہیں۔

۶۔ پھر بالفرض اگر کسی الھامی کتاب میں (قرآن ہو یا اور کوئی) اَقلِیدَس اور جُرِثقیل کے دلائل یا علم ھیئت کے مسائل کے بیان میں غلطی ہو تو کیوں وہ غلط نہ مانی جائے کیونکہ وہ الہام اس سے متعلق نہیں۔

☆اس یہ مراد ہے کہ کتبِ آسمانی میں علومِ جدیدہ کے مقابلہ میں غلطی ممکن ہے العیاذ باللہ جب کہ مسلمان بحیثیت مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ دنیا کی کسی کتاب میں غلطی ممکن ہے کوئی علم غلط ہوسکتا ہے مگر قرآن کریم یا دیگر مُنَزّل مِن اللّٰه کتب میں کسی طرح کی غلطی ممکن نہیں ان میں غلطی تسلیم کرنا علمِ الٰہی کی غلطی تصور ہوگی یعنی یہ عقیدہ کفریہ ہے۔

معجزات وکرامات سے انکار

حضرات انبیاء کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام کے معجزات اور اولیاء کرام کی کرامات سے بھی اس علی گڑھی جاہل اور گمراہ نے انکار کیا ہے اور معجزات وکرامات کو خلافِ قانونِ قدرت، خلافِ عقل، خلافِ نیچر قرار دے کر صریح آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ مبارکہ سے ثابت شدہ معجزات کا منکر ہو کر سبیلِ مومنین سے اِعراض کرکے راہِ جہنم اختیار کی ہے۔

حضرت امام الانبیاء مُحمّد مصطفیٰ ﷺ کے معجزۂ معراج جسمانی، سایۂ اَبر، شق القمر اور دیگر معجزات نیز تمام انبیاء کرام جن کے معجزات کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے، ان کے اسمائے مبارکہ اور ان معجزات کو لکھ کر ان کی من گھڑت تاویلیں کی ہیں۔ مثلاً حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت اسحٰق، حضرت موسیٰ، حضرت یونس، حضرت عیسیٰ، حضرت یعقوب، حضرت یوسف، حضرت سلیمان، حضرت لوط، حضرت صالح علیھم الصلوٰۃ والسلام کے وہ معجزات جن کا تذکرہ قرآن کریم میں موجود ہے، ان سب کا انکار کیا ہے اور ان تمام واقعاتِ انبیاء کو محض فضول وخیال، من گھڑت قصّے قرار دیا ہے کہ قرآن کریم میں یہ محض خیالی قصّے ہیں۔ (نعوذباللّٰه مِنْ ذَالك)

ملائکہ کا لغوی وشرعی معنیٰ

ملائکہ'' ملاك'' کی جمع ہے اس سے'' مَفَاعِل'' کے وزن پر ''مَلائك '' ہے جیسے'' مَطلِع '' کی جمع ''مَطَالِع'' آتی ہے ملائک کے بعد ''ة'' تانیث جمع کے طور پر آتی ہے ملائکہ کا واحد ''مَـلَكٌ'' بھی بتایا گیا ہے۔اس کا مادہ ''اَلَكَ '' ہے جس کے معنیٰ اَرْسَـلَ (اس نے بھیجا کے ہیں)اسی طرح'' اَلُـــوْكَة '' کے معنیٰ بھی رسالت یعنی پیغام رسانی کے آتے ہیں چونکہ یہ مخلوق باری تعالیٰ کے پیغامات اس کے مقبول اور مقرب بندوں تک پہنچانے کا فریضہ سرانجام دیتی ہے اس لیے اسے ''مَلاَئِكَة'' کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے علماء فرماتے ہیں۔

''اِنَّهُمْ وَسَائِطُ بَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبَيْنَ النَّاسِ''

یہ ملائکہ، اللہ تعالیٰ اور مسلمانوں کے درمیان واسطے اور وسیلے کی حیثیت رکھتے ہیں۔[1]

اہلِ علم نے ملائکہ کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے کئی اقوال بیان کئے ہیں۔لیکن صحیح ترین اور متفقہ قول یہ ہے۔

''اِنَّهَا اَجْسَامٌ لَطِيْفَةٌ قَادِرَةٌ عَلَى التَّشَكُّلِ بِاَشْكَالٍ مُّخْتَلِفَةٍ''[2]

یعنی یہ وہ لطیف اور نورانی اجسام ہیں، جنہیں اپنی لطافت کے باعث مختلف شکلیں بدلنے پر قدرت حاصل ہوتی ہے۔

[1] علامہ شہاب الدین محمود بن عبداللہ الحسینی الآلوسی حنفی تفسیر ''روح المعانی'' میں سورۃ النساء کی آیت:۱۳۶ کے جزو:﴿وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ﴾ کے تحت فرشتے کی توضیح ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں، أنهم وسائط بين الله عز وجل وبين الرسل فى إنزال الكتب۔یعنی، یہ(فرشتے) اللہ عزوجل اور رسولوں (علیہم السلام) کے درمیان کتاب نازل کرنے کا وسیلہ ہیں۔ امام فخرالدین رازی نے تفسیرِ کبیر (مفاتیح الغیب) میں فرمایا، أنهم وسائط بين اللّٰه وبين البشر۔یعنی یہ(فرشتے) اللہ تعالیٰ اور بشر کے درمیان واسطہ ہیں۔(تحت سورۃ البقرہ:۲۸۵) اور علامہ بیضاوی نے تفسیر (انوار التنزیل واسرار التاویل) میں فرمایا،وسائط بين اللّٰه وبين أنبيائه والصالحين من عباده ، يبلغون إليهم رسالاته بالوحى والإلهام والرؤيا الصادقة۔یعنی (فرشتے) واسطہ ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے نبیوں (علیہم السلام) اور اس کے نیک بندوں کے درمیان۔وہ (فرشتے) انہیں اللہ تعالیٰ کے پیغام وحی (نبیوں کو) اور الہام (نیک بندوں کو) اور سچے خوابوں کے ذریعہ پہنچاتے ہیں۔(تحت سورۂ فاطر:۱)۔مصنّف (دامت برکاتہم) نے جو عبارت نقل فرمائی ہے وہ '' تفسیر روح البیان'' میں آیت:﴿وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّى جَاعِلٌ فِى الْأَرْضِ خَلِيفَةً﴾(سورۂ بقرہ:۳۰) کے تحت مرقوم ہے۔

[2] تفسیر بیضاوی، سورۂ بقرہ:۳۰۔علامہ آلوسی حنفی نے فرمایا،أن الملائكة عليهم السلام أجسام لطيفة نورية يقدرون على التشكل بالصور المختلفة۔ یعنی،فرشتے علیہم السلام اجسامِ لطیف نوری ہیں جو مختلف اشکال بدلنے پر قدرت رکھتے ہیں۔(تفسیر روح المعانی، سورۂ فاطر:۱)۔صاحبِ '' تفسیر روح البیان'' نے فرمایا،والملائكة عند اكثر المسلمين اجسام لطيفة قادرة على التشكل باشكال مختلفة والدليل ان الرسل كانوا يرونهم كذلك۔ یعنی،اور فرشتے اکثر مسلمانوں کے نزدیک لطیف نورانی اجسام والے اور مختلف اشکال تبدیل کرنے کی صلاحیت پر قادر ہیں۔اور اس پر دلیل یہ ہے کہ مرسلینِ کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام انہیں ملاحظہ فرماتے۔(سورۂ بقرہ:۳۰)

عام انسان انہیں ان کی اصل صورت میں نہیں دیکھ سکتے۔ کیونکہ انسانی آنکھ صرف کثیف اور مادی اجسام کو ہی دیکھ سکتی ہے غیر مادی اور لطیف اشیاء کو نہیں مگر وہ عرفاءِ کاملین جنہوں نے تزکیۂ نفس اور تصفیۂ باطن کے ذریعے اپنی باطنی آنکھ روشن کر لی ہوتی ہے اور ان کی چشم بصیرت سے مادی حجابات اُٹھ چکے ہوتے ہیں وہ نہ صرف ملائکہ کو دیکھ سکتے ہیں بلکہ انہیں ان سے ملاقات اور اکتسابِ فیض کا شرف بھی حاصل ہوتا ہے۔

غلط عقیدہ

فرشتوں کے غیر حسّی اور غیر مرئی ہونے کے باعث بعض کم فہم لوگوں نے ان کے خارجی وجود **(EXTERNALITY)** کا ہی انکار کر دیا ہے اور چونکہ قرآنِ مجید میں کئی مقامات پر بصراحت فرشتوں کا ذکر آیا ہے اس لئے ان آیاتِ قرآنی کی تاویلِ فاسد کرتے ہوئے فرشتوں کو مجرّد انسانی قوتوں، نیک انسانی روحوں، قوائے عالم یا صفاتِ باری تعالیٰ سے تعبیر کر دیا ہے اسی طرح بعض لوگوں نے جبرئیل امین کو عین ملکۂ نبوت قرار دے دیا ہے یہ سب تصوّرات گمراہی پر مبنی ہیں اور فلسفہ کی پیداوار ہیں اس لئے کہ آیات و احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ فرشتوں کو دوسری مخلوق کی طرح باقاعدہ وجود تشخص حاصل ہے وہ مستقل ہستیاں ہیں یا نظامِ عالم کے اسباب **(CAUSES OF PHYSICAL PHENOMENA)** نہیں ہیں۔ جیسا کہ بعض ان ٹیڈی مجتہدین کا خیال ہے جنہوں نے بلا جواز انہیں سائنسی تحقیق کا موضوع بنا لیا ہے انہوں نے آیاتِ قرآنی کی فاسد تاویلات اور احادیث نبوی کے انکار کی بنا پر فرشتوں کے تصوّر کو اس طرح مسخ کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ کسی نہ کسی سائنسی اصول اور معیار کے تابع ہو جائے ایسے لوگ اس حقیقت کو یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں کہ فرشتے جس نوعِ تخلیق سے تعلق رکھتے ہیں وہ سائنس کے دائرہ تحقیق **(SCOPE OF RESEARCH)** سے ہی خارج ہے۔ سائنس صرف عالم حسّیات و مادیات **(PHYSICAL AND MATERIAL WORLD)** کے حقائق سے بحث کرتی ہے۔ اسے مابعد الطبیعی اور روحانی حقیقتوں **(METAPHYSICAL AND SPIRITUAL REALITIES)** سے کوئی واسطہ ہی نہیں اس لیے سائنس کا یہ کام نہیں کہ اپنے موضوعِ تحقیق سے ہٹ کر کسی غیر متعلقہ حقیقت سے بحث کرے۔ اس کی ماہیت اور وجود کے بارے میں رائے زنی کرے جو شے اس کی حدِ جستجو سے ماوراء ہو اس کا انکار کر دے سائنس کے نام پر

ایسی نام نہاد تحقیق خود غیر سائنسی (UNSCIENTIFIC) بات ہے۔

اگر ہماری عقل اپنی محدود وسعتِ نظر کی بنا پر فرشتوں کا صحیح ادراک نہ کرسکتی ہو تو اس وجہ سے ہم فرشتوں کے تصوّر کو ''خلافِ عقل'' قرار نہیں دے سکتے بلکہ اسے ''وراءِ عقل'' کہیں گے کسی چیز کا خلافِ عقل ہونا اور بات ہے اور وراءِ عقل ہونا اور بات عقل و خرد کے ادراک کا تمام تر انحصار حواسِ خمسہ (FIVE SENSES OF PERCEPTION) پر ہوتا ہے۔ جو چیز آنکھ، کان، ناک، زبان یا ہاتھ کے ادراک میں آسکے، عقل صرف اسی کو سمجھ سکتی ہے اور اسی کے بارے میں کوئی رائے وضع کرسکتی ہے لیکن جس شے کا وجود ہی سرے سے غیر حسّی اور غیر مادی ہو اسے نہ دیکھا جا سکتا ہو اور نہ سونگھا جا سکتا ہو، نہ سنا جا سکتا ہو، نہ چکھا جا سکتا ہو، نہ چھونا ممکن ہو، گویا حواسِ ظاہری جس حقیقت کے بارے میں کوئی خام مواد اور ابتدائی معلومات ہی فراہم نہ کرسکیں تو آپ خود ہی فیصلہ کرسکتے ہیں کہ عقل اس کے بارے میں کوئی تصور کس طرح قائم کرسکے گی۔ صاف ظاہر ہے کہ عقل اس معاملے میں خاموش ہی رہے گی عقل کا خاموش رہنا اس کی اپنی حدود (LIMITATIONS) کی وجہ سے ہے اس سے یہ نتیجہ کبھی اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ اس حقیقت کا ہی سرے سے کوئی وجود نہیں آخر ہر چیز کو عقل اور سائنس کے حیطۂ ادراک (SCOPE OF PERCEPTION) میں کھینچ لانے کی کیا ضرورت ہے کیا عقل اور سائنس کی حدِ جستجو سے اوپر یا خارج کوئی حقیقت موجود نہیں؟ یہ اندازِ فکر ہمیں خدا اور رسول ﷺ، وحی و آخرت بلکہ جملہ اجزائے ایمان سے انکار پر لا کھڑا کرے گا اور ''ایمان بالغیب'' کا تصوّر ہی بالکل معدوم ہو جائیگا۔

جس طرح ہر چیز کو جاننے کا ایک خاص ذریعہ ہوتا ہے مثلاً آواز کو جاننے کا ذریعہ کان ہیں، ذائقے کو جاننے کا ذریعہ زبان ہے اور خوشبو کو جاننے کا ذریعہ ناک ہے اس مخصوص ذریعے کے علاوہ کسی دوسرے ذریعے سے اس مخصوص حقیقت کو نہیں جانا جا سکتا اسی طرح محسوسات اور معقولات سے ماوراء حقیقتوں کو جاننے کے بھی کچھ مخصوص ذرائع ہیں جنہیں صرف انہی کی مدد سے جانا جا سکتا ہے ان کے بغیر نہیں اور وہ ہیں نورِ باطن یا وحی الٰہی، نورِ باطن ایسا ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی قلبی اور روحانی استعداد کے طور پر ان کے اندر رکھا ہے اس ذریعے کا کام (FUNCTION) صرف تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب کے مراحل طے کرنے سے شروع ہوتا ہے اس کے بغیر نہیں اور جن مابعد الطبعی حقیقتوں کے کامل ادراک سے یہ باطنی ذریعہ بھی قاصر ہو انہیں صرف وحی الٰہی اور واسطۂ نبوت سے جانا جا سکتا ہے اس کے بغیر کسی اور صورت سے نہیں لہٰذا فرشتوں کے وجود اور ماہیت یا ایسی ہی دیگر عالمِ امر کی حقیقتوں کے بارے میں صاحبِ نبوت کا قول سند ہو سکتا ہے کسی اور محقق، فلسفی یا سائنسدان کا نہیں۔

ثبوتِ ملائکہ از قرآن مجید

ملائکہ کا وجود آیاتِ قرآن سے ثابت ہے اور وہی قرآنی مضامین اہلِ اسلام کا عقیدہ ہے وہ یہی کہ ملائکہ موجود ہیں اور وہ انسانوں اور جنات سے علیحدہ مخلوق ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں مخصوص امور کے لئے مقرر کیا ہوا ہے گویا یہ ذاتِ حق کے وہ کارکن ہیں جن سے خلقی طور پر نافرمانی اور گناہ صادر ہی نہیں ہوسکتا یہ اپنے خمیر اور ہیئتِ تخلیق کے اعتبار سے ہی ''معصوم'' ہیں ان کا وجود سراسر نور ہے ان میں جنّات اور انسانوں کی طرح شر وفساد اور فتنہ وظلم کا نہ کوئی ملکہ ہے اور نہ استعداد اس لئے بروز قیامت یہ جواب دہی اور مواخذے سے بھی مستثنیٰ ہوں گے بعض اقوام نے انہیں غلطی سے خدا کی بیٹیاں تصوّر کیا بعض نے ان کے کام کی نوعیت کے پیشِ نظر انہیں خدائی میں شریک بنادیا جب کہ بعض نے ان کی پرستش بھی کی قرآنِ مجید نے کئی مقامات پر ان تمام تصوّراتِ باطلہ کی تردید کی ہے اور ان کے بارے میں صحیح تصوّر یوں واضح کیا ہے:

قرآن مجید کی آیات

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًاؕ (پارہ:۲۵:سورۃ الزخرف:آیت:۱۹)

ترجمہ: اور انہوں نے فرشتوں کو کہ رحمٰن کے بندے ہیں عورتیں ٹھہرایا۔

بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ (پارہ:۱۷:سورۃ الانبیاء:آیت:۲۶)

ترجمہ: بلکہ بندے ہیں (یہ فرشتے) عزت والے۔

ان کی بندگی کا یہ عالم ہے کہ:

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ (پارہ:۱۷:سورۃ الانبیاء:آیت:۲۰)

ترجمہ: (فرشتے) رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور سستی نہیں کرتے۔

وَ تَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ (پارہ:۲۴:سورۃ الزمر:آیت:۷۵)

ترجمہ: اور تم فرشتوں کو دیکھو گے عرش کے آس پاس حلقہ کئے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے۔

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ (پارہ:۱۷:سورۃ الانبیاء:آیت:۲۷)

ترجمہ: (فرشتے) بات میں اس (اللہ) سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اسی کے حکم پر کاربند ہوتے ہیں وہ جانتا ہے۔

يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ الٰفٍ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَo (پارہ:۴:سورۃ آلِ عمران:آیت:۱۲۵)

ترجمہ: تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا۔

بہرحال قرآن مجید میں بکثرت مضامین مذکور ہیں کچھ مضامین اسی کتاب میں آئیں گے۔ (انشاء اللّٰہ تعالیٰ)

فائدہ: احادیث مبارکہ میں تو ملائکہ کے متعلق ہے کہ ان کا شمار نہیں ہوسکتا اس کتاب میں ملائکہ کا ہی بیان تفصیلی ہے۔

ملائکہ کے وجود پر ایمان واجب ہے

ملائکہ کے لئے یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ موجود ہیں ضروری ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ: (پارہ:۳:سورۃ البقرۃ:آیت:۲۸۵)

ترجمہ: رسول ایمان لایا اس پر جو اسکے رب کے پاس سے اس پر اُترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں کو۔

فائدہ: امام بیہقی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ''ایمان الملائکہ'' چند اُمور کو متضمن ہے۔

(۱) انکے وجود کی تصدیق کرنا (۲) ان کو جو مراتب ملے ہیں ان کی تصدیق کرنا (۳) یہ ماننا کہ وہ اِنس و جن کی طرح اللہ کے بندے اور اسکی مخلوق ہیں (۴) وہ اللہ تعالیٰ کی طرف مامور اور اسکے احکام کے مکلّف ہیں (۵) جو قدرتیں انہیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں اس سے تجاوز نہیں کرتے (۶) ان پر بھی موت آئیگی (۷) انہیں لمبی عمریں عطا ہوتی ہیں وہ اپنے وقت تک زندہ رہ کر مریں گے (۸) وہ صفات ان کے لئے ماننا ضروری ہیں جو انہیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں ان صفات کی وجہ سے انہیں اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں بنانا (۹) انہیں معبود یا اللہ تعالیٰ کی اولاد کہنا جیسے بعض مشرکین نے کہا نہیں ماننا (۱۰) یہ اقرار کرنا کہ ان کے بعض اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں ان میں سے جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے بشر کے پاس بھیجتا ہے بلکہ ان کے بعض فرشتے دوسرے فرشتوں کے رسول ہوتے ہیں (۱۱) انکی مختلف ڈیوٹیاں مقرر ہیں مثلاً بعض حاملین عرش ہیں، بعض صف بستہ ہیں، بعض جنت کے خازن ہیں، بعض دوزخ کے داروغے ہیں، بعض کاتبین اعمال ہیں، بعض بادلوں پر مقرر ہیں ان کی یہ ڈیوٹیاں قرآن مجید میں بھی مذکور ہیں۔

ملائکہ کی تخلیق اور اس کا بیان کہ وہ اجسام ہیں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَّخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ: (۱)

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملائکہ نور سے پیدا کئے گئے اور جانّ (ابوالجن) آگ کی لُو سے اور آدم علیہ السلام اس شے سے جس سے تمہیں موصوف کیا جاتا ہے یعنی مٹی سے۔

عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ: خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُّوْرِ الْعِزَّةِ وَخُلِقَ إِبْلِيْسُ مِنْ نَّارِ الْعِزَّةِ: (۲)

ترجمہ: حضرت عِکْرَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ فِرِشتے نورِعزّت سے پیدا کیے گئے جب کہ ابلیس (شیطان) نارِعزّت سے۔

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ: أَنَّهُ بَلَغَهُ: أَنَّ الْمَلَائِكَةَ خُلِقَتْ مِنْ رُّوْحِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (۳)

ترجمہ: یزید بن رومان نے فرمایا کہ ملائکہ رُوح اللہ (فرشتہ) سے پیدا کئے گئے۔

---

(۱) مسلم شریف: کتاب الزهد: باب فی احادیث متفرقه: صفحه: 1364: رقم الحدیث: 2996: دار طیبه ریاض۔
مسند امام حمد: جلد: 42: صفحه: 109: رقم الحدیث: 25194: مؤسسة الرسالة بیروت۔
صحیح ابن حبان: کتاب التاریخ: باب بدء الخلق: جلد: 14: صفحه: 25: رقم الحدیث: 6155: مؤسسةالرسالة۔
شعب الایمان: جلد: 1: صفحه: 301: رقم الحدیث: 141: مکتبة الرشد ریاض۔
تفسیر درمنثور: جلد: 14: صفحه: 111: مرکز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
تفسیر قرطبی: جلد: 12: صفحه: 207: مؤسسة الرسالة بیروت۔
مصنف عبدالرزاق: جلد: 11: صفحه: 425: رقم الحدیث: 20904: المکتب الاسلامی بیروت 1403 هجری۔
جمع الجوامع: جلد: 4: صفحه: 253: رقم الحدیث: 11622: دار الکتب العلمیه۔
کنز العمال: جلد: 6: صفحه: 54: رقم الحدیث: 15152: دار الکتب العلمیه۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 10: رقم الحدیث: 2: دار الکتب العلمیه۔
(۲) کتاب العظمه: جلد: 3: صفحه: 729: رقم الحدیث: 311: دار العاصمه ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 11: رقم الحدیث: 3: دار الکتب العلمیه۔
(۳) کتاب العظمه: جلد: 3: صفحه: 728: رقم الحدیث: 310: دار العاصمه ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 11: رقم الحدیث: 4: دار الکتب العلمیه۔

ملائکہ کی کثرت کا بیان

قرآن مجید میں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَ مَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ: (پارہ:۲۹:سورۃ المدثر:آیت:۳۱)

ترجمہ: اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

احادیث مبارکہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ مِنْ نُّوْرٍ وَيَنْفَخُ فِيْ ذٰلِك ثُمَّ يَقُوْلُ: لِيَكُنْ مِّنْكُمْ أَلْفَ أَلْفِيْنَ فَإِنَّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ خَلْقاً أَصْغَرَ مِنَ الذُّبَابِ: (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو نور سے پیدا فرمایا اور ان میں اپنی شان کے لائق پھونکتا ہے اور فرماتا ہے ہوجائے تو وہ لاکھوں ملائکہ بن جاتے ہیں ان میں بعض فرشتے مکھی سے بھی چھوٹے ہوتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ فِي السَّمَوَاتِ السَّبْعِ سَمَاءً مَا فِيهَا مَوْضِعُ شِبْرٍ إِلا عَلَيْهِ جَبْهَةُ مَلَكٍ أَوْ قَدَمَاهُ قَائِمًا ثُمَّ قَرَأَ: وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ: (۲)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آسمانوں میں کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں کسی فرشتے کی پیشانی یا قدم نہ ہو پھر پڑھا۔ وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّون اور بیشک ہم صف بستہ ہیں۔

(۱) الفردوس بمأثور الخطاب: جلد:2: صفحہ:190: رقم الحديث:2946: دار الكتب العلميه۔
كنز العمال: جلد:6: صفحہ:56: رقم الحديث:15171: دار الكتب العلميه۔
جمع الجوامع: جلد:4: صفحہ:256: رقم الحديث:11640: دار الكتب العلميه۔
كتاب العظمه: جلد:3: صفحہ:734: رقم الحديث:316: دار العاصمه رياض۔
مجمع الزوائد: جلد:8: صفحہ:172: رقم الحديث:13377: دار الكتب العلميه۔
كشف الاستار: جلد:2: صفحہ:449: رقم الحديث:2085: مؤسسة الرسالة بيروت۔
الحبائك في اخبار الملائك: صفحہ:11: رقم الحديث:5: دار الكتب العلميه۔
(۲) شعب الايمان: جلد:1: صفحہ:317: رقم الحديث:156: مكتبة الرشد رياض۔
معجم كبير للطبراني: جلد:9: صفحہ:242: رقم الحديث:9042: مكتبة ابن تيميه مصر۔
تفسير درمنثور: جلد:12: صفحہ:488: مركز هجر للبوث و الدراسات مصر۔
تفسير ابن جرير طبرى: جلد:19: صفحہ:654: مركز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
الحبائك في اخبار الملائك: صفحہ:11: رقم الحديث:6: دار الكتب العلميه۔

فائدہ: بعض مفسرین نے قرآن کی آیت ذیل سے فرشتے مراد لئے چنانچہ ''روح البیان'' میں ہے:

﴿وَالصَّافَّاتِ صَفّاً﴾ قسم ہے فرشتوں کی ان ٹولیوں کیجو عبادت کے لئے صف بہ صف کھڑے ہیں۔

أَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ :قُلْنَا: وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؟ قَالَ: يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْمُقَدَّمَةَ وَيَتَرَاصُّوْنَ فِى الصَّفِّ۔(۱)

ترجمہ: حدیث میں ہے کہ تم بارگاہ حق میں صف بستہ ہوکر کیوں کھڑے نہیں ہوتے۔صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ فرشتے کیسے کھڑے ہوتے ہیں۔آپ نے فرمایا کہ پہلے وہ صف کو مکمل کرتے ہیں پھر صف بستہ کھڑے ہوجاتے ہیں ایک دوسرے کے ساتھ کھڑا ہونا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا طریقہ

وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا اَرَادَ اَنْ يَّفْتَتِحَ بِالنَّاسِ الصَّلَاةَ قَالَ: اِسْتَوُوْا تَقَدَّمْ يَا فُلَانُ ! تَأَخَّرْ يَا فُلَانُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَرٰى لَكُمْ بِالْمَلَائِكَةِ اُسْوَةً يُقُوْلُ: ﴿وَالصَّافَّاتِ صَفّاً﴾ :(۲)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ تھا کہ جب نماز شروع فرماتے تو مقتدیوں کو فرماتے کہ سیدھے ہوجاؤ اے فلاں تو ذرا آگے ہوجا اے فلاں تو پیچھے ہٹ جا اللہ تعالیٰ تمھیں ملائکہ کی طرح صف بستہ دیکھنا چاہتا ہے چنانچہ ان کے حق میں فرمایا: ﴿وَالصَّافَّاتِ صَفّاً﴾:

(۱)تفسیر روح البیان :جلد:7:صفحہ:444:مکتبہ اسلامیہ:کوئٹہ پاکستان۔
مسلم شریف:کتاب الصلوٰۃ :باب الامر بالسکون فی الصلوٰۃ:صفحہ:203:رقم الحدیث:430:دارطیبہ ریاض۔
ابن ماجہ:کتاب اقامۃ الصلوٰۃ:باب اقامۃ الصفوف:صفحہ:180:رقم الحدیث:992:مکتبۃ المعارف ریاض۔
نسائی شریف:کتاب الامامۃ:باب حث الامام علی رص الصفوف:صفحہ:135:رقم الحدیث:816:مکتبۃ المعارف ۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:165:رقم الحدیث:620:دارالکتب العلمیہ۔
(۲)تفسیر روح البیان:جلد:7:صفحہ:445:مکتبہ اسلامیہ:کوئٹہ پاکستان۔
تفسیر ابن جریر طبری:جلد:19:صفحہ:653:مرکز ھجر للبحوث و الدراسات مصر۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: تَرَدِ الْمَلَائِكَةُ صُفُوْفاً صُفُوْفاً لَا يَعْرِفُ كُلُّ مَلَكٍ مِّنْهُمْ مَّنْ اِلٰى جَانِبِهٖ لَمْ يَلْتَفِتْ مُنْذُ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى:(۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ملائکہ کرام صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں جو فرشتہ اپنی جانب میں کھڑا ہے وہ وہیں پر کھڑا رہے گا اور وہ جب سے پیدا ہوئے ہیں اس وقت سے صف بستہ کھڑے ہیں ذرہ برابر بھی ادھر ادھر نہیں دیکھتے۔

فائدہ: ''القاموس'' میں ہے کہ ﴿وَالصَّافَّاتِ صَفّاً﴾ سے وہ ملائکہ مراد ہیں جو ہوا میں صف بستہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھ رہے ہیں ان کے مراتب نمازیوں کی صفوں جیسے مراتب ہیں۔

وَقَالَ بَعْضُهُمُ الصَّافَّاتُ أَجْنِحَتُهَا فِي الْهَوَاءِ مُنْتَظِرَةٌ لِأَمْرِ اللّٰهِ تَعَالىٰ فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِالتَّدْبِيْرِ وَقِيْلَ غَيْرَ ذٰلِكَ وَقَوْلُهٗ تَعَالىٰ فِيْ اَوَاخِرِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ ﴿وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ﴾ يَحْتَمِلُ الْكُلَّ:(۲)

ترجمہ: بعض نے فرمایا وہ اپنے پروں کو پھیلا کر امر الٰہی کے منتظر کھڑے ہیں تا کہ ان کے متعلق جو تدبیر کا کام ذمہ ہے اسے سرانجام دیں وغیرہ وغیرہ اسی سورۃ کے آخر میں ﴿وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ﴾ میں مذکورہ بالا طریقے سب کے سب مراد ہیں۔

ملائکہ کی اقسام

بعض مشائخ نے فرمایا کہ ملائکہ کی تین قسم ہیں:

قَالَ بَعْضُ الْكِبَارِ: اَلْمَلَائِكَةُ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ مُهَيْمُوْنَ فِيْ جَلَالِ اللّٰهِ تَعَالٰى تَجَلّٰى لَهُمْ فِي اسْمِهِ الْجَلِيْلِ فَهَيَّمَهُمْ وَأَفْنَاهُمْ عَنْهُمْ فَلَا يَعْرِفُوْنَ نُفُوْسَهُمْ وَلَا مَنْ هَامُوْا فِيْهِ وَصَنَّفَ مُسَخَّرُوْنَ وَرَأْسُهُمُ الْقَلَمُ الْأَعْلٰى سُلْطَان عَالَمِ التَّدْوِيْنِ وَالتَّسْطِيْرِ وَصَنَّفَ أَصْحَابَ التَّدْبِيْرِ لِلْأَجْسَامِ كُلِّهَا مِنْ جَمِيْعِ الْأَجْنَاسِ كُلِّهَا وَكُلُّهُمْ صَافُّوْنَ فِي الْخِدْمَةِ لَيْسَ لَهُمْ شُغْلٌ غَيْرَ مَاأُمِرُوْا بِهٖ وَفِيْهِ لَذَّتُهُمْ وَرَاحَتُهُمْ:(۳)

(۱)تفسیر روح البیان: جلد:7: صفحہ:445: مکتبہ اسلامیہ: کوئٹہ پاکستان۔
(۲)تفسیر روح البیان: جلد:7: صفحہ:445: مکتبہ اسلامیہ: کوئٹہ پاکستان۔
(۳)تفسیر روح البیان: جلد:7 : صفحہ:445 : مکتبہ اسلامیہ: کوئٹہ پاکستان۔

ترجمہ: بعض اکابرین نے ارشادفرمایا کہ ملائکہ کی تین اقسام ہیں:

(۱)اللہ تعالیٰ کے جلال میں مستغرق ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر تجلّی جلال ڈال کر انھیں مستغرق وفنا فرمایا کہ انھیں نہ اپنی خبر ہے اور نہ انھیں یہ معلوم ہے کہ وہ کس کام میں ہیں۔

(۲)مسخرین جن کے سرقلم اعلیٰ پر ہیں وہ قلم اعلیٰ جسے سلطان التد وین سے تعبیر کرتے ہیں۔

(۳)اصحاب التد بیر وہ جمیع اجناس کی جمیع تدابیر کے امورسرانجام دیتے ہیں اور وہ کُل کے کُل خدمتِ الٰہی کے صف بستہ ہیں اور وہ اس انتظار میں ہیں کہ ان کو کس وقت اور کس کام کے لئے حکم ہوتا ہے اور انھیں اسی سے لذت وراحت محسوس ہوتی ہے۔

فائدہ: وَفِی الآیۃِ بَیَانُ شَرْفِ الْمَلَائِکَۃِ حَیْثُ أَقْسَمَ بِھِمْ وَفَضَّلَ الصُّفُوْفَ وَقَدْ صَحَّ أَنَّ الشَّیْطَانَ یَقِفُ فِیْ فُرْجَۃِ الصَّفِّ فَلَا بُدَّ مِنَ التَّلَاصُقِ وَالْاِنْضِمَامِ وَالْاِجْتِمَا عِ ظَاھِراً وَّبَاطِناً قَالَ: بَعْضُھُمْ یَعْنِی الْمَلَائِکَۃَ الَّذِیْنَ یَزْجِرُوْنَ السِّحَابَ یُؤَلِّفُوْنَہٗ وَیَسُوْقُوْنَہٗ اِلَی الْبَلَدِ الَّذِیْ لَا مَطَرَ بِہٖ:(۱)

ترجمہ: آیت میں ملائکہ کی شرافت وبزرگی کا بیان ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی قسم یادفرمائی ہے آیت میں صف بندی کی فضیلت وشرافت کا بیان ہے اسی لئے شیطان صف کی اس جگہ میں کھڑا ہوجاتا ہے جوخالی پڑی ہوتی ہے اس لئے حدیث شریف میں مل کرایک دوسرے سے متصل ہوکر کھڑے ہونے کا حکم ہے۔﴿فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا﴾ اس سے وہ ملائکہ مراد ہیں جو بادلوں کو چلاتے اور انہیں جمع کرتے اور ایک شہر سے دوسرے شہر میں لے جاتے ہیں جہاں بارش نہیں ہوتی ہے۔

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: وَمَا مِنَّا اِلَّا لَہٗ مَقَامٌ مَعْلُوْمٌ قَال: اَلْمَلَائِکَۃُ مَا فِی السَّمَاءِ مَوْضِعٌ اِلَّا عَلَیْہِ مَلَکٌ اِمَّا سَاجِدٌ وَاِمَّا قَائِمٌ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ:(۲)

ترجمہ: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آسمان میں کوئی ایسی جگہ نہیں جس پر کوئی فرشتہ ساجد (سجدہ میں) یا قائم (قیام میں) نہ ہو یہ قیامت تک ہوگا۔

(۱)تفسیر روح البیان: جلد:7: صفحہ:445 :مکتبہ اسلامیہ: کوئٹہ پاکستان۔
(۲)تفسیر درمنثور: جلد:12 :صفحہ:487: مرکز ہجر للبحوث والدراسات مصر۔
کتاب العظمہ: جلد:3: صفحہ:982: رقم الحدیث:506: دارالعاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:11: رقم الحدیث:7: دارالکتب العلمیہ۔

عَنْ أَبِی ذَرٍّ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِنِّی أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلَّهِ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُونَ إِلَى اللَّهِ:لَوَدِدْتُ أَنِّی كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ:(۱)

ترجمہ:حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ سُنتا ہوں جو تم نہیں سُنتے آسمان چرچراہٹ کرتا ہے اور یہ مناسب بھی ہے کیونکہ اس (آسمان) میں چار اُنگل جگہ بھی ایسی نہیں جہاں کوئی فرشتہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز نہ ہو اللہ کی قسم! جو میں جانتا ہوں وہ اگر تم جان جاؤ تو بہت کم ہنسو گے اور زیادہ تر روتے رہو گے اور نہ تم بستروں پر اپنی عورتوں سے لذّت حاصل کرو گے اور اللہ تعالیٰ کی جانب گریہ وزاری کرتے ہوئے بیابان میں نکل جاؤ گے کہ کاش میں کٹا ہوا درخت ہوتا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَاأَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا مَوْضِعُ قَدَمٍ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ سَاجِدٌ أَوْ قَائِمٌ فِذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ:﴿وَمَا مِنَّا إِلاَّ لَهُ مَقَامٌ مَعْلُوْمٌ﴾ ﴿وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ﴾:(۲)

ترجمہ:حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان پر ایک قدم کے برابر کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں فرشتہ ساجد یا قائم نہ ہو قرآن مجید میں ہے:﴿وَمَا مِنَّا إِلاَّ لَهُ مَقَامٌ مَعْلُوْمٌ﴾ اور فرمایا: ﴿وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ، وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ﴾

(۱)ترمذی شریف: كتاب الزهد:باب فی قول النبی لو تعلمون ما اعلم:صفحه:523:رقم الحديث:2312:مكتبة المعارف رياض
ابن ماجه شريف: كتاب الزهد:باب الحزن و البكاء:صفحه:696:رقم الحديث:4190:مكتبة المعارف رياض۔
كتاب العظمه:جلد:3:صفحه:982:رقم الحديث:507:دار العاصمه رياض۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحه:11:رقم الحديث:8:دار الكتب العلميه۔
كنز العمال:جلد:10:صفحه:166:رقم الحديث:29824:دار الكتب العلميه۔
(۲)كتاب العظمه:جلد:3:صفحه:984:رقم الحديث:508:دار العاصمه رياض۔
تفسير ابن جرير طبری:جلد:19:صفحه:651:مركز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
تفسير درمنثور:جلد:12:صفحه:488:مركز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحه:12:رقم الحديث:9:دار الكتب العلميه۔
كنز العمال:جلد:10:صفحه:166:رقم الحديث:29826:دار الكتب العلميه۔

عَنْ حَكِيمِ بن حِزَامٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْحَابِهِ إِذْ قَالَ لَهُمْ:تَسْمَعُونَ مَا أَسْمَعُ؟ قَالُوا:مَا نَسْمَعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ:إِنِّي لَأَسْمَعُ أَطِيطَ السَّمَاءِ وَمَا تُلامُ أَنْ تَئِطَّ وَمَا فِيهَا مَوْضِعُ شِبْرٍ إِلَّا وَعَلَيْهِ مَلَكٌ سَاجِدٌ أَوْ قَائِمٌ:(۱)

ترجمہ:حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے ساتھ تھے تو فرمایا جو کچھ میں سنتا ہوں کیا تم سن رہے ہو؟ عرض کی ہم تو کچھ بھی نہیں سن رہے فرمایا کہ میں آسمان کی چر چراہٹ سنتا ہوں اور اسے اس پر ملامت بھی نہیں کیونکہ اس کی کوئی جگہ خالی نہیں جس پر فرشتہ ساجد یا قائم نہ ہو۔

عَنْ جَابِرِ بن عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ مَوْضِعُ قَدِمٍ وَلا شِبْرٍ وَلا كَفٍّ إِلاَّ وَفِيهِ مَلَكٌ قَائِمٌ أَوْ مَلَكٌ رَاكِعٌ أَوْ مَلَكٌ سَاجِدٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَالُوا جَمِيعًا:سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ إِلاَّ أَنَّا لَمْ نُشْرِكْ بِكَ شَيْئًا:(۲)

ترجمہ:حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ساتوں آسمانوں میں ایک قدم ایک بالشت اور ایک ہتھیلی کی جگہ بھی ایسی نہیں جس پر کوئی فرشتہ سجدہ ریز نہ ہو یا کھڑا یا حالتِ رکوع میں نہ ہو اور قیامت کے دن یہ فرشتے کہیں گے کہ اے اللہ پاک ہے ذات تیری قسم ہے ہم تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکے اور نہ ہم نے تیرے ساتھ کسی کو شریک کیا۔

(۱)کنز العمال:جلد:10:صفحہ:164:رقم الحدیث:29817:دار الکتب العلمیہ۔
کتاب العظمه:جلد:3:صفحہ:986:رقم الحدیث:509:دار العاصمه ریاض۔
معجم کبیر للطبرانی:جلد:3:صفحہ:224:رقم الحدیث:3122:مکتبة ابن تیمیه مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:12:رقم الحدیث:10:دار الکتب العلمیه۔
تفسیر درمنثور:جلد:13:صفحہ:489:مرکز للبحوث و الدراسات مصر۔
(۲)مجمع الزوائد:جلد:10:صفحہ:471:رقم الحدیث:18437:دار الکتب العلمیه۔
معجم الاوسط للطبرانی:جلد:4:صفحہ:44:رقم الحدیث:3568:دار الحرمین مصر۔
مجمع البحرین فی زوائد المعجمین:جلد:8:صفحہ:94:رقم الحدیث:4775:مکتبة الرشد ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:13:رقم الحدیث:11:دار الکتب العلمیه۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: لَيْسَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ شَيْءٌ أَكْثَرَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَيْسَ مِنْ بَنِي آدَمَ أَحَدٌ إِلَّا وَمَعَهُ مَلَكَانِ سَائِقٌ يَسُوقُهُ وَشَاهِدٌ يَشْهَدُ عَلَيْهِ فَهٰذَا ضُعْفُ بَنِي آدَمَ ثُمَّ بَدَ ذٰلِكَ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ مَكْبُوْسَاتٌ وَمِنْ فَوْقَ السَّمٰوَاتِ بَعد الَّذِيْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ أَكْثَرَ مِمَّا فِي السَّمٰوَاتِ:(۱)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن زید نے فرمایا کہ فرشتوں سے زیادہ اورکوئی مخلوق نہیں بنی آدم میں کوئی ایک بھی نہیں جس کے ساتھ دو فرشتے نہ ہوں ایک سائق (ہانکنے والا) دوسرا شاہد ہے جو اسپر قیامت میں گواہی دیگا یہی بنوآدم کا ضعف (کمزوری) ہے۔تمام آسمان اور زمین فرشتوں سے بھرے پڑے ہیں اور آسمانوں کے اوپر اور عرش کے اردگرد آسمان والے فرشتوں سے زیادہ ہیں۔

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَنَهْراً مَا يَدْخُلُهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ دَخْلَةٍ فَيَخْرُجُ فَيَنْتَفِضُ إِلَّا خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ كُلِّ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْهُ مَلَكاً:(۲)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک نہر ہے اس میں جبرائیل داخل ہوکر پر جھاڑتے ہیں تو ان کے ہر قطرہ سے فرشتہ پیدا ہوتا ہے۔

فائدہ: ان سب کا سرچشمہ حضور سرورِ عالم ﷺ کی ذاتِ اقدس ہے چنانچہ عبدالرزاق اپنے ''مصنف'' میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا۔

(۱)المجالسة وجواهر العلم:امام دینوری:جلد:1:صفحه:317:رقم الحديث:24:دار ابن حزم 1419هجری۔
الحبائك في اخبار الملائك:صفحه:13:رقم الحديث:12:دار الكتب العلميه۔
(۲)كنز العمال:جلد:14:صفحه:193:رقم الحديث:39226:دار الكتب العلميه۔
كتاب العظمه:جلد:2:صفحه:735:رقم الحديث:317:دار العاصمه رياض۔
جمع الجوامع:جلد:2:صفحه:321:رقم الحديث:6010:دار الكتب العلميه۔
الحبائك في اخبار الملائك:صفحه:13:رقم الحديث:13:دار الكتب العلميه۔

یَاجَابِرُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الاشْیَاءِ نُورَ نَبِیِّکَ مِنْ نُوْرِہٖ (اِلَی قَوْلِہٖ)فَلَمَّااَرَادَ اللّٰہُ اَن یَخْلُقَ الخَلقَ قسّمَ ذٰلِکَ النُّوْراَرْبَعۃ اَجْزَاءٍ فَخَلق مِنَ الْجُزْءِ الاَوّلِ الْقَلَم وَمِنَ الثَّانِیْ اللَوْح وَمِنَ الثَّالِثِ الْعَرْش ثُمّ قسّمَ الرَّابِع اَرَبَعَۃ اَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الاَوّلِ حَمْلَۃَ العَرْش وَمِنَ الثَّانِیْ الکُرْسِی وَمِنَ الثَّالِثِ بَاقِی الْمَلا ئِکَۃِ:(۱)

ترجمہ:اے جابر! بیشک اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے بنایا پھر جب عالم کو پیدا کرنا چاہااس نور کے چار حصے کئے۔ پہلے سے قلم اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش بنایا پھر چوتھے ٹکڑے کے چار حصے کئے پہلے سے ملائکہ حاملان عرش دوسرے سے کرسی تیسرے سے فرشتے پیدا کئے۔

لطیفہ:

منکرینِ کمالاتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ملائکہ کو نور مانتے ہیں لیکن جس کے نور سے یہ پیدا ہوئے اس ذاتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو نور ماننے کے لئے تیار نہیں بلکہ ماننے والوں پر شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں اسے کہتے ہیں الٹی کھوپڑی۔

ملائکہ کرام کے کمالات

’’شرح فقہ اکبر‘‘ میں ہے کہ ملائکہ کرام لطیف اور ہوائی جسم والے ہیں اور فرمایا :

اِنَّھُمْ قَادِرُوْنَ اَنْ یَتَشَکَّلُوْا بِاَشْکَالٍ مُخْتَلِفَۃٍ فَیَتَشَکَّلُوْنَ بِصُوْرَۃِ الاِنْسَان وَغَیْرِھا مِنَ الصُّوَرِ:(۲)

ترجمہ: ملائکہ کرام انسانی اور دیگر صورتوں میں متشکل ہونے پر قادر ہوتے ہیں۔

’’تعرج الملائکۃ ‘‘ ملائکہ عروج کرتے ہیں وہ ملائکہ جو عروج ونزول پر مامور ہیں کیونکہ بعض ملائکہ وہ ہیں جو آسمانوں سے ہرگز نہیں اترتے اور بعض وہ ہیں جو زمین سے آسمان کی طرف ہرگز عروج نہیں کرتے اور ان کے عروج وصعود اور نزول کی پرواز اتنی سریع سے سریع تر ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

(۱)الجزء الاول من المصنف:امام عبدالرزاق صنعانی:صفحہ:63:ملخصًا من رقم الحدیث:18:موسسۃ الشرف لاھور
مطالع المسرات: امام محمد فاسی:صفحہ:464:مکتبہ نوریہ رضویہ لاھور پاکستان۔
(۲)شرح فقہ اکبر:ملا علی قاری:صفحہ:27:دارالکتب العلمیہ 1428ھجری۔

قال الکاشفی از حضرت ملك اعلی خطاب مستطاب بطائر آشیانِ سدرةُ المنتھیٰ رسید که "اَدْرِك عَبْدِی جبریل" پیش از انکه یوسف به تك چاه رسد بوی رسید و اُوْ رَا باپنجۂ مقدسه خود گرفت: (۱)

ترجمہ: حضرت کاشفی نے فرمایا: بھائیوں نے جب یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈالا تو اللہ عزوجل نے جبریل علیہ السلام کو فرمایا میرے بندے کو ہاتھوں میں لے لو اس سے پہلے کہ وہ کنوئیں کی تہ میں پہونچیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے فوراً سدرۃ المنتہٰی سے پرواز فرمائی ابھی یوسف علیہ السلام کنوئیں کی تہ تک نہ پہونچے تو جبریل علیہ السلام نے انہیں ہاتھوں پر اٹھالیا۔

فائدہ: صاحب روح البیان نے پ۲۳ میں اسماعیل علیہ السلام کے واقعہ میں جبریل علیہ السلام کی اس قسم کی پروازوں کا ذکر یکجا لکھا ہے فقیر نے "فرشتوں کی پرواز" نامی کتاب میں تفصیل سے لکھ دیا ہے۔

ملائکہ کرام کے تصرفات

اللہ تعالیٰ نے انکے تصرفات وکمالات کی قرآن مجید میں قسمیں یاد فرمائی ہیں مثلاً:

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا — ترجمہ: پھر کام کی تدبیر کریں۔

فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا — ترجمہ: پھر حکم سے بانٹنے والے۔

فائدہ: اس آیت میں ملائکہ کی وہ جماعتیں مراد ہیں جو بحکم الٰہی بارش اور رزق تقسیم کرتی ہیں اور جنہیں اللہ تعالیٰ نے مدبرات الامر بنایا ہے اور عالم میں تدبیر وتصرف کا اختیار عطا فرمایا ہے۔

انتباہ:

ان آیات یعنی "والذاریات" سے 'فالمدبرات' تک اکثر مفسرین (تفسیر درمنثور، تفسیر کبیر، تفسیر ابوسعود، تفسیر مدارک، تفسیر خازن اور تفسیر جلالین وغیرہ) نے ملائکہ مراد لئے ہیں۔

(۱) تفسیر روح البیان: جلد:4: صفحہ:223: مکتبہ اسلامیہ: کوئٹہ پاکستان۔

عن اِبْنِ سَابِطٌ رَضِی اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ :یُدَبِّرُ اَمرَالدُّنیَا اَرْبَعَۃٌ جِبْرِیلُ وَمِیْکَائِیلُ وَمَلَکُ الْمَوْتِ وَاِسْرِافِیْلُ وَاَمَّا جِبْرَئِیْلُ فَمُؤکِل بِالرِّیَا ح وَالجُنُوْدِ وَ اَمَّا مِیْکَائِیْلُ فَمُؤکِل بِالقَطْرِ وَالنُبَاتِ وَاَمَّا مَلَکُ المَوْتِ فَمُؤکّل بِقَبْضِ الاَرْوَا ح وَاَمَّا اِسْرَافِیْلُ فَھُوَ یُنَزّلُ عَلَیْھِمْ:(۱)

ترجمہ: حضرت ابنِ سابط رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں امر دنیا کی تدبیر چار فرشتے کرتے ہیں (ا)جبریل (۲)میکائیل (۳)ملک الموت (۴)اسرافیل۔ جبریل علیہ السلام ہواؤں اور لشکروں کے اور میکائیل بارش ونباتات کے اور ملک الموت قبض ارواح کے اور اسرافیل ان کے لئے امورلانے پر مؤکل ہیں۔

فائدہ:اس سے ثابت ہوا کہ دنیا کے جملہ امور ملائکہ اربعہ کے سپرد ہیں اس سے یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ جب یہ جملہ امور ملائکہ کے سپرد ہیں تو اللہ تعالیٰ فارغ ہوگیا(معاذاللّٰہ)بلکہ یہی کہا جائیگا ان سب کا مالکِ حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور یہ اس کے ماموروماذون ہیں یہی ہم کہتے ہیں اللہ تعالیٰ مالکِ حقیقی ہے انبیاء واولیاء اس کے حکم واذن سے تصرفات کرتے ہیں۔

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم　　رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

اسی قاعدہ پر ہم کہتے ہیں اور صحیح حدیث میں بھی ہے۔

○ قَالَ حُمَیْد بِن عَبْدالرَحمن سَمِعْتُ مُعَاوِیَۃَ خَطِیْبًا یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَبِیّ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ یُرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُفَقِّھُہُ فِیْ الدِّیْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِم وَاللّٰہُ یُعْطِیْ:(۲)

ترجمہ:حضرت حمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے اور بیشک میں تقسیم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے عطا فرماتا ہے۔

(۱) شعب الایمان:جلد:1:صفحہ:316:رقم الحدیث:156:مکتبۃ الرشد ریاض۔
کتاب العظمۃ:جلد:3:صفحہ:808:رقم الحدیث:376:دارالعاصمہ ریاض۔
تفسیر ابن ابی حاتم :جلد:10:صفحہ:97:رقم الحدیث:19117:مکتبۃ نزار ریاض۔
الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ:16:رقم الحدیث:27:دارالکتب العلمیہ۔
(۲) بخاری شریف:کتاب العلم:باب من یرد اللّٰہ خیراً یفقھہ فی الدین :صفحہ:30:رقم الحدیث:71:دارالکتاب العربی ۔
مسلم شریف:کتاب الزکاۃ:باب النھی عن المسألۃ:صفحہ:459:رقم الحدیث:1037:دارطیبہ ریاض۔
مسند امام احمد بن حنبل:جلد:12:صفحہ:121:رقم الحدیث:7194:مؤسسۃ الرسالۃ بیروت۔
معجم الاوسط للطبرانی:جلد:9: صفحہ:73:رقم الحدیث:9158:دارالحرمین مصر۔
تاریخ دمشق الکبیر:جلد:29:صفحہ:274:دارالفکر بیروت۔
جامع بیان العلم وفضلہ:امام ابن عبدالبر قرطبی:صفحہ:33:رقم الحدیث:74:دارالکتب العلمیہ1428ھجری۔

شبہ:

کمالاتِ مصطفیٰ ﷺ کے منکرین کہتے ہیں کہ حدیث سے حضور علیہ السلام کی علم و مال غنیمت کی تقسیم مراد ہے یہ ان کی کمالاتِ مصطفیٰ ﷺ ماننے میں کنجوسی کی دلیل ہے ورنہ حدیث شریف میں مطلق تقسیم کا بیان ہے جس میں علم و مالِ غنیمت کی تقسیم بھی داخل ہے اگر ان کا یہ قول صحیح مان لیا جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کی عطاء بھی مطلق نہ رہے گی حالانکہ یہ کسی قانون میں نہیں کہ ایک جملہ کو مطلق مانا جائے اور دوسرے کو ازخود مقید علاوہ ازیں محدثین کرام نے بھی حضور سرورِ عالم ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ کے جملہ امور کی تقسیم مراد لی ہے۔

حضرت ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں:

(اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا لِأُقْسِم بَيْنَكُمْ) اى العِلْمُ و الغَنِيْمَةُ وَ نَحْوِهما و يُمْكِنُ اَنْ تَكُونَ قِسْمَةَ الدَّرْجَات و الدَّرْكَات مُفَوّضَة اِلَيْهِ ﷺ وَلا مَنَع مِن الْجَمْع كَمَا يَدُل عَلَيْهِ حَذْفُ المَفْعُوْل لِتذهب اَنْفُسَهُمْ كُلّ الْمُذهَب وَيَشْرِبُ كُلّ وَاحِدٍ مِن ذَلِكَ المَشْرَب بَلْ لُوْحِظَ فِيْ مَعْنَى القَاسِمِيّة بِاِعْتِبَارِ القِسْمَةِ الاَزلِيّةِ فِي اُمُوْرِ الدّيْنِية وَالدُّنْيَوِيّةِ فَلَسْتُ كَاَحِدِكُمْ لَا فِيْ الذَّاتِ وَلَا فِيْ الاَسْمَاءِ وَ الصِّفَاتِ قَالَ الطيبى لِاَنَّه ﷺ يقسِمُ بَيْنَ النَّاسِ مِنْ قِبلِ اللّهِ تَعَالى اَمَّا بِوَحْى اِلَيْهِ وَيُنَزّلهُمْ مَنَازِلَهُم الَّتِىْ يَسْتَحِقُّوْنَهَا فِيْ الشَّرْف وَالفَضْلِ وَقَسّمِ الغَنَائِم وَلَمْ يَكُنْ اَحَد مِنهُمْ يُشَارِكه فِيْ هَذا الْمَعْنٰى:(١)

ترجمہ: میں قاسم اس لئے بنایا گیا ہوں کہ میں علم و غنیمت تقسیم کرتا ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ درجات و درکات آپ ﷺ کی طرف سپرد کئے گئے ہیں ان دونوں معنوں میں تطبیق ممکن ہے جیسا کہ یہاں مفعول کا حذف کرنا ہے تاکہ اس سے ہر طرح کی تقسیم مراد لی جا سکے بلکہ اس میں آپ ﷺ کی ''قاسمیت'' قسمت ازلیہ میں امور دینیہ و دنیویہ کا لحاظ کیا جائے کیونکہ آپ ﷺ ذات و اسماء و صفات میں کسی کی مثل نہیں امام طیبی نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی جانب سے لوگوں میں تقسیم فرماتے ہیں اور جن کے وہ مستحق ہیں انہیں وہی مراتب عطا فرماتے ہیں ان میں غنیمت کی تقسیم ہو یا شرف و فضل وغیرہ کی اس میں آپ کا کوئی بھی شریک نہیں۔

(١) مرقاۃ المفاتیح: جلد: 9: صفحہ: 105: مکتبہ امدادیہ ملتان۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

قسمت مے کنم میان شما از جانب حق و آں چہ وحی کردہ شدہ است بسوئے من وفرستادہ شدہ بر من از علم و عمل ومے رسانم ہر یکے را آں چہ نصیب اوست و مستحق است مرآنرا ومے کنم ہر کس را در جائے کہ در مرتبۂ اوست از فضل و شرف وایں صفت درہیچ کس جز من وجود ندارد وہیچ کس دریں صفت شریک من نبود: (۱)

ترجمہ: از جانب حق میں تمہارے میں تقسیم کرتا جیسے وحی ہوتی ہو علم ہو یا عمل میں پہنچاتا ہوں جو کسی کا نصیب ہوتا ہے اور وہ اس کا مستحق ہے اور میں ہر ایک کو وہی شرف و فضل کا مرتبہ بخشتا ہوں جو اس کے لائق ہے سوائے میرے یہ اور کوئی نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی اس صفت میں میرا شریک ہے۔

حضرت علامہ فاسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "شرح دلائل الخیرات" میں لکھتے ہیں:

قَالَ ﷺ اِنَّمَا اَنَا قَاسِم وَاللّٰہُ یُعْطِیْ وَاَخْرَجَ الحَاکِمُ فِیْ المُسْتَدْرَكِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَرْفَعُہٗ اَنَا اَبُوْ القَاسِمِ اللّٰہُ یُعْطِیْ وَاَنَا اَقْسِم وَکَانَ یُوْصِلُ اِلٰی کُلِّ اَحَدٍ نَصِیْبُہُ الَّذِیْ کُتِبَ لَہٗ مِنَ الصَّدَقَاتِ و المَغَانِم وغَیْرِھَا وَھُوَ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ فِیْ العَالَمِ وَ وَاسِطَۃِ حَضْرَتِہٖ وَالْمُتَوَلّی لِقِسْمَۃِ مَوَاھِبِہٖ وَ وَاعطِیَتِہٖ (جَمْعُ عَطَاءٍ) فَکُلّ مَنْ حَصَلَتْ لَہٗ رَحْمَۃٌ فِیْ الوُجُوْدِ اَوْ خَرَجَ لَہٗ قِسْم مِنْ رِزْقِ الدُّنْیَا وَالآخِرَۃِ وَالظَّاھِرِ وَالْبَاطِنِ وَالْعُلُوْمِ وَالمَعَارِفِ وَالطَّاعَاتِ فَاِنَّمَا خَرَجَ لَہٗ ذٰلِكَ عَلیٰ یَدَیْہِ وَ بِوَاسِطَتِہٖ ﷺ وَھُوَ الَّذی یُقسِمُ الْجَنَّۃَ بَیْنَ اَھْلِھَا وَلِاَجْلِ ھَذا عِدَدٌ مِنْ خَصَائِصِہٖ ﷺ انّہٗ اعْطِیَ مَفَاتِیْحَ الخَزَائِنِ قَالَ بَعْضُ العُلَمَاءِ وَھِیَ خَزَائِنُ اَجْنَاسِ العَالَمِ فَیخْرُجُ لَھُمْ بِقَدْرِمَایَطْلُبُوْنَ فَکُلُّ مَاظَھَرَ فِیْ ھَذا العَالَمِ فَاِنَّمَا یُعْطِیْہِ سَیِّدنَا مُحَمّد ﷺ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمَفَاتِیحِ فَلا یَخْرُجُ مِنَ الْخَزَائِنِ الِالٰھِیّۃِ شَیُٔ اِلَّا عَلٰی یَدَیْہِ ﷺ:(۲)

(۱) اشعۃ اللمعات: جلد: 5: صفحہ: 923: فرید بک سٹال لاہور۔
(۲) مطالع المسرات: حزب ثانی: صفحہ: 435: نوریہ رضویہ لاہور۔

ترجمہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ میں ہی تقسیم فرمانے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتا ہے امام حاکم ''مستدرک'' میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مخرج کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: میں ابوالقاسم ہوں اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور میں تقسیم فرماتا ہوں حضور علیہ الصلوٰۃ السلام ہر ایک کو اس کا وہ حصہ جو صدقات اور غنیمت وغیرہ سے مقدر ہو چکا ہے پہنچاتے رہتے ہیں جہاں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے خلیفہ و نائب ہیں اور حضرت الوہیت کا واسطہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بخششوں اور عطاؤں کی تقسیم کے متولی ہیں تو جس کسی کو اس وجود میں کوئی رحمت ملی ہے یا جس کسی کو دنیا اور آخرت، ظاہر، باطن، علوم، معارف، طاعات سے جو رزق ملا تو وہ بجز ایں نیست اس کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں اور آپ کے واسطہ سے ملا اور حضور ہی ہیں جو مستحقین جنت میں جنت تقسیم فرماتے ہیں اور آئمہ کرام نے آپ کے خصائص سے گنا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو (اللہ تعالیٰ نے) خزانوں کی چابیاں عطا کی گئیں بعض علماء نے (صراحۃً) فرمایا ان خزانوں سے اجناسِ عالم کے خزانے مراد ہیں تو حضور ہر ایک کو اس کی طلب کے مطابق عطا فرماتے ہیں تو جو کچھ (یعنی ہر نعمت) اس جہاں میں ظاہر ہو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عطیہ ہے جن کے پاس (اللہ تعالیٰ کے خزانوں کی) چابیاں ہیں اللہ تعالیٰ کے خزانوں سے کوئی چیز کسی کو نہیں ملتی مگر حضور ہی کے ہاتھوں سے ملتی ہے۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ

بہر حال ملائکہ کرام کو قاسمِ امورالٰہیہ مانتے ہو تو ان کے مرشد اور امام بلکہ ان کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ماننا پڑیگا کہ یہ قاعدہ مُسلّم ہے کہ مخلوق میں جو کمال کسی کو نصیب ہے اس سے بڑھ کر حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے بلکہ یوں کہو کہ جس کو جو ملا ان سے ملا چنانچہ امام شعرانی قدس نے فرمایا۔

اِعْلَمْ اَنَّ جَمِيْع الكَرَامَاتِ وَالخَصَائِصِ الوَاقِعةِ فِيْ هَذا العَالَم مِنْ مُنْذ خلقَ اللّٰهُ تَعَالى الدُّنْيَا نَبِيَّنَا مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم بِحُكْمِ الاصَالَةِ وَاِنْ وَقَعَ شَیْءٌ مِنْهَا الخَوَّاص الْخَلْق فَذَلِكَ بِحُكْمِ التَبْعِيَّةِ فِيْ الارْثِ لَه صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: یقین رکھو کہ اس عالم میں جتنا کرامات وکمالات وخصائص ہیں جب سے اللہ عزوجل نے دنیا کو پیدا کیا ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بحکم اصالت ہیں اور اس میں جس خواص (انبیاء واولیاء وغیرہ) کو ملا تو آپ کی تبعیت ووراثت میں ملا۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے فرمایا:

بے واسطے ان کے خدا کچھ عطا کرے　　حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

مزید حوالہ جات اور تحقیق فقیر کی ''شرح حدائق'' میں پڑھئے۔

طویل قد فرشتہ

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا لَهُ جَنَاحَانِ جَنَاحٌ بِالْمَشْرِقِ وَجَنَاحٌ بِالْمَغْرِبِ وَرَاْسُهُ تَحْتَ الْعَرْشِ وَرِجْلَاهُ تَحْتَ الْاَرْضِ السَّابِعَةِ وَعَلَيْهِ بِعَدَدِ خَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى رِيْش فَاِذَا صَلَّى رَجُلٌ اَوْ اِمْرَأَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ عَلَيَّ اَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يَنْغَمِسَ نَفْسَهُ فِيْ بَحْرٍ مِنْ نُوْرٍ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيَنْغَمِسُ فِيْهِ ثُمَّ يَخْرُجُ وَيَنْفِضُ جَنَاحَيْهِ فَيَقْطُرُ مِنْ كُلِّ رِيْشَةٍ قَطْرَةً فَيَخْلُقُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ كُلِّ قَطْرَةٍ مَلَكًا يَسْتَغْفِرُ لَهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: (۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے ایک فرشتے کے دو پر ہیں ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں اس کا سر عرش کے نیچے اور اس کے دونوں پاؤں ساتویں زمین کے نیچے اور مخلوق کی گنتی کے مطابق پر ہیں جب میری امت کا مرد یا عورت درود پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے حکم فرماتا ہے کہ عرش کے نیچے والے نور کے دریا میں غوطہ لگا دے جب وہ دریا سے نکلتا ہے تو اپنے پروں کو جھاڑتا ہے تو اس کے ہر پر سے جو قطرہ گرتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو درود پڑھنے والے کے لیے قیامت تک بخشش مانگتے رہیں گے۔

فوائد: (۱) جب اللہ تعالیٰ کے ایک فرشتہ کی یہ کیفیت ہے جو عالم دنیا میں حاضر و ناظر اور ہر ایک کے حال سے باخبر ہے تو پھر آقائے کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اشکال کیوں اور شرک کیا جب کہ آپ کی امت کا ایک خادم فرشتہ یہ طاقت رکھتا ہے تو اس کے اور سب کے بلکہ انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کے آقا کو یہ طاقت کیوں حاصل نہ ہو؟ جب علمائے امت نے دلائل سے ثابت کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام علی الاطلاق جملہ عالم سے افضل ہیں اور یہ بھی متفق علیہ فیصلہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام جملہ ملائکہ سے افضل ہیں اور علم الکلام کا قاعدہ ہے کہ اولیاء کرام باستثناء خواص ملائکہ باقی جملہ ملائکہ سے افضل ہیں۔

(۲) درود پاک کی فضیلت کا کیا کہنا کہ صرف ایک دفعہ خلوصِ قلبی سے پڑھا جائے تو ان گنت ملائکہ پیدا ہو جائیں اور درود شریف پڑھنے والے کے لیے قیامت تک استغفار کرتے رہیں فقیر اویسی غفرلہ عرض کرتا ہے:

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا   عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۱) الکنز المدفون: للسیوطی: صفحہ: 17 مطبوعہ بیروت۔
مکاشفة القلوب: للغزالی: الباب الاول: رقم الحدیث: 1: صفحہ: 5: مطبوعہ بیروت۔

مزید توضیح:

وہابی دیوبندی نبی پاک ﷺ کو اپنے جیسا بشر سمجھ کر اپنے اوپر قیاس کرنے کی عادی ہیں حالانکہ نبی پاک ﷺ کی شان تو ارفع واعلیٰ ہے ہم آپ کے خدام ملائکہ کو بھی اپنے اوپر قیاس نہیں کر سکتے اگر چہ وہ بشری صورت میں بھی ہوں اور نہ ہی ہم نبی پاک ﷺ کو عقل سے مانیں بلکہ ہم پر لازم ہے کہ ہم آپ کے عشق کو امام بنا کر مانیں اگر عقل سے ماننا ہی ہے تو فرشتے جو آپ کے ادنیٰ خدام ہیں ان کے لیے کسی کو تامل نہیں کہ وہ بیک وقت ہر جگہ ہر آن حاضر و ناظر ہیں مثلاً یہی ملک الموت جو ہر ذی روح پر ہر وقت ہر آن حاضر و ناظر ہیں بلکہ ہر روح قبض کرنے والے کو جانتے پہچانتے اور ہر وقت اس کے پاس رہتے ہیں حالانکہ ان کا مسکن سدرۃ المنتہیٰ ہے وہ بیک وقت اِدھر بھی اُدھر بھی ہیں جب حضور سرورِ عالم ﷺ کے ایک خادم کے لیے یہ مقام ماننا عین توحید ہے تو اپنے رسول علیہ السلام کے لیے اشکال کیوں؟

مشرق ومغرب فرشتے کے گھیرے میں

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً تَعْظِیْمًا لِحَقِّیْ جَعَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ تِلْکَ الْکَلِمَۃِ مَلَکًا جَنَاحٌ لَہٗ بِالْمَشْرِقِ وَجَنَاحٌ لَہٗ بِالْمَغْرِبِ رِجْلَاہُ فِیْ تَخُوْمِ الْاَرْضِ وَعُنُقُہٗ مُلْوِیٌ تَحْتَ الْعَرْشِ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لَہٗ صَلِّ عَلٰی عَبْدِیْ کَمَا صَلّٰی عَلٰی نَبِیِّ فَیُصَلِّیْ عَلَیْہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ:(۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو مجھ پر میرے حق کی تعظیم کے لئے درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کا ایک پر مشرق اور دوسرا مغرب میں ہے اس کے پاؤں ساتویں زمین پر اور سر عرش کے نیچے ہے اللہ تعالیٰ اس سے فرماتا ہے کہ درود بھیج میرے بندے پر جیسے اس نے درود بھیجا میرے نبی ﷺ پر چنانچہ وہ فرشتہ قیامت تک اس پر درود بھیجتا رہتا ہے۔

فائدہ: اسی طرح خاتم المحققین حضرت مولانا نقی علی خاں علیہ الرحمۃ (والد ماجد اعلیٰ حضرت) اپنی کتاب "الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح" میں امام سخاوی سے نقل فرماتے ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

(۱) الترغیب فی فضائل الاعمال: امام ابن شاہین: صفحہ: 14: رقم الحدیث: 20: دار الکتب العلمیہ۔
القول البدیع: امام سخاوی: صفحہ: 121: دار الریان للتراث مصر۔
الھدایۃ المبارکۃ: امام احمد رضا خان: صفحہ: 12: رقم الحدیث: 14: نوری کتب خانہ لاہور پاکستان

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ :اِنَّ لِلّٰہِ مَلَکًا لَہٗ جَنَاحَانِ اَحَدُھُمَا بِالْمَشْرِقِ وَالاٰخِرُ بِالْمَغْرِبِ فَاِذَا صَلَّی الْعَبْدُ عَلَیَّ حُبًّا اِنْغَمَسَ فِیْ الْمَاءِ ثُمَّ یَنْتَفِضُ فَیَخْلُقُ اللّٰہُ مِنْہُ کُلِّ قَطْرَۃٍ تَقْطِرُ مِنْہُ مَلَکًا یَسْتَغْفِرُ لِذَالِکَ الْمُصَلِّی عَلَیَّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ :(۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا خدا تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے کہ اس کا ایک بازو مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں جب کوئی شخص مجھ پر محبت کے ساتھ درود بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ پانی میں غوطہ کھا کر اپنے پر جھاڑتا ہے۔ خدائے قدیر عزوجل اس کے پروں سے ٹپکنے والے ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے یہ تمام فرشتے درود پڑھنے والے کے لیے قیامت تک استغفار کرتے ہیں۔

فوائد:

(۱) جس فرشتے کا طول وعرض مشرق ومغرب یعنی تمام دنیا کو گھیرے ہوئے ہے وہ حاضر وناظر ہوا یا نہیں؟

(۲) حُبِّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر ومنزلت اللہ تعالیٰ کو ہے کہ ایک دفعہ پڑھنے پر ان گنت فرشتے پیدا فرماتا ہے کہ پڑھنے والے کے لیے تا قیامت استغفار کرتے رہیں۔

(۳) درود پڑھنے والے کو علم دیا جاتا ہے تو درود والے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کو درود پڑھنے والے کا علم کیوں نہ ہو؟

''مواہب لدنیہ'' میں مروی ہے۔ قَدْرُوِیَ اَنَّ ثَمَّ مَلَائِکَۃٌ یُسَبِّحُوْنَ فَیَخْلُقُ اللّٰہُ بِکُلِّ تَسْبِیْحَۃٍ مَلَکًا :(۲)

ترجمہ: کچھ فرشتے ہیں کہ تسبیح الٰہی کرتے ہیں اللہ عزوجل ان کی ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔

اور سیدی شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ ''فتوحات'' کے باب ۲۹۷ میں فرماتے ہیں کہ ''نیک کلام اچھا کام فرشتہ بن کر آسمان کو بلند کرتا ہے'' ان کے نزدیک آیت قرآنی ﴿اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ﴾ کا یہ مطلب ہے:

اور امام قرطبی ''تذکرہ'' میں علماء ومشائخ سے نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص سورہ بقرہ وآل عمران پڑھتا ہے اللہ عزوجل اس کے ثواب سے فرشتے بناتا ہے جو روز قیامت اس قاری کے لیے جھگڑیں گے۔ (۳)

(۱) القول البدیع: صفحہ: 122: دار الریان للتراث مصر۔
الھدایۃ المبارکۃ: صفحہ: 13: نوری کتب خانہ لاہور پاکستان۔
(۲) الھدایۃ المبارکۃ: صفحہ: 13: نوری کتب خانہ لاہور پاکستان۔
(۳) الھدایۃ المبارکۃ: صفحہ: 14: نوری کتب خانہ لاہور پاکستان۔

فائدہ: ملائکہ کی تخلیق کی تفصیل کے لئے امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا رسالہ ''الھدایۃ المبارکۃ'' پڑھئے۔

تطور الملائکہ

قَالَ الْقَاضِیْ اَبُوْ یَعْلَی الحَنْبَلِیْ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ لا قُدْرَۃَ لِلْجِنِّ عَلی تَغْیِیرِ خَلْقِھِمْ وَالانْتِقَالُ فِیْ الصُّوَرِ وَاِنَّمَایَجُوْزُ اَنْ یُعَلِّمھُم اللہُ کَلِمَاتٍ وَضَرْبًا مِنْ ضُرُوْبِ الاَفْعَال اِذَا فَعَلَہٗ وَتَکَلَّمَ بِہٖ نَقلہُ اللہُ مِنْ صُوْرَۃٍ اِلی صُوْرَۃٍ فَیُقَالُ انّہٗ قَادِرٌ عَلَی التَّصْوِیْرِ وَالتَّخْیِیْلِ عَلَی مَعْنی اَنَّہٗ قَادِرٌ عَلَی قَوْلٍ اِذَا قَالَہ اَوْفَعَلَہٗ نُقْلَہُ اللہُ عَنْ صُوْرَۃٍ اِلی صُوْرَۃٍ اُخْریٰ بِجَرِی الْعَادَۃِ وَاَمَّا اَنْ یُصَوِّرَ نَفْسَہٗ فَذَلِکَ مَحَالٌ لانَّ اِنْتِقَالھَا عَنْ صُوْرَۃٍ اِلی صُوْرَۃٍ اِنَّمَا یَکُوْنُ بِنَقْضِ البِنْیَّۃِ وَتَفْرِیْقِ الاجْزَاءِ وَاِذَا اِنْتَقَضَتْ بَطَلتِ الْحَیَاۃُ وَاستَحَالَ وُقُوْعِ الْفِعْلِ مِنْ الجُمْلَۃِ وَکَیْفَ تَنْقلُ نَفْسَھَا قَالَ وَالقَوْلُ فِیْ تَشْکِیْلِ الْمَلائِکۃِ مِثْلَ ذٰلِکَ وَالذِیْ وَرَدَاَنَّ اِبْلِیْسَ تَصَوّرفِیْ صُوْرَۃِ سُرَاقَۃِ وَانّ جِبْرِیْل تَمَثَّلَ فِیْ صُوْرَۃِ دِحْیَۃَ مَحْمُوْلٌ عَلَی مَاذَکَرْنَاوَھُوَ اَنَّہٗ اَقْدَرَہُ اللہ عَلَی قَوْلٍ قَالَہ فَنقلَہُ اللہُ مِنْ صُوْرَۃٍ اِلی صُوْرَۃٍ اُخْریٰ: (۱)

ترجمہ: حضرت قاضی ابو یعلیٰ حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جنات کو اپنی شکل تبدیل کرنے اور مختلف صورتوں میں منتقل ہونے کی قدرت نہیں ہے۔ یہ بات درست ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کچھ کلمات اور کسی قسم کے اعمال سکھائے ہوں ان میں سے جب کوئی یہ عمل کرے یا کوئی کلام پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک صورت سے دوسری صورت میں تبدیل کر دیتا ہو اسی بنا پر کہا گیا ہے کہ جنات صورت تبدیل کرنے اور خیالات کا القاء کرنے میں اس معنی میں قادر ہیں کہ جب وہ اسی (مخصوص) بات کو بولیں یا عمل کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو اس صورت سے دوسری صورت میں بطور عادت منتقل کردے لیکن جنات کا خود بخود اپنے آپ کو دوسری شکل میں بدلنا محال ہے کیونکہ ان کا ایک صورت سے دوسری صورت میں انتقال کرنا ان کی نفسِ تخلیق کے خلاف ہے اور اس میں اجزاء میں تفریق (بھی) ہے اور جب اصل بنیاد اور تخلیق ہی بگڑ گئی تو حیات باطل ہوگئی اور من جملہ فعل کا وقوع اور اپنی ذوات کی کیفیتِ نقل محال ہوگئی (اس کی مزید تفصیل فقیر کی تصنیف ''جن ہی جن'' میں ہے) اور فرشتوں کا مختلف شکلیں اختیار کرنا بھی اسی طرح سے ہے (جس طرح جنات کے بارے میں ہے) اور یہ جو ابلیس کے بارے میں آیا ہے کہ وہ سراقہ کی شکل میں ظاہر ہوا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت دحیہ (کلبی) کی صورت میں آتے تھے یہ اسی بات پر محمول ہے جو ہم نے ذکر کی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے قول پر ان کو قدرت بخشی ہے جس کے کہنے سے اللہ تعالیٰ انہیں ایک صورت سے دوسری صورت میں تبدیل فرما دیتا ہے۔

(۱) الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ: 261: دار الکتب العلمیہ۔

مسائل التطور

قَالَ الشَّيْخ مُحی الدِّيْن بْن عَرَبِیْ الصُوْفِیْ فِیْ المُحْكَمْ :اَلْمَلَكُ اِذَا تَطَوَّرَ يَتَمَثَّلَ بِمِثَالِيةٍ فِیْ اَیِّ صُوْرَةٍ شَاءَ وَتَحْكِمُ عَلَيْهِ الصُّوْرَة وَ تَجْرِیْ عَلَيْهِ اَحْكَامَهَا وَاِذَا تَكَلَّمَ فَلا يَتَكَلَّمِ الا بِمَا يَلِيْقُ بِتِلْكِ الصُّوْرَةِ وَهُوَ بَاقٌ عَلَى نُزَاهَتِهِ وَمَا زَالَ عَنْ حَضْرَةٍ رُوْحَانِيّةٍ وَالاِنْسَانُ اِذَا تَطَوَّرَ ظَهَرَ بِاَیِّ صُوْرَةٍ شَاءَ وَلاتَحْكِم عَلَيْهِ الصُّوْرَة وَاِذَا تَكَلَّمَ مِنْ تِلْكِ الصُّوْرَةِ تَكَلَّمَ بِاَیِّ لُغَةٍ شَاءَ وَهُوَ بَاقٌ عَلى حَقِيْقَةِ اِنْسَانِيَّتِهِ لِاَنَّهٗ مَفْطُوْرٌ عَلَى الصُّوْرَةِ وَالْجِنّی اِذَا تَمَثَّلَ يَتَمَثَّلَ بِحَقِيْقَةٍ وَتَحْكِمُ عَلَيْه الصُّوْرَة وَتَجْرِی عَلَيْهِ اَحْكَامَهَا لٰكِنْ اِذَا قُتِلَتْ تِلكَ الصُّوْرَةِ مَاتَ مَعَهَا بِكُلِيةٍ:(۱)

ترجمہ:حضرت الشیخ الاکبر شیخ محی الدین ابن العربی رحمہ اللہ اپنی کتاب "محکم" میں فرماتے ہیں جب کوئی فرشتہ کوئی شکل بدلتا ہے تو جس صورت میں چاہے آ سکتا ہے اس پر صورت کا حکم لگا دیا جائے گا اور اس پر اس کے احکام جاری ہوں گے اور جب بات کرے گا تو جو اس صورت کے لائق ہوگی وہی کہے گا اس کی پاکیز گی باقی رہے گی اور اپنی روحانیت سے خالی بھی نہ ہوگا جیسے وہ فرشتہ جو امتحان کیلئے مختلف صورتیں بدلتا رہا انسان جب کوئی شکل (کسی وظیفہ یا جادو یا کرامت کے طور پر) تبدیل کرے گا تو جس صورت میں چاہے ظاہر ہوگا اس پر صورت کا حکم نہ لگایا جائے گا اس صورت میں جو بات کرے گا جس زبان میں چاہے کر سکے گا اور یہ اپنی حقیقتِ انسانیت پر باقی رہے گا کیونکہ یہ اپنی صورت سے تبدیل ہوا ہے۔

اور جب جن کوئی صورت اختیار کرتا ہے وہ اپنی حقیقت سمیت اس میں منتقل ہو جاتا ہے اس پر صورت کا حکم لگایا جاتا ہے اور اسی پر احکام کا اجراء ہوتا ہے لیکن جب اس صورت کو قتل کیا جائے تو جن اس صورت سمیت مر جاتا ہے۔

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:264:دار الکتب العلمیہ۔

قرآن مجید

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ: (پارہ:۲۹:سورۃ المعارج: آیت:۴)

ترجمہ: ملائکہ اور جبریل اس کی بارگاہ کی طرف عروج کرتے ہیں۔ وہ عذاب اس دن ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے۔

مولوی اشرفعلی تھانوی نے اس کی تفسیر میں لکھا کہ پچاس ہزار برس دنیا کے سالوں سے یعنی اگر فرشتہ کے سوا اور کوئی چڑھتا تو پچاس ہزار برس میں یہ مسافت طے کرتا ہے۔

"صاحبِ روح البیان" نے لکھا کہ عرش کی طرف عروج کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور اس کے بعد فرمایا کہ عرش زمین سے نوے ہزار سال کی مسافت پر ہے اور یوم کی تحقیق کرتے ہوئے لکھا کہ یوم آن کو بھی کہتے ہیں وہ ادنیٰ وقت جسے زمان کہا جاتا ہے۔

فائدہ: گویا فرشتہ یا روح (مخصوص فرشتہ) نوے ہزار سال کی مسافت ایک آن میں طے کر لیتا ہے۔

ملک الموت

عَنْ اَشْعَث رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَام مَلَكَ الْمَوْتِ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ مَاتَصْنَعُ اِذَا كَانَتْ نَفْس بِالمَشْرِقِ وَنَفْس بِالمَغْرِبِ وَوَقَعَ الوَبَاء بِاَرْضٍ وَالْتَقَى الزَّحْفَانِ كَيْفَ تَصْنَعُ ؟ قَالَ اَدْعُوْ الاَرْوَاحَ بِاذْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَتَكُوْنُ بَيْنَ اِصْبَعِيّ هَاتَيْنِ قَالَ وَدُحِيَت لَهُ الاَرْضَ فَتَرَكَتْ مِثْلَ الطَّسْتِ يَتَنَاوَلُ مِنهَا حَيْثُ شَاءَ: (۱)

(۱) کتاب العظمه: جلد: 3: صفحه: 909: رقم الحدیث: 443: دار العاصمه ریاض۔
الحبائك في اخبار الملائك: صفحه: 42: رقم الحدیث: 123: دار الكتب العلميه۔
كتاب ذكر الموت: امام ابن ابي الدنيا: صفحه: 126: رقم الحدیث: 235: مكتبه الفرقان عجمان۔
شرح الصدور: صفحه: 40: باب: 13: رقم الحدیث: 17: دار الكتاب العربي بيروت۔

ترجمہ: حضرت اشعث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے ایک مرتبہ ملک الموت علیہ السلام سے سوال کیا کہ اے ملک الموت جب کچھ لوگ مشرق میں ہوتے ہیں اور کچھ لوگ مغرب میں اور پھر بیک وقت ان میں وباء اور جنگ کی وجہ سے اموات ہو جائیں تو ان کی ارواح کیسے قبض کرتے ہو تو فرمایا کہ میں ان ارواح کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بلاتا ہوں تو وہ میری ان دو انگلیوں کے مابین آجاتی ہیں اور فرمایا کہ میرے لیے زمین کو مثل طشت کر دیا گیا جہاں سے لے لیتا ہوں۔

انتباہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا:(۱)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا ہے پس میں نے اس کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھا لیا۔

جبریل علیہ السلام کو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصلی حالت میں دیکھا کہ ان کے چھ سو میں سے صرف دو پروں نے سارا افق بھرا ہوا ہے اور یہی جبریل علیہ السلام ہیں جن کو حضرت مریم نے بشری لباس میں دیکھا تو ایک نوجوان انسان نظر آئے۔ "فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا" (پارہ:۱۶:سورۃ مریم:آیت:۱۷) یعنی جبریل (علیہ السلام) مریم (علیہا السلام) کے سامنے پورے انسان کی صورت میں آ گئے اور یہی جبریل علیہ السلام ہیں جنہیں صحابہ کرام نے دیکھا تو ایک عام انسان کی صورت میں دیکھا۔

چنانچہ امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعَرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ۔

(۱) مسلم شریف:کتاب الفتن:باب هلاك هذه الامة بعضهم ببعض:صفحه:1321:رقم الحديث:2889:دارطيبه رياض
ابو داؤد شریف:کتاب الفتن:باب ذكر الفتن:صفحه:759:رقم الحديث:4254:مكتبة المعارف رياض
ترمذی شریف:کتاب الفتن:باب فی سوال النبی ﷺ:صفحه:492:رقم الحديث:2176:مكتبة المعارف رياض
جمع الجوامع:جلد:2:صفحه:247:رقم الحديث:5369:دار الكتب العلميه ۔

ترجمہ: حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایک مرتبہ ہم بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص بہت سفید کپڑوں اور گہرے سیاہ بالوں والا آیا نہ تو اس پر سفر (کی تھکن) کے آثار تھے اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اسے جانتا تھا یہاں تک کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے ملا لئے۔ اس کے جانے کے بعد حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے عمر جانتے ہو کہ یہ کون تھا۔ عرض کیا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم اللہ تعالیٰ اور اس کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! یہ جبریل تھے تمہیں دین سکھانے آئے تھے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بن مَسْلَمَةَ قَالَ مَرَرْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا وَاضِعًا خَدَّهُ عَلَى خَدِّ رَجُلٍ فَذَهَبْتُ فَلَمْ أَلْبَث أَنْ نَادَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ بْن مَسْلَمَةَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُسَلِّمَ ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْن مَسْلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُكَ فَعَلْتَ بِهَذَا الرَّجُلِ شَيْئًا لَمْ تَفْعَلْهُ بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَقْطَعَكَ مِنْ حَدِيثِكَ فَمَنْ كَانَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ كَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلامِ:(۱)

ترجمہ: حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ میں ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے صفا کے قریب سے گزرا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مبارک رخسار کو کسی شخص کے رخسار پر رکھے ہوئے تھے پس میں بارگاہِ اقدس میں چلا گیا اس سے پہلے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت مرحمت فرماتے تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے محمد بن مسلمہ تمہیں سلام کرنے سے کس بات نے روکا؟ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ کو اس شخص کے ساتھ اس طرح کا معاملہ فرماتے دیکھا جیسا آج تک لوگوں میں سے کسی کے ساتھ نہیں دیکھا تھا لہٰذا مجھے مناسب نہ لگا کہ (سلام کرکے) آپ کی گفتگو کو قطع کرتا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شخص کون تھا؟ فرمایا، یہ جبریل (علیہ السلام) تھے۔

(۱) الحاوی للفتاویٰ: جلد: 2: صفحہ: 253: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ پاکستان
مسند امام احمد بن حنبل: جلد: 26: صفحہ: 158: رقم الحدیث: 16219: مؤسسة الرسالة بیروت۔

امام حاکم اپنی "المستدرك على الصحيحين" میں نقل فرماتے ہیں،

عَنْ مَسْرُوْق قَالَ :قَالَتْ لِيْ عَائِشَةَ :لَقَدْ رَأَيْتُ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلاةُ وَالسَّلام وَاقِفًا فِيْ حجْرَتِيْ هَذِهِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنَاجِيْهِ فَلَمَّا دَخَلَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هَذَا ؟ قَالَ: بِمَنْ شِبْهَتِيْهِ ؟ قُلْتُ: بِدِحْيَةَ الْكَلْبِيْ قَالَ: لَقَدْ رَأيتَ خيرًا كَثِيْرًا ذَاكَ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلام فَمَا لَبِثْتُ إِلا يَسِيْرًا حَتّٰى قَالَ: يَا عَائِشَةَ هَذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَأ عَلَيْكِ السَّلام قَالَتْ: قُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلام جَزَاهُ اللّٰهُ مِنْ دَخِيلٍ خَيْرًا:(١)

ترجمہ: حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا بلا شبہ میں نے جبریل (علیہ السلام) کو اپنے اسی کمرے میں دیکھا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے گفتگو فرما رہے تھے پس جب وہ داخل ہوئے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یہ کون ہے؟ فرمایا، آپ کو کس سے مشابہ معلوم ہوتے ہیں؟ میں نے عرض کی دحیہ کلبی (رضی اللہ عنہ) سے، فرمایا، بے شک آپ نے خیرِ کثیر کو دیکھا ہے یہ جبریل علیہ السلام ہیں، (ام المؤمنین فرماتی ہیں) پھر میں تھوڑی ہی دیر وہاں ٹھہری یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عائشہ! یہ جبریل آپ کو سلام کہہ رہے ہیں فرماتی ہیں تو میں نے عرض کی کہ ان پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ انہیں جزا عطا فرمائے بھلی مہمانی پر۔

(١) مستدرك للحاكم: جلد: 4: صفحه: 88: رقم الحديث: 6801: دار الحرمين مصر۔
الحاوى للفتاوىٰ: جلد: 2: صفحه: 253: مكتبه رشيديه كوئٹه پاكستان۔

انبیاء وملائکہ علیہم السلام میں افضل کون؟

دورحاضرہ میں بعض اسلامی گروہ چونکہ انبیاء واولیاء کومحض اپنے جیسا بشراورعام انسان سمجھتے ہیں اسی لئے وہ ان کی قدر ومنزلت سے بے خبر ہیں اسی وجہ سے ان کی ذہنیت کا تاثر یہ ہے کہ ملائکہ انسانوں سے افضل ہیں یہ ان کا تاثر غلط بالکل غلط ہے اس کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "الحبائك" میں فرماتے ہیں کہ اس بارہ میں تین اقوال ہیں:

اِعْلَمْ اَنَّ هُنَا ثَلاثُ صُوَرٍ الاُوْلٰى التَفْضِيْلُ بَيْنَ الانبيَاءِ وَالمَلائِكَةِ وَفِيْ هَذِهِ ثَلاثَةُ اَقْوَالٍ اَحَدُهَا :اِنَّ الانبيَاءَ اَفْضَلُ وَعَلَيْهِ جَمْهُوْرِ اَهْلِ السُّنةِ وَاخْتَارَ الامَام فَخْرُالدِيْن فِيْ الاَرْبَعِيْنِ وَفِيْ المُحَصَّلْ : وَالثَانِي :انَّ المَلائِكَةُ اَفْضَلُ وَعَلَيْهِ المُعْتَزِلَةُ وَاخْتَارَهُ مِنْ اَئِمةِ السُّنَّةِ الاُسْتَاذُ اَبُوْاِسْحَاق الاسْفَرَايِنِى وَالْقَاضِى اَبُوْبَكْرُ البَاقَلانِىْ وَالحَاكِمُ وَالحَلِيْمِىْ وَالامَام فَخْرُالدِيْن فِيْ المَعَالَم وَاَبُوْشَامة :وَالثَالِثُ: اَلْوَقْفُ وَاخْتَارَهُ الكِيَا الْهَرَاسِىْ وَمَحَلُّ الْخِلَافِ فِيْ غَيْرِ نَبِيِّنَا ﷺ اَمَّا هُوَ فَاَفْضَلُ الْخَلْقِ بِلَا خِلافٍ لايُفَضّلُ عَلَيْهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلاغَيْرُهُ كَذَا ذَكَرَهُ الشَّيْخ تَاجُ الدِيْنِ سُبْكِىْ فِىْ مَنْعِ الْمَوَانِع وَالشيْخ سِرَاجُ الدِيْنِ البُلْقَيْنِىْ فِىْ مِنْهَجِ الاصْلَيْنِ وَالشيْخ بَدْرُ الدِيْنِ الزرْكُشِىْ فِىْ شَرْحِ جَمْعُ الجَوَامِعِ وَقَالَ اِنَّهُمْ اِسْتثنَوْهُ وَاَنَّ الامَام فَخْرُالدِيْنِ نُقِلَ فِيْ تَفْسِيْرِهِ الاجْمَاع عَلَى ذَلِك:(۱)

ترجمہ: جان لو کہ اس بارے میں تین صورتیں ہیں اوّل یہ کہ انبیاء وملائکہ کے مابین کون افضل ہے اور اس صورت کے بارے میں تین قول ہیں۔

۱) بیشک انبیاءکرام افضل ہیں اس قول پر جمہور اہلسنّت اور امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "الاربعین" اور کتاب "المحصل" میں اسی کو اختیار کیا ہے۔

۲) بیشک ملائکہ کرام افضل ہیں۔ یہ معتزلہ کا مذہب ہے اور اہلسنّت کے علماء میں سے اُستاد ابواسحاق اسفرائنی، قاضی ابوبکر باقلانی، حاکم، حلیمی، ابوشامہ، نیز امام فخر الدین رازی نے کتاب "المعالم" میں اسے اختیار کیا۔

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:203: دارالکتب العلمیہ۔

۳)انبیاء وملائکہ کے بارے میں سکوت اختیار کرنا اس قول کو''کیاالھراسی'' نے اختیار کیا اور مذکورہ اختلاف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ میں ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بغیر کسی اختلاف کے افضل الخلق ہیں ان پر کسی فرشتے و نبی کو فضیلت نہیں دی جائیگی اسے شیخ تاج الدین سبکی نے "منع الموانع" شیخ سراج الدین بلقینی نے "منھج الاصلین" اور شیخ بدرالدین زرکشی نے "شرح جمع الجوامع" میں لکھا اور فرمایا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے مستثنیٰ ہیں بلکہ امام فخرا لدین رازی نے اس پر اپنی تفسیر میں اجماع نقل کیا ہے۔

اعجوبہ

زمخشری معتزلی نے اپنے دور میں شوشہ چھوڑا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام حضور نبی پاک ﷺ سے افضل ہیں لیکن اس کی کسی نے نہ مانی لیکن بعض لوگ جدت کے چکر میں ہیں وہ کسی جدید بات کی تلاش میں رہتے ہیں چنانچہ اسی چکر میں ایک جماعت نے ہندوستان میں اعلان کردیا کہ ملائکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہیں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "تجلی الیقین" کتاب لکھ کر اس مذہب کو ہمیشہ کے لئے دفنا دیا لیکن جبریل علیہ السلام کی فضیلت بر نبی پاک ﷺ کا تصور بعض ذہنوں میں ہے جسے کبھی کبھی وہ اپنی تصانیف میں اشاروں کنائیوں سے ظاہر کرتے رہتے ہیں کھل کر نہیں لکھتے کہ کہیں لوگ انہیں معتزلہ نہ کہہ دیں چنانچہ مولوی شبیر احمد عثمانی نے''سیرۃ سرور عالم'' میں لکھا ہے کہ استاذ کے سامنے شاگرد کا ادب دیکھنا ہو تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جبریل علیہ السلام کے سامنے دیکھ لو۔

اولیاء رحمہم اللہ وملائکہ علیہم السلام میں افضل کون؟

التَفْضِيْلُ بَيْنَ اَوْلِيَاءِ البَشرِ وَغَيْرِ الخَوَّاصِ مِنَ المَلائِكَةِ وَفِىْ هَذِهِ قَوْلَانِ اَحَدُ هُمَا تَفْضِيْلُ جَمِيْعِ المَلائِكَةِ عَلٰى اَوْلِيَاءِ البَشرِ وَجَزَمَ بِهِ اِبْنُ السبْكِىْ فِىْ جَمْعُ الجَوَامِع وَالثَانِىْ تَفْضِيْلُ اَوْلِيَاءِ البَشرِ عَلٰى اَوْلِيَاءِ المَلائِكَة وَجَزمَ بِهِ الصَفَّارُ مِنَ الحَنَفِيةِ فِىْ اَسْئَلَتِهِ وَالنَسْفِىْ مِنهُمْ فِىْ عَقَائِدِهِ :وَذَكَرَ البُلْقَيْنِىْ اَنَّهُ المُخْتَارُ عِنْدَ الحَنَفِية:(۱)

ترجمہ:خواص یعنی انبیاء ورسل فرشتے بنو آدم کے اولیاء سے افضل ہیں لیکن عام ملائکہ سے اولیاء بشر افضل ہیں اسی پر ائمہ احناف رحمہم اللہ میں سے امام صفار نے قطعی فیصلہ فرمایا ہے اور علامہ نسفی حنفی رحمہ اللہ نے "عقائد نسفیه" میں اسی کو اختیار کیا ہے۔اور امام بلقینی نے اسے حنفیہ کا مختار بتایا ہے۔

(۱) الحبائك فى اخبار الملائك:صفحه:204:دارالكتب العلميه۔
شرح عقائد نسفيه:صفحه:403:مكتبه البشرى كراچى پاكستان۔

فائدہ: گذشتہ صدی میں ایک جاہل واعظ نے کہہ دیا کہ صدیق اکبر جبرائیل علیہ السلام سے افضل ہیں اس پر اہل سنت میں عرصہ تک بہت بڑا طوفان بپار ہا بالآخر فیصلہ طے پایا کہ جبریل علیہ السلام چونکہ رسول فرشتہ ہیں اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بعد الانبیاء افضل ہیں اسی لئے علی الاطلاق جبریل علیہ السلام صدیق اکبر سے افضل ہیں۔

امام شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فیصلہ

ہمارے بیان کردہ مضمون مذکورہ کا فیصلہ امام شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سنئے۔آپ نے لکھا کہ:

اَلْمُخْتَارُ اَنَّ خَوَّاصَ بَنِیْ آدَمَ وَهُمُ الانْبِيَاء اَفْضَلٌ مِنْ كُلِّ الْمَلَائِكَةِ وَعَوام بَنِیْ ادمَ وَهُمُ الاتْقِيَاء اَفْضَلٌ مِنْ عَوام المَلَائِكَةِ وَالْمُرَادُ بِالاَتْقِيَاءِ مَنْ اتَّقَى الشرْكَ فَقَطْ كَالفِسْقَةِ كَمَا فِیْ البَحْرِ عَنِ الرَّوْضَةِ وَاَقرَّهُ المُصنِّف قُلْتُ وَفِیْ مَجْمعُ الانْهُر تَبْعًا لِلْقُهَسْتَانِیْ: خوَاصُ الْبَشَرِ وَاَوْسَاطِهِ اَفْضَلٌ مِنْ خَوَّاصِ الْمَلائِكَةِ وَاَوْسَاطِهِ عِنْدَ اَكْثَرَ الْمَشَايِخ: (۱)

ترجمہ: یعنی احناف کا مختار مذہب یہ ہے کہ خواص بنی آدم یعنی حضرات انبیائے کرام تمام فرشتوں سے افضل ہیں اور عوام بنی آدم یعنی اتقیاء عوام فرشتوں سے افضل ہیں یہاں اتقیاء سے بھی وہ مراد ہیں جو فقط شرک سے بچتے ہوں جیسا کہ گناہ گار یہ مذہب ''روضہ'' کے حوالے سے "البحر الرائق" میں نقل کیا گیا ہے اور مصنف (علامہ ابن نجیم) نے اسے جوں کا توں ذکر کیا ہے (کوئی حذف واضافہ اور ترمیم وتبدیل نہیں فرمائی)۔میں (مصنف درمختار) کہتا ہوں کہ "مجمع الانھر" میں علامہ قہستانی کی اتباع کرتے ہوئے (یہ مسئلہ) یوں مذکور ہے کہ اکثر مشائخ کے نزدیک خواص اور درمیانہ درجہ کے انسان خواص اور درمیانہ درجہ کے فرشتوں سے افضل ہیں۔

فرشتوں پر انبیاء کی فضیلت کے متعلق علامہ سیوطی نے امام بیہقی اور امام رازی کی "کتاب الاربعین" کے حوالہ سے اور شیخ عزالدین ابن عبدالسلام شافعی کی کتاب "القواعد الکبریٰ" کے حوالے سے دلائل ذکر فرمائے ہیں ہم مذکورہ ائمہ کرام کے بیان کردہ دلائل میں سے چند دلائل عرض کرتے ہیں تفصیل کے لئے "الحبائك فی اخبار الملائك للسیوطی" کا مطالعہ فرمائیں۔

(۱) رد المحتار علی درمختار: کتاب الصلوٰۃ: باب فقہ الصلوۃ: جلد: 2: صفحہ: 43-242: دار الکتب العلمیہ۔

سوالاتِ معتزلہ

اگر چہ مذکورہ بالاعقائد کے بارے میں دلائل کی ضرورت نہیں کیونکہ ان عقائد پر دورحاضرہ میں سب کو اتفاق ہے لیکن معتزلہ کے عقائد ودلائل کو جدت پسند حضرات نیا لبادہ پہنا کر کبھی کبھی منظرعام پر لانے کی کوشش کرتے ہیں اسی لئے یہاں ان کے دلائل مع سوالات وجوابات عرض کئے دیتا ہوں۔

(۱)انبیاء ملائکہ سے اس لئے افضل ہیں کہ حضرت آدم مسجود ملائکہ ہیں اور مسجود ساجد سے افضل ہوتا ہے کیونکہ ساجد پیکر عجز وانکسار ہوتا ہے اور مسجود ساجد کا معظم ومکرم اس پر معتزلہ نے چند سوالات وارد کئے وہ یہ ہیں:

(۱)سجدہ تو اللہ تعالیٰ کو کیا گیا تھا حضرت آدم تو قبلہ تھے (۲)سجدہ تو حضرت آدم کو کیا گیا تھا مگر یہ سجدہ تواضع اور استقبال کے طور پر ہوگا (۳)سجدہ زمین پر پیشانی رکھنے کا نام ہے لیکن ہم اس کو غایت تواضع تسلیم نہیں کرتے کیونکہ یہ عرف پر محمول ہے اور عرفی معاملات اختلاف زمانہ سے مختلف ہوتے رہتے ہیں ہوسکتا ہے اس وقت کسی کو سلام کرنے کا طریقہ زمین پر پیشانی رکھ کر ہو لیکن کامل کا غیر کامل کو سلام کرنا ایک عادی امر ہے (تو ان فرشتوں نے بھی حضرت آدم کو صرف مروجہ طریقہ کے طور پر سجدہ کر کے سلام کیا ہوگا)۔

جواباتِ اُویسی

ان تینوں اعتراضات کا جواب یہ ہے کہ یہ سجدہ مسجود کے منصب کے اضافہ کے لئے نہ تھا تو ابلیس نے یہ کیوں کہا تھا:

اَرَءَیْتَكَ هٰذَا الَّذِیْ كَرَّمْتَ عَلَیَّ: (پارہ:۱۵:سورۃ الاسراء:آیت:۶۲)

ترجمہ: دیکھ تو جو یہ تو نے مجھ سے معزز رکھا (کنزالایمان) اس کے علاوہ تو کوئی وجہ نہ تھی جس نے شیطان کو سجدہ کرنے سے باز رکھا پس معلوم ہوا کہ یہ سجدہ مسجود کے مرتبہ کو ساجد کے مرتبہ پر ترجیح دے رہا ہے۔

(۲)اہلسنت نے اپنے موقف پر دلائل دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام فرشتوں سے زیادہ عالم تھے اور زیادہ عالم افضل ہوتا ہے زیادہ عالم ہونے کی دلیل قرآن مجید میں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓىٕكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ O قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَاؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ O (پارہ:۱:سورۃ البقرۃ:آیت:۳۱،۳۲)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے پھر سب اشیاء ملائکہ پر پیش کر کے فرمایا سچے ہو تو ان کے نام تو بتاؤ بولے پاکی ہے تجھے ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا بے شک تو ہی علم و حکمت والا ہے۔

اور بڑے عالم کے افضل ہونے کی دلیل آیت قرآنی ہے۔

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ O (پارہ:۲۳:سورۃ الزمر: آیت:۹)

ترجمہ: کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔

(۳) اہلسنت نے اپنے موقف پر یہ بھی فرمایا کہ:

(۱) انسان کی عبادت بہت مشقت والی ہے اور مشقت والی عبادت افضل ہے کیونکہ انسان میں شہوت، حرص، غضب اور خواہش موجود ہیں جو اطاعت میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں جو فرشتوں میں نہیں، تو ان صفات کی موجودگی میں (انسان کا) عبادت کرنا بڑا مشکل ہے (لہٰذا جس کی عبادت مشکل ہے وہ غیر مشکل عبادت والے سے افضل ہوا)

(۲) فرشتوں کی مشقت نصوص پر مبنی ہے فرمان باری تعالیٰ ہے "لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ" (وہ بات میں اُس (اللہ) سے سبقت نہیں کرتے) جب کہ تکالیف شرعیہ کچھ تو نصوص پر مبنی ہیں اور کچھ استنباط پر جیسا کہ ارشاد ہے۔ "فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِي الْاَبْصَار" (تو عبرت لو اے نگاہ والو) "لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ" (تو ضرور ان سے اُس کی حقیقت جان لیتے یہ جو بعد میں کاوش کرتے ہیں) پس کسی چیز کی معرفت اجتہاد اور استنباط سے حاصل کرنا نص پر عمل کرنے سے بہت مشکل ہے۔

(۳) انسان وسوسہ میں مبتلا ہو جاتا ہے جب کہ یہ آفت فرشتوں پر نہیں ہے۔

(۴) بشر کے شبہات اکثر ہیں۔ من جملہ شبہاتِ قویہ میں سے ایک حوادثاتِ ارضیہ کا اتصالاتِ فلکیہ اور مناسباتِ کوکبیہ کے ساتھ ربط ہے جب کہ ملائکہ کو اس قسم کا کوئی شبہ نہیں ہے کیونکہ یہ آسمانوں کے رہنے والے ہیں ان کے احوال کا مشاہدہ کرنے والے ہیں وہ لازمی طور پر جانتے ہیں کہ سمٰوات نہ تو زندہ ہیں اور نہ بولتے ہیں بلکہ یہ تدبیر کے محتاج ہیں جس طرح سے زمینیں تدبیر کی محتاج ہیں۔

پس ان سب وجوہات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ انسان کی عبادت بہت اشق ہے اور اشق کا افضل ہونا نص اور قیاس سے ثابت ہے نص تو یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاس اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُهَا:(١)

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے افضل عبادت زیادہ مشقت والی ہے۔

اور حضور ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد فرمایا "اَجْرُكَ عَلَى قَدْرِ نَصبك" تیرا اجر وثواب تیری محنت کے حساب سے ہے اور قیاس یہ ہے کہ آسان اور مشکل عبادتیں اگر ثواب میں برابر ہو جائیں تو قدر مشقت زائد فائدہ سے خالی ہوا اور فائدہ سے خالی محنت اٹھانا بالکل ممنوع ہے اس کا نتیجہ تو یہ ہوگا کہ محنت والی طاعتیں عمل میں نہ آئیں گی تو جب یہ صورت نہ ہو تو ہم نے یہ جان لیا کہ زیادہ مشقت والا کام زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

(۵) اہلسنت نے اپنے موقف پر ایک دلیل یہ بھی دی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا" اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ" (ترجمہ: بے شک اللہ نے چُن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہان سے) اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراھیم علیہ السلام حضرت عمران علیہ السلام کو تمام جہانوں پر فضیلت بخشی ہے اور جہان کا اطلاق تمام ماسوی اللہ پر ہوتا ہے اور آل سے خود انسان کی ذات مراد ہے تو معلوم ہوا کہ یہ آیت حضرات انبیائے کرام کی باقی تمام مخلوقات پر فضیلت بیان فرما رہی ہے۔

سوال: اس سے حضرات انبیاء کرام کی فضیلت کا ثابت کرنا مشکل ہے کیونکہ فرمانِ خداوندی ہے وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (اور یہ کہ اس سارے زمانہ پر تمہیں بڑائی دی) میں تمام انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام کی آنحضرت ﷺ پر بھی فضیلت ثابت ہوگی۔ جواب: ایک آیت میں تخصیص کا تحمل باقی آیات میں تخصیص کے تحمل کو واجب نہیں یعنی یہ قیاس صحیح نہیں کہ کسی ایک مضمون میں تخصیص ہو تو اس پر قیاس کر کے دوسرے مضامین کی تخصیص کی جائے اسے قیاس مع الفارق کہا جاتا ہے جس کی تفصیل مع دلائل اصول فقہ میں ہے امتِ مصطفیٰ ﷺ کی تخصیص بنی اسرائیل کے عموم سے واضح ہے اس پر ملائکہ کی تخصیص کا قیاس نہیں کیا جاسکتا کیونکہ وہ بحث اور ہے اور یہ بحث اور۔

(١) المقاصد الحسنة: امام سخاوی: صفحہ:91: رقم الحديث:138: مركز اهلسنت گجرات هند۔
الدرر المنتثره: للسيوطی: صفحہ:37: رقم الحديث:25: دار الكتب العلميه۔

(٦) اہلسنت نے اپنے موقف کے دلائل میں ایک دلیل یہ بھی دی ہے کہ فرشتوں میں عقل ہے اپنی ضروریات کی خواہشات نہیں جانوروں میں اپنی ضروریات کی خواہشات ہیں عقل نہیں اور انسان میں اپنی ضروریات کی خواہش بھی ہے اور عقل بھی پھر اگر عقل پر شہوت اور ضروریات غالب ہو جائیں تو وہ جانوروں سے بھی بدتر ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ" (ترجمہ: وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ) اسی قیاس کے مطابق اگر کسی کی عقل اس کی شہوت اور خواہشات پر حاوی ہو جائے تو ضروری ہے کہ وہ فرشتہ سے افضل ہو۔

فائدہ: اس میں اختلاف ہے کہ کیا جنات اور ملائکہ ایک مخلوق ہیں یا جدا جدا حقیقت یہ ہے کہ جنات اور فرشتے الگ الگ مخلوق ہیں چنانچہ علامہ حلیمی "کتاب المنهاج" میں امام بیہقی "شعب الایمان" میں اور علامہ قونوی "الابتهاج" میں فرماتے ہیں کہ بعض حضرات فرماتے ہیں بولنے والے عقلمند دو فریق ہیں انسان اور جنات پھر ان میں سے ہر ایک کے فریق ہیں اخیار اور اشرار پس انسانوں میں سے اخیار رسول (اور نبی) بھی ہیں اور دوسرے (نیک حضرات) بھی اور ان (انسانوں) میں کے اشرار فاجر ہیں ان میں سے بعض کافر ہیں بعض کافر نہیں ہیں اور جنات میں جو اخیار ہیں وہ فرشتے ہیں ان میں سے رسول بھی ہیں اور غیر رسول بھی اور ان کے اشرار شیاطین ہیں یہ قسم اس کا احتمال رکھتی ہے کہ جنات میں سے کچھ آسمان کے ساکنین ہیں جو ملأ اعلیٰ کہلاتے ہیں ان کو ان کی رسالت کی صلاحیت کی وجہ سے فرشتے کہا جاتا ہے۔ اور ان میں سے کچھ زمین پر رہنے والے ہیں ان کو بالاطلاق جن کہا جاتا ہے جو نیک و بد پر تقسیم ہوتے ہیں۔

کہا گیا ہے کہ ابلیس بھی فرشتوں میں سے تھا فرشتوں سے اس کے استثناء کرنے کی وجہ سے لیکن جب اس نے نافرمانی کی تو ملعون ہوا اور زمین کی طرف اتارا گیا اور جنات میں شامل ہو گیا پس وہ اس انسان کی طرح ہے جو گناہ کرتا ہے تو فاسق بنتا ہے اور اسلام چھوڑتا ہے تو کافر ہوتا ہے بعد اس کے کہ اس کا سابقہ نام مسلمان تھا یا مؤمن جو یہ کہتا ہے فرشتے اخیار جنات ہیں وہ اس ارشاد خداوندی سے استدلال کرتا ہے "وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا" (اور اس میں اور جنّوں میں رشتہ ٹھہرایا) اس سے مراد کفار کی بات ہے جو وہ کہتے تھے کہ فرشتے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بیٹیاں ہیں حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس سے بہت بلند و بالا ہے تو یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ فرشتے (دراصل) جنات ہیں نیز اس لئے بھی کہ انسان ظاہر ہیں اور جن مخفی ہیں اور فرشتے بھی مخفی ہیں اس لئے فرشتوں پر بھی جن کا اطلاق درست ہے نیز جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا فرمایا تو ارشاد فرمایا خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ: ترجمہ: (اس نے آدمی کو بنایا بجتی مٹی سے جیسے ٹھیکری اور جن کو پیدا فرمایا آگ کے لُو کے سے) تو اگر فرشتے کوئی تیسری

مخلوق ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس اشرف الخلائق کا ذکر بھی کبھی نہ چھوڑتا اور اپنی قدرت پیدائش کی وصف میں اس کو چھوڑ کر کم درجہ والوں کا ذکر نہ کرتا۔

یہ مذہب درست نہیں نہ اس کے دلائل درست ہیں ان کے جواب ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

جو حضرات مذکورہ قول کے مخالف ہیں (اور صحیح مذہب کے حامل ہیں) وہ فرماتے ہیں کہ باشندگان زمین انسان اور جنات پر تقسیم ہوتے ہیں جو اس حد سے خارج ہوگا نہ تو اس کو انسان کا نام دیا جائے گا نہ جن کا وہ دلائل جو فرشتوں کے جنات نہ ہونے کی وضاحت کرتے ہیں ایک یہ فرمان خداوندی ہے "فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ" (تو سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کہ قومِ جن سے تھا) یہ آیت وضاحت کر رہی ہے کہ ملائکہ الگ جنس ہے اور جن الگ جنس ہے اور یہ الگ الگ دو فریق ہیں اور "خلق الانسان" میں فرشتوں کا ذکر اس لئے نہیں فرمایا کیونکہ کسی مقدم مخلوق سے پیدا نہیں کیا بلکہ ان کو "کونو" کے حکم سے پیدا فرمایا تو وہ پیدا ہو گئے جیسا کہ اس اصل کے لئے اللہ تعالیٰ نے "کن" کا حکم فرمایا جس سے جن کو پیدا فرمایا یا جس سے انسان کو پیدا فرمایا یعنی مٹی پانی آگ اور ہوا کو تو وہ پیدا ہو گئیں تو حضرات ملائکہ کرام اختراع کے اعتبار سے جنات اور انسانوں کی اصل کی طرح ہیں نہ کہ خود انسان اور جن کی طرح اسی لئے ان کو جنات اور انسانوں کی پیدائش کے ساتھ ذکر نہیں فرمایا امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس تمام گفتگو سے زیادہ واضح "مسلم شریف" کی حدیث ہے جس میں وضاحت ہے کہ فرشتے جنات کے علاوہ ایک اور مخلوق ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ: (۱)

(۱) مسلم شریف: کتاب الزهد: باب فی احادیث متفرقه: صفحه: 1364: رقم الحدیث: 2996: دار طیبه ریاض۔
مسند امام حمد: جلد: 42: صفحه: 109: رقم الحدیث: 25194: مؤسسة الرسالة بیروت۔
صحیح ابن حبان: کتاب التاریخ: باب بدء الخلق: جلد: 14: صفحه: 25: رقم الحدیث: 6155: مؤسسة الرسالة۔
شعب الایمان: جلد: 1: صفحه: 301: رقم الحدیث: 41: مکتبة الرشد ریاض۔
تفسیر درمنثور: جلد: 14: صفحه: 111: مرکز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
تفسیر قرطبی: جلد: 12: صفحه: 207: مؤسسة الرسالة بیروت۔
مصنف عبدالرزاق: جلد: 11: صفحه: 425: رقم الحدیث: 20904: المکتب الاسلامی بیروت 1403 هجری۔
جمع الجوامع: جلد: 4: صفحه: 253: رقم الحدیث: 11622: دار الکتب العلمیه۔
کنز العمال: جلد: 6: صفحه: 54: رقم الحدیث: 15152: دار الکتب العلمیه۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 10: رقم الحدیث: 2: دار الکتب العلمیه۔

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ملائکہ نور سے پیدا کئے گئے اور جانّ (ابوالجن) آگ کی لُو سے اور آدم علیہ السلام اس شے سے جس سے تمہیں موصوف کیا جاتا ہے یعنی مٹی سے۔

فائدہ: حدیث میں جنات اور فرشتوں کو الگ الگ ذکر کیا گیا اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ جس نور سے فرشتے پیدا کئے گئے وہ آگ کا نور نہیں ہے امام حلیمی، امام بیہقی، امام قونوی رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں ایک دلیل جو جنات اور فرشتوں میں فرق ظاہر کرتی ہے یہ فرمان خداوندی بھی ہے۔

وَ یَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰۤؤُلَاۤءِ اِیَّاكُمْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ‎:قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِیُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ بَلْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ: (پارہ:۲۲:سورۃ سبا: آیت:۴۰، ۴۱)

ترجمہ: اور جس دن ان سب کو اٹھائے گا۔ پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہ تمہیں پوجتے تھے وہ (فرشتے) عرض کریں گے پاکی ہے تجھ کو تو ہمارا دوست ہے نہ وہ بلکہ وہ جنّوں کو پوجتے تھے۔

دلائل کی روشنی سے ثابت ہوا کہ جنات و ملائکہ جدا جدا مخلوق ہیں لیکن بفضلہٖ تعالیٰ انسان ان دونوں سے افضل ہے لیکن اس میں تفصیل ہے آئندہ اوراق میں تفصیل ملاحظہ ہو۔

انسان وملائکہ کا موازنہ

دورِ حاضرہ میں عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ فرشتے ہر انسان سے افضل ہیں یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام سے بھی یہ تأثر عموماً وہابیوں دیوبندیوں کے عوام میں زیادہ پایا جاتا ہے اگرچہ ان کے اہلِ علم اس مسئلہ میں ہمارے ساتھ متفق ہیں لیکن ان کے عوام اس لئے غلطی کا شکار ہوجاتے ہیں کہ ملائکہ نور ہیں اور انبیاء واولیاء بشر اور ظاہر ہے کہ نور بشر سے افضل ہوتا ہے یہ ان کا وہی ابلیسی قیاس ہے کہ اس نے یہی کہا تھا "خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ" (تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا) اور یہی معتزلہ کا مذھب ہے کہ وہ کہا کرتے ہیں ملائکہ انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں وہابیوں دیوبندیوں کے عوام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ سے آزمایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے تھپڑ مار کر عزرائیل (ملک الموت) کی آنکھ نکال لی یہ واقعہ سنتے ہی شور مچاتے ہیں کہ عزرائیل نور ہے اور موسیٰ علیہ السلام بشر ہیں پھر عزرائیل علیہ السلام کی آنکھ کہاں وہ تو نور ہے۔ فقیر اور فقیر کے تلامذہ سے بارہا وہابیوں دیوبندیوں کے عوام نے اس کے حوالہ کا مطالبہ کیا۔(۱) بلکہ بعض اوقات لڑائی پر تل گئے۔

(۱) بخاری شریف: کتاب الاحادیث الانبیاء: باب وفاتِ موسیٰ: صفحہ:695: رقم الحدیث:3407: دار الکتاب العربی۔

حالانکہ اسلاف اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ نہ مطلقاً نور افضل ہے اور نہ مطلقاً بشریت افضل ہے بلکہ افضلیت کا دارومدار نسبت پر ہے جیسی نسبت ویسی افضلیت مثلاً ابوجہل، ابولہب، فرعون، شداد، نمرود سب بشر تھے لیکن عام مؤمن ان سے افضل ہیں اب سمجھئے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بشر ہیں لیکن ان کی نسبت سے ان کی بشریت کو کروڑوں اولیاء نہیں پہونچ سکتے یوں ہی حضور سرور عالم ﷺ کی بشریت حق ہے لیکن آپ کی افضلیت علی الاطلاق جملہ ملائکہ بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام پر ہے اس تمہید کے بعد اب افضلیتِ انسان وملائکہ کو سمجھئے۔

(۱) حضور نبی پاک ﷺ علی الاطلاق جملہ ملائکہ وانبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں اس میں معتزلہ کو بھی اختلاف نہیں۔

(۲) جملہ انبیاء تمام ملائکہ کرام (یہاں تک جبرائیل ومیکائیل اور کرّ وبیین) سب سے افضل ہیں یہی جملہ اہلسنت کا مذھب ہے خلافاً للمعتزلة۔

(۳) خواص ملائکہ جیسے جبرائیل ودیگر رسل فرشتے تمام اولیاء کرام سے افضل ہیں یہاں تک صحابہ کرام جیسے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اہل بیت سے بھی اس میں بھی کسی کو اختلاف نہیں۔

(۴) عام فرشتوں سے اولیاء کرام افضل ہیں چنانچہ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ "الحبائك" میں لکھتے ہیں۔

اِنَّ الرُّسُلُ مِنَ الْبَشَرِ اَفْضَلٌ مِنَ المَلائِكَةِ وَالاوْلِيَاءُ مِنَ الْبَشَرِ اَفْضَلٌ مِنَ المَلائِكَةِ:

ترجمہ: بیشک رسل بشر رُسل ملائکہ سے افضل ہیں اور اولیاء بشر ملائکہ سے افضل ہیں۔

اس کے بعد امام سیوطی رحمہ اللہ نے تفصیل وتحقیق میں کئی اوراق لکھے بلکہ یہی تفصیل "شرح عقائد نسفی" اور اس کی شرح "نبراس" میں ہے فقیر نے بھی وہ تمام ابحاث اپنی اسی تصنیف "فرشتے ہی فرشتے" میں لکھی ہے۔

(۵) تمام خاص ملائکہ عوام کالانعام انسان سے افضل ہیں مذکورہ بالا عقائد ومسائل کے لئے چند حوالہ جات حاضر ہیں۔

احادیثِ مبارکہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ آدَمَ وَذُرِیتَہُ قَالَتِ المَلَائِکَۃُ رَبَّنَا خَلَقْتَھُمْ یَاکُلُوْنَ وَیَشْرِبُوْنَ وَیَنْکِحُوْنَ وَیَرْکُبُوْنَ الخَیْلِ فَاجْعَلْ لَھُمْ الدنْیَا وَلَنَا الآخِرَۃ فَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَك وَتَعَالیٰ لا اَجْعَل مَنْ خَلَقْتُہُ بِیَدِیْ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُوْحِی کَمَنْ قُلْتُ لَہُ کُنْ فَکَانَ:(۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم اوران کی اولاد کو پیدا فرمایا تو فرشتوں نے عرض کیا اے ہمارے پروردگار! آپ نے ان کو پیدا کیا یہ کھاتے بھی ہیں پیتے بھی ہیں نکاح بھی کرتے ہیں گھوڑوں پر سوار بھی ہوتے ہیں تو ان کے لئے دنیا مخصوص کردے اور آخرت ہمارے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے جواب ارشاد فرمایا ''جس (انسان) کو میں نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی اس کو اس (فرشتہ) جیسا نہیں کرسکتا جس کو صرف ''کُن'' کہا اور وہ (پیدا) ہو گیا۔

فائدہ: اس حدیث میں انسان کی فرشتہ پر فضیلت ثابت ہوتی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور فرشتہ کو ''کُن'' کہا تو وہ ہو گیا۔ لیکن اگر انسان اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہوگا تو اس سے اس کی یہ فضیلت چھین لی جائے گی اور وہ جانوروں سے بھی بدتر ہو جائے گا اللہ تعالیٰ ہمیں انسانیت کے شرف کے ساتھ اپنی اطاعت میں تا مرگ قائم رکھے (آمین)۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْمُؤمِنُ اَکْرَمُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ بَعْضِ مَلَا ئِکَۃٍ:(۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اہلِ ایمان کاملین فرشتوں سے زیادہ مکرم ہیں۔

(۱) کنز العمال: جلد: 12: صفحہ: 87: رقم الحدیث: 34615: دار الکتب العلمیہ۔
الفردوس بمأثور الخطاب: جلد: 3: صفحہ: 421: رقم الحدیث: 5289: دار الکتب العلمیہ۔
تاریخ دمشق الکبیر: جلد: 34: صفحہ: 110: دار الفکر بیروت۔
شعب الایمان: جلد: 1: صفحہ: 308: رقم الحدیث: 147: مکتبۃ الرشد ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 175: رقم الحدیث: 654: دار الکتب العلمیہ۔
مسند الشامیین للطبرانی: جلد: 1: صفحہ: 289: رقم الحدیث: 521: مؤسسۃ الرسالۃ بیروت 1409ھجری۔
مشکوۃ شریف: کتاب القیامۃ: باب بدء الخلق: صفحہ: 1597: رقم الحدیث: 5732: المکتب الاسلامی بیروت۔
(۲) سنن ابن ماجہ: کتا ب الفتن: باب المسلمون فی ذمۃ اللّٰہ عزوجل: صفحہ: 650: رقم الحدیث: 3947: مکتبۃ المعارف
مشکوٰۃ شریف: کتاب اھوال القیامۃ: باب بدء الخلق: صفحہ: 1597: رقم الحدیث: 5733: المکتب الاسلامی۔

اقوال العلماء الکرام

قاضی ثناءاللہ پانی پتی رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا:

اِنَّ خَوَّاصَ الْبَشَرِ وَهُمُ الانْبِيَاء اَفْضَل مِنْ خَواصِ المَلٰئِكة وَهُمُ الرسُلُ مِنْهُمْ كَمَا ذَهَبَ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ اِلَيْهِ وَاَمَّا مَا قَالُوْا اِنَّ عَوامَ البَشَرِ اَعْنِیْ الاوْلِيَاءَ مِنْهُمُ الصَّالِحُوْنَ الْمُتَّقُوْنَ اَفْضَلٌ مِنْ عَوَّامِ الْمَلا ئِكَةِ فَثَابِتٌ بِالسُّنَّةِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُوْمِنُ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ بَعْضِ مَلا ئِكَةٍ:

ترجمہ: خواص بشر حضرات انبیاء علیہم السلام خواص ملائکہ کرام سے افضل ہیں اہل سنت و جماعت اسی طرف گئے ہیں اور یہ جو بیان کرتے ہیں کہ اولیاء اللہ صالحین متقین کرام عوام بشر ہونے کے باوجود عوام فرشتوں سے افضل ہیں تو یہ بات سُنت سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بعض فرشتوں سے زیادہ مقرم ہے۔

فائدہ: اس کے تفصیلی وجوہ فقیر آگے چل کر عرض کریگا اجمالا یوں سمجھئے کہ انسان کی عبادت میں مشقت ہے اسی لئے انسان بعض اوقات ملائکہ سے بڑھ جاتا ہے چنانچہ بعض بندگان گزرے ہیں جن کی غذا اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتہلیل رہی ہے دنیاوی غذا سے انہوں نے ہاتھ اٹھالیا کیونکہ قدسی قوت ان کے بشری اجسام پر غالب آگئی اور یہ ایک ناقابل فراموش حقیقت ہے کہ انسان نیک اعمال کرنے کی وجہ سے واقعی فرشتوں سے بھی بلند درجہ اور افضل ہوجاتا ہے اس لئے کہ ملائکہ کرام میں عقل تو ہے مگر نفسانی خواہشات نہیں اور انسان میں نفسانی خواہشات رکھی گئی ہیں اور عقل بھی لیکن جانوروں میں شہوت رکھی گئی ہے عقل نہیں تو جب انسان اپنی نفسانی خواہشات پر عقل کے ذریعے غلبہ پاکر عبادت الٰہیہ میں مشغول ہوجاتا ہے تو یقیناً ملائکہ کرام سے ممتاز اور بلند درجہ ہوتا جاتا ہے۔

حضرت امام حلوانی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے:

مَنْ غَلَبَ عَقْلُهُ شَهْوَتَهُ فَهُوَ خَيْرٌمِنَ المَلا ئِكَةِ وَمَنْ غَلَبَ شَهْوَتُهُ عَقَلَهُ فَهُوَ شَرٌّ مِنَ الْبَهِيْمَةِ:

ترجمہ: کہ جس کی عقل اس کی خواہشوں پر غالب ہوئی وہ فرشتوں سے افضل ہے اور جس کی نفسانی خواہشات اس کی عقل پر غالب آگئیں تو وہ جانوروں (چوپائیوں) سے بھی بدتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی لوگوں کے لئے فرمایا۔

اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ: ترجمہ: وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ۔

انتباہ: اس تفصیل کو سمجھنے کے بعد اب یہ یاد رکھیں کہ فضیلت صرف الفاظ کا نام نہیں بلکہ تمام کے تمام کمالات مراد ہیں یہی وجہ

ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے ملک الموت علیہ السلام کو تھپڑ مار کر انکی آنکھ نکال لی یہ وہی قاعدہ کارفرما ہے کہ ملک الموت بڑا باکمال فرشتہ سہی لیکن موسیٰ علیہ السلام کے تصرف کے سامنے عاجز ہوگئے یہی حال اولیاء کرام کا ہے جو کہ وہ عام ملائکہ کے تصرفات پر برتری رکھتے ہیں۔

فرشتوں کے احوال واعمال

اسی کتاب ''فرشتے ہی فرشتے'' کے مقدمہ میں عرض کیا گیا ہے کہ ملائکہ نوری مخلوق ہیں اور نور کی کوئی ہیئت کذائیہ نہیں لیکن ملائکہ کرام کی ہیئتِ کذائیہ ہے بعض بالکل انسان کی شکل میں ہیں جیسے حضرت روح فرشتہ کے حالات میں ہے تو اس انسانی شکل والے فرشتے کو کہا جائے گا کہ یہ بشر کی شکل میں ہے یونہی حضور سرورِ عالم ﷺ کے لئے کہا جائیگا کہ آپ مثلی بشر ہیں اس بارہ میں بعض ملائکہ کرام کی ہیئات کذائیہ عرض کی جائے گی۔

بِلا شکم فرشتے

عَنْ یَحْیٰی بن اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَلَآئِکَۃَ صَمَداً لَیْسَ لَھُمْ اَجْوَافٌ :(۱)

ترجمہ: حضرت یحیٰی بن ابی کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو ''صمد'' پیدا کیا ہے (یعنی) ان کے پیٹ نہیں ہیں (جن کی وجہ سے انہیں کھانے پینے کی ضرورت پیش آئے اور اس کے حاصل کرنے کے لئے محنت کرنے کی ضرورت ہو)۔

فرشتوں کی سانسیں تسبیح ہیں

عَنِ الْحَسَنِ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی ''یُسَبِّحُوْنَ الَّیْلَ وَ النَّھَارَ لَا یَفْتُرُوْن''قَالَ جُعِلَتْ اَنْفَاسَھُمْ لَھُمْ تَسْبِیْحًا :(۲)

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمان باری تعالیٰ ''یُسَبِّحُوْنَ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ لَا یَفْتُرُوْن'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ فرشتوں کی سانسوں کو اُن کی تسبیح قرار دیا گیا ہے۔

(۱) کتاب العظمه: جلد:3: صفحه:733: رقم الحديث:314: دار العاصمه رياض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:146: رقم الحديث:546: دار الكتب العلميه۔
تفسیر درمنثور: جلد:10: صفحه:279: مر كز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
(۲) کتاب العظمه: جلد:3: صفحه:737: رقم الحديث:319: دار العاصمه رياض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:147: رقم الحديث:547: دار الكتب العلميه۔

فرشتوں کی تخلیق کی غرض وغایت

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَرْو بْنِ عَاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ الْمَلَائِكَةَ لِعِبَادَتِهِ:(۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اپنی عبادت کرنے کے لئے پیدا فرمایا ہے(اسی طرح جنات اور انسانوں کو بھی اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا)۔

فرشتے کھاتے پیتے نہیں

قَالَ الامَامُ فَخْرُالدِّيْنِ الرَّازِيْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِيْ تُفْسِيْرِهِ اِتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّ المَلائِكَةَ لايَاكُلُوْنَ وَلا يَشْرِبُوْنَ وَلا يَنْكِحُوْنَ وَاَمَّا الْجِنّ فَاِنَّهُمْ يَاكُلُوْنَ وَيَشْرِبُوْنَ وَيَنْكِحُوْنَ وَيَتَوَالَدُوْنَ:(۲)

ترجمہ: امام فخرالدین رازی اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں تمام امت کا اتفاق ہے کہ فرشتے نہ تو کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں اور نہ نکاح کرتے ہیں لیکن جنات کھاتے بھی ہیں پیتے بھی ہیں نکاح بھی کرتے ہیں اور نسل کشی بھی کرتے ہیں۔

فرشتوں کی غذا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَل قَالَ قُلْتُ لِكَعْبٍ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ﴿يُسَبِّحُوْنَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لا يَفْتُرُوْنَ﴾أَمَا شِغَلَهُمْ رِسَالَةً ؟ أَمَا شَغَلَهُمْ عَمَلٌ؟ فَقَالَ مَنْ هٰذَا ؟ فَقَالَ غُلَامٌ مِّنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَأَخَذَنِيْ فَضَمَّنِيْ وَقَالَ يَا ابْنَ أَخِيْ إِنَّهُ جَعَلَ لَهُمُ التَّسْبِيْحَ كَمَا جَعَلَ لَكُمُ النَّفْسَ أَلَسْتَ تَأْكُلُ وَتَشْرِبُ وَتَجِيْءُ وَتَذْهَبُ وَتَتَكَلَّمُ وَأَنْتَ تَتَنَفَّسُ؟ فَكَذٰلِكَ جَعَلَ لَهُمُ التَّسْبِيْحَ:(۳)

(۱) تاريخ الكبير : للبخارى: جلد: 2: صفحه: 8: رقم الحديث: 1517: دار الكتب العلميه۔
تاريخ دمشق الكبير: جلد: 9: صفحه: 296: دار الفكر بيروت۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 147: رقم الحديث: 548: دار الكتب العلميه۔
(۲) الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 264: دار الكتب العلميه۔
(۳)شعب الايمان: جلد: 1: صفحه: 318: رقم الحديث: 159: مكتبة الرشد رياض۔
كتاب العظمه: جلد: 2: صفحه: 739: رقم الحديث: 320: دار العاصمه رياض۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 147: رقم الحديث: 550: دار الكتب العلميه۔

ترجمہ:حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں میں نے حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ سے کہا یُسَبِّحُوْنَ الَّیْلَ وَ النَّھَارَ لَا یَفْتُرُوْن (رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور سستی نہیں کرتے) کیا ان کو پیغام رسالت پہنچانے اور ضرورت میں مصروف ہونا (تسبیح ادا کرنے سے) نہیں روکتا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تسبیح کو اس طرح سے مقرر کیا ہے جس طرح سے تمہارے لئے سانس کو کیا تو کھاتا، پیتا، اٹھتا، بیٹھتا، آتا، جاتا اور باتیں نہیں کرتا جب کہ تو سانس بھی لے رہا ہوتا ہے تو تسبیح بھی ان کے لئے ایسے ہی ہے۔

فرشتوں کی دعا

ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”وَھُمْ مِّنْ خَشْیَتِہٖ مُشْفِقُوْن“ (پارہ:۱۷:سورۃ الانبیاء: آیت:۲۸) اس کی تفسیر میں حضرت وہیب بن الورد فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بعض فرشتوں کی دعا یہ ہے:

رَبَّنَا مَا لَمْ تبلُغْهُ قُلُوْبَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ فَاغْفِرْهُ لَنَا يَوْمَ نقْمَتِكَ مِنْ أعْدَائِكَ: (۱)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! جہاں تک ہمارے دل تیری ہیبت کو نہیں پہنچتے اس کے متعلق ہمیں اس روز معاف فرما دے جس دن تجھے اپنے دشمنوں سے انتقام لینا ہے۔

فائدہ: یہ حضرت وہیب بن الورد (سن وفات ۱۵۳ھ) بہت اونچے درجے کے اولیاء اللہ میں ہیں یہ احادیث کے راوی بھی ہیں اور مواعظ بھی ان سے منقول ہیں۔

فرشتے نہیں سوتے

سُئِلْتُ قَدِيْمًا عَنِ الْمَلائِكةِ هَلْ يَنَامُوْنْ؟ فَاجبْتُ: بِاَنِّیْ لَمْ اَرَفِيْهِ نَقْلًا وَظَاهِرُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْن“ اِنَّهُمْ لايَنَامُوْن ثُمَّ رَاَيْتُهٗ مَنْقُوْلاً فِيْ كَلَام الامَام فَخْرُالدِيْنِ الرَّازِیْ: (۲)

ترجمہ: سوال کیا گیا کہ فرشتے سوتے ہیں یا نہیں؟ تو میں نے جواب دیا کہ میں نے اس میں کوئی منقول حل نہیں دیکھا لیکن فرمان خداوندی یُسَبِّحُوْنَ الَّیْلَ وَ النَّھَارَ لَا یَفْتُرُوْن (رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور سستی نہیں کرتے) سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ نہیں سوتے پھر میں نے یہ جواب امام فخر الدین رازی کے کلام میں منقول دیکھا ہے۔

(۱) كتاب الزهد : لابن مبارك: صفحه:101: رقم الحديث :222: دار الكتب العلميه1425هجری۔
كتاب العظمه: جلد: 2: صفحه:740: رقم الحديث:321: دار العاصمه رياض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:147: رقم الحديث:550: دار الكتب العلميه۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 264: دار الكتب العلميه۔

فرشتے تہبند کہاں تک باندھتے ہیں؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَنْ اِبْنِ عَمَرْو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِئتَزِرُوْا کَمَا رَأَیْتُ المَلائِکَۃَ تَأتَزِرُ عِنْدَ رَبِّھَا اِلٰی اَنْصَافِ سُوْقِھَا: (۱)

ترجمہ: تم اس طرح سے تہبند (شلوار چادر وغیرہ) باندھا کرو جس طرح سے میں نے فرشتوں کو دیکھا ہے وہ اپنے رب تبارک وتعالیٰ کے پاس اپنی پنڈلیوں کے درمیان تک تہبند باندھتے ہیں۔

فائدہ: تہبند کو ٹخنوں سے اوپر اور گھٹنوں کے نیچے کسی جگہ تک بھی رکھ سکتے ہیں اگر کوئی ٹخنوں سے نیچے تہبند لٹکائے گا تو جسم کا اتنا حصہ دوزخ میں جلے گا اور اگر گھٹنوں سے اوپر باندھا تو اس نے اپنا ننگ ظاہر کیا یہ بھی گناہ ہے بلکہ اپنی شلوار، جبہ، چادر وغیرہ گھٹنوں اور ٹخنوں کے درمیان تک رکھے۔

فرشتوں کی خوشبو

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ''مجموعہ'' میں دیکھا ہے کہ:

عَنْ جَعْفَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ قَالَ رِیْحُ المَلائِکَۃِ رِیْحُ الوَرْدِ وَرِیْحُ الانْبِیَاءِ رِیْحُ السَفَرْجَلِ وَلَمْ أقِفْ لَہُ عَلٰی سَنَدٍ: (۲)

ترجمہ: حضرت (امام) جعفر (صادق) بن محمد (الباقر) نے فرمایا فرشتوں کی خوشبو گلاب کے پھول جیسی ہے اور انبیاء کرام کی خوشبو ناشپاتی جیسی ہے لیکن میں اس بات کی سند سے واقف نہیں ہوا۔

(۱) کنز العمال: جلد: 15: صفحہ: 197: رقم الحدیث: 41836: دار الکتب العلمیہ۔
معجم الاوسط للطبرانی: جلد: 8: صفحہ: 13: رقم الحدیث: 7807: دار الحرمین مصر۔
مجمع البحرین فی زوائد المعجمین: جلد: 7: صفحہ: 166: رقم الحدیث: 4245: مکتبۃ الرشد ریاض۔
مجمع الزوئد: جلد: 5: صفحہ: 151: رقم الحدیث: 8518: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 275: دار الکتب العلمیہ۔

عبادت کی حالتیں

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَرْوِ بْنِ عَاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ لِعِبَادَتِهٖ أَصْنَافاً وَإِنَّ مِنْهُمُ الْمَلَائِكَةَ قِيَاماً صَافِّيْنَ مِنْ يَّوْمِ خَلْقِهِمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَلَائِكَةً رُكُوْعاً فَخُشُوْعاً مِنْ يَّوْمِ خَلْقِهِمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَلَائِكَةً سُجُوْداً مُنْذُ خَلْقِهِمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ تَجَلّٰى لَهُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَنَظَرُوْا إِلٰى وَجْهِهِ الْكَرِيْمِ قَالُوْا: سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ:(۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اپنی عبادت کے لئے کئی اقسام پر پیدا فرمایا ہے ان میں سے بعض فرشتے جب سے پیدا کئے گئے ہیں قیامت تک کے لئے صف بستہ کھڑے ہیں اور بعض فرشتے جب سے پیدا کئے گئے ہیں قیامت تک کے لئے حالت رکوع میں اپنی عاجزی کا اظہار کررہے ہیں اور کچھ فرشتے جب سے انہیں پیدا کیا گیا قیامت تک کے لئے سجدہ میں رہیں گے پس جب قیامت کا دن ہوگا تو ان کو اللہ تعالیٰ اپنی زیارت سے مشرف کرے گا تو جب وہ اللہ کریم کے چہرہ مبارک کی طرف نظر کریں گے تو کہیں گے: "سبحانك ما عبدناك حق عبادتك" تیری ذات پاک ہے ہم نے تیری اس طرح سے عبادت نہیں کی جس طرح سے کرنے کا حق تھا۔

شیطانوں کو ڈانٹنا

عَنْ يَحْيٰى بْنِ سُلَيْمِ الطَّائِفِيْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ شَيْخٍ لَّهُ قَالَ اَلْكَلِمَةُ الَّتِيْ تَزْجِرُ بِهَا الْمَلَائِكَةُ الشَّيَاطِيْنَ حِيْنَ يَسْتَرِقُوْنَ السَّمْعَ "مَاشَاءَ اللّٰهُ": (۲)

ترجمہ: حضرت یحیٰ بن سلیم طائفی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک استاد فرماتے ہیں وہ کلمہ جس سے فرشتے شیاطین کو اس وقت ڈانٹتے ہیں جب وہ باتیں چُرارہے ہوتے ہیں "ماشاء الله" ہے۔

فائدہ: یہ شیاطین آسمان کے قریب جاکر فرشتوں سے اُمورِ مستقبلہ وغیرہ کے متعلق باتیں چُراکر لاتے تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو اس وقت سے باتیں چرانے پر ان پر شہابے چھوڑے جاتے ہیں اور اس کلمہ "ماشاء اللّٰه" سے بھی فرشتے اسی وقت ڈانٹتے ہیں۔

(۱) تاریخ دمشق الکبیر: جلد: 9: صفحہ: 296: دار الفکر بیروت۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 147: رقم الحدیث: 551: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 59: رقم الحدیث: 352: دار الکتب العلمیہ۔
کتاب الزهد: لامام احمد: صفحہ: 59: رقم الحدیث: 357: دار الکتب العلمیہ۔

فرشتوں کا تخلیق کے بعد اللہ تعالیٰ سے سوال

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَ الْمَلَائِكَةَ فَاسْتَوَوْا عَلٰى أَقْدَامِهِمْ رَافِعِيْ رُءُوْسَهُمْ فَقَالُوْا: رَبَّنَا مَعَ مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ: مَعَ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى يُؤَدّٰى إِلَيْهِ ظَلَامَتُهُ: (١)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو پیدا فرمایا اور یہ اپنے سر اٹھا کر اپنے قدموں پر کھڑے ہوئے تو پوچھا اے ہمارے پروردگار! تو کس کے ساتھ ہے (یعنی کس کی حمایت کرتا ہے؟) فرمایا: مظلوم کے ساتھ ہوں یہاں تک کہ اس کا حق اسے لوٹا دیا جائے۔

چاروں سمت تسبیحِ ملائکہ

عَنْ نَوْف البَكَالِيْ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ اِذَا مَضٰى ثُلُث اللَّيْلَ بَعَثَ اللّٰهُ اَرْبَعَةَ اَفْوَاج مِنَ المَلائِكَةِ فَاَخَذَ فَوْج مِنْهُمْ بِشَرْقِي السمَاءِ وَفَوْج مِنْهُمْ بِغَرْبِي السمَاءِ وَفَوْج حَيْث الجُنُوْب وَفَوْج حَيْث يَجئُى الشمَال فَقَالَ هَؤُلاءِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَقَالَ هَؤلاءِ لاإِلٰه الا الله وَقَالَ هؤلاء: اَللّٰهُ اَكْبَرُ حَتّٰى تَصْرِخَ الدِّيُوْك مِنَ السحْرِ۔ (٢)

ترجمہ: نوف بکالی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جب رات کی تہائی گذر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کی چار فوجیں بھیجتا ہے ایک اُن میں سے آسمان کے مشرق میں ایک آسمان کے مغرب میں اور ایک جنوب کی طرف اور ایک شمال کی طرف چلی جاتی ہے اور ان میں سے ایک فوج "سبحان اللّٰہ" کہتی رہتی ہے دوسری "الحمد للّٰہ" کہتی رہتی ہے تیسری "لا الہ الا اللّٰہ" کہتی رہتی ہے چوتھی اللہ اکبر کہتی رہتی ہے یہاں تک کہ سحر کے وقت مرغ اذان دینے لگ جاتے ہیں (تو فرشتوں کا یہ عمل پورا ہو جاتا ہے)۔

(١) كتاب العظمه: جلد: 2: صفحه: 742: رقم الحديث: 324: دار العاصمه رياض
الحبائك في اخبار الملائك: صفحه: 148: رقم الحديث: 553: دار الكتب العلميه۔
(٢) كتاب العظمه: جلد: 2: صفحه: 748: رقم الحديث: 332: دار العاصمه رياض۔
الحبائك في اخبار الملائك: صفحه: 148: رقم الحديث: 554: دار الكتب العلميه۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمْ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ اِنَّ اللهَ لَمْ يُكَلِّمْ مَلَكًا قَطّ فَيَبْدَأ فَيُكَلِّمُهُ حَتىٰ يُسَبِّحُهُ وَلَايُجِيْبُوْهُ حَتّٰى يَبْدَؤهُ بِالتَّسْبِيْحِ ثُمَّ قَرَاءَ ﴿اَنْبِئُوْنِىْ بِاَسْمَآءِ هٰؤُلَاءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾ و قرأ ﴿اَهٰؤُلَاءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْن قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ﴾:(۱)

ترجمہ: حضرت زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کسی فرشتے سے بھی کلام نہیں فرماتا جب تک کہ وہ اپنے کلام کی ابتداء میں اللہ عزوجل کی تسبیح پیش نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کو فرشتے اس وقت تک جواب نہیں دیتے جب تک کہ جواب کی ابتداء تسبیح سے نہ کریں پھر انہوں نے (یہ آیات قرآنی دلیل کے طور پر) پڑھیں:

﴿اَنْبِئُوْنِىْ بِاَسْمَآءِ هٰؤُلَاءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾ و قرأ ﴿اَهٰؤُلَاءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْن قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ﴾ (سچے ہوتو ان کے نام بتاؤ) اور (فرمائے گا کیا یہ تمہیں پوجتے تھے وہ عرض کریں گے پاکی ہے تجھ کوتو ہمارا دوست ہے نہ وہ)۔

فرشتوں تک فرمانِ الٰہی کے پہونچنے کی کیفیت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اِذَا قَضَى اللّٰهُ أمرًا سَبَّحَ حَمْلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ يُسَبِّحُ اَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ أَهْلِ هٰذِهِ السَّمَاءِ ثُمَّ يُسْأَلُ اَهْلُ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ حَمْلَةَ الْعَرْشِ مَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ ثُمَّ يَسْتَخْبِرُ كُلَّ سَمَاءٍ الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى يَنْتَهِى اِلٰى هَذِهِ السَّمَاء:(۲)

(۱) كتاب العظمه: جلد:1: صفحه:468: رقم الحديث:145: دار العاصمه رياض۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه:148: رقم الحديث:555: دار الكتب العلميه۔
(۲) صحيح ابن حبان: جلد:13: صفحه:499: كتاب النجوم: رقم الحديث:6129: موسسة الرسالة بيروت۔
مسلم شريف: كتاب السلام: باب تحريم الكهانة: صفحه:1062: رقم الحديث:2229: دار طيبه رياض۔
ترمذى شريف: كتاب التفسير: باب سورة سباء: صفحه:728: رقم الحديث:3224: مكتبة المعارف رياض۔
مسند امام احمد بن حنبل: جلد:3: صفحه:373: رقم الحديث:1883: مؤسسة الرسالة بيروت۔
حلية الاولياء: جلد:3: صفحه:143: دار الكتب العلميه۔
دلائل النبوة للبيقهى: جلد:2: صفحه:236: دار الكتب العلميه۔
خلق افعال العباد للبخارى: جلد:2: صفحه:245: رقم الحديث:487: دار اطلس الخضراء رياض 1425هجرى۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه:148: رقم الحديث:556: دار الكتب العلميه۔

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ کسی بات کا فیصلہ فرماتا ہے تو عرش کو اٹھانے والے فرشتے تسبیح کہتے ہیں پھر اس آسمان والے فرشتے کہتے ہیں جو ان سے قریب ہے یہاں تک کہ اس (نچلے) آسمان والوں تک تسبیح پہنچ جاتی ہے پھر ساتویں آسمان کے فرشتے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں سے پوچھتے ہیں آپ کے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ تو وہ ان کو بتلاتے ہیں پھر ہر نچلے آسمان والے اوپر کے آسمان والوں سے پوچھتے ہیں یہاں تک کہ وہ حکم اور ارشاد اس آسمانِ دنیا تک پہنچتا ہے۔

وقتِ نزولِ وحی کی کیفیت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا تَكَلَّمَ بِالْوَحْيِ سَمِعَ أَهْلُ السَّمَاوَاتِ صِلْصِلَةً كَصِلْصِلَةِ الْحَدِيْدِ عَلَى الصَّفْوَانِ فَيَفْزَعُوْنَ فَيَخِرُّوْنَ سُجَّداً وَّظَنُّوْا أَنَّهٗ أَمْرُ السَّاعَةِ فَإِذَا فزِعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ تَنَادَوْا مَا قَالَ رَبُّكُمْ ؟ قَالُوْا: الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ:(۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ وحی فرماتا ہے تو تمام آسمانوں والے (فرشتے) زنجیر ہلنے کی آواز سنتے ہیں جیسے لوہے کی زنجیر چکنے پتھر پر (لگنے سے) بجتی ہے تو سب فرشتے گھبرا جاتے ہیں اور سجدہ میں گر جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ (شاید) اللہ تعالیٰ نے قیامت قائم ہونے کا حکم فرما دیا ہے پس جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو پوچھتے ہیں آپ کے رب عزوجل نے کیا ارشاد فرمایا تو وہ جواب دیتے ہیں (جو فرمایا ہے) حق فرمایا ہے اس کی ذات نہایت بلند اور کبریائی کی مالک ہے۔

(۱) ابو داؤد شریف: کتاب السنة: باب فی القرآن: صفحه:857: رقم الحديث:4738: مكتبة المعارف رياض۔
تفسير ابن جرير طبرى: جلد:19: صفحه:276: مركز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
تفسير درمنثور: جلد:12: صفحه:211: مركز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
فتح البارى: جلد:13: صفحه:456: دار المعرفة بيروت۔
كتاب العظمه: جلد:2: صفحه:464: رقم الحديث:144: دار العاصمه رياض۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه:148: رقم الحديث:557: دار الكتب العلميه۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يُوْفِى بِاَمْرِهٖ تَكَلَّمَ بِالْوَحْىِ فَاِذَا تَكَلَّمَ بِالْوَحْى اَخَذَتِ السموات رَجْفَةً شَدِيْدَةً خَوْفًا مِنَ اللّٰهِ فَاِذَا سَمِعَ بِذٰلِكَ اَهْلُ السَّمٰوٰات صُعِقُوْا وَخَرُّوْا لِلّٰهِ سُجدًا فَيَكُوْنُ اَوَّلُ مَنْ يَرْفَعُ رَاسَهُ جِبْرِيْلُ فَيُكَلّمُهُ اللّٰه مِنْ وَحْيِهٖ بِمَا أرَادَ فَيَنْتَهى بِهٖ جِبْرِيْلُ عَلَى المَلائِكَةِ كُلَّمَا مَرَّ بِسَمَاءٍ سَأَلَهُ أَهْلُهَا مَاذَا قَالَ رَبُّنَا يَا جِبْرِيْل ؟ فَيَقُوْلُ جِبْرِيل قَالَ الْحَقُّ وَهُوَالعَلِيُّ الْكَبِيْرُ فَيَقُوْلُوْنَ كُلُّهُمْ مِثْلَ مَا قَالَ جِبْرِيْلُ وَيَنْتَهِيْ جِبْرِيْلُ بِالْوَحْى حَيْث أمَرَهُ اللّٰه مِنَ السَّمَاءِ وَالأرْضِ:(۱)

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ کسی کام کے پورا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو وحی کے ذریعہ کلام کرتا ہے جب بھی وحی کے ذریعہ فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ کےخوف کی وجہ سے سب آسمان شدت سے کانپنے لگتے ہیں پس جب آسمانوں والے وحی اترنے کی بات سنتے ہیں تو ان کی چیخ نکل جاتی ہے اور اللہ عزوجل کے سامنے سجدہ ریز ہوجاتے ہیں (کہ شاید قیامت قائم ہونے کا حکم نہ دیدیا گیا ہو) پس سب سے پہلے جو سر اٹھاتا ہے وہ حضرت جرائیل ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے جس بات کا ارادہ ہوتا ہے اس کے متعلق ارشاد فرماتا ہے تو جب جرائیل علیہ السلام وحی لے کر فرشتوں کے پاس پہنچتے ہیں تو جس آسمان سے بھی گذرتے ہیں وہاں کے فرشتے اس کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اے جبریل (علیہ السلام) ہمارے رب عزوجل نے کیا فرمایا؟ تو جرائیل علیہ السلام جواب دیتے ہیں حق فرمایا ہے اور وہ (جھوٹ سے) بہت بلند وبالا ہے اور بڑی کبریائی کا مالک ہے تو یہ سب فرشتے بھی وہی کہتے ہیں جیسے جرائیل علیہ السلام نے کہا یہاں تک کہ حضرت جرائیل وحی لے کر وہاں پہنچتے ہیں آسمان اور زمین میں سے جہاں کا اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم فرمایا ہوتا ہے۔

(۱) كنز العمال: جلد: 2: صفحه: 17: رقم الحديث: 3025: دار الكتب العلميه۔
جمع الجوامع: جلد: 1: صفحه: 276: رقم الحديث: 2013: دار الكتب العلميه۔
مجمع الزوائد: جلد: 7: صفحه: 153: رقم الحديث: 11288: دار الكتب العلميه۔
كتاب الاسماء والصفات: جلد: 1: صفحه: 511: رقم الحديث: 435: مكتبة السوادى مصر۔
تعظيم قدر الصلوٰة: جلد: 1: صفحه: 236: رقم الحديث: 216: مكتبة الدار مدينة المنورة 1406هجرى۔
كتاب الشريعة: جلد: 3: صفحه: 1092: رقم الحديث: 668: دار الوطن رياض۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 148: رقم الحديث: 558: دار الكتب العلميه۔

وظیفہ بوقتِ پرواز

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ مَا نَهَضَ مَلَكٌ مِنْ الْأَرْضِ حَتَّى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ:(۱)

ترجمہ: حضرت صفوان بن سلیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کوئی فرشتہ بھی زمین سے اس وقت تک نہیں اڑتا جب تک کہ وہ "لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" نہیں پڑھ لیتا۔

فرشتوں کی گفتگو

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

كَلامُ أَهْلِ السَّمَوٰاتِ لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ الا بِاللّٰهِ:(۲)

ترجمہ: فرشتوں کا کلام "لاحول ولا قوة الا باللّٰه" ہے۔

(۱) ترمذی شریف: کتاب الدعوات: باب فی فضل لاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ: صفحہ: 814: رقم الحدیث: 3582: مکتبۃ المعارف
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 149: رقم الحدیث: 559: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) کنز العمال: جلد: 1: صفحہ: 230: رقم الحدیث: 1950: دار الکتب العلمیہ۔
جمع الجوامع: جلد: 5: صفحہ: 404: رقم الحدیث: 16008: دار الکتب العلمیہ:
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 149: رقم الحدیث: 560: دار الکتب العلمیہ۔

فرشتوں کی نماز

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْمُنَافِقِیْنَ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَأَنْتَ جَالِسٌ! فَقَالَ لَہُ امْضِ إِلٰی عَمَلِکَ إِنْ کَانَ لَکَ عَمَلٌ فَقَالَ مَا أَظُنُّ إِلاَّ سَیَمُرُّ عَلَیْکَ مَنْ یُّنْکِرُ عَلَیْکَ فَمَرَّ عَلَیْہِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَہُ یَا فُلاَنُ! النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَأَنْتَ جَالِسٌ! فَقَالَ لَہُ مِثْلَھَا فَوَثَبَ عَلَیْہِ فَضَرَبَہُ حَتّٰی انْتَھَرَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْفَتَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَیْہِ عُمَرُ قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ! مَرَرْتُ آنِفاً عَلٰی فُلاَنٍ وَأَنْتَ تُصَلِّیْ فَقُلْتُ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَأَنْتَ جَالِسٌ! قَالَ مُرْ إِلٰی عَمَلِکَ إِنْ کَانَ لَکَ عَمَلٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھَلاَّ ضَرَبْتَ عُنُقَہُ ؟ فَقَامَ مُسْرِعاً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عُمَرُ! ارْجِعْ فَإِنَّ غَضَبَکَ عِزٌّ وَرِضَاکَ حُکْمٌ إِنَّ لِلّٰہِ فِی السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ مَلاَئِکَۃٌ یُّصَلُّوْنَ لَہُ غِنًی عَنْ صَلاَۃِ فُلاَنٍ فَقَالَ لَہُ عُمَرُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ! وَمَا صَلاَتُھُمْ! فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ شَیْئاً فَأَتَاہُ جِبْرِیْلُ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ! سَأَلَکَ عُمَرُ عَنْ صَلاَۃِ أَھْلِ السَّمَاءِ؟ قَالَ "نعم" قَالَ: أَقْرِءْ عُمَرَ السَّلاَمَ وَأَخْبِرْہُ أَنَّ أَھْلَ السَّمَاءِ الدُّنْیَا سُجُوْدٌ إِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ یَقُوْلُوْنَ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ وَأَھْلُ السَّمَاءِ الثَّانِیَۃِ قِیَامٌ إِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ یَقُوْلُوْنَ: سُبْحَانَ رَبِّ الْعِزَّۃِ وَالْجَبَرُوْتِ! وَأَھْلُ السَّمَاءِ الثَّالِثَۃِ قِیَامٌ إِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ یَقُوْلُوْنَ: سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لاَ یَمُوْتُ: (۱)

ترجمہ: حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے اور ایک مسلمان کسی منافق کے پاس سے گزرا تو اسے کہا کہ اے فلاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے ہیں اور تو یہاں بیٹھا ہوا ہے؟ تو اس نے کہا جا اپنا کام کر تو اس نے کہا کہ ابھی تیرے پاس سے ایک گزرے گا جو تجھے بتائے گا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس سے گذرے تو اسے فرمایا اے فلاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے ہیں اور تو یہاں بیٹھا ہوا ہے؟ تو اس نے کہا جا اپنا کام کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے خوب مارا اور مسجد میں چلے گئے پھر یہ واقعہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تو نے اس کی گردن کیوں نہیں ماردی؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ جلدی سے اٹھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عمر (رضی اللہ عنہ)! لوٹ آ تیرا غصہ قابل تعریف ہے اور تیری خوشنودی (میرا) حکم ہے۔ ساتوں آسمان کے فرشتے اللہ عزوجل کی نماز ادا کرتے ہیں وہ (اللہ کریم) اس کی نماز کا محتاج نہیں ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ان کی نماز کیسی ہے؟ تو آپ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ آپ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور (حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے) عرض کیا آپ (میری طرف سے) عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کہیں اور یہ بتلا دیں کہ پہلے آسمان کے فرشتے قیامت تک حالتِ سجدہ میں ہیں جو "سبحان ذی الملك و الملکوت" کی تسبیح کرتے ہیں اور

(۱) کنز العمال: جلد: 12: صفحہ: 268: رقم الحدیث: 35861: دار الکتب العلمیہ۔
تاریخ دمشق الکبیر: جلد: 37: صفحہ: 186: دار الفکر بیروت۔
مستدرك للحاكم: جلد: 3: صفحہ: 99: رقم الحدیث: 4563: دار الحرمین مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 149: رقم الحدیث: 561: دار الکتب العلمیہ۔

دوسرے آسمان کے فرشتے حالت قیام میں ہیں جو"سبحان ذی العزۃ و الجبروت "کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور تیسرے آسمان والے بھی قیام میں ہیں جو"سبحان الحی الذی لایموت"کی تسبیح پڑھتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ لِلّٰهِ فِیْ سَمَائِهٖ مَلَائِکَةٌ خُشُوْعًا لا یَرْفَعُوْنَ رُؤُوْسَهُمْ حَتی تَقُوْمَ السَّاعَةِ فَاِذَا قَامَتِ السَّاعَةَ رَفَعوْا رُؤُوْسَهُمْ قَالُوْا:رَبَّنَا مَاعَبَدْنَاكَ حَقّ عِبَادَتِكَ وَاِنَّ لِلّٰهِ فِیْ سَمَائِهِ الثَّانِيَةِ مَلَائِکَةٌ سُجُوْدًا لا یَرْفَعُوْن رُؤُوْسَهُمْ حَتى تَقُوْم السَّاعَة فَاِذَا قَامَتِ السَّاعَة رَفعوْا رُؤُوْسَهُمْ وَ قَالُوْا:سُبْحَانَك مَا عَبَدْنَاكَ حَقّ عِبَادَتِكَ وَاِنَّ لِلّٰهِ فِی سَمَائِهِ الثَّالِثَةِ مَلائِکة رُکُوْعًا لا یَرْفعوْن رُؤُوْسَهُمْ حَتى تَقُوْم السَّاعَةِ فَاِذَا قَامَت السَّاعَة رَفَعوْا رُؤُوْسَهُمْ وَقَالُوْا:سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقّ عِبَادَتِكَ فَقَالَ عُمَرُ:وَمَا یَقُوْلُوْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أمَّا أهْلُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُوْن:سُبْحَانَ ذِیْ الْمُلْكِ وَ الْمَلَكُوْتِ وَ اَمَّا اَهْلُ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَيَقُوْلُوْنَ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِیْ لایَمُوْتُ: (۱)

ترجمہ: آسمان میں اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتہ ایسے ہیں جو (سر جھکا کر) خشوع کی حالت میں کھڑے ہیں اپنے سروں کو نہیں اٹھاتے یہاں تک کہ قیامت قائم ہوجائے گی بس جب قیامت قائم ہوگی تو سر اٹھا کر کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم نے تیری اس طرح سے عبادت نہیں کی جس طرح سے عبادت کرنے کا حق تھا اور اللہ عزوجل کے دوسرے آسمان میں بھی کچھ فرشتے ایسے ہیں جو سجدہ کی حالت میں پڑے ہیں وہ بھی اپنے سر نہیں اٹھاتے یہاں تک کہ قیامت قائم ہوجائے گی پس جب قیامت قائم ہوگی تو یہ اپنے سر اٹھائیں گے اور عرض کریں گے کہ (اے باری تعالیٰ!) تیری ذات پاک ہے ہم نے تیری عبادت اس طرح سے نہیں کی جس طرح سے تیری عبادت کرنے کا حق تھا، اور اللہ عزوجل کے تیسرے آسمان میں بھی کچھ فرشتے ایسے ہیں جو حالت رکوع میں ہیں وہ بھی اپنے سر نہیں اٹھاتے یہاں تک کہ قیامت قائم ہوجائے گی پس جب قیامت قائم ہوگی تو اپنے سر اٹھائیں گے اور کہیں گے (اے باری تعالیٰ!) تیری ذات پاک ہے ہم نے تیری اس طرح سے عبادت نہیں کی جس طرح سے تیری عبادت کرنے کا حق تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ کیا پڑھتے ہیں فرمایا آسمان دنیا والے تو یہ کہتے ہیں:"سبحان ذی الملك و الملكوت"اور تیسرے آسمان والے کہتے ہیں "سبحان الحی الذی لا یموت"۔

(۱)شعب الایمان: جلد: 1: صفحہ: 324: رقم الحدیث: 164: مکتبۃ الرشد ریاض۔
مستدرك للحاکم: جلد: 3: صفحہ: 100: رقم الحدیث: 4563: دار الحرمین مصر۔
کتاب العظمہ: جلد: 3: صفحہ: 994: رقم الحدیث: 515: دار العاصمہ ریاض۔
تعظیم قدر الصلوٰۃ: امام مروزی: جلد: 1: صفحہ: 262: رقم الحدیث: 256: مکتبۃ الدار مدینۃ المنورۃ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 150: رقم الحدیث: 562: دار الکتب العلمیہ۔

ساتوں آسمان کے فرشتوں کی تسبیحات

عَنْ لُوْط بِنْ اَبِیْ لُوْط رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ تَسْبِیْحَ اَھْلِ سَمَاءِ الدنیا سُبْحَانَ رَبِّنَا الاعْلٰی: وَالثَّانِیَۃ:سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی :وَ الثَّالِثَۃ :سُبْحَانَہٗ وَبِحَمْدِہٖ وَالرابِعَۃ :سُبْحَانَہٗ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ الا بِاللّٰہِ وَالخَامِسَۃ:سُبْحَانَہٗ یُحْیِی المَوْتٰی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَئیٍ قَدِیْرٌ وَالسَّادِسَۃ :سُبْحَانَ المَلِکِ القُدُّوْس وَالسَّابِعَۃ :سُبْحَانَ الذی مَلاء السَّمٰوات السَّبْع وَالارْضِیْنَ السَّبْع عِزَّۃً وَوَقارًا:(۱)

ترجمہ:حضرت لوط بن ابی لوط رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ پہلے آسمان والوں کی تسبیح "سبحان ربنا الاعلی" ہے اور دوسرے آسمان والوں کی "سبحانہ و تعالی" ہے اور تیسرے آسمان والوں کی "سبحانہ و بحمدہ" ہے اور چوتھے والوں کی "سبحانہ لاحول و لا قوۃ الا باللّٰہ" ہے اور پانچویں والوں کی "سبحانہ یحی الموتی وھو علٰی کل شئ قدیر" ہے اور چھٹے والوں کی "سبحان الملک القدوس" ہے اور ساتویں والوں کی "سبحان الذی ملا السموات السبع و الارضین السبع عزۃ و وقارا" ہے۔

صف بستہ فرشتوں کی تسبیحات

عَنْ خَالِدِ بِنْ مَعْدَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ :اِنَّ لِلّٰہِ مَلائِکۃ صُفُوْفاً یَقُوْلُ اَوَّلُھُمْ سُبْحَانَ المَلِکِ ذِیْ المُلْکِ وَیَقُوْلُ الذِیْ یَلِیْہِ سُبْحَانَ ذِیْ العِزَّۃِ وَالْجَبَرُوت :وَیَقُوْلُ الذِیْ یَلِیْہِ سُبْحَانَ الحَیِّ الذِیْ لا یَمُوْت وَیَقُوْلُ الْذِیْ یَلِیْہِ سُبْحَانَ الْذِیْ یمیت الْخَلائِقَ وَلایَمُوْت فَھُمْ صُفُوْفٌ وَمَلائِکۃٌ مَصْفُوْفَۃٌ بَعْضُھَااِلٰی بَعْض ترْعَد فَرَائِصَھُمْ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ مَانَظَرُوْااَحَدٌ مِنْھُمْ اِلٰی وَجْہِ صَاحِبِہ وَلایَنْظُرُ اِلَیْہِ اِلٰی یَوْمِ القِیَامَۃِ:(۲)

ترجمہ:حضرت خالد بن معدان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فرشتے صف بستہ ہیں پہلی صف والے کہتے ہیں "سبحان الملک ذی الملک" اور اس کے بعد والے کہتے ہیں "سبحان ذی العزۃ و الجبروت" اور اس کے بعد والے کہتے ہیں "سبحان الذی یمیت الخلائق و لایموت" اور اس کے بعد والے کہتے ہیں "سبحان الحی الذی لایموت" اور صف بستہ ہی رہتے ہیں اور بعض فرشتے وہ ہیں جنہوں نے اپنے آمنے سامنے صفیں بنائی ہوئی ہیں اللہ عزوجل کے خوف سے ان کے جوڑ جوڑ کانپتے ہیں ان میں سے کسی ایک نے بھی اپنے ساتھی کے چہرے کو نہیں دیکھا اور نہ ہی قیامت تک اس کی طرف دیکھے گا۔

(۱)کتاب العظمہ:جلد:3:صفحہ:535:رقم الحدیث:1017:دار العاصمہ ریاض۔
الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ:150:رقم الحدیث:563:دار الکتب العلمیہ۔
(۲)کتاب العظمہ:جلد:3:صفحہ:536:رقم الحدیث:1018:دار العاصمہ ریاض۔
الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ:151:رقم الحدیث:564:دار الکتب العلمیہ۔

ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کی ڈیوٹیاں اور صورتیں

حضرت ابوبکر بن عبداللہ بن ابی جہم سے مروی ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَجَعَلَهَا سَقْفاً مَحْفُوْظاً وَجَعَلَ فِيْهَا حرْسًا شَدِيْداً وَشَهْبًا سَاكِنُهَا مِنَ الْمَلائِكَةِ أُوْلِيْ أَجْنِحَةٍ مَثْنٰى وَثلاث وَرُبَا ع فِيْ صُوْرَةِ الْبَقَرِ مِثْلَ عَدَدِ النُّجُوْمِ لا يَفْتَرُوْن مِنَ التَّسْبِيْح وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ وَأَمَّا السَّمَاء الثَّانِيَة فَسَاكنُهَا عَدَدِ القَطْرِ فِيْ صُوْرَةِ العَقْبَانِ لا يَسْأمُوْنَ وَلا يَفْتَرُوْنَ وَلا يَنَامُوْنَ مِنهَا يَنْشَقُّ السِّحَاب حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ تَحتِ الخَافِقَيْنِ فَيَنْتَشِرُ فِيْ جَوِّ السَّمَاءِ مَعَهُ مَلائِكَةٌ يُصَرِّفُوْنَهُ حَيْث امَرُوْا بَدَء صَلَوَاتِهِم التَّسْبِيْح وَلَتُسَبيحهُمْ تَخْوِيْف وَاَمَّا السَّمَاء الثَّالِثَة سَاكِنُهَا عَدَدِ الرَّمْلِ فِيْ صُوْرَةِ النَّاسِ مَلائِكَةٌ يجَأرُوْنَ اِلى اللّٰهِ اللَيْل وَالنَّهَار وَأمَّا السَّمَاء الرَّابِعَة فَسَاكِنُهَا عَدَدِ أوْرَاقِ الشَّجَرِ صَافُّوْنَ مَنَاكِبَهُمْ فِيْ صُوْرَةِ الْحُوْرِ الْعِيْنِ مِنْ بَيْنَ رَاكِع وَ سَاجِد تَبْرق سَبّحَات وُجُوْهَهُمْ مَا فِيْ السَّمَوَات السَّبْع وَالأرْضِ السَّابِعَة وَأمَّا السَّمَاء الْخَامِسَة فَإنَّ عَدَدَهَا يَضْعَفُ عَلَى سَائِرِ الْخَلْقِ فِيْ صُوْرَةِ النُّسُرِ مِنْهُمُ الكِرَامُ الْبَرَرَةُ وَالعلَمَاء السَّفَرَة وَأمَّا السَّمَاء السَّادِسَة فَحِزْبُ اللّٰهِ الْغَالِبُ وَجُنْدُهُ الأعْظَمُ فِيْ صُوْرَةِ الخَيْلِ الْمُسَوَّمَة وَأمَّا السَّمَاء السَّابِعَة فَفِيْهَا المَلائِكَةُ الْمُقَرَّبُوْن وَالَّذِيْنَ يَرْفَعُوْنَ الأعْمَالَ فِيْ بُطُوْنِ الصُحُفِ وَيُحفظُوْنَ الْخَيْرَاتَ فَوْقَهَا حَمْلَةُ الْعَرْشِ الكُرُوْبِيُّوْن:(۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے آسمانِ دنیا کو پیدا فرمایا تو اسے محفوظ چھت بنا دیا اور اس میں حفاظت کے لئے طاقتور محافظ اور شہابے رکھ دیئے اس کے باشندگان دو دو تین تین اور چار چار پروں والے بیل کی شکل کے فرشتے ہیں جن کی تعداد ستاروں کے برابر ہے جو (تسبیح پڑھتے ہوئے) اکتاتے ہیں اور نہ (اس میں) وقفہ کرتے ہیں اور نہ ہی وہ سوتے ہیں اسی (دوسرے) آسمان سے بادل ظاہر ہوتے ہیں جو آسمان کے کناروں کے نیچے سے نکل کر (نچلے) آسمان کی فضاء میں منتشر ہو جاتے ہیں ان کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں جو ان کو وہیں پر لے کر جاتے ہیں جہاں پر لے جانے کا حکم دیا جاتا ہے ان کی ابتدائی آواز تسبیح ہوتی ہے جو ان بادلوں کے لئے دھمکی بھی ہوتی ہے اور تیسرے آسمان کے رہنے والے (فرشتے)

(۱) كتاب العظمه: جلد:3: صفحه:1055: رقم الحديث:572: دار العاصمه رياض۔
الحبائك في اخبار الملائك: صفحه:151: رقم الحديث:565: دار الكتب العلميه۔

ریت (کے ذرات) کے برابر انسانوں کی صورت میں ہیں جو اللہ تعالیٰ سے رات دن پناہ طلب کرتے رہتے ہیں اور چوتھے آسمان کے رہنے والے درختوں کے پتوں کے برابر ہیں جنہوں نے اپنے کندھے ایک دوسرے سے ملائے ہوئے ہیں ان کی شکل وصورت حورعین کی طرح ہے بعض تو رکوع کی حالت میں ہیں اور بعض سجدہ کی حالت میں ہیں ان کے مونہہ کی تسبیحات سے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں کے درمیان نورانیت چمکتی ہے پانچویں آسمان کے رہنے والے فرشتے تمام مخلوق (جانداروں) سے دوگنے ہیں ان کی شکل گدھ کی ہے (جو پرندوں کا بادشاہ کہلاتا ہے) ان میں سے کچھ بڑے درجہ کے ہیں اور بعض واقف کار (احکام واعمال) لکھنے والے ہیں چھٹے آسمان میں رہنے والے فرشتے اللہ عزوجل کی غالب رہنے والی جماعت ہے اور اس کا لشکر اعظم ہے جو نشان زدہ گھوڑوں کی شکل میں ہیں اور ساتویں آسمان کے فرشتے مقرب فرشتے ہیں اور وہ فرشتے بھی ہیں جو اعمال کو صحیفوں کے درمیان میں رکھ کر اوپر کو پہنچاتے اور اچھے کاموں کی حفاظت کرتے ہیں ان کے اوپر عرش خداوندی کو اٹھانے والے فرشتے ہیں جن کو کروبیون کہا جاتا ہے۔

فائدہ: ساتویں آسمان سے اوپر کروبیون فرشتوں کے درمیان بھی کئی مقامات ہیں مثلاً ملاً اعلی، حظیرۃ القدس وغیرہ یہاں کے فرشتوں کا ذکر دوسری روایات میں ہے۔

قبل از آدم علیہ السلام حاجی فرشتے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرْظِيِّ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ: حَجَّ آدمُ عَلَيْهِ السَّلام فَلَقِيَتْهُ المَلائِكَةُ فَقَالُوْا: بَرَّ حَجُّكَ يَا آدَمُ لَقَدْ حَجَجْنَا قَبْلَكَ بِألْفَي عَامٍ۔ (۱)

ترجمہ: حضرت محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت آدم علیہ السلام نے حج کیا تو ان سے فرشتوں نے ملاقات کی اور بتلایا کہ اے آدم! آپ کا حج قبول ہو چکا ہے ہم نے آپ سے دو ہزار سال قبل حج (بیت اللہ) کیا تھا۔

(۱) اخبار مکۃ: امام ابولید الازرقی: صفحہ:83: رقم الحدیث:26: مکتبہ الاسدی مصر 1424ھجری۔
تفسیر درمنثور: جلد:1: صفحہ:301: مرکز ھجر للبحوث والدراسات مصر۔
دلائل النبوۃ: جلد:2: صفحہ:45: دار الکتب العلمیہ۔
کتاب العظمہ: جلد:5: صفحہ:1565: رقم الحدیث:1033: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:152: رقم الحدیث:566: دار الکتب العلمیہ۔

اکیلے نمازی کے فرشتے مقتدی

عَنْ سَلْمَان الفَارِسِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِذَاکَانَ الرَّجُلُ فِیْ اَرْضٍ فَاَقَامَ الصَّلوٰۃَ صَلَّی خَلْفَہُ مَلَکَانِ فَاِنْ اَذَّنَ وَاَقَامَ صَلَّی خَلْفَہُ مِنَ المَلائِکَۃِ مَا لایرٰی طَرْفَاہُ یَرْکَعُوْنَ بِرُکُوْعِہٖ وَیَسْجُدُوْنَ بِسُجُوْدِہٖ وَیُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی دُعَائِہٖ:(۱)

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر کوئی آدمی کسی علاقے میں (اکیلا) ہو اور نماز کی اقامت کہے تو دو فرشتے اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور اگر اس نے اذان بھی دی اور اقامت بھی کہی تو اس کے پیچھے اتنے زیادہ فرشتے نماز پڑھتے ہیں جن کی صفوں کے کنارے تک نظر نہیں آتے یہ اس کے رکوع کرتے وقت رکوع کرتے ہیں اس کے سجدہ کرتے وقت سجدہ کرتے ہیں اور اس کی دعا کے وقت آمین کہتے ہیں۔

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ قَالَ إِذَا أَقَامَ الرَّجُلُ الصَّلَاۃَ وَھُوَ فِیْ فُلاۃٍ مِنْ الارْضِ صَلَّی خَلْفَہُ مَلَکَانِ فَإِذَا اَذَّنَ وَأَقَامَ صَلَّی خَلْفَہُ مِنَ الْمَلائِکَۃ اَمْثَال الْجِبَالِ:(۲)

ترجمہ: حضرت سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی کسی جنگل میں نماز کے لئے تکبیر کہے گا تو اس کے پیچھے دو فرشتے نماز ادا کرتے ہیں اور اگر اس نے اذان بھی دی اور تکبیر بھی کہی تو اس کے پیچھے پہاڑوں کی تعداد کے برابر فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔

فائدہ: جب کوئی آدمی اکیلا کہیں سفر کر رہا ہو اور نماز کا وقت آجائے اسے چاہیئے کہ اذان دے دے تو اس کی برکت سے اس کے ساتھ فرشتے بھی نماز ادا کریں گے اور اگر کوئی اور آدمی نماز پڑھنے والا وہاں پر ہوگا تو وہ بھی اس کے ساتھ شریک ہو سکے گا لیکن اذان اور تکبیر اکیلے امامت کی نسبت سے کہنا ہمارے علماء احناف کے نزدیک درست نہیں اور نہ ہی جماعت کا ثواب ہوگا کیونکہ جماعت کا ثواب انسانوں کی جماعت کے ساتھ مخصوص ہے (واللّٰہ اعلم) ویسے فضیلت کے لحاظ سے روایت مذکورہ خوب ہے۔ (اُویسی غفرلہٗ)

(۱) سنن کبری: للبیہقی: جلد: 1: صفحہ: 597: رقم الحدیث: 1908: دار الکتب العلمیہ۔
مصنف ابن ابی شیبہ: جلد: 2: صفحہ: 34: رقم الحدیث: 2289: مکتبۃ الرشد ریاض۔
الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ: 152: رقم الحدیث: 567: دار الکتب العلمیہ۔
کنز العمال: جلد: 7: صفحہ: 281: رقم الحدیث: 20927: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) کنز العمال: جلد: 8: صفحہ: 165: رقم الحدیث: 23218: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ: 152: رقم الحدیث: 568: دار الکتب العلمیہ۔

مسجد کے اگلے حصہ میں نمازی فرشتے

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰن بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ دَخَلَ حَابِسُ بْن سَعْدٍ الْمَسْجِدَ فِیْ السَّحَرِ وَکَانَتْ لَہُ صُحْبَۃٌ فَرَأی النَّاسَ یُصَلُّوْنَ فِیْ صُفَّۃِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اِنَّ الْمَلائِکَۃَ تُصَلّی فِیْ السَّحَرِ فِیْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدْ:(۱)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عامر فرماتے ہیں کہ حضرت حابس بن سعد رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں سحر کے وقت تشریف لائے تو انہوں نے لوگوں کو دیکھا جو مسجد کے صفہ (سایہ دار چبوترہ) میں نماز پڑھ رہے تھے تو فرمایا فرشتے سحر کے وقت مسجد کے اگلے حصہ میں نماز پڑھتے ہیں۔

نمازِ فجر اور فرشتے

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّہٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ لِصَلٰوۃِ الْفَجْرِ أَنَّہٗ رَأی قَوْمًا قَدْ أَسْنَدُوا ظُھُورَھُمْ إِلَی الْقِبْلَۃِ بَیْنَ أَذَانِ الْفَجْرِوَالإِقَامَۃِ فَقَالَ: لَا تَحُولُوا بَیْنَ الْمَلائِکَۃِ وَبَیْنَ صَلاتِھَا فَإِنَّ ھَاتَیْنَ الرَّکْعَتَیْنِ صَلٰوۃُ الْمَلا ئِکَۃِ:(۲)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فجر کی نماز کے لئے مسجد میں تشریف لائے تو کچھ لوگوں کو دیکھا جنھوں نے قبلہ کی طرف اپنی پشت کی ہوئی ہے تو فرمایا: فرشتوں کے سامنے سے ہٹ جاؤ پھر فرمایا فرشتوں کے اور ان کی نماز کے درمیان پردہ نہ بنو کیونکہ (فجر کی) یہ دو رکعتیں فرشتوں کی نماز ہے۔

عَنْ إِبْرَاھِیم النَّخْعِیْ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ قَالَ کَانُوْایَکْرَھُوْنَ التَّسَانُدَ إِلٰی القِبْلَۃِ بَعْدَ رَکْعَتِی الْفَجْرِ:(۳)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فجر کی دو رکعتوں (فرضوں) کے بعد قبلہ کی طرف ٹیک لگانے کو اسلاف ناپسند کرتے تھے۔

(۱) مسند امام احمد بن حنبل: جلد:28: صفحہ:176: رقم الحدیث: 16972: مو سسۃ الرسالۃ:
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:153: رقم الحدیث:572: دار الکتب العلمیہ۔
معجم کبیر: للطبرانی: جلد:4: صفحہ:32: رقم الحدیث:3564: مکتبۃ ابن تیمیہ مصر۔
(۲) مصنف ابن ابی شیبہ: جلد:3: صفحہ:166: رقم الحدیث:6495: مکتبۃ الرشد ریاض۔
مصنف عبدالرزاق: جلد:3: صفحہ:61: رقم الحدیث:4799: المکتب الاسلامی بیروت۔
معجم کبیر: للطبرانی: جلد:9: صفحہ:215: رقم الحدیث:8945: مکتبہ ابن تیمیہ مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:153: رقم الحدیث:573: دار الکتب العلمیہ۔
(۳) مصنف ابن ابی شیبہ: جلد:3: صفحہ:165: رقم الحدیث:6492: مکتبۃ الرشد ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:153: رقم الحدیث:574: دار الکتب العلمیہ۔

فرشتوں کے لئے نماز افضل ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَمْ يَفْتَرِضْ شَيْأً أَفْضَلُ مِنَ التَّوْحِيْدِ وَالصَّلاةِ وَلَوْ كَانَ شَیٔ أَفْضَلُ مِنْهُ لا فْتَرَضَهُ عَلَى مَلائِكَتِهِ مِنْهُمْ رَاكِع وَمِنْهُمْ سَاجِد:(١)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے توحید اور نماز سے بڑھ کر کوئی چیز فرض نہیں فرمائی اگر کوئی چیز اس (نماز) سے افضل ہوتی تو اسے اپنے فرشتوں پر فرض فرماتا ان میں سے کوئی تو رکوع اور کوئی سجدہ میں ہے۔

فرشتوں کی دعا نمازیوں کے لئے

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ لاتَزَالُ الْمَلائِكَةُ تُصَلّی عَلَى الانْسَانِ مَادَامَ أَثَرَ السُّجُوْدِ فِيْ وَجْهِهِ:(٢)

ترجمہ: حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب تک سجدہ کا نشان انسان کے چہرے پر باقی رہتا ہے تب تک فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا فرماتے رہتے ہیں۔

فائدہ: اس سے سجدہ کا وہ نشان مراد ہے جو بار بار نماز ادا کرنے سے ماتھے پر ظاہر ہو جاتا ہے (زبردستی رگڑنے سے پیدا ہونے والے نشانات مراد نہیں۔) یا سجدہ کرنے سے زمین کا یا چٹائی وغیرہ کا نشان مراد ہے یا مذکورہ قسم کے دونوں نشانات مراد ہیں۔

(١) كنز العمال: جلد:7: صفحه:127: رقم الحديث:19034: دار الكتب العلميه۔
الفردوس بمأثور الخطاب: جلد:1: صفحه:165: رقم الحديث:610: دار الكتب العلميه۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:153: رقم الحديث:575: دار الكتب العلميه۔
(٢) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:153: رقم الحديث:576: دار الكتب العلميه۔

فرشتوں کی نمازِ تہجد

عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ سَيَّارَ بْنَ سَلَامَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ أنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَقَطَ عَلَيْهِ رَجُل مِنَ الْمُهَاجِرِيْن وَعُمَرُ يَتَهَجَّدُ مِنَ اللَّيْلِ يَقْرَاءُ بِفَاتِحَةِ الكِتَاب لايَزِيْدُ عَلَيْهَا وَيُكَبِّرُ وَيُسَبِّحُ وَيَسْجُد فَلَمَّا أَصْبَحَ الرَّجُلُ ذَكَرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ أَلَيْسَتْ تِلْكَ صَلٰوةُ المَلائِكَةِ:(۱)

ترجمہ: حضرت سیار بن سلامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر مہاجرین کا ایک آدمی گر گیا جب کہ وہ رات کو تہجد کی نماز ادا کر رہے تھے جس میں آپ سورۃ فاتحہ پڑھ رہے تھے اس کے علاوہ کچھ نہیں پڑھتے تھے تکبیر بھی کہتے تھے تسبیح بھی کہتے تھے اور سجدہ بھی کرتے تھے جب صبح ہوئی تو گرنے والے آدمی نے اپنی بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان فرمائی تو حضرت عمر نے فرمایا یہ (تہجد کی نماز) فرشتوں کی نماز نہیں ہے؟ (تو جب یہ فرشتوں کی نماز ہے تو ان کی طرح پورے سکون اور توجہ سے نماز پڑھنی چاہئے اس لئے میں بھی اس پر عمل کر رہا تھا اس لئے مجھے تمہارے مجھ پر گرنے کا علم نہ ہوا)۔

قرآن خواں مسلمان کے منہ سے منہ ملانے والے فرشتے

عَنْ عَلِی بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ جَاءَهُ المَلِكُ يَسْمَعُ وَيَدْنُوْ حَتّٰى يَضَعَ فَاهُ عَلَى فِيْهِ شَهْوَةً لِمَا يَتْلُوْ:(۲)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم مسواک ضرور کیا کرو کیونکہ جب انسان نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے جو اس کی آواز کو سنتا اور اس کے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کی تلاوت سننے کی زبردست خواہش کی وجہ سے اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے۔

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:153: رقم الحديث:577: دار الكتب العلميه۔
فضائل القرآن: امام ابو عبيد: جلد:1: صفحه:315: رقم الحديث:186: مطبعة فضالة المغرب 1415هجری۔
تفسير درمنثور: جلد:1: صفحه:23: مركز هجر للبحوث والدراسات مصر۔
(۲) شعب الايمان: جلد:3: صفحه:449: رقم الحديث:1937: مكتبة الرشد رياض۔
مصنف عبدالرزاق: جلد:2: صفحه:487: رقم الحديث:4184: المكتب الاسلامی بيروت۔
كشف الاستار: جلد:1: صفحه:242: رقم الحديث:496: مؤسسة الرسالة بيروت۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:153: رقم الحديث:578: دار الكتب العلميه۔
مصنف ابن ابی شيبه: جلد:1: صفحه:310: رقم الحديث:1809: مكتبة الرشد رياض۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا قَامَ أحَدُ كُمْ يُصَلِّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَسْتَك فَإنَّ أحَدَكُمْ اِذَا قَرَأَ فِىْ صَلاتِهٖ وَضَعَ مَلَكٌ فَاهُ عَلَى فِيْهِ وَلا يَخْرُجُ مِنْ فِيْهِ شَئٌ اِلَّا دَخَلَ فَمَ الْمَلَكِ:(۱)

ترجمہ: تم میں سے جب کوئی رات کو (تہجد) کی نماز پڑھے تو اسے چاہئے کہ مسواک کر لے کیونکہ تم میں سے جب کوئی اپنی نماز میں تلاوت کرتا ہے تو ایک فرشتہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے پس کوئی شئے بھی اس کے منہ سے نہیں نکلتی مگر فرشتے کے منہ میں داخل ہوتی ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں نماز سے تہجد کی نماز مراد ہوگی کیونکہ جب آدمی نیند میں ہوتا ہے تو اس کے معدہ کے بخارات اس کے منہ تک بھی آتے ہیں جس کی وجہ سے اس کے منہ میں بدبودار لعاب کی تہہ جم جاتی ہے اور اس سے دانتوں اور زبان سے باہر کو بدبو نکلتی ہے چونکہ انسان تہجد کی نماز سے پہلے تھوڑا بہت سو چکا ہوتا ہے اس لئے اس کو اس کا حکم دیا گیا ورنہ اس موقع پر اگر نماز عشاء مراد ہو تو اس کی کیا خصوصیت ہے یوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے ساتھ مسواک کا ارشاد فرمایا ہے۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلاةِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ مِنَ الْغَمَرِ فَاِنَّهُ لَيْسَ شَئ أشَدَّ عَلَى المَلِكِ مِنْ رِيْحِ الْغَمَرِ مَا قَامَ عَبْدٌ اِلٰى صَلاةٍ قَطّ اِلَّا اِلْتَقَمَ فَاهُ مَلَكٌ وَلا يَخْرُجُ مِنْ فِيْهِ ايَةٌ اِلَّا فِىْ فِيْهِ الْمَلَكِ:(۲)

ترجمہ: تم میں سے جب کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو تو اپنا ہاتھ (سالن کی) چکناہٹ سے دھولے کیونکہ (نماز کے) فرشتہ کے لئے گوشت (وغیرہ) کی چکناہٹ سے زیادہ تکلیف دہ چیز کوئی نہیں ہے جب بھی انسان نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے منہ کے بالکل قریب ہو جاتا ہے کوئی آیت بھی اس کے منہ سے نہیں نکلتی مگر (سیدھی) فرشتہ کے منہ میں جاتی ہے۔

فائدہ: ان تینوں روایات سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک کے لئے تلاوت کے لئے منہ کو صاف رکھا جائے تاکہ پڑھنے والے سے فرشتہ کو اذیت نہ ہو۔

(۱) شعب الایمان: جلد 3: صفحہ 449: رقم الحدیث 1938: مکتبۃ الرشد ریاض۔
فیض القدیر: للمناوی: جلد 1: صفحہ 412: رقم الحدیث 780: دار المعرفۃ بیروت 1391ھجری۔
جمع الجوامع: جلد 1: صفحہ 231: رقم الحدیث 1652: دار الکتب العلمیہ۔
کنز العمال: جلد 9: صفحہ 138: رقم الحدیث 26173: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ 154: رقم الحدیث 579: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) کنز العمال: جلد 7: صفحہ 214: رقم الحدیث 20101: دار الکتب العلمیہ۔
جمع الجوامع: جلد 1: صفحہ 330: رقم الحدیث 2436: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ 154: رقم الحدیث 580: دار الکتب العلمیہ۔

کعبہ کا طواف کرنے والے فرشتے

حضرت مقاتل رحمۃ اللہ علیہ مرفوعاً بیان فرماتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

سُمِّی الْبَیْتَ الْمَعْمُوْرِ لِاَنَّهٗ یُصَلِّی فِیْهِ كُلّ یَوْم سَبْعُوْنَ اَلْفِ مَلكٍ ثُمَّ یَنْزِلُوْن اِذَا اَمْسَوْا فَیَطُوْفُوْن بِالْكَعْبَةِ ثُمَّ یُسَلِّمُوْنَ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ یَنْصَرِفُوْنَ فَلَا تَنَالُهُم النَّوْبَةِ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَة: (۱)

ترجمہ: (فرشتوں کی عبادت گاہ کا) نام اس لئے بیت المعمور (آباد گھر) رکھا گیا کہ اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز ادا کرتے ہیں جب شام ہوتی ہے تو یہ (بیت المعمور سے) اتر کر بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں پھر (روضہ اطہر پر حاضر ہوکر) حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر سلام پیش کرتے ہیں اس کے بعد واپس ہوجاتے ہیں پھر قیامت تک ان کی باری نہیں آئے گی۔

فائدہ: بیت المعمور ساتوں آسمانوں سے اوپر بالکل کعبہ شریف کے بالمقابل فرشتوں کی عبادت گاہ کا نام ہے حضرت کعب کی سابقہ روایت میں جن ستر ہزار فرشتوں کا تذکرہ ہے اس روایت میں بھی یہی فرشتے مراد ہیں جو بیت المعمور سے اتر کر پہلے کعبہ شریف کا طواف کرتے ہیں پھر روضہ اقدس پر حاضری دیتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ أَوَّلَ مَنْ لَبَّی الْمَلَائِكَةُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنِّی جَاعِلٌ فِیْ الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْا أَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَاءَ قَالَ فَرَادُّوْهُ فَاَعْرَضَ عَنْهُمْ فَطَافُوْا بِالْعَرْشِ سِتَّ سِنِیْنَ یَقُوْلُوْنَ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ اِعْتِذَارًا اِلَیْكَ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَیْكَ: (۲)

ترجمہ: سب سے پہلے جس نے "لبیک" کہی وہی فرشتے ہیں اللہ عزوجل نے (ان سے) ذکر کیا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں انہوں نے عرض کیا تو اس میں اس (مخلوق) کو پیدا کرے گا جو اس میں خون بہائے گی اور اللہ تعالیٰ سے اس بارے میں تکرار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے اعراض فرمالیا تو فرشتوں نے چھ سال تک عرش کا طواف کیا اور کہنے لگے ہم حاضر ہیں ہم حاضر ہیں ہم تجھ سے معذرت چاہتے ہیں ہم حاضر ہیں ہم حاضر ہیں تجھ سے اپنے قصور کی معافی مانگتے ہیں تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔

(۱) اخبار مكة المكرمكة: امام ازرقی: جلد: 1: صفحه: 90: رقم الحدیث: 34: مكتبة الاسدی۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 133: رقم الحدیث: 489: دار الكتب العلمیه۔
(۲) تفسیر درمنثور: جلد: 1: صفحه: 246: مركز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 183: رقم الحدیث: 680: دار الكتب العلمیه۔

انتباہ:

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَاتَ عِنْدَهَا فِيْ لَيْلَتِهَا فَقَامَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ فَسَمِعَتْهُ يَقُوْلُ فِيْ مُتَوَضَّئِهٖ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ثَلَاثاً نُصِرْتَ نُصِرْتَ ثَلَاثاً فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ فِيْ مُتَوَضَّئِكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ثَلَاثاً نُصِرْتَ نُصِرْتَ ثَلَاثاً كَأَنَّكَ تُكَلِّمُ إِنْسَاناً فَهَلْ كَانَ مَعَكَ أَحَدٌ؟ فَقَالَ: هٰذَا رَاجِزُ بَنِيْ كَعْبٍ يَسْتَصْرِخُنِيْ وَيَزْعَمُ أَنَّ قُرَيْشاً أَعَانَتْ عَلَيْهِمْ بَنِيْ بَكْرٍ:

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ نے ایک شب ان کے پاس قیام فرمایا تو نماز کے لئے وضو فرمانے لگے تو میں سنا کہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا "لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ" اور تین مرتبہ فرمایا "نُصِرْتُ نُصِرْتُ" پس جب حضور ﷺ وہاں سے باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ نے دورانِ وضو یہ کلمات ارشاد فرمائے گویا آپ کسی انسان سے کلام فرما رہے تھے کیا وہاں آپ کے ساتھ کوئی اور بھی تھا تو حضور ﷺ نے فرمایا یہ بنی کعب کا راجز تھا جو مجھ سے مدد طلب کر رہا تھا کہ قریش ان بنی بکر کے ساتھ ان پر حملہ آور ہیں۔

☆اس روایت سے بھی حضور ﷺ کا حاضر و ناظر ہونا ثابت ہوتا ہے نیز اس سے صحابہ کرام کے عقیدہ کا بھی پتہ چلتا ہے۔

حضرت ابن سابط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"دُحِيَتِ الْاَرْضُ مِنْ مَكَّةَ وَكَانَتِ الْمَلَائِكَةُ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَهِيَ اَوَّلُ مَنْ طَافَ بِهٖ: (۱)

ترجمہ: ساری زمین کو مکہ سے پھیلایا گیا جبکہ فرشتے (اس وقت) بیت اللہ شریف کا طواف کرتے تھے اور یہی سب سے پہلے کعبہ کا طواف کرنے والے تھے۔

فائدہ: یعنی ساری زمین کو مکہ سے پھیلایا گیا جب کہ زمین کے پھیلنے سے پہلے صرف بیت اللہ شریف موجود تھا اسی کا حضرات ملائکہ کرام طواف کیا کرتے تھے چونکہ اس وقت کوئی مخلوق نہیں تھی صرف یہی بیت اللہ کا طواف کرتے تھے اس لئے سب سے پہلے طواف کرنے والے بھی یہی تھے۔

فائدہ: یہ کعبہ معظّمہ کے اظہارِ عظمت کے لئے ہے۔

(۱) تفسیر ابن ابی حاتم: جلد: 1: صفحہ: 76: رقم الحدیث: 317: مکتبۃ نزار ریاض۔
تفسیر قرطبی: جلد: 1: صفحہ: 394: مؤسسۃ الرسالۃ بیروت۔
تفسیر طبری: جلد: 1: صفحہ: 476: مرکز ہجر للبحوث و الدراسات مصر۔
الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ: 184: رقم الحدیث: 681: دار الکتب العلمیہ۔

وَأَخْرَجَ الْجُنْدِیّ فِیْ فَضَائِلِ مَکَّةَ عَنْ وَھْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَلَکاً قَطُّ فَیَمُرَّ حَیْثُ بَعَثَ حَتّٰی یَطُوْفَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ یَمْضِیْ حَیْثُ اُمِرَ:(۱)

ترجمہ: حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کسی فرشتہ کو کسی امر کے لئے جہاں بھی روانہ کرتا ہے وہ پہلے بیت اللہ کا طواف کرتا ہے پھر وہاں جاتا ہے جہاں کا اسے حکم دیا گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی پاک ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

قَدِمَ آدَمُ مَکَّةَ فَلَقِیَتْهُ الْمَلائِکَةُ فَقَالُوْا بَرَّحَجُّكَ یَا آدَم لَقَدْ حَجَجْنَا ھَذَا الْبَیْتَ قَبْلَكَ بِأَلْفَی عَامٍ قَالَ فَمَا کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ حَوْلَهُ ؟ قَالُوْا کُنَّا نَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلا اِلٰه اِلا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أکْبَرْ وَکَانَ آدَمُ اِذَا طَافَ بِالْبَیْتِ قَالَ ھٰؤلاءِ الْکَلِمَاتِ:(۲)

ترجمہ: حضرت آدم علیہ السلام مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو ان سے فرشتوں نے ملاقات کی اور کہا اے آدم! آپ کا حج قبول ہو گیا ہم نے آپ سے دو ہزار سال پہلے اس گھر کا حج کیا ہے حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا تم طواف کرتے ہوئے کیا (کلمات) پڑھتے تھے؟ عرض کیا ہم پڑھتے تھے "سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر" تو حضرت آدم علیہ السلام جب بھی بیت اللہ کا طواف کرتے یہی کلمات پڑھا کرتے تھے۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِمَّا بَدءُ ھَذا الطَّوَافِ بِھَذٰا الْبَیْتِ فَاِنَّ اللّٰه تَعَالیٰ قَالَ لِلْمَلائِکَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِیْ الارْضِ خَلِیْفَةً فَقَالَتِ الْمَلائِکَةُ اَیْ رَبِّ اَخَلِیْفَةً مِنْ غَیْرِنَا مِمَّنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَیَسْفِكُ الدِّمَا ءَ وَیَتَحَاسَدُوْنَ وَیَتَبَاغَضُوْنَ وَیُبَاغُوْنَ اَیْ رَبِّ اِجْعَلْ ذٰلِكَ الْخَلِیْفَةَ مِنَّا فَنَحْنُ لانُفْسِدُ فِیْھَاوَلانَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَلا نَتَبَاغَضُ وَلا نَتَحَاسَدُ وَلانَتَبَاغِیْ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ وَنُطِیْعُكَ وَلانَعْصِیْكَ قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَالا تَعْلَمُوْنَ فَظَنَّتْ اَنَّ مَاقَالُوْارَدَّ عَلٰی رَبِّھِمْ عَزَّوَجَلَّ وَاَنَّهُ قَدْ غَضَبَ عَلَیْھِمْ مِنْ قَوْلِھِمْ فَلاذُوْا بِالْعَرْشِ وَرَفَعُوْا رُءُوْسَھُمْ وَاَشَارُوْا بِالاَصَابِعِ یَتَضَرَّعُوْنَ وَیَبْکُوْنَ اِشْفَاقًا لِغَضَبِهِ فَطَافُوْابِالْعَرْشِ ثَلاثَ سَاعَاتٍ فَنَظَرَ اللّٰهُ تَعَالیٰ اِلَیْھِمْ فَنَزَلَتِ الرَّحْمَةُ عَلَیْھِمْ فَوَضَعَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ تَحْتَ الْعَرْشِ بَیْتًا عَلٰی اَرْبَعِ اَسَاطِیْنٍ مِنْ زَبَرْجُدٍ وَغَشَّاھُنَّ بِیَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءُ وَسُمِّی

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 184: رقم الحدیث: 682: دار الکتب العلمیہ۔

(۲) اخبار مکۃ: امام ازرقی: جلد: 1: صفحہ: 83: رقم الحدیث: 26: مکتبۃ الاسدی۔

العلل المتناھیۃ: ابن جوزی: جلد: 2: صفحہ: 570: رقم الحدیث: 937: دار الکتب العلمیہ۔

الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 184: رقم الحدیث: 683: دار الکتب العلمیہ۔

اَلْبَیْتَ الضُّرَّاح ثُمَّ قَالَ اللّٰہُ لِلْمَلائِکَۃِ طُوْفُوْا بِھٰذَاالْبَیْتِ وَدَعُوْاالْعَرْشَ فَطَافَتِ المَلائِکَۃُ بِالْبَیْتِ وَتَرَکُوْاالْعَرْشَ فَصَارَأھْوَنُ عَلَیْھِمْ وَھُوَ الْبَیْتُ الْمَعْمُوْرُ الَّذِیْ ذَکَرَہُ اللّٰہ یَدْخُلُہُ کُلَّ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ لایَعُوْدُوْنَ فِیْہِ اَبَدًا ثُمَّ اَنَّ اللّٰہ تَعَالیٰ بَعَث مَلائِکَۃً فَقَالَ اِبْنُوْالِیْ بَیْتًا فِیْ الارْضِ بِمِثَالِہٖ وَقَدْرِہٖ فَاَمَرَ اللّٰہُ سُبْحَانہُ مَنْ فِیْ الارْضِ مِنْ خَلْقِہٖ اَنْ یَطُوْفُوْا بِھٰذا الْبَیْتِ کَمَایَطُوْفُ اَھْلُ السَّمَاءِ بِالْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ:(۱)

ترجمہ:حضرت علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کے اس طرح سے طواف کرنے کی صورت یہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے ذکر کیا کہ میں زمین میں ایک نائب بنانے والا ہوں تو فرشتوں نے کہا اے رب کیا تو ہمارے علاوہ ان سے کوئی خلیفہ بنائے گا جو زمین میں فساد کریں گے آپس میں حسد کریں گے آپس میں بغض رکھیں گے ایک دوسرے پر سرکشی کریں گے اے رب وہ خلیفہ ہم میں سے بنادے ہم زمین میں فساد نہیں کریں گے خون نہیں بہائیں گے آپس میں بغض نہیں رکھیں گے ایک دوسرے سے حسد نہیں کریں گے ایک دوسرے پر سرکشی نہیں کریں گے ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح بیان کریں گے تیری تقدیس پیش کریں گے تیری اطاعت کریں گے نافرمانی نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے تو حضرات ملائکہ کرام نے سمجھا کہ انہوں نے جو کچھ کہا ہے سب اللہ عزوجل کے فرمان کو ٹھکرار ہا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کے اس جواب سے ناراض ہو گیا ہے تو وہ عرش کے گرد طواف کرنے لگے اور اپنے سر اٹھا لئے اور اپنی انگلیوں سے اشارے کرنے لگے اور عاجزی کرتے اور خدا کے ڈر سے روتے تھے اس طرح سے انہوں نے تین گھڑیاں عرش کا طواف کیا تب اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف دیکھا اور ان پر رحمت نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے زبرجد (موتی) کے چار ستونوں پر ایک گھر مقرر کیا اور ان ستونوں کو سرخ یاقوت سے ڈھانپا اور اس کا نام ”ضُـرَّاح“ رکھا۔فرشتوں سے فرمایا عرش کے بجائے اس گھر کا طواف کرو تو فرشتوں نے اس کا طواف شروع کر دیا اور عرش سے ہٹ گئے اور یہ طواف کرنا ان کے لئے آسان ہو گیا (کیونکہ بیت المعمور بیت اللہ کے برابر ایک گھر ہے اور عرش خداوندی بہت ہی بڑا ہے جس کے گرد طواف کرنا بہت ہی مشکل ہے) اور وہ یہی بیت المعمور ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے (قرآن میں) ذکر فرمایا ہے اس میں رات دن ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جو دوبارہ نہیں لوٹ سکیں گے پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا اور حکم دیا میرے لئے (بیت معمور کے) مطابق اتنا ہی زمین میں ایک گھر بناؤ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو جو زمین میں رہتے ہیں حکم فرمایا کہ وہ اس گھر کا طواف کریں جس طرح کہ آسمان والے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں۔

(۱) اخبار مکۃ :امام ازرقی:جلد:1:صفحہ:68:رقم الحدیث:5:مکتبۃ الاسدی۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:184:رقم الحدیث:684:دارالکتب العلمیہ۔

پندرہ بیت اللہ

حضرت لیث بن معاذ (تابعی) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

هَذَا الْبَيْتُ خَامِسُ خَمْسَةَعَشَرَ بَيْتًا سَبْعَةٌ مِنْهَا فِيْ السَّمَاءِ وَسَبْعَةٌ مِنْهَا اِلٰى تَخُوْمِ الأَرْضِ السُّفْلٰى وَاَعْلَاهَا الَّذِىْ يَلِىْ الْعَرْشَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ لِكُلِّ بَيْتٍ مِنْهَا حَرَمٌ كَحَرَمِ هَذَا الْبَيْتِ لَوْ سَقَطَ مِنْهَا بَيْتٌ لَسَقَطَ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ اِلٰى تَخُوْمِ الارْضِ السُّفْلٰى وَلِكُلِّ بَيْتٍ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَمِنْ أَهْلِ الارْضِ مَنْ يعمرهُ كَمَا يعمر هَذَا الْبَيْتَ:(۱)

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ کے) پندرہ گھروں میں سے یہ بیت اللہ پندرھواں گھر ہے ان گھروں میں سے سات آسمان میں ہیں اور سات آخری زمین تک ہیں ان سب سے اوپر بیت المعمور ہے جو عرش کے قریب ہے ہر بیت اللہ کا ایک حرم ہے جس طرح سے اس بیت اللہ کا حرم ہے ۔ اگر ان میں سے کوئی گھر (مثال کے طور پر) گر پڑے تو آخری زمین تک ایک دوسرے کے اوپر گر ے گا (یعنی تمام گھر ایک دوسرے کے اوپر نیچے بالکل سیدھ میں ہیں) ہر گھر کے لئے اہلِ سماوات اور اہلِ ارض سے کچھ حضرات ایسے ہیں جو ان کو آباد رکھتے ہیں جیسا کہ اس بیت اللہ کو آباد رکھتے ہیں۔

طوافِ کعبہ کی اجازت پر تہلیل پڑھتے ہوئے اُترنا

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يَسَارٍ الْمَكى رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ بَلَغَنِىْ اَنَّ اللهَ تَعَالىٰ اِذَا اَرَادَاَنْ يَبْعَثَ مَلَكًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ لِبَعْضِ اُمُوْرِهِ فِيْ الارْضِ اِسْتَاذَنَهُ ذَلِكَ الْمَلك فِيْ الطَّوَافِ بِبَيْتِهِ فَهَبَطَ الْمَلَكُ مُهَلِّلاً:(۲)

ترجمہ: حضرت عثمان بن یسار مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جب ارادہ فرماتا ہے کہ فرشتوں میں سے کسی ایک کو زمین میں اپنے کسی کام کے لئے روانہ کرے تو وہ فرشتہ اللہ عزوجل سے اس بیت اللہ کے طواف کی اجازت طلب کرتا ہے (اور اس کو اجازت عنایت فرمائی جاتی ہے تو وہ اس کے شکرانے اور خوشی کے طور پر آسمان سے) "لا اله الا اللّٰه" پڑھتے ہوئے نیچے اترتا ہے۔

(۱) اخبار مكة :امام ازرقى:جلد:1:صفحه:71:رقم الحديث:9:مكتبة الاسدى۔
الحبائك فى اخبار الملائك:صفحه:185:رقم الحديث:685:دار الكتب العلميه۔
(۲) اخبار مكة:امام ازرقى:جلد:1:صفحه:70:رقم الحديث:7:مكتبة الاسدى۔
الحبائك فى اخبار الملائك:صفحه:185:رقم الحديث:686:دار الكتب العلميه۔

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا اَھْبَطَ اللّٰہُ آدَمَ مِنَ الجَنَّۃِ قَالَ یَاآدَمُ اِبْنِ لِیْ بَیْتًا بِحِذَاءِ بِبَیْتِی الَّذِیْ فِیْ السَّمَاءِ تَتَعَبَّدُ اَنْتَ فِیْہِ وَوَلَدُکَ کَمَا تَتَعَبَّدُ مَلَائِکَتِیْ حَوْلَ عَرْشِیْ فَھَبِطَتْ عَلَیْہِ الْمَلَائِکَۃُ فَحَفَرَ حَتّٰی بَلَغَ الارْضَ السَّابِعَۃَ فَقَذَفَتْ فِیْہِ الْمَلَائِکَۃُ الصَّخْرَ حَتّٰی اَشْرَفَ عَلٰی وَجْہِ الارْضِ:(۱)

ترجمہ: حضرت عبیداللہ بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے اتارا تھا تو (انہیں) حکم دیا تھا اے آدم! میرے لئے (زمین میں) ایک گھر تعمیر کر میرے اس گھر کی سیدھ میں ہو جو آسمان میں ہے جس میں تو بھی عبادت کرے گا اور تیری اولاد بھی جس طرح سے میرے فرشتے میرے عرش کے گرد عبادت کرتے ہیں تو اس مقام پر فرشتے بھی اترے جنہوں نے اس مقام کو کھودا یہاں تک کہ ساتویں زمین تک جا پہنچے پھر فرشتوں نے اس جگہ پر ایک چٹان پھینک دی جو زمین کی سطح تک ظاہر ہوگئی :

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَوَّلُ مَنْ طَافَ بِالْبَیْتِ الْمَلائِکَۃُ:(۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں سب سے پہلے جس نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا وہ فرشتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کَانَ مَوْضِعُ الْبَیْتِ فِیْ زَمَنِ آدَمَ عَلَیْہِ السَّلام شِبْرًا أوْ أکْثَرَ عَلَمًا وَکَانَتِ الْمَلائِکَۃُ تَحِجّ اِلَیْہِ قَبْلَ آدَمَ ثُمَّ حَجَّ آدَمُ فَاسْتَقْبَلَتْہُ الْمَلائِکَۃُ قَالُوْا یَاآدَمُ مِنْ أیْنَ جِئتَ ؟قَالَ حَجَّجْتُ الْبَیْتَ فَقَالُوْا قَدْ حَجّتَہُ الْمَلائِکَۃُ قَبْلَك بِألْفَی عَامٍ:(۳)

ترجمہ: حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں بیت اللہ شریف کی جگہ بطور علامت ایک بالشت برابر تھی یا اس سے زائد تھی حضرت آدم سے قبل فرشتے اس کا حج کیا کرتے تھے پھر حضرت آدم نے حج کیا تو فرشتے ان کے پاس حاضر ہوئے اور پوچھا اے آدم کہاں سے آرہے ہیں؟ فرمایا بیت اللہ شریف کا حج کر کے تو فرشتوں نے بتلایا کہ فرشتے آپ سے دو ہزار سال قبل اس کا حج کر چکے ہیں۔

(۱) اخبار مکۃ: امام ازرقی: جلد:1: صفحہ:82: رقم الحدیث:24: مکتبۃ الاسدی۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:185: رقم الحدیث:687: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) مصنف ابن ابی شیبہ: جلد:13: صفحہ:41: رقم الحدیث:36913: مکتبۃ الرشد ریاض۔
تفسیر درمنثور: جلد:1: صفحہ:678: مرکز ھجر للبحوث الدراسات مصر۔
معجم کبیر: للطبرانی: جلد:11: صفحہ:454: رقم الحدیث:12288: مکتبۃ ابن تیمیہ مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:185: رقم الحدیث:688: دار الکتب العلمیہ۔
(۳) کنز العمال: جلد:12: صفحہ:96: رقم الحدیث:34712: دار الکتب العلمیہ۔
شعب الایمان: جلد:5: صفحہ:449: رقم الحدیث:3700: مکتبۃ الرشد ریاض۔
سنن کبریٰ: للبیھقی: جلد:5: صفحہ:288: رقم الحدیث:9835: دار الکتب العلمیہ۔
تفسیر درمنثور: جلد:1: صفحہ:681: مرکز ھجر للبحوث الدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:186: رقم الحدیث:689: دار الکتب العلمیہ۔

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ جِبْرِيْلَ وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ خَضْرَاءُ قَدْ عَلَاهَا الْغُبَارُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْغُبَارُ الَّذِیْ أَرٰی عَلٰى عِصَابَتِكَ أَيُّهَا الرُّوْحُ الْأَمِيْنُ ؟ قَالَ إِنِّیْ زُرْتُ الْبَيْتَ فَازْدَحَمَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى الرُّكْنِ فَهٰذَا الْغُبَارُ الَّذِیْ تَرٰی مِمَّا تُثِيْرُ بِأَجْنِحَتِهَا :(۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے ان پر ایک سبز رنگ کا عمامہ تھا جس پر غبار چڑھا ہوا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا یہ غبار کس چیز کا ہے؟ فرمایا میں کعبہ کی زیارت کو حاضر ہوا تھا تو فرشتوں نے رُکنِ (یمانی) پر رش کر رکھا تھا یہ غبار جو آپ دیکھ رہے ہیں یہ ان کے پروں سے اڑ کر بیٹھا ہے۔

فوائد: سبز عمامہ کا استعمال صرف ملائکہ کے لئے مخصوص نہیں بلکہ انسان کو اس کا استعمال جائز ہے لیکن اسے اصطلاحی نہیں کہا جائے گا سنت اور افضل سفید عمامہ ہے (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی شے مخفی نہیں مثلاً ملائکہ ہم سے مخفی ہیں لیکن حضور علیہ السلام انہیں ایسے دیکھتے جیسے ہم ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں (۳) جیسے ہمیں کعبہ معظّمہ کی چاہت ہے یونہی ملائکہ کو بھی ہے ہماری خوش قسمتی ہے کہ جب چاہیں کعبہ میں آئیں طواف کریں لیکن ملائکہ کے لئے پابندی ہے۔

فرشتوں کی صف بندی

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

أَلَا تَصِفُّوْنَ كَمَا تَصِفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْأُوْلٰى وَيَتَرَاصُّوْنَ فِی الصَّفِّ :(۲)

ترجمہ: کیا تم اس طرح سے صفیں نہیں بناتے جس طرح کہ فرشتے اپنے رب عزوجل کے پاس صف بناتے ہیں (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے صفیں بنانے کے متعلق) بتلایا کہ وہ اگلی صفوں کو (پہلے) پر کرتے ہیں اور صف میں باہم مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

(۱) اخبار مکۃ: امام ازرقی: جلد: 1: صفحہ: 71: رقم الحدیث: 10: مکتبۃ الاسدی۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 186: رقم الحدیث: 690: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) تفسیر روح البیان: جلد: 7: صفحہ: 445: مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ پاکستان۔
تفسیر ابن جریر: طبری: جلد: 19: صفحہ: 653: مرکز ھجر للبحوث والدراسات مصر۔

سر پر عمامہ سجانے والوں کو ملائکہ کی سلامی

کاش عمامہ سر پر سجانے کے بجائے ننگے سر یا صرف ٹوپی پر گزارہ کرنے والے مسلمان ملائکہ کی سلامی کا اعزاز سمجھ لیتے حدیث شریف میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

فَإِنَّ الْمَلاَئِكَةَ يَشْهَدُوْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُعْتَمِّيْنَ فَيُسَلِّمُوْنَ عَلىٰ أَهْلِ الْعَمَائِمِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ :(۱)

ترجمہ: فرشتے جمعہ کے روز عمامے باندھ کر (نماز جمعہ) میں حاضر ہوتے ہیں اور عمامہ والوں کو سورج کے غروب ہونے تک سلام کہتے ہیں۔

فضائلِ عمامہ

سر کو عمامہ سے سجانا سنتِ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت پر عمل کرنے کے ان گنت فضائل وفوائد ہیں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمامے عرب کے تاج ہیں جب یہ تاج سر سے اتار پھینکیں گے عزت میں کمی آجائے گی عمامہ سے ایک نماز پڑھنے سے کئی ہزار گنا ثواب عطا ہوتا ہے مزید فضائل کے لئے فقیر کا رسالہ ''فضائل عمامہ'' پڑھئے۔

اسلامی طالبِ علم کے لئے فرشتوں کا اپنے پر بچھانا

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الْمَلاَئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتِهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًى بِالطَّلَبِ :(۲)

ترجمہ: ملائکہ کرام اپنے پر بچھاتے ہیں اس طالبِ علم کے لئے اس کی طلب اور جستجو کی خوشنودی میں۔

فائدہ: اس سے اسلامی طلبہ کے اعزاز و کرام کا اظہار ہے لیکن افسوس کہ یہ عزیزان گرامی اپنے وقار کو خود ٹھیس پہنچا رہے ہیں کہ طالبانِ حق کے عہدہ سے ہٹ کر طالبانِ دنیا بن رہے ہیں۔ (الا ماشاء الله)

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:165: رقم الحديث:621: دار الكتب العلميه۔
(۲) ابو داؤد شريف: كتاب العلم: باب فی فضل العلم: صفحہ:655: رقم الحديث:3641: مكتبة المعارف رياض۔
ترمذی شريف: كتاب العلم: باب فضل الفقه على العبادة: صفحہ:604: رقم الحديث:2682: مكتبة المعارف۔
ابن ماجه شريف: مقدمه: باب فضل العلماء: صفحہ:56: رقم الحديث:223: مكتبة المعارف رياض۔
جامع البيان العلم: امام ابن عبدالبر: صفحہ:50: رقم الحديث:147: دار الكتب العلميه۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:166: رقم الحديث:622: دار الكتب العلميه۔

گھڑ دوڑ اور تیر اندازی میں شریک ہونے والے فرشتے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا تَشْهَدُ الْمَلَائِكَةُ مِنْ لَهْوِكُمْ اِلَّا الرِّهَانَ وَالنِّضَالَ: (۱)

ترجمہ: فرشتے تمہارے مقابلہ میں شریک نہیں ہوتے مگر گھڑ دوڑ اور تیر اندازی میں۔

فائدہ: یہ فضیلت ہے جب گھڑ دوڑ جہاد کے لئے ہو اگر لہو ولعب اور تماشہ کے طور ہو تو اس کے لئے یہ حکم نہیں بلکہ تماشہ اور لہو ولعب پر غضبِ خدا ہوتا ہے۔ (معاذ اللہ)

مریض پر فرشتوں کی ڈیوٹی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مَرَضَ مُسْلِم قَطّ اِلا وُکِّلَ اللّٰه بِهِ مَلَكَيْنِ مِن مَلائِكَتِهِ لا يُفَارِقَانِهِ حَتّٰى يَقْضِى اللّٰه فِيْهِ بِاحْدى الْحَسْنَتَيْنِ اِمَّا بِمَوْتٍ وَ اِمَّا بِحَيَاةٍ فَاِذَا قَالَ لَهُ الْعُوّادُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَحْمَدُ اللّٰه اَجِدُنِيْ وَ اللّٰه بِخَيْرٍ قَالَ لَهُ الْمَلَكَانِ اَبْشِرْ بِدَمٍ هُوَ خَيْر مِنْ دَمِكَ وَ بِصِحَّةٍ هِىَ خَيْر مِنْ صِحَّتِكَ فَاِذَا قَالَ لَهُ الْعُوَّادُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَجِدُنِيْ مَجْهُوْدًا مَكْرُوْبًا فِيْ بَلاءٍ قَالَ لَهُ الْمَلَكَانِ اَبْشِرْ بِدَمٍ هُوَ شَرّ مِنْ دَمِكَ وَ بَلاءٍ هُوَ اَطْوَلُ مِنْ بَلائِكَ: (۲)

ترجمہ: کوئی مسلمان بھی بیمار نہیں ہوتا مگر اللہ تعالیٰ دو فرشتے اس کے سپرد کر دیتا ہے جو اس سے کبھی علیحدہ نہیں ہوتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے متعلق دو اچھائیوں میں سے ایک کا فیصلہ فرما دے (یعنی) موت کا یا زندگی کا پس جب کوئی عبادت کرنے والا مریض سے کہتا ہے تیرا کیا حال ہے؟ تو وہ کہتا ہے الحمد للہ میں اپنے آپ کو قسم بخدا بہتر پاتا ہوں تو فرشتے اسے کہتے ہیں اس خون کے بدلہ میں خوش ہو جا جو تیرے خون سے بہتر ہے اور تجھے صحت کی خوشخبری ہو جو تیری (اس) صحت سے بہتر ہوگی اور جب مریض سے عیادت کرنے والا پوچھتا ہے (تیرا کیا حال ہے) تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟ (اور) وہ جواب دیتا ہے میں اپنے آپ کو مرض کی مشقت میں دکھیا پاتا ہوں تو اسے فرشتے کہتے ہیں خوش ہو جا تیرے لئے ایسا خون ہے تو تیرے (موجودہ) خون سے بدترین ہے اور ایک مصیبت ہے جو تیری (اس) مصیبت سے زیادہ طویل ہے۔

(۱) کنز العمال: جلد: 15: صفحہ: 92: رقم الحدیث: 40608: دار الکتب العلمیہ۔
معجم کبیر: للطبرانی: جلد: 12: صفحہ: 399: رقم الحدیث: 13474: مکتبۃ ابن تیمیہ مصر۔
الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ: 166: رقم الحدیث: 624: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) شعب الایمان: جلد: 12: صفحہ: 329: رقم الحدیث: 9470: مکتبۃ الرشد ریاض۔
کتاب المرض و الکفارات: صفحہ: 55: رقم الحدیث: 47: دار السلفیۃ بمبئی ہند 1411 ہجری۔
الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ: 168: رقم الحدیث: 631: دار الکتب العلمیہ۔

فائدہ: اگر کوئی دکھ کی حالت میں بھی صبر کرے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کا کلمہ زبان سے نکالے تو اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ صحت اور سلامتی عطا فرماتا ہے اور جو بے صبری کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی شکایت کرتا ہے اس کا مرض بڑھ جاتا ہے اور دکھ بھی طویل ہو جاتا ہے۔

مسلمان کے لئے موت اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا ذریعہ ہے جس کی وجہ سے ایک حدیث مبارک میں فرمایا گیا ہے کہ ''مومن کے لئے موت تحفہ ہے'' اس لئے اگر اللہ تعالیٰ نے مسلمان کے لئے موت کا فیصلہ فرمایا تو یہ بھی اس کے لئے خیر ہے۔ اور زندگی کا فیصلہ بھی مومن کے لئے خیر ہے کیونکہ فطرت انسانی زندگی کی طلبگار ہے، اور زندگی کی طوالت سے مسلمان کو اعمالِ خیر کا مزید موقع مل جاتا ہے۔

مشورہ اُویسی غفرلہٗ:

مریض یہ دعا پڑھے ان شاء اللہ انجام بخیر ہوگا،

اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ فَاَحْيِنِيْ بِالصِّحَّةِ وَ السَّلامَةِ وَ العَفْوِ وَ العَافِيَةِ وَ الشَّرَافَةِ وَ الْكَرَامَةِ وَ اِنْ كَانَتِ الْمَمَاةُ خَيْرًا لِّيْ فَاَمِتْنِيْ عَلَى الايْمَانِ وَ الاسْلَامِ۔

مریض کے رپورٹر فرشتے

حضور نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكَيْنِ فَيَقُوْلُ اُنْظُرُوْا مَا يَقُوْلُ لِعُوَّادِهِ فَاِنْ هُوَ اِذَا جَاؤهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ رَفَعَا ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ هُوَ اَعْلَمُ فَيَقُوْلُ لِعَبْدِىْ عَلَىَّ اِنْ تَوَفَّيْتُهُ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَ اِنْ اَنَا شَفَيْتُهُ اَنْ اُبْدِلَهُ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهِ وَ دَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهِ وَ اَنْ اُكَفِّرَ عَنْهُ سَيِّاٰتِهِ: (۱)

ترجمہ: جب کوئی انسان بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس دو فرشتے بھیج دیتا ہے اور فرماتا ہے اس کی نگرانی کرو یہ اپنے عیادت کرنے والوں کو کیا جواب دیتا ہے پس جب وہ اس کے پاس آتے ہیں اور یہ اللہ عزوجل کی تعریف اور اس کی ثنا بیان کرتا ہے تو یہ فرشتے اس کی رپورٹ لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میرے (اس) بندے کے لئے انعام (یہ) ہے کہ اگر میں نے اسے وفات دی تو اسے جنت میں داخل کردوں گا اور اگر شفا بخشی تو اس کے گوشت کو بہتر گوشت میں تبدیل کروں گا اور اس کے خون کو بہتر خون سے تبدیل کردوں گا اور اس کے گناہ بھی مٹا دوں گا۔

(۱) شعب الایمان: جلد 12: صفحہ 330: رقم الحدیث 9471: مکتبۃ الرشد ریاض۔
کنز العمال: جلد: 3: صفحہ 127: رقم الحدیث: 6701: دار الکتب العلمیہ۔
جمع الجوامع: جلد: 1: صفحہ 352: رقم الحدیث 2592: دار الکتب العلمیہ۔
مؤطا امام مالك: کتاب العین: رقم الحدیث 940: دار الفکر بیروت۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ 168: رقم الحدیث 632: دار الکتب العلمیہ۔

چھینک کا جواب از ملائکہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ قَالَتِ الْمَلائِكَةُ رَبُّ الْعَالَمِيْنِ فَإِذَا قَالَ رَبُّ الْعَالَمِيْنِ قَالَتِ الْمَلائِكَةُ رَحِمكَ اللّٰه:(۱)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی چھینکتا ہے اور "الحمدللّٰه" کہتا ہے تو فرشتے (اس کی الحمدللّٰه کو مکمل کرنے کے لئے) "رب العالمين" کہتے ہیں اور جب چھینکنے والا (الحمدللّٰه کو) "رب العالمين" (سمیت) کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں "رحمك اللّٰه" (اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے)۔

فائدہ: اپنی چھینک پر فرشتوں کا جواب اور دعا لینے کے لئے پورا "الحمدللّٰه رب العالمين" پڑھا جائے یہی طریقہ اپنانا سنت ہے اس کے بڑے فضائل ہیں۔

شیطان کا فرشتوں کی باتیں چُرانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ:(۲)

(۱) کنز العمال: جلد: 9: صفحہ: 68: رقم الحدیث: 25516: دار الکتب العلمیہ۔
مجمع البحرین: جلد: 5: صفحہ: 273: رقم الحدیث: 3055: مکتبۃ الرشد ریاض۔
معجم کبیر: للطبرانی: جلد: 11: صفحہ: 453: رقم الحدیث: 12284: مکتبۃ ابن تیمیہ مصر۔
مجمع الزوائد: جلد: 8: صفحہ: 66: رقم الحدیث: 12906: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 169: رقم الحدیث: 634: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) بخاری شریف: کتاب بدء الخلق: باب ذکر الملائکۃ: صفحہ: 655: رقم الحدیث: 3210: دار الکتاب العربی
کنز العمال: جلد: 6: صفحہ: 317: رقم الحدیث: 17669: دار الکتب العلمیہ۔
مشکوٰۃ المصابیح: کتاب الطب و الرقی: باب الکہانۃ: صفحہ: 1293: رقم الحدیث: 4594: المکتب الاسلامی۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 169: رقم الحدیث: 636: دار الکتب العلمیہ۔

ترجمہ: فرشتے جب بادلوں میں اترتے ہیں تو آسمان میں جس امر کا فیصلہ کیا گیا ہوتا ہے اس کا تذکرہ کرتے ہیں جس کو شیاطین چوری چھپے سن لیتے ہیں اور کاہنوں (جادوگروں اور نجومیوں وغیرہ) کو آکر بتلاتے ہیں، تو انہوں نے اس (ایک سچ) کے ساتھ سو جھوٹ بھی اپنی طرف سے ملائے ہوتے ہیں۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ نجومیوں اور جادوگروں کے پاس غیب کا علم نہیں ہوتا یہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہے ان جادوگروں وغیرہ کا ایسی باتوں کی اطلاع دینا ان شیاطین کے بتلانے سے بھی ہوتا ہے اور کچھ اٹکل وغیرہ سے بھی حدیث شریف میں جادوگروں نجومیوں کی بات کی تصدیق کرنے والے پر بہت سخت وعید ہے کہ وہ اس کی تصدیق کرکے حضور ﷺ کے دین کا کفر کر بیٹھتا ہے یہ وباء پورے پاکستان میں عام ہو چکی ہے اللہ تعالیٰ اس فتنہ سے سب کی حفاظت فرمائے ہاں اللہ تعالیٰ کی عطاء سے انبیاء واولیاء کو ہوتا ہے وہ ایک علیحدہ بحث ہے۔

فرشتوں کے ہاتھ انسان کی عزت وذلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَا مِنْ آدَمِيٍّ إِلاَّ فِي رَأْسِهِ حِكْمَةٌ بِيَدِ مَلَكٍ فَإِذَا تَوَاضَعَ قِيلَ لِلْمَلَكِ ارْفَعْ حِكْمَتَهُ وَإِذَا تَكَبَّرَ قِيلَ لِلْمَلَكِ ضَعْ حِكْمَتَهُ:(۱)

ترجمہ: ہر آدمی کے سر میں (مخفی طور پر ایک) لگام ہے جسے ایک فرشتے نے پکڑا ہوا ہے جب انسان تواضع کرتا ہے تو اس کو حکم ہوتا ہے اس کی لگام کو بلند کر دے اور جب تکبر کرتا ہے تو اسے حکم ہوتا ہے اس کی لگام پست کر دے۔

فائدہ: مذکورہ حدیث کی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایک حدیث مروی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَكَبَّرَ تَعَظُّماً وَضَعَهُ اللّٰهُ وَمَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ تَخَشُّعاً رَفَعَهُ اللّٰهُ:(۲)

(۱) تفسیر درمنثور: جلد: 9: صفحہ: 30: مرکز هجر للبحوث والدراسات مصر۔
مجمع الزوائد: جلد: 8: صفحہ: 102: رقم الحدیث: 13069: دار الکتب العلمیہ۔
معجم کبیر: للطبرانی: جلد: 12: صفحہ: 219: رقم الحدیث: 12939: مکتبۃ ابن تیمیہ مصر۔
الحبائك في اخبار الملائك: صفحہ: 170: رقم الحدیث: 637: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) کنز العمال: جلد: 3: صفحہ: 50: رقم الحدیث: 5735: دار الکتب العلمیہ۔

ترجمہ: اگر کوئی تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو عظمت عطا فرماتا ہے اور جو کوئی تکبر اور بڑائی دکھلاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے نیچا کر دیتا ہے۔ (پس معلوم ہوا کہ لگام کا بلند کرنا پست کرنا عظمت و ذلت کے معنی میں ہے)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا پر فرشتوں کی آمین

حضرت جمانہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

لَمَّا اَذِنَ اللّٰهُ لِمُوْسٰى فِى الدُّعَاءِ عَلٰى فِرْعَوْنَ اٰمَنَتِ الْمَلَائِكَةُ:(۱)

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے لئے بددعا کرنے کی اجازت عطاء فرمائی تو (ان کی دعا پر) فرشتوں نے آمین کہی تھی۔

ساتویں آسمان کا منادی فرشتہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا:(۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عرش کے دائیں جانب ایک فرشتہ ساتویں آسمان سے یہ دعا کرتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے کو باقی رہنے والا خوب دے۔ اور روکنے والے (بخیل صدقہ خیرات نہ کرنے والے) کو ضائع ہونے والا ذخیرہ عطا فرما۔

اولیاء اللہ سے عقیدت و محبت کرنے والے مخصوص فرشتے

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

وَاِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا قَذَفَ حُبَّهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمَلَائِكَةِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا قَذَفَ بُغْضَهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمَلَائِكَةِ ثُمَّ يَقْذِفُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْاٰدَمِيِّيْنَ:(۳)

(۱) کنز العمال: جلد: 4: صفحہ: 135: رقم الحدیث: 10661: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحہ: 170: رقم الحدیث: 639: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) الحبائك فى اخبار الملائك: صفحہ: 170: رقم الحدیث: 640: دار الکتب العلمیہ۔
(۳) کنز العمال: جلد: 11: صفحہ: 43: رقم الحدیث: 30756: دار الکتب العلمیہ۔
جمع الجوامع: جلد: 1: صفحہ: 139: رقم الحدیث: 890: دار الکتب العلمیہ۔
حلیۃ الاولیاء: جلد: 3: صفحہ: 77: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فى اخبا الملائك: صفحہ: 170: رقم الحدیث: 641: دار الکتب العلمیہ۔

ترجمہ: اللہ تبارک وتعالیٰ جب کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اس کی محبت فرشتوں کے دلوں میں پیوست کردیتا ہے، اور جب کسی بندے سے بُغض رکھتا ہے تو اس کا بغض فرشتوں کے دلوں میں پیوست کردیتا ہے پھر اس کا بغض انسانوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔

فائدہ: اس میں اہلسنت کو مژدہ بہار ہے کہ انہیں اولیاء اللہ سے پیار وعقیدت ہے۔

بچہ کی پیدائش پر اللہ عزوجل کا سلام پہنچانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا وَلَدَتِ الْجَارِيَةُ بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهَا مَلَكاً يَزِفُّ الْبَرَكَةَ زَفّاً يَقُوْلُ ضَعِيْفَةٌ خَرَجَتْ مِنْ ضَعِيْفَةِ الْقَيِّمِ عَلَيْهَا مَعَانٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاِذَا وَلَدَ الْغُلَامُ بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكاً مِّنَ السَّمَاءِ فَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ:(١)

ترجمہ: جب لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس پر بہت زیادہ برکت اتارتا اور کہتا ہے کمزور ہے کمزور سے پیدا ہوئی ہے اس کی کفایت کرنے والے کی قیامت تک معاونت کی جاتی ہے اور جب لڑکا پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف آسمان سے ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیتا ہے اور کہتا ہے ”اللہ تعالیٰ تجھے سلام کہتا ہے“۔

حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا وُلِدَ لِلرَّجُلِ ابْنَةٌ بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَلائِكَةً يَقُولُونَ السَّلامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ يَكْتَنِفُونَهَا بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيَمْسَحُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى رَأْسِهَا وَيَقُولُونَ ضَعِيفَةٌ خَرَجَتْ مِنْ ضَعِيفَةٍ الْقَيِّمُ عَلَيْهَا مُعَانٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ:(٢)

(١) كنز العمال: جلد:16: صفحه:187: رقم الحديث:45371: دار الكتب العلميه۔
جمع الجوامع: جلد:1: صفحه:360: رقم الحديث:2656: دار الكتب العلميه۔
مجمع الزوائد: جلد:8: صفحه:200: رقم الحديث:13483: دار الكتب العلميه۔
معجم الاوسط: للطبراني: جلد:3: صفحه:265: رقم الحديث:3101: دار الحرمين مصر۔
مجمع البحرين: جلد:5: صفحه:175: رقم الحديث:2872: مكتبة الرشد رياض۔
الحبائك في اخبار الملائك: صفحه:171: رقم الحديث:642: دار الكتب العلميه۔
(٢) مجمع الزوائد: جلد:8: صفحه:200: رقم الحديث:13484: دار الكتب العلميه۔
معجم صغير: للطبراني: جلد:1: صفحه:30: دار الكتب العلميه۔
جمع الجوامع: جلد:1: صفحه:360: رقم الحديث:2655: دار الكتب العلميه۔
الحبائك في اخبار الملائك: صفحه:171: رقم الحديث:643: دار الكتب العلميه۔

ترجمہ: جب کسی انسان کے بیٹی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس فرشتے بھیجتا ہے جو کہتے ہیں اے گھر والوں تم پر سلامتی ہو (پھر) اس بچی کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور اس کے سر پر اپنے ہاتھ پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں ضعیف ہو ضعیف سے پیدا ہوئی ہو قیامت تک اس کے کفیل کی مدد کی جائے گی۔

نیند والے انسان پر فرشتے کی ڈیوٹی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا اَوَى الرَّجُلُ إِلَى فِرَاشِهِ أَتَاهُ مَلَكٌ وَّشَيْطَانٌ فَيَقُولُ الْمَلَكُ اِخْتِمْ بِخَيْرٍ وَيَقُولُ الشَّيْطَانُ اِخْتِمْ بِشَرٍّ فَإِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ ثُمَّ نَامَ ذَهَبَ الشَّيْطَانُ وَبَاتَ يَكْلُأُهُ الْمَلَكُ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ قَالَ الْمَلَكُ اِفْتَحْ بِخَيْرٍ وَقَالَ الشَّيْطَانُ اِفْتَحْ بِشَرٍّ:(۱)

ترجمہ: جب کوئی آدمی اپنے بستر پر سونے لگتا ہے تو اس کے پاس فرشتہ اور ایک شیطان آتا ہے فرشتہ کہتا ہے (اپنا یہ دن) خیر پر ختم کر۔ اور شیطان کہتا ہے شر پر ختم کر پس جب وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا اور سو جاتا ہے تو شیطان چلا جاتا ہے اور فرشتہ ساری رات اس کی حفاظت میں لگا رہتا ہے پھر جب (انسان) بیدار ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کے پاس پہنچتے ہیں فرشتہ کہتا ہے خیر کے ساتھ (دن کا یا بیداری کا) افتتاح کر اور شیطان کہتا ہے (اپنا یہ دن) شرارت سے شروع کر۔

فائدہ: اگر کوئی سوتے وقت خدا عزوجل کو یاد کر لے تو وہ فرشتے کی حفاظت میں رات گذارتا ہے اور اللہ عزوجل کی یاد میں ذکر اللہ، تسبیح، تلاوتِ قرآن، استغفار سب شامل ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا بھی ذکر اللہ سے غفلت کو ختم کرتا ہے اگر کسی نے یہ نہ کیا تو شیطان سے تکلیف پہنچ سکتی ہے اور اگر کوئی بیدار ہو کر اللہ عزوجل کا ذکر اور وظائف کرے گا تو سارا دن آفات سے محفوظ رہے گا اس طرح کے وظائف امام جزری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "حصن حصین" اور امام نووی کی "کتاب الاذکار" اور امام نسائی کی کتاب "عمل الیوم واللیلہ" میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں اور ایک دعائے خیر اگلی روایت میں آ رہی ہے جس کے پڑھنے سے بھی انسان شیاطین کے فتنوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

(۱) موارد الظمآن: جلد:7: صفحہ:390: رقم الحدیث:2362: دار الثقافة العربیہ بیروت۔
الادب المفرد: للبخاری: باب:577: رقم الحدیث:1249: صفحہ:259: موسسة الکتب الثقافیة بیروت۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:171: رقم الحدیث:644: دار الکتب العلمیہ۔
مستدرك للحاکم: جلد:1: صفحہ:743: رقم الحدیث:2063: دار الحرمین مصر۔

بیداری کے بعد دعاء

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا اسْتَيْقَظَ الْاِنْسَانُ مِنْ مَّنَامِهِ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَّشَيْطَانٌ فَيَقُوْلُ الْمَلَكُ اِفْتَحْ بِخَيْرٍ وَّيَقُوْلُ الشَّيْطَانُ اِفْتَحْ بِشَرٍّ فَاِنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَا نَفْسِیْ بَعْدَ مَوْتِهَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰی اِلٰی أَجَلٍ مُّسَمًّى طَرَدَ الْمَلَكُ الشَّيْطَانَ وَظَلَّ يَكْلَأُهُ:(۱)

ترجمہ: جب کوئی آدمی اپنی نیند سے بیدار ہوتا ہے اس کے پاس ایک فرشتہ اور ایک شیطان پہنچ جاتے ہیں فرشتہ اسے کہتا ہے کسی نیک کام سے دن کی ابتداء کر شیطان کہتا ہے کسی برے کام سے دن کا افتتاح کر تو اگر وہ یہ دعا پڑھ لیتا ہے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَا نَفْسِیْ بَعْدَ مَوْتِهَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰی اِلٰی أَجَلٍ مُّسَمًّى"۔

"تمام تعریفات اسی ذات کے لئے ہیں جس نے میری روح کو اس کی موت (جسم سے نکل جانے کے) بعد زندہ کیا (یعنی واپس لوٹایا) تمام تعریفات اسی ذات کی ہیں جس نے آسمان کو اپنے حکم سے زمین پر گرنے سے تھام رکھا ہے سب تعریفات اسی ذات کی ہیں جو روک لیتا ہے ان جانوں (روحوں) کو جن پر موت کا فیصلہ فرما دیتا ہے اور باقی چھوڑ دیتا ہے دوسری جانوں (روحوں) کو ایک مدتِ مقرر تک۔

تو فرشتہ شیطان کو ہٹا دیتا ہے اور سارا دن اس کی حفاظت کرتا ہے۔

(۱) جمع الجوامع: جلد:1: صفحہ:281: رقم الحدیث:2049: دار الکتب العلمیہ۔
کنز العمال: جلد:15: صفحہ:151: رقم الحدیث:41340: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:172: رقم الحدیث:645: دار الکتب العلمیہ۔

”ربنا ولك الحمد“ کا ثواب

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ ”سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ“ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ؟ قَالَ أَنَا قَالَ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ:(۱)

ترجمہ: حضرت رفاعہ بن رافع الزرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک روز نماز پڑھائی جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ”سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہا تو ایک آدمی نے آپ ﷺ کے پیچھے ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ“ کہا جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا (تم میں سے) ابھی یہ کلمہ بولنے والا کون تھا؟ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے ۳۳ سے ۳۹ کے لگ بھگ فرشتوں کو دیکھا جو اس میں سبقت لے جا رہے ہیں کہ سب سے پہلے اس کلمہ کو کون لکھے۔

فائدہ: یہ ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ“ نفل نمازوں میں اور غیر موکدہ سنتوں میں قومہ میں پڑھا جا سکتا ہے اور نماز سے باہر جب چاہے پڑھ سکتا ہے۔

(۱) بخاری شریف: کتاب الاذان: باب فضل اللهم ربنا ولك الحمد: صفحه: 165: رقم الحديث: 799: دار الكتاب العربی۔
ابو داؤد شریف: كتاب الصلوة: باب مايتفتح به الصلوة من الدعا: صفحه: 136: رقم الحديث: 770: مكتبة المعارف۔
نسائی شریف: كتاب التطبيق: باب مايقول المأموم: صفحه: 173: رقم الحديث: 1062: مكتبة المعارف رياض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 172: رقم الحديث: 646: دار الكتب العلميه۔
معجم كبير للطبرانی: جلد: 12: صفحه: 438: رقم الحديث: 13600: مكتبة ابن تيميه مصر۔

اللّٰہ اکبر کہنے کا ثواب

عَنِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلاً جَاءَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَقَالَ أَشْيَاءً لَّمْ يَحْفَظْهَا عَطَاءٌ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلاَتَهُ قَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ ؟ قَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الْمَلاَئِكَةَ تَلْقَاهَا يُبَادِرُ بَعْضُهَا بَعْضاً:(۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی آیا جب کہ آپ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے تو اس نے (نماز شروع کرتے ہوئے یوں) تکبیر کہی "اللّٰہ اکبر الحمد للّٰہ مل ء السموات والارض" اور اس کے علاوہ اور بھی کچھ کلمات کہے جسے حضرت عطاء (راوی) یاد نہ رکھ سکے جب آنحضرت ﷺ نے نماز مکمل فرمائی تو پوچھا یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں تھا فرمایا میں نے فرشتوں کو دیکھا جنہوں نے اس کو لیا اور ایک دوسرے سے (اس کے) لینے میں لگے ہوئے تھے۔

فائدہ: اس روایت میں مذکورہ کلمہ کے ثواب اور درجہ کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے جس کی عظمت کے پیشِ نظر فرشتے ان کو وصول کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے رہے تھے۔

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 172: رقم الحديث: 647: دار الكتب العلميه۔

چھینک کے جواب کا ثواب

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْراً طَیِّباً مُّبَارَکاً فِیْہِ حَتّٰی یَرْضٰی رَبُّنَا وَبَعْدَ الرِّضٰی وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ فَلَمَّا صَلَّی النَّبِیُّ ﷺ قَالَ مَنْ صَاحِبُ الْکَلِمَاتِ ؟ قَالَ أَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَقَدْ رَأَیْتُ اثْنَیْ عَشَرَ مَلَکاً یَّبْتَدِرُوْنَھَا أَیُّھُمْ یَکْتُبُھَا:(۱)

ترجمہ: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے آنحضرت ﷺ کے قریب چھینک ماری اور یہ کلمات پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْراً مُّبَارَکاً فِیْہِ حَتّٰی یَرْضٰی رَبُّنَا وَبَعْدَ الرِّضٰی وَالْحَمْدِ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ:

جب حضور نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھالی تو پوچھا یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟ اس نے کہا میں ہوں اے اللہ کے رسول! تو آپ نے ارشاد فرمایا میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا تھا جو اس میں سبقت کر رہے تھے کہ ان کو کون لکھے۔

سربراہی اور تجارت میں فائدہ سے ہٹانے والا فرشتہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ أَنَّ الرَّجُلَ لَیَطْلُبُ الْأَمْرَ مِنَ التِّجَارَۃِ أَوِ الْإِمَارَۃِ حَتّٰی إِذَا قَدَرَ عَلَیْھَا فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرَہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فَوْقَ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ فَبَعَثَ اللّٰہُ مَلَکاً اِئْتِ عَبْدِیْ ھٰذَا فَاصْرِفْ عَنْہُ ھٰذَا الْأَمْرَ فَإِنِّیْ إِنْ أَیْسَرَ لَہٗ ھٰذَا الْأَمْرَ أَدْخَلْتُہٗ بِہِ النَّارَ قَالَ فَیَصْرِفُہٗ عَنْہُ:(۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی آدمی تجارت یا سربراہی کا معاملہ طلب کرتا ہے پھر اس پر قادر ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ساتوں آسمانوں سے اوپر اس کا ذکر کرتا ہے اور اس کی طرف ایک فرشتہ مبعوث فرماتا ہے کہ میرے بندے کے پاس جا اور اسے کام سے باز رکھ اگر میں نے اس کے لئے اسے عطاء کر دیا تو اس کی وجہ سے دوزخ میں ڈال دوں گا تو وہ اسے اس سے الگ کر دیتا ہے۔

(۱) نسائی شریف: کتاب الافتتاح: باب قول الماموم اذا عطس: صفحہ: 154: رقم الحدیث: 931: مکتبۃ المعارف
ابوداؤد شریف: کتاب الصلوۃ: باب مایتفتح بہ الصلوۃ: صفحہ: 137: رقم الحدیث: 774: مکتبۃ المعارف ریاض۔
الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ: 173: رقم الحدیث: 648: دار الکتب العلمیہ۔
کنز العمال: جلد: 9: صفحہ: 70: رقم الحدیث: 648: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ: 173: رقم الحدیث: 649: دار الکتب العلمیہ۔
شعب الایمان: جلد: 13: صفحہ: 73: رقم الحدیث: 9971: مکتبۃ الرشد ریاض۔

فائدہ: تجارت میں منافع نہ ملنے یا سربراہی سے ہٹانے میں اللہ تعالیٰ انسان کی آخرت کے فائدے کا ارادہ فرماتا ہے ورنہ اگر اسے اس کی تجارت میں اور سربراہی میں کامیاب کردے تو یہ دونوں چیزیں اس کے لئے دوزخ میں جانے کا سبب بن جائیں کیوں کہ جب کسی کو ان دو میں سے کوئی ایک یا دونوں چیزیں حاصل ہو جاتی ہیں تو عام طور پر یہی دیکھا گیا ہے کہ وہ دنیاداری میں مشغول، یاد خداوندی سے غافل اور بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے اس لئے کہ یہ دونوں چیزیں گناہ کرنے کا بڑا سبب بھی ہیں اور پاکدامنی کا ایک سبب یہ ہے کہ وہ نادار ہو اور بے اختیار ہو۔

جیسا کہ ایک روایت میں ہے: إِنَّ مِنَ الْعِصْمَةِ أَنْ لَّا تَجِدَ۔

اس روایت کو امام عجلونی نے "کشف الخفاء" میں حضرت عون بن عبداللہ کی روایت سے امام احمد بن حنبل کے فرزند کی "زوائدِ زهد" کے حوالے سے حدیث نمبر: ۷۹۱ پر نقل کیا ہے۔ اور امام ابونُعیم نے "حِلية الاولياء" میں اس روایت کو ان الفاظ کے ساتھ نقل فرمایا، "إِنَّ مِنَ الْعِصْمَةِ أَنْ تَطْلُبَ الشَّيْءَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَا تَجِدُهٗ "یعنی بے شک یہ پاک دامنی سے ہے کہ تو دنیا سے کچھ چاہے مگر اُسے پا نہ سکے۔

اس لئے اللہ تعالیٰ انسان کی اس فطرت کے پیش نظر ایسا کرتا ہے اور اس لئے بھی کہ جہاں جہاں دولت اور سربراہی میں سرکشی اور نافرمانی پائی جائے انسان کو اس کی خیرخواہی کے طور پر اس سے باز رکھتا ہے اور یہ باز رکھنا اللہ تعالیٰ کی بڑی عنایت ہے دولت اور سربراہی سے۔ ہاں اگر اس کی خیرخواہی مطلوب نہ ہو تو بعض اوقات اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اپنی کوئی نصرت نہیں کرتا اس طرح سے وہ گمراہی میں خود پھنستا چلا جاتا ہے اور اگر اس کے کسی بہت بڑے جرم کی بطور انتقام سزا دینا منظور ہو تو مال دے کر بھی سرکش بنا دیتا ہے اور وہ مال اس کے لئے ہلاکت اور گمراہی کا سبب بن جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو انسان کے مستقبل کے کاموں کا اور ان کے نتائج کا بخوبی علم ہے۔

مال کے ذریعے سرکش بنانے والا فرشتہ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُثَّامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا أَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْداً قَيَّضَ لَهٗ مَلَكاً قَالَ أَتْرِفْهُ فَإِذَا أَتْرَفَهٗ نَسِيَ التَّضَرُّعَ وَالدُّعَاءَ: (۱)

ترجمہ: حضرت علی بن عثام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتا ہے تو اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ اس کو مال کے ذریعہ سرکش بنا دے تو جب وہ اسے (مال کی فراہمی میں تعاون کر کے) آسودہ حال بنا دیتا ہے تو وہ (انسان خدا کے سامنے) عاجزی اور دعا کرنا بھول جاتا ہے۔

(۱) شعب الایمان: جلد: 13: صفحہ: 73: رقم الحدیث: 9972: مکتبۃ الرشد ریاض۔
الحبائك في اخبار الملائك: صفحہ: 173: رقم الحدیث: 650: دار الکتب العلمیہ۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ کا کسی سے بغض رکھنا انسان کے کسی بہت بڑے گناہ اور معصیت کی وجہ سے ہوتا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمت صفتِ غضب پر غالب ہے لہٰذا انسان کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا ضروری ہے کوئی معلوم نہیں جس گناہ کو انسان معمولی گناہ سمجھ کر کرگزرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑے درجہ کا گناہ ہو جس کی وجہ سے وہ خدا تعالیٰ کے غضب کا مستحق بن جائے۔ (اَعَاذَنَا اللّٰہُ)

بندے پر مصیبت ڈالنے والے فرشتے

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِلْمَلائِكَةِ انْطَلِقُوا إِلَى عَبْدِيْ فَصُبُّوْا عَلَيْهِ الْبَلاءَ صَبًّا فَيَأْتُوْنَهُ فَيَصُبُّوْنَ عَلَيْهِ الْبَلاءَ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ فَيَرْجِعُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبَّنَا صَبَبْنَا عَلَيْهِ الْبَلاءَ صَبًّا كَمَا أَمَرْتَنَا فَيَقُولُ ارْجِعُوْا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ صَوْتَهُ: (۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے میرے (فلاں) بندے کے پاس جاؤ اور اس پر یہ سخت مصیبت پلٹ دو تو وہ اس پر اچھی طرح سے مصیبت ڈال دیتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتا ہے تو یہ لوٹ جاتے ہیں عرض کرتے ہیں ہم نے اس پر اچھی طرح سے مصیبت ڈال دی تھی جس طرح کہ تو نے ہمیں حکم دیا تھا تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے واپس لوٹ جاؤ (اور اس سے مصیبت ہٹا دو کیونکہ) میں پسند کرتا تھا کہ اس کی آواز سنوں۔ (کہ وہ حالت مصیبت میں مجھے کس طرح سے یاد کرتا اور میری تعریف کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ یہ سب کچھ جانتا ہے کہ وہ میری تعریف ہی بجا لائے گا لیکن اس حالت میں اس کی زبان سے کلمہ شکر کہلانا اور اس کا سننا مقصود ہوتا ہے)۔

مہندی سے داڑھی رنگنے کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِخْضِبُوْا لُحَاكُمْ فَإِنَّ الْمَلائِكَةَ تَسْتَبْشِرُ بِخِضَابِ الْمُؤْمِنِ: (۲)

ترجمہ: اپنی داڑھیوں کو (مہندی سے) خضاب کیا کرو کیونکہ فرشتے مومن کے خضاب سے خوش ہوتے ہیں۔

(۱) جمع الجوامع: جلد: 3: صفحہ: 7: رقم الحدیث: 6945: دار الکتب العلمیہ۔
معجم کبیر للطبرانی: جلد: 8: صفحہ: 195: رقم الحدیث: 7697: مکتبۃ ابن تیمیہ مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: 173: رقم الحدیث: 651: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) جمع الجوامع: جلد: 1: صفحہ: 120: رقم الحدیث: 729: دار الکتب العلمیہ۔
الکامل فی الضعفاء: امام ابن عدی: جلد: 3: صفحہ: 1205: دار الفکر بیروت۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 174: رقم الحدیث: 652: دار الکتب العلمیہ۔

فائدہ: اس خضاب سے کالا خضاب مراد نہیں یہ صرف دارالحرب میں جنگ میں جائز اور اسلام دشمن ملکوں میں کالے خضاب کرنے کا ثواب بھی ہوگا کیونکہ یہ بڑھاپے کو چھپاتا ہے جس سے دشمن خدا خوف کھاتا ہے اگر کوئی اسلامی ملک میں اپنا بڑھاپا چھپاتا ہے تو یہ اس کے لئے درست نہیں کیونکہ یہ انسان کا وقار ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی بہت سے انعامات کا وعدہ فرمایا ہے داڑھی کے سفید ہونے کا انعام سب سے پہلے حضرت ابراھیم علیہ السلام کو عطا فرمایا گیا۔

انتباہ:

جو لوگ کالے خضاب کے جواز پر تاویلیں گھڑتے ہیں قیامت میں اس سے سخت باز پرس ہوگی اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ کا رسالہ "حك العيب" پڑھئے ان کے فیض و برکت سے فقیر نے رسالہ لکھا ''کالا خضاب'' یہ بھی خوب ہے۔

ولی اللہ کا نگران فرشتہ

عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَّتَعَبَّدُ فَجَاءَهُ شَيْطَانٌ لِّيَفْتِنَهُ فَازْدَادَ عِبَادَةً فَتَمَثَّلَ لَهُ بِرَجُلٍ فَقَالَ: أُصْحِبُكَ؟ فَقَالَ الْعَابِدُ نَعَمْ فَصَحِبَهُ فَكَانَ يَتَخَلَّفُ عَنْهُ وَيَطِيْفُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَلَكاً فَلَمَّا رَآهُ الشَّيْطَانُ عَرِفَهُ وَلَمْ يَعْرِفْهُ الْإِنْسَانُ فَكَانَ إِذَا أَمْسٰى تَخَلَّفَ الشَّيْطَانُ فَمَدَّ الْمَلَكُ يَدَهُ نَحْوَ الشَّيْطَانِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَتَلْتَهُ وَهُوَ مِنْ حَالِهِ وَمِنْ حَالِهِ ثُمَّ انْطَلَقَا حَتّٰى نَزَلَا قَرْيَةً فَأَنْزَلُوْهُمَا فَضَيَّفُوْهُمَا فَأَخَذَ الْمَلَكُ مِنْهُمْ إِنَاءً مِّنْ فِضَّةٍ ثُمَّ انْطَلَقَا فَنَزَلَا فِيْ قَرْيَةٍ أُخْرٰى فَلَمْ يَنْزِلُوْهُمَا وَلَمْ يُضِيِّفُوْهُمَا فَأَعْطَاهُمُ الْمَلَكُ الْإِنَاءَ فَقَالَ لَهُ أَمَّا مَنْ ضَافَنَا فَأَخَذْتَ إِنَائَهُمْ وَأَمَّا مَنْ لَّمْ يُضِفْنَا فَأَعْطَيْتَهٗ إِنَاءَ الْآخَرِيْنَ فَلَنْ تُصَحِّبْنِيْ فَقَالَ أَمَّا الَّذِيْ قَتَلْتُهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ أَرَادَ أَنْ يُّفْتِنَكَ وَأَمَّا الَّذِيْ أَخَذْتُ مِنْهُمُ الْإِنَاءَ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ صَالِحُوْنَ فَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ وَكَانَ هٰؤُلَاءِ قَوْماً فَاسِقِيْنَ فَكَانُوْا أَحَقُّ بِهِ قَالَ ثُمَّ عَرَجَ إِلَى السَّمَاءِ وَالرَّجُلُ يَنْظُرُ: (١)

(١) شعب الایمان: جلد:13: صفحہ:72: رقم الحدیث: 9969: مکتبۃ الرشد ریاض۔
مصنف عبدالرزاق: جلد:11: صفحہ:72: رقم الحدیث: 19948: المکتب الاسلامی بیروت۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:174: رقم الحدیث:653: دارالکتب العلمیہ۔

ترجمہ: حضرت عکرمہ بن خالد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ایک آدمی بہت عبادت گذار تھا اس کے پاس شیطان اس لئے آیا کہ اسے تباہ کردے لیکن اس نے اور زیادہ عبادت کرنا شروع کردی تو شیطان اس کے پاس ایک آدمی کی شکل اختیار کر کے آیا اور کہا کہ میں آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں جس کو اس عابد نے منظور کرلیا اور وہ اس طرح اس کے ساتھ رہنے لگا اور اس کی تاک میں رہتا اور اس کے ارد گرد گھومتا رہتا تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ نازل فرمایا جس کو شیطان تو پہچان گیا لیکن وہ عابد نہ پہچان سکا تو جب شام ہوئی تو شیطان اس کی تاک میں تھا کہ فرشتہ نے اپنا ہاتھ شیطان کی طرف بڑھایا اور اسے قتل کردیا تو اس نیک آدمی نے (فرشتہ سے) کہا میں نے آج جیسا واقعہ نہیں دیکھا تو نے اسے قتل کر ڈالا حالانکہ وہ اپنے ایسے ایسے حال میں تھا پھر وہ دونوں (نیک آدمی اور فرشتہ) چل پڑے حتیٰ کہ وہ ایک بستی میں جا رُکے تو بستی والوں نے ان کو بٹھلایا اور ان کی مہمانی کی تو فرشتہ نے ان کا چاندی کا ایک برتن اٹھالیا اور دونوں چل پڑے اور ایک اور بستی میں جا اترے تو انہوں نے ان کو نہ تو بیٹھنے کو جگہ دی اور نہ ان کی مہمانی کی تو فرشتہ نے ان کو وہ برتن دیدیا تو اس نیک آدمی نے فرشتے سے کہا جو ہماری ضیافت کرتے ہیں تو ان کا برتن اٹھالیتا ہے اور جو ضیافت نہیں کرتے ان کو دوسروں کا برتن دیدیتا ہے تو ہرگز میری صحبت میں نہیں رہ سکے گا تو فرشتہ نے کہا وہ جس کو میں نے قتل کیا تھا وہ (شیاطین میں سے ایک) شیطان تھا جس کا یہ ارادہ تھا کہ وہ تمہیں گمراہ کرے اور وہ جن کا میں نے برتن اٹھایا تھا وہ نیک قوم تھی ان کے لئے چاندی (کے برتن کا رکھنا اور استعمال کرنا) درست نہیں تھا (کیونکہ یہ سونے چاندی کے برتن گناہ گاروں اور متکبروں کے برتن ہیں) اور یہ (جن کو میں نے برتن دیا ہے) فاسق قوم ہے یہ اس کے زیادہ حق دار ہیں حضرت عکرمہ بن خالد رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے بعد فرشتہ آسمان کی طرف پرواز کر گیا اور آدمی دیکھتا رہ گیا۔ (اس وقت اسے معلوم ہوا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فرشتہ تھا جو میری حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے میرے پاس بھیجا تھا)۔

تبصرۂ اویسی غفرلہٗ:

عبادت پُرخلوص ہو تو اللہ عزوجل کے فرشتے اس عبادت گذار کی نگرانی کرتے ہیں لیکن محسوس نہیں ہوتا اسی لئے ہم پر لازم ہے کہ جو عبادت بھی کریں اللہ عزوجل کی رضا کے لئے ہو۔

فرشتے اللہ کے گواہ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَنتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ وَالْمَلَائِكَةُ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي السَّمَاءِ: (۱)

ترجمہ: تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو اور فرشتے آسمان میں اللہ کے گواہ ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں مسلمانوں کے اللہ عزوجل کے گواہ ہونے کی فضیلت بھی ارشاد فرمائی گئی ہے اس کا سبب یہ ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک جنازہ میں شریک ہوئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس میت کی بہت تعریف فرمائی اور ایک اور جنازہ لایا گیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی برائی بیان فرمائی تو حضور علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا کہ تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو تم نے جس میت کے بارہ میں جو گواہی دی دی اللہ تعالیٰ تمہاری گواہی کے مطابق اس کے ساتھ معاملہ فرمائے گا اس طرح اب بھی یہ حکم باقی ہے کہ اگر میت کے حق میں تعریف کریں گے وہ جنت میں جائے گی اور اگر مذمت کریں گے تو دوزخ میں جائے گی اس لئے میت کی تعریف کرنی چاہیے تا کہ اسے جنت نصیب ہو برائی نہ کی جائے۔

فائدہ: اسی لئے ہمارے دور میں نماز جنازہ پڑھنے کے بعد بعض لوگ کہنے لگ جاتے ہیں مرنے والا نیک تھا اچھا تھا وغیرہ وغیرہ یہ اچھا طریقہ ہے۔ (اُویسی غفرلہٗ)

قاضی کے رہنما فرشتے

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ قَاضٍ مِنْ قُضَاةِ الْمُسْلِمِينَ إِلاَّ مَعَهُ مَلَكَانِ يُسَدِّدَانِهِ إِلَى الْحَقِّ مَا لَمْ يَرِدْ غَيْرَهُ فَإِذَا أَرَادَ غَيْرَهُ وَجَارَ مُتَعَمِّدًا تَبَرَّأَ مِنْهُ الْمَلَكَانِ وَوَكَلاهُ إِلَى نَفْسِهِ: (۲)

(۱) کنز العمال: جلد: 15: صفحہ: 286: رقم الحدیث: 42701: دار الکتب العلمیہ۔
مجمع الزوائد: جلد: 3: صفحہ: 62: رقم الحدیث: 3964: دار الکتب العلمیہ۔
معجم کبیر للطبرانی: جلد: 7: صفحہ: 24: رقم الحدیث: 6259: مکتبۃ ابن تیمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 176: رقم الحدیث: 659: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) کنز العمال: جلد: 6: صفحہ: 38: رقم الحدیث: 14989: دار الکتب العلمیہ۔
مجمع الزوائد: جلد: 4: صفحہ: 251: رقم الحدیث: 6997: دار الکتب العلمیہ۔
معجم کبیر للطبرانی: جلد: 18: صفحہ: 240: رقم الحدیث: 602: مکتبۃ ابن تیمیہ مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 176: رقم الحدیث: 660: دار الکتب العلمیہ۔

ترجمہ: ہر مسلمان قاضی کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں جو قاضی (جج) کو حق کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ خلافِ حق کا ارادہ نہ کرے اور اگر اس نے خلافِ حق کا ارادہ کیا اور جان بوجھ کر ظلم اور زیادتی کی تو اس سے یہ دونوں فرشتے دور ہو جاتے ہیں اور اس کو اس کے نفس کے سپرد کر جاتے ہیں۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اخْتَصَمَ إِلَيْهِ مُسْلِمٌ وَيَهُودِيٌّ فَرَأَى عُمَرُ أَنَّ الْحَقَّ لِلْيَهُودِيِّ فَقَضٰى لَهُ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ: وَاللّٰهِ لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ فَضَرَبَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالدِّرَّةِ ثُمَّ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ ؟ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ: إِنَّا نَجِدُ أَنَّهُ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِي بِالْحَقِّ إِلَّا كَانَ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكٌ وَعَنْ شِمَالِهِ مَلَكٌ يُسَدِّدَانِهِ وَيُوَفِّقَانِهِ لِلْحَقِّ مَا دَامَ مَعَ الْحَقِّ فَإِذَا تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ: (١)

ترجمہ: حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ) ایک مسلمان اور یہودی دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنا جھگڑا لیکر آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حق یہودی کا دیکھا تو اس کے لئے فیصلہ فرما دیا تو یہودی نے کہا قسم بخدا تورات میں یہ بات موجود ہے کہ کوئی قاضی حق کا فیصلہ نہیں کرتا مگر اس کے داہنی جانب بھی ایک فرشتہ ہوتا ہے اور بائیں جانب بھی ایک فرشتہ ہوتا ہے یہ دونوں اس کو حق کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ حق کا لحاظ کرتا رہے اور جب وہ حق کو ترک کر دے تو یہ دونوں فرشتے بھی اس کو چھوڑ کر واپس چلے جاتے ہیں۔

انتباہ:

جنہیں اللہ تعالیٰ اعلیٰ مناصب عطا فرمائے وہ فیصلے کے وقت خوف خدا سامنے رکھیں عدل وانصاف سے فیصلہ کریں تو دنیا و آخرت میں بڑے مراتب پائیں گے۔ (اُویسی غفرلہٗ)۔

(١) موطا امام مالك: كتاب الاقضية: باب الترغيب فى القضاء الحق: رقم الحديث: 2: جلد: 2: صفحه: 719: داراحياء التراث العربى۔

فرشتے جنت میں

حساب وکتاب کے بعد فرشتے کہاں جائیں گے اس بارہ میں حضرت صفار سے سوال کیا گیا کہ کیا فرشتے بھی جنت میں ہوں گے؟ فرمایا ہاں یہ وہاں توحید (خداوندی) بیان کرتے ہونگے اور بعض عرش کے گرد اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہونگے اور بعض اللہ عزوجل کی طرف سے مومنین کو سلام پیش کریں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ :سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّار (پارہ:۱۳:سورۃ الرعد:آیت ۲۳،۲۴)

ترجمہ: اور فرشتے (جنت میں) ہر دروازے سے ان پر یہ کہتے آئیں گے سلامتی ہو تم پر (ہر آفت اور خطرہ سے) تمہارے (دین حق پر) صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَوَّلَ ثُلَّةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَفُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ يُتَّقٰى بِهِمُ الْمَكَارِهُ وَإِذَا أُمِرُوْا سَمِعُوا وَأَطَاعُوْا وَإِذَا كَانَتْ لِرَجُلٍ مِنْهُمْ حَاجَةٌ إِلَى السُّلْطَانِ لَمْ تُقْضَ لَهُ حَتَّى يَمُوْتَ وَهِيَ فِيْ صَدْرِهِ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَدْعُوْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْجَنَّةَ فَتَأْتِيْ بِزُخْرُفِهَا وَزِيْنَتِهَا فَيَقُوْلُ أَيْ عِبَادِيَ الَّذِينَ قَاتَلُوْا فِيْ سَبِيلِيْ وَقُتِلُوْا وَأُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ ادْخُلُوْا الْجَنَّةَ فَيَدْخُلُوْنَهَا بِغَيْرِحِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ وَتَأْتِي الْمَلَائِكَةُ فَيَسْجُدُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا نَحْنُ نُسَبِّحُكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَنُقَدِّسُ لَكَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ اٰثَرْتَهُمْ عَلَيْنَا؟ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هٰؤُلَاءِ عِبَادِيَ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَأُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ ﴿مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾ :(۱)

(۱) مستدرك للحاكم: جلد: 2: صفحه: 90: رقم الحديث: 2448: دار الحرمين مصر۔
شعب الايمان: جلد: 6: صفحه: 120: رقم الحديث: 3954: مكتبة الرشد رياض۔
مسند امام احمد بن حنبل: جلد: 11: صفحه: 133: رقم الحديث: 6571: مؤسسة الرسالة بيروت۔
مجمع الزوئد: جلد: 10: صفحه: 329: رقم الحديث: 17887: دار الكتب العلميه۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 177: رقم الحديث: 662: دار الكتب العلميه۔

ترجمہ: سب سے پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی فقرائے مہاجرین کی ہوگی جوممنوعات سے بچتے رہے جب انہیں حکم دیا گیا انہوں نے اسے (مکمل طور پر) سنا اوراطاعت کی اور اگر ان میں سے کسی کی کوئی ضرورت بادشاہ سے متعلق تھی تو وہ پوری نہ ہوئی یہاں تک کہ اس پر موت آ گئی اوراس کی ضرورت اس کے سینے میں دھری رہ گئی پس روز قیامت اللہ تعالیٰ ارشادفرمائے گا میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے میری راہ میں جہاد کیا میرے راستے میں محنت اور مشقت جھیلی تو وہ سب حاضر ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں ارشادفرمائے گا جنت میں بلاحساب وکتاب اور بلا عذاب داخل ہو جاؤ تو فرشتے (اللہ کے دربار میں حاضر ہوکر سجدہ کریں گے اور) عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار! ہم تیری رات دن تسبیح اور تقدیس بیان کرتے ہیں یہ کون لوگ ہیں جن کو تو نے ہم پر برتری دی؟ تو اللہ عزوجل ارشادفرمائے گا یہ میرے وہ بندے ہیں جنہوں نے میرے راستے میں جہاد کیا اور میرے راستے میں تکالیف میں مبتلا کئے گئے تو فرشتے اس کے سامنے (جنت کے) ہر دروازہ سے یہ کہتے ہوئے آئیں گے ﴿سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾ (سورۃ الرعد: آیت:۲۴) سلامتی ہو تم پر (ہر آفت اور خطرہ سے) تمہارے (دین حق پر) صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا:

فرشتوں کو دیدارِ الٰہی

آخرت میں ملائکہ کو دیدار الٰہی ہوگا یا نہ؟ حضرت صفار سے یہی سوال کیا گیا کہ فرشتے اپنے رب تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہونگے؟ فرمایا میرے شہید والد کا اعتماد اس صورت پر ہے کہ سوائے حضرت جبرائیل کے کوئی فرشتہ اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھے گا اور حضرت جبرائیل بھی اپنے پروردگار کو ایک مرتبہ دیکھیں گے اس کے بعد کبھی نہیں دیکھیں گے۔

سوال کیا گیا کہ جب وہ موحد ہیں تو اپنے پروردگار کو کیسے نہیں دیکھیں گے؟

فرمایا یہ دیدار اللہ عزوجل کا فضل ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا فضل عطاء فرماتا ہے اللہ عزوجل بہت بڑے فضل کا مالک ہے۔

فائدہ: احناف کے ائمہ میں سے حضرت ابوالحسن ہروی نے بھی ''ارجوزہ'' میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور شوافع میں سے شیخ عزالدین بن عبدالسلام نے بھی ایسے ہی ذکر فرمایا ہے۔

لیکن زیادہ راجح یہ ہے کہ (سب) فرشتے اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہونگے امام اہل سنت وجماعت شیخ ابوالحسن اشعری نے اپنی کتاب ''الابانة فی اصول الدیانه'' میں اسی کی صراحت فرمائی ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

جنت کی سب سے افضل لذت حضرت باری تعالیٰ کا دیدار ہے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہے اسی لئے اللہ عزوجل نے اپنے انبیاء و مرسلین، ملائکہ مقربین، جماعت مومنین اور صدیقین حضرات کو اپنے چہرہ اقدس کی زیارت سے محروم نہیں فرمایا۔

فائدہ: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کی پیروی میں فرشتوں کے لئے دیدار خداوندی کا باب قائم کر کے وہ حدیث ذکر کی ہے جو اس کتاب کے شروع میں ذکر کی گئی ہے اور حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ کا موقوف اثر بھی روایت کیا ہے اور اس اثر کے لئے مرفوع ہونے کا حکم ہے کیونکہ یہ بات مدرک بالقیاس نہیں اور وہ متاخرین حضرات جنہوں نے فرشتوں کے متعلق حضرت باری تعالیٰ کی زیارت کو تسلیم کیا ہے ابن قیم اور قاضی القضاۃ حضرت جلال الدین بلقینی ہیں اور یہی زیارت کا قول بلاشبہ زیادہ راجح ہے۔

مقامِ اعراف میں فرشتے

جمہور کے نزدیک اعراف میں انسان ہونگے لیکن بعض ائمہ نے ملائکہ بھی مراد لئے ہیں چنانچہ آیت "وعلی الأعراف رجال" کی تفسیر میں حضرت **ابومجلز** (تابعی مفسر) فرماتے ہیں یہ لوگ فرشتے ہوں گے عرض کیا گیا اے ابومجلز اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے رجال (انسان) ہیں اور آپ فرماتے ہیں فرشتے ہیں؟ فرمایا یہاں رجال سے مراد مذکر ہونا ہے اور فرشتے مذکر ہیں مؤنث نہیں ہیں۔ امام حلیمی ''منھاج'' میں، پھر امام قونوی "مختصر المنهاج" میں فرماتے ہیں کہا گیا ہے کہ مقام اعراف پر رہنے والے فرشتے ہوں گے جو جنتیوں سے محبت اور دوزخیوں سے نفرت کرتے ہونگے یہ بات دو وجہ سے بعید ہے ایک تو یہ کہ فرمان خداوندی میں ہے "وعلی الأعراف رجال" (مقام اعراف پر آدمی ہونگے) عرف میں رجال عقلمند مذکروں کا نام ہے جبکہ فرشتے نہ مذکروں کی طرف تقسیم ہو سکتے ہیں نہ مونثوں کی طرف دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ وہ بھی جنت میں داخل ہونے کی طمع کرتے ہیں فرشتوں کو جنت سے حجاب نہیں ہوگا اور حجاب ہو بھی کیوں کہ طمع کرنے والے اور اس کی طمع کے درمیان پردہ بھی عذاب دینا ہے جبکہ اس دن کسی فرشتہ پر عذاب نہیں ہوگا۔

فرشتوں سے حساب و کتاب

ظاہر ہے کہ حساب و کتاب مکلّف سے ہوتا ہے اور ملائکہ کرام غیر مکلّف ہیں تو ان سے حساب و کتاب کیسا؟ اس کے متعلق علامہ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ پھر حضرت قونوی فرماتے ہیں سوال و جواب حساب و کتاب جنت اور دوزخ میں داخل ہونے میں جنات انسانوں کی طرح ہیں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ جنت میں ان کے درمیان ایسی میل جول نہ ہو جوان کے پڑوس کا تقاضا کرتی ہو بلکہ وہ جنت میں بھی ایسے ہوں جس طرح دنیا میں (الگ الگ) تھے اور یہی ان کی نعمتوں کے لائق ہے کیونکہ باہمی اضداد کا پڑوس اور ایک دوسرے سے میل جول میں وحشت اور بدمزگی ہے وہ چیز جوان دونوں میں باہمی تضاد کو مقتضی ہے۔

جنات کا آگ سے پیدا ہونا ہے اور انسانوں کا پانی اور مٹی سے لیکن فرشتوں کے متعلق زیادہ قرین قیاس یہ ہے کہ ان کے اعمال نہیں لکھے جاتے کیونکہ فرشتے ہی تو اعمال کو لکھتے ہیں اس طرح سے تو ہر فرشتہ دوسرے کا محتاج ہوگا، ان کا حساب بھی نہیں ہوگا کیونکہ ان کے گناہ نہیں ہیں اور یہ سب اس کمترین انسان کے درجہ میں بھی نہیں ہیں جس سے کم از کم حساب لیا جائے لیکن انعام و اکرام کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ ان کا انعام تکلیف شرعی کو دور کرنا ہے کیونکہ یہ کھانے پینے اور نکاح کرنے والی مخلوق سے نہیں ہیں کہ ان کو جنت میں انسانوں کے درجات تک پہنچایا جائے اور یہ بھی احتمال ہے کہ ان سے تکلیف ہٹانے کے بعد کوئی اور انعام بھی دیا جائے جو ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھا ہو جس تک ہماری عقلیں رسائی نہ رکھتی ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جن کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا کسی کان نے نہیں سنا اور کسی انسان کے دل میں اس کا خیال تک نہیں گذرا“۔

آسمانوں کو لپیٹنے کے لئے فرشتوں کی ڈیوٹی

علامہ حلیمی اور ان کے بعد علامہ قونوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آسمانوں کے لپیٹنے میں احتمال ہے کہ جب آسمان پھٹیں گے ان میں شگاف پڑیں گے تو ان کو مضبوط کر کے فرشتے لپیٹ دیں گے جس طرح سے طے شدہ فیصلہ کے مکتوب کو بکھرنے سے حفاظت کرنے کے لئے مبالغہ کے طور پر لپیٹا جاتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ”بیمینہ“ (اپنے داہنے ہاتھ میں) ارشاد فرمایا اور داہنے ہاتھ سے قوت کی طرف اشارہ ہے جس سے لپیٹنے کی مضبوطی کی مثال بیان فرمائی ہے جب بھی کوئی آسمان لپیٹا جائے گا اس آسمان پر رہنے والے فرشتے زمین پر اتر آئیں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَ نُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا: (پارہ:١٩:سورۃ الفرقان:آیت:٢٥)

ترجمہ: اور جس دن پھٹ جائے گا آسمان بادلوں سے اور فرشتے اتارے جائیں گے پوری طرح۔

اس روز انسان بھی فرشتوں کو دیکھتے ہونگے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ: (پارہ:١٩:سورۃ الفرقان:آیت:٢٢)

ترجمہ: جس دن فرشتوں کو دیکھیں گے وہ دن مجرموں کی کوئی خوشی کا نہ ہوگا۔

فائدہ: حضرت حارث بن اسامہ نے اپنی مسند میں اور ابن جریر نے (اپنی تفسیر میں) روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مُدَّتِ الْأَرْضُ مُدَّ الْأَدِيْمِ وَزِيْدَ فِيْ سِعَتِهَا كَذَا وَكَذَا وَجُمِعَ الْخَلْقُ بِصَعِيْدٍ وَّاحِدٍ جِنُّهُمْ وَإِنْسُهُمْ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ قِيْضَتْ هٰذِهِ السَّمَاءُ الدُّنْيَا عَنْ أَهْلِهَا عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ وَلَأَهْلِ السَّمَاءِ وَحْدِهِمْ أَكْثَرُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ جِنِّهِمْ وَإِنْسِهِمْ بِضِعْفٍ فَإِذَا نَثَرُوْا عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ فَزِعُوْا مِنْهُمْ ثُمَّ تُقَاضُ السَّمَاءُ الثَّانِيَةُ وَلَأَهْلِ السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ وَحْدِهِمْ أَكْثَرُ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَمِنْ جَمِيْعِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِضِعْف جِنِّهِمْ وَإِنْسِهِمْ ثُمَّ تُقَاضُ السَّمٰوَاتُ سَمَاءٌ سَمَاءٌ كُلَّمَا قِيْضَتْ سَمَاءٌ عَنْ أَهْلِهَا كَانَتْ أَكْثَرُ مِنْ أَهْلِ السَّمٰوَاتِ الَّتِيْ تَحْتَهَا وَمِنْ جَمِيْعِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِضِعْفٍ حَتّٰى تُقَاضُ السَّمَاءُ السَّابِعَةُ فَلَأَهْلِ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ أَكْثَرُ مِنْ أَهْلِ سِتِّ سَمٰوَاتٍ وَّمِنْ جَمِيْعِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِضِعْفٍ: (١)

(١) تفسیر ابن جریر طبری: جلد:24: صفحہ:384: مرکز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
حلیۃ الاولیاء: جلد:6: صفحہ:62: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:267: رقم الحدیث:786: دار الکتب العلمیہ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو زمین کو چمڑے کی طرح پھیلا دیا جائے گا اور اس کی کشادگی میں اتنا اور اتنا (یعنی بہت) اضافہ کردیا جائے گا اور سب مخلوق جنات اور انسانوں کو ایک جگہ جمع کردیا جائے گا جب قیامت کا دن ہوگا تو یہ آسمان دنیا اپنے باسیوں سے پھٹ کر زمین کے سامنے سے ٹوٹ جائے گا اور صرف اس آسمان والے (فرشتے) ساری زمین کے رہنے والے جنات اور انسانوں سے کئی گنا زیادہ ہیں تو جب یہ (فرشتے) زمین پر اتریں گے تو یہ (جنات اور انسان) ان سے گھبرا جائیں گے پھر دوسرا آسمان شق کیا جائے گا اور صرف اس آسمان والے آسمان دنیا کے فرشتوں اور زمین کے تمام جنات اور انسانوں سے کئی گنا زائد ہیں پھر اسی طرح ایک ایک (آسمان) شق کیا جائے گا جب بھی کوئی آسمان اپنے متعلقین سے ہٹے گا تو وہ اپنے نچلے آسمانوں والوں سے اور زمین والوں سے کئی گنا زائد ہونگے یہاں تک کہ ساتواں آسمان شق کیا جائے گا تو اس ساتویں آسمان والے چھ آسمانوں اور سب زمین والوں سے کئی گنا زائد ہونگے۔

ملائکہ کرام کے لئے شفاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بظاہر خیال گذرتا ہے کہ چونکہ ملائکہ کرام معصوم ہیں اور شفاعت تو برائے گنہگاران ہے اس وہم کو دور کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

سُئِلْتُ هَلْ يَدْ خُلُوْنَ فِيْ الشَّفَاعَةِ الْعُظْمٰى ؟ وَالظَّاهِرُ نَعَمْ لِقَوْلِهٖ ﷺ وَاَخَرَّتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ اِلٰى فِيْهِ الْخَلْق حَتّٰى اِبْرَاهِيْمُ: (١)

ترجمہ: مجھ سے سوال ہوا کہ کیا فرشتے حضور سرور عالم ﷺ کی روز قیامت کی شفاعت عظمٰی میں شامل ہونگے ؟

جواب: ظاہر یہی ہے کہ شامل ہونگے کیونکہ حضور سرور عالم نور مجسم ﷺ کا ارشاد ہے:

واخرت الثالثة ليوم يرغب الى فيه خلق حتى ابراهيم

اور میں نے تیسری دعا قیامت کے دن کے لئے مؤخر کردی جس میں (خدا کی) مخلوق (جس میں فرشتے بھی داخل ہیں) حتیٰ کہ (اولوالعزم رسول) حضرت ابراہیم (علیہ السلام بھی) رغبت فرمائیں گے۔

(١) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 273: دار الكتب العلميه۔

عظمتِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم

وہابی نجدی اور وہابی غیر مقلدین خود کو مستغنی سمجھتا ہے کہ اسے شفاعت کی ضرورت نہیں یہ اس کی بھول ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ نے فرمایا:

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

ملائکہ کی پیشی

سُئِلْتُ: هَلْ يَكُوْنُوْنَ مَعَ بَنِيْ ادَمِ عِنْدَالْقِيَامِ لِرَبِ الْعَالَمِيْنِ؟ وَالْجَوَابُ: نَعَمْ وَقَدْ تَقَدَّمَ قَرِيْبًا فِيْ حَدِيْثِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ وَوَرَدَ اَنَّهُمْ فِيْ الْمَوْقِفِ يُحِيْطُوْنَ بِالانْسِ وَالجِنِّ وَجَمِيْعِ الْخَلائِقِ:(۱)

ترجمہ: (سوال) کیا فرشتے بھی بنی آدم کے ساتھ رب العالمین عزوجل کے حضور پیش ہونگے؟

جواب: ہاں (پیش ہونگے) قریب میں حضرت ابن ابی اسامہ رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حدیث گذر چکی ہے اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ حضرات ملائکہ کرام میدان محشر میں سب انسانوں جنوں اور سب مخلوقات کو گھیرے ہونگے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ قَرَأَ ﴿وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالغَمَامِ وَنُزِلَ الْمَلاَئِكَةُ تَنْزِيْلاً﴾ الفرقان25: قَالَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْخَلْقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ وَالْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالسِّبَاعِ وَالطَّيْرِ وَجَمِيْعِ الْخَلْقِ فَتَنْشَقُّ السَّمَاءُ الدُّنْيَا فَيَنْزِلُ أَهْلُهَا وَهُمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ فِي الارضِ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَجَمِيْعِ الْخَلْقِ فَيُحَيِّطُوْنَ بِالْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَجَمِيْعِ الخَلْقِ ثُمَّ يَنْزِلُ أَهْلُ السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ وَهُمْ أَكْثَرُ مِنْ أَهْلِ سَمَاءِ الدُّنْيَا وَأَهْلُ الْأَرْضِ:(۲)

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:273: دار الكتب العلميه۔
(۲) الحبائك فی اخبا الملائك: صفحه:273: دار الكتب العلميه۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت ﴿وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا﴾ (سورۃ الفرقان: آیت: ۲۵) تلاوت کی تو فرمایا اللہ تعالیٰ روز قیامت ایک ہی میدان میں جنات، انسان، جانور، درندے، پرندے اور ساری مخلوق کو جمع فرمائے گا اور نچلا آسمان پھٹ جائے گا اور اس سے اس کے رہنے والے اتریں گے اور وہ زمین پر رہنے والے جنات انسان اور ساری مخلوق سے زیادہ ہونگے تو یہ حضرات ملائکہ تمام جنات، انسانوں اور ساری مخلوق کو احاطہ میں کر لیں گے اس کے بعد دوسرے آسمان والے اتریں گے اور یہ پہلے آسمان والوں سے اور اہلِ زمین سے زیادہ ہونگے۔

شفاعتِ ملائکہ برائے گنہگاراں

سوال: علماء اور صلحاء حضرات کی طرح یہ بھی گناہگار انسانوں کی شفاعت کریں گے؟

جواب: ہاں کریں گے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى: (پارہ: ۱۷: سورۃ الانبیاء: آیت: ۲۸)

ترجمہ: اور شفاعت نہیں کرتے مگر اس کے لئے جسے وہ (اللہ تعالیٰ) پسند فرمائے۔

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَ يَرْضٰى:

ترجمہ: اور کتنے ہی فرشتے ہیں آسمانوں میں کہ اُن کی سفارش کچھ کام نہیں آتی مگر جبکہ اللہ اجازت دے دے جس کے لئے چاہے اور پسند فرمائے۔ (پارہ: ۲۷: سورۃ النجم: آیت: ۲۶)

فرشتوں کی بہشت

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھ سے پوچھا گیا یہ جو کسی نے کہا ہے کہ فرشتے دارالجنت میں ہونگے جس کا نام ''دار الخلد'' اور ''دار الجلال'' ہے کیا اس کی اصل کسی حدیث میں ہے یا نہیں؟

جواب: میں کسی حدیث میں اس کی اصل پر واقف نہیں ہوا۔ (۱)

(۱) الحبائك في اخبار الملائك: صفحه 274: دار الكتب العلميه

دیدارِ ملائکہ کرام

سوال: کیا حضرات مومنین کرام جنت میں ان پرفرشتوں کے سلام پیش کرتے وقت دیدار سے بھی مشرف ہونگے یانہیں؟

جواب: ہاں ان کو (مومنین حضرات ضرور) دیکھیں گے۔

موت الملائکہ

بعض ائمہ کرام رحمہم اللہ ملائکہ پرموت کے ورود کے قائل نہیں انہی میں شیخ اکبر قدس سرہ ہیں آپ انہیں مثال ارواح مانتے ہیں کہ نہ تھے مگر جب ہوئے تو ہمیشہ رہیں گے کہ ارواح کو کبھی موت نہیں ''فتوحات شریف'' کے ایک باب میں فرمایا۔

اِنَّهٗ لَيْسَ لِلْمَلٰئِكَةِ اٰخِرَةٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ اِنَّهُمْ لا يَمُوْتُوْنَ فَيُبْعَثُوْنَ وَاِنَّمَا هُوَصَعِقٌ وَاِفَاقَةٌ كَالنَّوْمِ وَالاِفَاقَةُ مِنْهُ عِنْدَنَا ذَالِكَ حَالٌ لا يَزَالُ عَلَيْهِ الْمُمْكِن فِيْ التَّجَلّي الاجْمَالِيْ دُنْيًا وَاٰخِرَةً نُقِلَهٗ فِيْ الْيَوَاقِيْتِ وَالْجَوَاهِرِ:(۱)

ترجمہ: ملائکہ کے لئے آخرت نہیں اور یہ اس لئے کہ وہ مرتے نہیں کہ وہ پھر اُٹھائے جائیں گے وہ تو صرف بیہوشی اورافاقہ ہے جیسے ہمارے یہاں نینداور اس سے افاقہ ہے اور یہ ایک حال ہے جس پر دنیاو آخرت میں تجلی اجمالی میں رہتا ہے۔

رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ قَالَ: لَمَّا نَزَلَ قَوْلَهٗ تَعَالٰی﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَافَان﴾الرحمن: 26 قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ مَاتَ أَهْلُ الْأَرْضِ وَلَمَّا نَزَلَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ مُتْنَا:

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جب آیۃ کریمہ ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَافَان﴾(زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے) نازل ہوئی ملائکہ بولے زمین والے مرے یعنی ہم محفوظ ہیں جب آیۃ کریمہ ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾(ہر جان کو موت چکھنی ہے) نازل ہوئی ملائکہ نے کہا اب ہم بھی مرے۔

ملک الموت پرموت

ابن جریر ابوالشیخ وغیرہما ایک حدیث طویل میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

''آخِرُهُمْ مَوْتاً مَلَكُ الْمَوْتِ'' یعنی '' فرشتوں میں سب سے پیچھے ملک الموت مریں گے''۔

(۱) الیواقیت والجواہر: للشعرانی: صفحہ: 469: نوریہ رضویہ لاھور۔

وَأَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوِيَّه وَالْبَيْهَقِيْ فِي "الْبَعْثِ" عَنْ أَنَسٍ رَفَعَهٗ فِيْ قَوْلِهٖ:﴿وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ﴾قَالَ فَكَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهَ جِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ وَهُوَ أَعْلَمُ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ مَنْ بَقِيَ؟ فَيَقُوْلُ بَقِيَ وَجْهُكَ الْكَرِيْمُ وَعَبْدُكَ جِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ فَيَقُوْلُ تَوَفَّ نَفْسَ مِيْكَائِيْلَ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ أَعْلَمُ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ مَنْ بَقِيَ؟ فَيَقُوْلُ بَقِيَ وَجْهُكَ الْكَرِيْمُ وَعَبْدُكَ جِبْرِيْلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ فَيَقُوْلُ تَوَفَّ نَفْسَ جِبْرِيْلَ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ أَعْلَمُ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ مَنْ بَقِيَ؟ فَيَقُوْلُ بَقِيَ وَجْهُكَ الْبَاقِي الْكَرِيْمُ وَعَبْدُكَ مَلَكُ الْمَوْتِ وَهُوَمَيِّتٌ فَيَقُوْلُ مُتْ ثُمَّ يُنَادِيْ أَنَا بَدَأْتُ الْخَلْقَ وَأَنَا أُعِيْدُهٗ فَأَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ؟ فَلَا يُجِيْبُهٗ أَحَدٌ ثُمَّ يُنَادِيْ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ؟ فَلَا يُجِيْبُهٗ أَحَدٌ فَيَقُوْلُ هُوَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ:(۱)

ترجمہ:ابن مردویہ نے اورامام بیہقی نے ''کتاب البعث'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع روایت نقل کی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان(ونفخ فی الصور؛الایۃ)کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جبرئیل ومیکائیل وملک الموت باقی رہیں گے رب تبارک تعالیٰ کہ داناتر ہے ارشاد فرمائے گا اے ملک الموت ! اب کون باقی ہے؟ عرض کریں گے ''بَقِيَ وَجْهُكَ الْبَاقِي الدَّائِمِ وَعَبْدُكَ جِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَمَلَكُ الْمَوْت'' باقی ہے تیراوجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا اور تیرے بندے جبرئیل ومیکائیل وملک الموت حکم ہوگا''تَوَفَّ نَفْسَ مِيْكَائِيْلَ'' میکائیل کی روح قبض کرپھرفرمائے گا اور وہ خوب جانتاہےاب کون باقی ہے؟عرض کریں گے''وَجْهُكَ الْبَاقِي الْكَرِيْمُ عَبْدُكَ جِبْرَئِيْلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ'' تیرا وجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا اور تیرے بندے جبرئیل وملک الموت فرمائے گا''تَوَفَّ نَفْسَ جِبْرِيْلَ''،جبرئیل کی روح قبض کرپھرفرمائے گا اور وہ خوب جانتاہےاب کون رہا؟عرض کریں گے''وَجْهُكَ الْكَرِيْمُ وَعَبْدُكَ مَلَكُ الْمَوْتِ وَهُوَ مَيِّتٌ'' تیراوجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا اور تیرابندہ ملک الموت کہ وہ بھی مرے گا فرمائے گا مرجاپھرفرمائے گا ابتداء میں نے خلق بنائی اور میں پھراسے زندہ کروں گا کہاں ہیں سلاطین مغرور جو ملک کا دعویٰ کرتے تھے کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا خود فرمائے گا''لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ''آج بادشاہی ہے اللہ غالب کی۔

(۱) تفسیر روح البیان:جلد:8:صفحہ:137:مکتبہ الاسلامیہ:کوئٹہ پاکستان۔
تفسیر درمنثور:جلد:12:صفحہ:701:مرکز ھجر للبحوث والدراسات مصر۔
کتاب البعث والنشور:للبیہقی:صفحہ:336:رقم الحدیث:609:مرکز الخدمات والابحاث الثقافیۃ بیروت۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:28:رقم الحدیث:74:دارالکتب العلمیہ۔

فائدہ: اس حدیث سے ملائکہ مقربین کا روز قیامت تک زندہ رہنا معلوم ہوا لیکن بالآخر فناء ہی فناء۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمِ ﴿كُلَّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ﴾ وَقَالَ تَعَالٰى ﴿يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذِى الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ﴾

ایمان لانے کا فرشتوں کو اختیار ہونا

فرشتوں کے شرعی احکام:

امام ابواسحاق اسماعیل الصفاری بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو احناف کے بڑے ائمہ میں سے ہیں ان سے فرشتوں کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا توحید میں مختار ہیں یا مجبور ہیں؟ اور کیا ان سے کفر کا صدور ہوسکتا ہے؟ تو انہوں نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی بات جواب میں ارشاد فرمائی کہ وہ ایمان میں مجبور ہیں ان سے کفر کا صدور نہیں ہوسکتا عام (اکثر ائمہ) اہل سنت و جماعت کے نزدیک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو صاحبِ اختیار بنایا ہے وہ اپنے رب عزوجل کو جانتے ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّىْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ﴾ (پارہ:۱۷:سورۃ الانبیاء:آیت:۲۹)

﴿لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ﴾ (پارہ:۲۸:سورۃ تحریم:آیت:۶)

ترجمہ: اوران میں جو کوئی کہے کہ میں اللہ کے سوا معبود ہوں تو اُسے ہم جہنّم کی جزا دیں گے:

جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو اُنہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں:

پس اگر وہ مجبور ہوتے اوران سے کفر متصور نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ ﴿فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ﴾ ترجمہ: (تو اُسے ہم جہنّم کی جزا دیں گے) نہ فرماتا کیونکہ سزا گناہ کے بدلہ میں ہوتی ہے اوراگر وہ توحید اوراطاعت میں صاحبِ اختیار نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان کی تعریف میں یہ نہ فرماتا کہ وہ اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو اُنہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں: (۱)

فائدہ: امام سیوطی فرماتے ہیں کہ (مذکورہ قول میں) امام حسن بصری نے (اس) حدیث سے استدلال فرمایا ہے۔

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:252: دارالکتب العلميه۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ شَیْءٍ أَکْرَمُ عَلَی اللّٰهِ مِنِ ابْنِ آدَمَ قَالَ: قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْمَلَائِکَةُ قَالَ الْمَلَائِکَةُ مَجْبُوْرُوْنَ بِمَنْزِلَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ: (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسان سے بہتر کوئی نہیں عرض کیا گیا یا رسول اللہ! فرشتے بھی نہیں؟ فرمایا فرشتے سورج اور چاند کی طرح مجبور ہیں۔

''ملائکہ معصوم ہیں'' کے دلائل

''مقدمہ'' میں عرض کیا گیا ہے کہ ملائکہ معصوم ہیں حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ (فرشتے) اونچے درجہ کے مؤمن ہیں اور مسلمانوں کے تمام ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ فرشتوں میں جو رسول ہیں وہ عصمت کے معاملہ میں انبیاء کی طرح ہیں اور نبیوں کی عصمت پر (ہم اپنی کتاب الشفاء میں) بحث کر چکے ہیں (جو حضرات اس کی تفصیل کے خواہش مند ہوں وہ حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ'' رضی اللہ عنہ و ﷺ کی آخری جلد کا آخری حصہ ملاحظہ فرمائیں اس کا اردو میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے) فرشتے انبیاء اور ان کے حقوق کے معاملہ میں ان انبیاء کی طرح ہیں جو اپنے امتیوں کو تبلیغ کرتے ہیں ہاں وہ فرشتے جو پیغامبر نہیں ہیں ان کی عصمت کے بارے میں اختلاف ہے بعض لوگ تمام فرشتوں کو بلالحاظ پیغامبر مانتے ہیں: (۲)

(۱) کنز العمال: جلد: 12: صفحہ: 87: رقم الحدیث: 34617: دار الکتب العلمیہ۔
شعب الایمان: جلد: 1: صفحہ: 311: رقم الحدیث: 151: مکتبۃ الرشد ریاض۔
مجمع الزوائد: جلد: 1: صفحہ: 107: رقم الحدیث: 266: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 205: رقم الحدیث: 747: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 252: دار الکتب العلمیہ۔

آیات قرآنی

لَّا یَعْصُوْنَ اللہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ O (پارہ:28:سورۃ تحریم: آیت:6)

ترجمہ: جواللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جواُنہیں حکم ہووہی کرتے ہیں۔

وَ مَا مِنَّآ اِلَّا لَہ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ O وَّ اِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ O وَ اِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ O (پارہ۲۳:سورۃ الصافات: آیت:۱۶۴۔۱۶۶)

ترجمہ: اورفرشتے کہتے ہیں ہم میں ہرایک کاایک مقام معلوم ہےاوربیشک ہم پَر پھیلائے حکم کے منتظر ہیں اوربیشک ہم اس کی تسبیح کرنے والے ہیں۔

وَمَنْ عِنْدَہ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِہ وَلَا یَسْتَحْسِرُوْنَ O (پارہ:۱۷:سورۃ الانبیاء: آیت:۱۹)

ترجمہ: اوراس کے پاس والے۔اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِہ O (پارہ:۹:سورۃ الاعراف: آیت:۲۰۶)

ترجمہ: بے شک وہ جوتیرے رب کے پاس (فرشتے) ہیں اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے۔

کِرَامٍ بَرَرَۃٍ O (پارہ:۳۰:سورۃ عبس: آیت:۱۶)

ترجمہ: جوکرام والے نکوئی والے۔

فائدہ: اوراس طرح کے منقول دلائل سے یہ ثابت ہے کہ فرشتے معصوم ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ یہ آیات خصوصیت کے ساتھ ان فرشتوں کے بارہ میں نازل ہوئی ہیں جو پیغام لاتے ہیں اورملائکہ مقربین میں سے ہیں اوروہ ہاروت وماروت اورابلیس کے قصوں سے احتجاج کرتے ہیں۔

حق یہ ہے کہ تمام فرشتے گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں ان کے مراتب گناہوں سے بہت بلند ہیں جن سے ان کا رتبہ کم ہواوروہ اپنے منصب جلیل سے گرجائیں۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف میں فرمایا:

لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآاَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ O (پارہ:۲۸:سورۃ تحریم: آیت:۶)

ترجمہ: جواللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جواُنہیں حکم ہووہی کرتے ہیں۔

فائدہ: یہ دونوں ارشادات امور کے بجالانے اور منہیات کو چھوڑنے پر مشتمل ہیں کیونکہ نہی بھی نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے اور اس لئے بھی کہ یہ تعریف کے مقام میں بیان کیا گیا ہے جوان دونوں کے مجموعہ سے حاصل ہوتی ہے۔

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ O (پارہ:۱۷:سورۃ الانبیاء:آیت:۲۰)

ترجمہ: رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور سستی نہیں کرتے۔

یہ ارشاد عبادت میں مشغولیت کے مبالغہ کامل کا اظہار کر رہا ہے جو ان کی عصمت کی دلیل ہے اور یہاں مطلوب ہے۔ ملائکہ اللہ تعالیٰ کے پیغامبر ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا: (پارہ:۲۲:سورۃ فاطر:آیت:۱) ترجمہ: فرشتوں کو رسول کرنے والا۔

اور رسول معصوم ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی تعظیم ارشاد کرتے ہوئے فرماتا ہے:

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَه: (سورۃ الانعام:آیت:۱۲۴) ترجمہ: اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے۔

یہ ارشاد کی تعظیم میں مبالغہ کا اظہار کر رہا ہے پس معلوم ہوا حضرات ملائکہ کرام لوگوں سے زیادہ متقی ہیں۔

مخالف نے ہاروت و ماروت کا قصہ اور حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ ابلیس کے قصہ سے احتجاج پکڑا ہے اور ان کا حضرت آدم کی تخلیق میں اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا: (پارہ:۱:سورۃ البقرہ:آیت:۳۰)

ترجمہ: (کیا ایسے کو نائب کرے گا جو اس میں فساد پھیلائے) سے اعتراض کرنے سے بھی استدلال کیا ہے۔

اس کا اجمالی طریقہ پر تو یہ جواب ہے کہ یہ سب کچھ جو بیان کیا گیا ہے قریب اور بعید دونوں صورتوں کا احتمال رکھتا ہے ان دونوں صورتوں میں عصمت کے صریح اور ظاہر دلائل کے مقابلہ میں یہ اعتراض کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور یہ جواب ہاروت ماروت کے قصہ میں بہت خوب ہے کیونکہ (اس قصہ کی) احادیث صحیح (ہونے کے باوجود صریح اور ظاہر نصوص کے مخالف ہیں) لہذا یہ درایتاً ضعیف اور نا قابل استدلال ہوں گی۔

انبیاء اور ملائکہ کے لئے عصمت لازم ہے

علامہ بلقینی فرماتے ہیں صفتِ نبوت اور صفتِ ملکیت کے لئے عصمت لازم ہے ان کے علاوہ کے لئے جائز ہے اور جس کے لئے عصمت لازم ہو جائے اس سے نہ تو کبیرہ گناہ سرزد ہوتا ہے نہ صغیرہ اسی لئے ہم فرشتوں کی عصمت کا اعتقاد رکھتے ہیں چاہے وہ مرسل ہوں یا غیر مرسل ہوں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَایَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآاَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَO (پارہ:۲۸:سورۃ تحریم:آیت:۶)

ترجمہ: جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو اُنہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

اس مسئلہ کے متعلق اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

اور ابلیس فرشتوں میں سے نہیں تھا بلکہ جنات میں سے تھا اسی لئے اپنے رب عزوجل کے حکم کی نافرمانی کی تھی۔ (فرشتوں سے ہوتا تو نافرمان نہ بنتا)۔اور بعض کے نزدیک ہاروت ماروت کے متعلق کوئی حدیث صحیح نہیں ہے (جس سے فرشتوں کے گناہگار ہونے پر استدلال کیا جاسکے)۔

ہاروت ماروت کے سوا سب فرشتے عبادت کے لئے پیدا کئے گئے

امام ابومنصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ جو اعتقادات میں حنفیہ کے امام ہیں جس طرح شیخ ابوالحسن اشعری شافعیہ کے امام ہیں وہ (امام ابومنصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ) اپنی عبارت میں عقیدہ بیان فرماتے ہیں:

ثُمَّ أَنَّ الْمَلَائِکَۃَ کُلَّھُمْ مَّعْصُوْمُوْنَ خُلِقُوْا لِلطَّاعَۃِ اِلاَّ ھَارُوْتَ وَمَارُوْتَ:

ترجمہ: تمام فرشتے معصوم ہیں عبادت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں مگر ہاروت و ماروت (یعنی یہ ہاروت ماروت نہ تو معصوم ہیں اور نہ صرف عبادت کیلئے پیدا کئے گئے ہیں) اس عقیدہ کی قاضی تاج الدین سبکی نے ایک باریک جلد میں شرح لکھی ہے جس کا نام "السیف المشھور عن شرح عقیدۃ الامام ابی منصور" رکھا ہے۔

مسئلہ: امام سحنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص کسی فرشتہ کو سبّ وشتم کرے اسے قتل کر دیا جائے اور حضرت ابوالحسن قابسی فرماتے ہیں جو آدمی دوسرے کے بارہ میں یہ کہے کہ اس کا چہرہ مالک (داروغہ دوزخ) کی طرح غصہ آلود ہے اگر معلوم ہو کہ اس نے اس بات سے فرشتہ کی مذمت کا ارادہ کیا تھا تو اسے قتل کر ڈالا جائے۔

قاضی عیاض فرماتے ہیں یہ (مذکورہ حکم) اس (فرشتہ) کے بارے میں ہے (جس پر اس نے اعتراض کیا) یا واقعتاً "فرشتوں میں سے ہو یا ان مخصوص ملائکہ میں سے ہو جن کی ہم نے تحقیق کر دی ہے کہ وہ فرشتوں میں سے ہے جس کے فرشتہ ہونے کی صراحت اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمائی ہو یا اس کا علم ہمیں یقینی طور پر خبر متواتر کے ذریعہ سے پہنچا ہو جو فرشتہ مشہور ہے اور اس پر قطعی اجماع وارد ہے جیسے حضرت جبرائیل، حضرت میکائیل، حضرت مالک، جنت وجہنم کے

داروغے، زبانیہ (دوزخ کے فرشتے)، حاملین عرش خداوندی، حضرت عزرائیل، حضرت اسرافیل، حضرت رضوان، محافظین انسان فرشتے منکر نکیر (ان کی توہین وانکار کفر ہے) اور وہ فرشتے جن کی تعیین احادیث قطعیہ سے ثابت نہیں ہے اور نہ اس پر فرشتوں سے انکار ہونے کا اجماع ہوا ہے جیسا کہ ہاروت ماروت لیکن ان کے فرشتوں سے انکار کرنے کا حکم یہ ہے کہ اگر تو کوئی اہل علم میں سے کلام کرتا ہے تو پھر تو کوئی گناہ نہیں کیونکہ علماء نے اختلاف کیا ہے اور اگر کوئی عوام الناس میں سے ہے تو اسے اس قسم کی باتوں میں غور وخوض سے منع کیا جائے گا اگر دوبارہ کرے تو تادیب کی جائے کیونکہ ان کو اس طرح کے مسائل میں کلام کرنے کا حق نہیں ہے۔

امام قرافی فرماتے ہیں کہ ہر مکلّف کو تمام انبیاء کرام کی تعظیم کرنا واجب ہے اسی طرح تمام فرشتوں کی بھی جس نے ان کی شان میں کمی کی اس نے کفر کیا چاہے اشارہ کر کے یا واضح طور پر پس جس نے کسی کو مضبوط پکڑ والا دیکھ کر یوں کہا کہ یہ داروغہ جہنم حضرت مالک علیہ السلام سے بھی زیادہ سخت دل ہے یا اس آدمی کے متعلق جس کو بھیانک شکل میں دیکھا یہ کہا کہ یہ منکر نکیر علیہما السلام سے بھی زیادہ خوفناک ہے تو وہ کافر ہوگا جبکہ اس نے اس بات میں وحشت اور سخت دلی کو عیب کے انداز میں ذکر کیا ہو۔

(علامہ سیوطی فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں جو کچھ اس مسئلہ میں اور گزشتہ مسئلہ میں دلائل قطعیہ بیان کئے گئے ہیں یہ فرشتوں کی صحابہ اور اولیاء بشر پر فضیلت کی دلیل ہیں۔ (کیونکہ علماء کرام نے ان عبارات میں اس شخص کے کفر کا فیصلہ بیان کیا ہے اور یہ بھی کہ جو صحابہ کرام اور اولیاء کرام کے حق میں گستاخی کرے اس کا قتل کرنا جائز نہیں)۔

فائدہ: حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا مذکورہ اقوال سے حضرات ملائکہ کرام کا صحابہ و اولیاء پر فضیلت کا استدلال کرنا محل نظر ہے کیونکہ حضرات ملائکہ کرام کی عصمت دلائل قطعیہ سے ثابت ہے ان کی شان میں عیب لگانا ان دلائل قطعیہ (قرآن و اجماع اور متواترات) کا انکار ہے اس لئے یہ عیب لگانے والا کافر ہوگا اور چونکہ صحابہ کرام اور اولیائے عظام کی عصمت دلائل قطعیہ سے ثابت نہیں اس لئے ان کی شان میں عیب لگانے والا کافر نہ ہوگا لیکن جو شخص مطلقاً تمام صحابہ کو یا جن کے ایمان کی شہادت دلائل قطعیہ سے ثابت ہے ان کو کافر کہے یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائے گا وہ تمام اہلِ سنت کے نزدیک کافر و مرتد ہوگا اس کی سزا بھی قتل ہوگی بہرحال عصمت کی قطعیت اور عدم قطعیت سے فضیلت کی قطعیت ثابت نہیں ہوتی فضیلت کا معیار امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کے ان دلائل میں گزر چکا ہے جو انہوں نے ملائکہ پر انبیاء کرام کی فضیلت میں بیان کئے ہیں۔ (واللہ اعلم)

امام الحرمین رحمۃ اللہ علیہ اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قضائے حاجت کی جگہ اپنے ساتھ کوئی ایسی چیز نہ رکھے جس میں کوئی عظمت والا اسم مبارک ہو علامہ اسنوی فرماتے ہیں مذکورہ عبارت میں تمام انبیاء اور فرشتوں کے اسماء مبارکہ داخل ہیں اور علامہ زرکشی نے "الخادم" میں یہ اضافہ فرمایا ہے کہ (یہ حکم تب ہے) کہ جب ان انبیاء اور ملائکہ کی رسالت دلائل قطعیہ سے ثابت ہو بخلاف ولی کے اسم کے (اس کو قضائے حاجت کے وقت آدمی اپنے ساتھ رکھ سکتا ہے) میں (علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں یہ بھی ان دلائل میں سے ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے اور وہ اشارہ فرشتوں کا صحابہ اور اولیاء پر افضل ہونا ہے اس کا جواب ماقبل گزر چکا ہے۔

صیغہ صلوٰۃ انبیاء اور فرشتوں کے لئے مخصوص ہے

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں معتبر علمائے کرام کا اجماع ہے کہ تمام انبیاء کرام اور تمام ملائکہ کرام کے لئے مستقلاً صلاۃ (یعنی علیہ الصلاۃ والسلام اور صلی اللہ علیہ وسلم) کا استعمال جائز اور مستحب ہے لیکن ان کے علاوہ دیگر حضرات کے لئے اکثر علماء کے نزدیک یہ "صلوۃ" ابتداء میں درست نہیں اسی لئے حضرت ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہا جائے گا۔ اور اس ممانعت میں اختلاف کیا گیا ہے ہمارے بعض فقہاء اس کو حرام قرار دیتے ہیں جبکہ صحیح مسلک وہ ہے جس پر اکثر فقہاء ہیں کہ یہ مکروہ تنزیہی ہے۔

فرشتے مکلّف ہیں

شیخ عزالدین ابن جماعۃ "شرح بدء الامالی" میں فرماتے ہیں مکلفین کی تین قسمیں ہیں: ایک قسم وہ ہے جو پیدائش کے وقت سے مکلّف بنائی گئی وہ فرشتے، حضرت آدم، حضرت حواء علیہم السلام ہیں اور ایک قسم وہ ہے جو اول پیدائش سے قطعاً مکلّف نہیں اور یہ اولاد آدم ہیں اور ایک قسم جس میں نزاع ہے جبکہ ظاہر یہ ہے کہ وہ اول پیدائش سے مکلّف ہیں اور یہ جنات ہیں۔

کتب حنابلہ میں سے کثیر الفوائد "کتاب الفروع" میں ہے ابوحامد اپنی کتاب میں رقمطراز ہیں جنات تکلیف اور عبادات کے لحاظ سے انسانوں کی طرح ہیں اور علماء کے مذاہب فرشتوں کو تکلیف، وعد اور وعید سے خارج کرنے کے متعلق ہیں پھر ایک ورق بعد خالی جگہ میں اپنے ستر کھولنے کے متعلق فرشتوں اور جنات سے پردہ کرنے کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ فقہائے حنابلہ کا ظاہر مذہب جنات سے پردہ کرنے کا ہے کیونکہ وہ مکلّف اور اجنبی ہیں اسی طرح فرشتے

بھی باوجود عدم تکلیف کے، کیونکہ آدمی تو (اپنے ستر کی حفاظت کرنے کا) مکلّف ہے۔ (۱)

فائدہ: ابوحامد کے ظاہر کلام سے مراد حضرات ملائکہ کرام کو اس تکلیف سے خارج کرنا ہے جس کے ہم مکلّف قرار دیئے گئے ہیں نہ کہ مطلق (تکلیف کا حکم لگایا ہے جو فرشتوں انسانوں اور جنات سب کو شامل ہو) ورنہ فرشتے تو قطعی طور پر مکلّف ہیں۔

مکلّف ہونے کے دلائل

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ O (پارہ:۲۸:سورۃ تحریم: آیت:۶)

ترجمہ: جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو اُنہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ O (پارہ:۱۷:سورۃ الانبیاء: آیت:۲۷)

ترجمہ: بات میں اس سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اسی کے حکم پر کاربند ہوتے ہیں وہ جانتا ہے۔

فائدہ: احادیث میں مختلف الفاظ سے مذکور ہے کہ فرشتے جب اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے تو کہیں گے تیری ذات پاک ہے ہم نے تیری اس طرح سے عبادت نہیں کی جس طرح سے کرنے کا حق تھا اور چونکہ عبادت بغیر تکلیف کے نہیں ہوتی اس لئے معلوم ہوا کہ فرشتے بھی مکلّف ہیں۔

فرشتوں کے نبی امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرشتوں کی طرف مبعوث ہونے کے متعلق حضرات علمائے کرام کے دو مذہب ہیں حق مذہب یہ ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں کی طرف بھی نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں اس مذہب کو قاضی شرف الدین بارزی اور شیخ تقی الدین سبکی نے راجح قرار دیا ہے اور یہی مذہب مختار ہے۔

اس مسئلہ میں امام سیوطی کی تالیف "تزيين الارائك فى ارسال النبى ﷺ الى الملائك" خوب ہے۔

(۱) الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 255: دار الكتب العلميه۔

مسئلہ: حافظ ابن حجر عسقلانی ''الاصابہ'' میں تحریر فرماتے ہیں فرشتوں کا شرفِ صحابیت میں داخل ہونا محلِ نظر ہے۔
اور بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ فرشتوں کا شرفِ صحابیت میں داخل ہونا اس بات پر مبنی ہے کہ حضور ﷺ ان کی طرف مبعوث بھی ہیں یا نہیں؟

امام رازی نے ''اسرار التنزیل'' (تفسیر کبیر) میں اس پر اجماع نقل فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرشتوں کی طرف رسول بنا کر مبعوث نہیں کئے گئے جبکہ ہم اس (مسئلہ میں ان کے اجماع کے دعویٰ) کو تسلیم نہیں کرتے کیونکہ شیخ تقی الدین سبکی نے اس بات کو راجح قرار دیا ہے کہ آپ ﷺ فرشتوں کی طرف بھی مبعوث ہوئے ہیں بہت سے دلائل سے استدلال بھی کیا ہے جن کی شرح طوالت کی طالب ہے جبکہ شرفِ صحابیت کے حصول کی بنیاد اس بات پر رکھنا کہ حضور ﷺ فرشتوں کی طرف مبعوث بھی ہوں اور یہ بات واضح طور پر ناقابل امر ہے۔

فائدہ: شرفِ صحابیت کے لئے علماء نے یہ شرط بیان کی ہے کہ جس وقت کسی نے حضور علیہ السلام کو اپنے مومن ہونے کی حالت میں دیکھا تو وہ صحابی ہوگا۔ (تو جب فرشتوں نے حضرت ﷺ کی زیارت کی تو وہ بھی صحابی ہو گئے یہ بات کہ فرشتوں کی طرف آپ ﷺ مبعوث ہیں یا نہیں اس بحث کا شرف صحابیت کے حصول سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ صحابی کی تعریف میں محدثین نے یہ شرط نہیں لگائی کہ آپ ﷺ اس کی طرف مبعوث بھی ہوں)۔

فائدہ: حضور ﷺ کا فرشتوں کے لئے رسول ہونا تشریف اور تکلیف خاص کے طور پر ہے اس مسئلہ میں علامہ زرقانی نے بھی علامہ سیوطی کی تائید فرمائی ہے

حضرت آدم علیہ السلام فرشتوں کے لئے رسول تھے لیکن مخصوص امر میں

علامہ ابن عماد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آدم علیہ السلام کو فرشتوں کی طرف اس قسم کا رسول بنایا گیا تھا کہ وہ ان اسماء کا علم بتلائیں جو ان کو سکھایا گیا تھا۔ ہمارے رسول پاک ﷺ تمام ملائکہ کرام کے رسول ہیں جیسا کہ امام شامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ احناف کے نزدیک آنحضرت ﷺ فرشتوں کی طرف بھی رسول بنا کر مبعوث فرمائے گئے ہیں۔

مسئلہ: حضرت علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس طرح انسانوں کے ساتھ جماعت درست ہے اس طرح اکیلا آدمی اگر جماعت کا ثواب حاصل کرنا چاہے یا اپنے ذمہ سے وجوب جماعت اتارنا چاہے تو فرشتوں (کے مقتدی ہونے کی نیت سے اذان و اقامت کہے اور نماز کی امامت کرے تو اس) سے بھی جماعت حاصل ہو جاتی ہے۔ حضرت علامہ سبکی فرماتے

ہیں یہ بات میں نے اپنی تحقیق سے کہی تھی بعد میں میں نے اس کو اپنے (شافعی المذہب) حضرات میں سے ایک کے ''فتاوی الحناطی'' میں منقول بھی دیکھا کہ جو آدمی کسی میدان میں اذان اور تکبیر کے ساتھ (اکیلے) نماز ادا کرے پھر وہ قسم لائے کہ اس نے جماعت سے ادا کی تو کیا اس کی قسم ٹوٹے گی یا باقی رہے گی؟ جواب یہ دیا کہ اس کی قسم درست ہے اس پر کوئی کفارہ نہیں کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَذَّنَ وَأَقَامَ فِيْ فَضَاءٍ مِّنَ الْأَرْضِ وَصَلّٰى وَحْدَهٗ صَلَّتِ الْمَلَائِكَةُ خَلْفَهٗ صُفُوْفاً:(۱)

ترجمہ: جس آدمی نے اذان اور اقامت بیابان میں کہیں اور اکیلے نماز پڑھی تو اس کے پیچھے فرشتے صف باندھ کر نماز ادا کرتے ہیں۔

پس اگر کوئی اس معنی کے حساب سے حلف اٹھائے تو اس کا حلف نہیں ٹوٹے گا امام سبکی فرماتے ہیں:

مذکورہ بات کی بنا اس پر ہے کہ اس نے جماعت کو عذر کی بنا پر ترک کیا ہو ہم کہتے کہ جماعت فرض ہے تو کیا ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کی قضا بھی واجب ہے جس طرح فاقد الطھورین (پانی اور تیمّم نہ پانے والے) کی نماز واجب الاعادہ ہے پس اگر تو اسی طرح سے ہے تو فرشتوں کی نماز کے بارہ میں اگر ہم یہی کہیں کہ ان کی نماز انسانوں کی نماز کی طرح ہے تو ان سے جماعت منعقد ہو جائے گی اور کہا جائے گا کہ وہ سقوط قضا میں کفایت کرے گی۔

اور کتب حنابلہ میں سے "کتاب الفروع" میں ہے کہ "نوادر" میں ہے کہ جماعت اور جمعہ فرشتوں اور مسلمان جنات کے ساتھ بھی منعقد ہو جاتا ہے اور وہ زمانہ نبوت میں موجود تھے اور ہمارے مذہب کے امام ابوالبقاء رحمۃ اللہ علیہ سے اس طرح مذکور ہے کہ یہ دونوں (صاحبِ نوادر اور امام ابوالبقاء) یہی فرماتے ہیں یہاں جمعہ میں وہ مراد ہے جس پر جمعہ واجب ہو جیسا کہ ابو حامد کے مذکورہ کلام سے ظاہر ہے کیونکہ مذہب یہ ہے کہ جمعہ ایسے آدمی سے منعقد نہیں ہوتا جس پر لازمی نہ ہو جیسے مسافر اور بچہ تو یہاں بھی بطریق اولیٰ نہیں ہوگا، اس کے بعد انہوں نے حدیثِ سلمان فارسی کو مرفوعاً اور اثر سعید بن المسیب کو ذکر کیا۔

(۱) کنز العمال: جلد: 8: صفحہ: 165: رقم الحدیث: 23218: دار الکتب العلمیہ۔

فائدہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی حدیث سنن نسائی شریف میں اس طرح سے مروی ہے کہ جب کوئی آدمی بیابان میں ہو اور وضو کرنا ہو اور اگر پانی نہ ملے تو تیمّم کرے پھر نماز کے لئے اذان دے اور اقامت کہے اور نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ کے لشکروں (فرشتوں) میں سے ایک لشکر (اس کے پیچھے) صف باندھتا ہے جو اس کے رکوع کے ساتھ رکوع کرتا ہے اور اس کے سجدہ کے ساتھ سجدہ کرتا ہے اور محدث عبدالرزاق اور محدث ابن ابی شیبہ نے اپنی اپنی مصنف میں مذکورہ حدیث جن الفاظ کے ساتھ ذکر کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے۔

جب کوئی آدمی بیابان میں ہو اور نماز کا وقت آجائے تو یہ وضو کرلے پس اگر پانی نہ پائے تو تیمّم کرلے پھر اگر اس نے اقامت کہی تو اس کے ساتھ دو فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور اگر اذان بھی کہی اور اقامت بھی تو اس کے پیچھے اللہ عزوجل کے لشکروں میں سے ایک لشکر نماز ادا کرتا ہے جس کے دونوں کنارے نہیں دیکھے جاسکتے۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے مرفوع بھی روایت کیا ہے اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے موقوف بھی اور موقوف کو مرفوع پر ترجیح دی ہے اور اس روایت کو محدث ابونعیم نے "حلیہ" میں حضرت کعب احبار کے کلام سے روایت کیا ہے۔

اور اثر حضرت سعید بن المسیب کو امام مالک نے ''موطا'' میں حضرت یحیٰی بن سعید کے واسطہ سے حضرت سعید بن المسیب سے روایت کیا ہے۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى بِأَرْضٍ فَلَاةٍ صَلَّى عَنْ يَمِينِهِ مَلَكٌ وَعَنْ شِمَالِهِ مَلَكٌ فَإِذَا أَذَّنَ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ أَوْ أَقَامَ صَلَّى وَرَاءَهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ أَمْثَالُ الْجِبَالِ:

ترجمہ: جو آدمی بیابان میں نماز پڑھے تو اس کے دائیں بھی ایک فرشتہ نماز پڑھتا ہے اور اس کے بائیں بھی ایک فرشتہ نماز پڑھتا ہے اور اگر اس نے اذان دی اور اقامت کہی تو اس کے پیچھے پہاڑوں کی تعداد کے برابر فرشتے نماز ادا کرتے ہیں۔

اس حدیث کو حضرت لیث بن سعد نے حضرت یحیٰی بن سعید کے واسطہ سے حضرت سعید بن المسیب سے روایت کیا ہے کہ وہ حضرت معاذ بن جبل کے کلام سے اس کو نقل کرتے تھے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ معاذ بن جبل کے کلام سے اس کو نقل کرتے تھے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں فرمایا کہ یہی صحیح ہے۔

امام رافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نماز پڑھنے والا اگر امام ہو تو اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ پہلے سلام کے وقت دائیں طرف کے فرشتے مسلمان جنات اور انسانوں کے سلام کی نیت کرے اور دوسرے سلام کے وقت اپنے بائیں طرف کے حضرات (ملائکہ، مسلمان، جنات اور انسانوں) کی نیت کرے اور مقتدی بھی ایسی ہی نیت کرے لیکن منفرد (اکیلا نماز

ادا کرنے والا) دونوں طرف سلام کہتے وقت اپنے دونوں طرف کے فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کرے۔

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ يَقُولُ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَا تُطِيقُونَ ذَلِكَ قُلْنَا: مَنْ أَطَاقَ مِنَّا ذَلِكَ؟ قَالَ: إِذَا كَانَتْ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتْ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعًا وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا وَيَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ: (۱)

ترجمہ: حضرت ابواسحاق سے مروی ہے کہ انہوں نے عاصم بن ضمرہ کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دن کے نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تو ہم نے عرض کی کون ہے جو ہم سے زیادہ اس کی طاقت رکھتا ہے تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جب سورج عصر کے وقت ایسی ایسی حالت پر ہوتا تو آپ علیہ السلام دو رکعت ادا فرماتے اور جب سورج ظہر کے وقت ایسی حالت پر ہوتا تو نمازِ ظہر سے قبل اور بعد چار چار رکعت ادا فرماتے اور پھر دو رکعت ادا فرماتے اور عصر کی نماز سے قبل چار رکعت ادا فرماتے اور ہر رکعت کے بعد ملائکہ مقربین، انبیاء اور ان کے متبعین مؤمنین پر سلام سے فصل فرماتے۔

(۱) مسند امام احمد بن حنبل: جلد: 2: صفحہ: 468: رقم الحديث: 1375: مؤسسة الرسالة بيروت۔
ترمذی شریف: كتاب الجمعة: باب كيف كان تطوع النبی بالنهار: صفحه: 152: رقم الحديث: 598: مكتبه المعارف
ابن ماجه: كتاب اقامة الصلوة: باب ماجاء فيما يتحب من التطوع بالنهار: صفحه: 207: رقم الحديث: 1161: مكتبة المعارف
مشكوة شريف: كتاب الصلوة: باب السنن و فضائلها: صفحه: 367: رقم الحديث: 1171: المكتب الاسلامی۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 258: رقم الحديث: 777: دار الكتب العلميه۔

اعجوبہ

امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "احکام المساجد" میں فرماتے ہیں حدیث مبارک میں وارد ہے کہ اس بیت اللہ سے وعدہ فرمایا گیا ہے کہ ہر سال چھ لاکھ افراد اس کا حج کریں گے اگر اس تعداد سے کم ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو فرشتوں سے پورا کر دیتا ہے حافظ ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ جب سے کعبہ کو پیدا کیا گیا ہے تب سے وہ کسی جن یا فرشتے کے طواف سے خالی نہیں رہا :

مسئلہ: شیخ ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ "کتاب المہذب" میں فرماتے ہیں (قضائے حاجت کے وقت) نہ تو قبلہ کی طرف منہ کرے نہ پشت کرے لیکن یہ عمارت میں جائز ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ اس لئے بھی کہ صحراء میں فرشتے یا جنات بیٹھتے اور نماز پڑھتے ہیں تو یہ (قضائے حاجت کرنے والا) ان کی طرف اپنا ستر ظاہر کرتا ہے جبکہ عمارت (بیت الخلاء) میں ایسی بات نہیں۔ (یہ شوافع کا مذہب ہے احناف کے نزدیک عمارت وغیرہ میں قبلہ کی جانب منہ یا پشت نہیں کی جائے گی۔ تفصیل کتب فقہ میں ملاحظہ فرمائیں)۔

نکتہ:

امام رافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحراء میں (قبلہ کی طرف پشت کرنے کی) ممانعت اس لئے وارد ہوئی ہے جیسا کہ ہمارے حضرات فقہا نے ذکر فرمایا کہ صحراء کسی نمازی فرشتہ، جن اور انسان سے خالی نہیں ہوتا تو بسا اوقات اس نمازی کی نظر (قضائے حاجت کرنے والے کے) ستر پر پڑ جاتی ہے لیکن عمارتوں اور قضائے حاجت کے مقامات میں داخل نہیں ہوتے مگر شیاطین تو جو آدمی عمارتوں سے خارج میں نماز ادا کرتا ہے اس کے اور نمازی کے درمیان عمارت حائل ہو جاتی ہے (جب کہ سامنے کوئی دیوار ہو تب) یہ امام شافعی کا مذہب ہے اس لئے کوئی ان کی طرف پیشاب کرتے وقت منہ بھی نہ کرے اور احناف کے نزدیک میدان اور عمارتوں وغیرہ ہر جگہ میں قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ ہونا درست نہیں اس کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ فَإِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا لِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ:(۱)

(۱) سنن الکبریٰ: للبیہقی: جلد: 1: صفحہ: 166: رقم الحدیث: 497: دار الکتب العلمیہ بیروت۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں تمہارے لئے تمہارے والد کے مقام پر ہوں پس جب تم میں کوئی خلاء کو جائے تو نہ قبلہ کو منہ کرے اور نہ پیٹھ کرے نہ پاخانہ کے لئے نہ ہی پیشاب کے لئے۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہسے مروی ہے۔

إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا أَوْ غَرِّبُوْا:(١)

ترجمہ: جب تم خلاء کو جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو، اور نہ پیٹھ، لیکن پورب کی طرف ہو جاؤ یا پچھم کی طرف۔

جس میں قضائے حاجت کے موقعہ پر قبلہ کی طرف رخ کرنا یا پشت کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے اگر بیت الخلاء کی دیوار کو پیشاب کرنے والے اور بیت اللہ شریف کے درمیان پردہ تسلیم کیا جائے اور کعبہ کی حرمت میں کوئی فرق نہ آئے تو حضرات شوافع کو چاہیئے کہ وہ جہاں نماز کے سامنے دیوار حائل ہو وہاں نماز ادا نہ کیا کریں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت یہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:ارْتَقَيْتُ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِيْ حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ:(٢)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں اپنی بہن ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ قضائے حاجت کے لئے تشریف فرما ہیں حالانکہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام قبلہ کو پیٹھ اور شام کی جانب چہرۂ اقدس کئے تھے۔

اس روایت کے متعلق محدثین احناف فرماتے ہیں کہ یہ روایت ممانعت سے قبل کی ہے یا اس وقت آپ ﷺ کو کوئی عذر ہوگا یا آپ ﷺ اس حکم سے دوسرے بعض احکام کی طرح مستثنٰی ہوں گے

علامہ سید محمد امین ابنِ عابدین شامی حنفی متوفی ۱۲۵۲ھ فرماتے ہیں پہلی (یعنی ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی) روایت کو (عمل میں) ترجیح دی گئی کیونکہ وہ قول ہے اور یہ (یعنی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت) فعل، اور قول فعل سے اولیٰ ہے کیونکہ فعل خصوصیت اور عذر وغیرہما کا احتمال رکھتا ہے نیز ایک وجہ اور بھی ہے کہ وہ (یعنی ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت)

(١) بخاری شریف: کتاب الصلوۃ:باب قبلۃ اھل المدینۃ:صفحہ:95:رقم الحدیث:394:دارالکتب العربی بیروت۔
(٢) بخاری شریف: کتاب الوضوء:باب التبرز فی البیوت:صفحہ:47:رقم الحدیث:148:دارالکتاب العربی بیروت۔

حرام کرنے کے لئے ہے اور یہ (یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت) اباحت کے لئے ہے اور (اس معاملہ میں یعنی جب حرام اور حلال جمع ہو جائیں تو) محرِّم (حرام ثابت کرنے والی دلیل) مقدَّم ہوتی ہے۔اور اس کی مکمل بحث "شرح المنیه" میں ہے۔ (۱)

اور عمارات کے اندر اور میدانوں وغیرہ میں قبلہ کی طرف رخ کر کے قضائے حاجت کی ممانعت قبلہ کے احترام کی وجہ سے بھی ہے۔

خوابوں میں صورتیں دکھانے والا فرشتہ

علامہ قرطبی "المفهم" (شرح مسلم) میں بعض اہلِ علم سے نقل فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ایسا ہے جو دکھائی دینے والی اشیاء کو سونے والے کے سامنے مقام ادراک میں پیش کرتا ہے اور اس کے سامنے محسوس صورتوں کی تمثیلات ظاہر کرتا ہے کبھی تو یہ تمثیلات واقع میں موجودات کے موافق ہوتی ہیں اور کبھی معانی معقولہ کی طرح ہوتی ہیں دونوں حالتوں میں یہ صورتیں خوشخبری بھی ہوتی ہیں اور انجام کی تنبیہ بھی کرتی ہیں علامہ قرطبی فرماتے ہیں یہ بات جو نقل کی گئی ہے شریعت سے اس کے ثبوت کی ضرورت ہے۔ (۲)

مسئلہ کی دلیل بیان کرنے والا فرشتہ

امام ابوبکر ابن فورک اپنی کتاب مسمّی بہ "النظامی" میں اس مسئلہ کے بارہ میں کہ "اللہ تعالیٰ خالق اور ایک ہے اس کے سوا کوئی اور خالق نہیں ہوسکتا" لکھا ہے اس کے متعلق میں نے بہت سے دلائل سے استدلال کیا جس کے بعد میں نے دیکھا جیسے ہر آدمی دیکھتا ہے جب کہ میں وہ دلائل لکھ چکا تھا اور اس کا متعلقہ حصہ اپنے ہاتھ سے رکھ دیا تھا اور ٦ ربیع الآخر منگل کی شب ٤٦٥ھ میں سو گیا تھا تو ایک شخص مجھے کہتا ہے کہ اس مسئلہ کے بارہ میں تو فرمان باری تعالیٰ ہے:

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۝ (پارہ:۲۱:سورۃ الروم:آیت:۴۰)

(۱) ردالمحتار: جلد:1: صفحه:554: دارالکتب العلمیه بیروت۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:259: دارالکتب العلمیه۔

ترجمہ: اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں جلائے گا کیا تمہارے شریکوں (معبودانِ باطلہ) میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کرے پاکی اور برتری ہے اسے ان کے شرک سے۔

فائدہ: اس آیت سے استدلال کی صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ واضح فرمایا کہ رزق اسی کی طرف سے ملتا ہے اور رزق کا اطلاق ہر اس شئے پر ہوتا ہے جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا ہر وہ شئے جو بندے کے پاس پہنچے جس سے بندہ بے نیاز نہ ہو سکے اور جو کچھ ضرورت ہو اس سے بندہ کچھ لے لے اور بندے کے تمام کام اس (رزق) کے ماتحت (آتے) ہیں اور یہ بھی (اللہ تعالیٰ نے) بیان فرمایا کہ کسی کی قدرت میں نہیں کہ وہ اس میں سے کچھ نہ کچھ کر سکے اور وہ ہرگز کر بھی نہیں سکے گا تو اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کوئی خالق ہی نہیں ہو سکتا پس مجھے معلوم ہوا کہ ہمارے تمام کاموں کا خالق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے۔

اور اس آیت میں ایک اور صورت استدلال بھی ہے چنانچہ فرمایا "اللّٰہ الذی خلقکم" اس میں "خلقکم" (جس نے تمہیں پیدا کیا) ہمیں ہماری تمام صفات سمیت مشتمل ہے اگر اس نے ہمیں ہماری اوصاف سمیت پیدا نہ کیا ہوتا تو یوں فرماتا: "اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ اَجْسَامَكُمْ" (اللہ وہ ذات ہے جس نے تمہارے اجسام پیدا فرمائے) جب تخلیق ہمارے تمام اجسام مع صفات پر مشتمل ہوئی جیسا کہ ہمیں معلوم ہوا کہ اس نے ہمارے اجسام اور اوصاف کو پیدا فرمایا ہے اور ہمارے اوصاف میں سے ہمارے کسب اور کام بھی داخل ہیں تو مجھے علم ہوا کہ ہمارے کسب سب کے سب اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں۔

ابن فورک فرماتے ہیں یہ استدلال اس صورت پر جیسا کہ میں نے کہنے والے سے سنا ہے ممکن ہے جب کہ میں نے اس آیت سے اپنے اہلِ مذہب میں سے کسی کی کتاب میں استدلال نہیں دیکھا اور نہ سنا اس استدلال کا میں نے اس خواب سے استفادہ کیا ہے اور اس کو (اپنی کتاب نظامی میں) بطور تبرک ذکر کیا ہے کیونکہ یہ فرشتہ کے القاء سے ہے۔

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ 259-260: دار الکتب العلمیہ۔

مسئلہ:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے۔

الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّى عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِى مُصَلَّاهُ الَّذِى صَلَّى فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ:(۱)

ترجمہ:تم میں سے جوکوئی اپنے مصلّے (جائے نماز) پر جب تک رہے گا فرشتے اس کے لئے یہ دعائے رحمت کرتے رہیں گے جب تک کہ بےوُضو نہ ہوا اے اللہ اس کی مغفرت فرما اے اللہ اس پر رحم فرما۔

فائدہ:اس کا امام مہلب یہ مطلب بیان فرماتے ہیں مسجد میں ہوا خارج کرنا گناہ ہے وضو توڑنے والا ملائکہ کے استغفار اور دعا سے جن کی برکت کی امید ہے محروم رہ جاتا ہے۔

گناہ بخشوانے کا طریقہ

حضرت ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس کے گناہ بہت ہوں اور بغیر مشقت کے اپنے سارے گناہ معاف کرانا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے کہ اپنے مقام پر نماز ادا کرنے کے بعد بیٹھ جایا کرے تاکہ وہ اپنے لئے فرشتوں کی دعا اور استغفار کثرت سے حاصل کرلے کیونکہ اس کی قبولیت کی بہت امید ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى O (پارہ:۱۷:سورۃ الانبیاء:آیت:۲۸)

ترجمہ: اور شفاعت نہیں کرتے مگر اس کے لئے جسے وہ (اللہ تعالیٰ) پسند فرمائے۔

(۱) بخاری شریف: کتاب الصلوٰۃ : باب الحدث فی المسجد:صفحہ:104 : رقم الحدیث:445:دار الکتاب العربی
ابوداؤد شریف: کتاب الصلوٰۃ:باب فضل القعود فی المسجد:صفحہ:87:رقم الحدیث:469:مکتبہ المعارف ریاض
نسائی شریف: کتاب المسجد:باب الترغیب فی الجلوس فی المسجد:صفحہ:122:رقم الحدیث:733:مکتبۃ المعارف
ابن ماجہ شریف: کتاب المساجد: باب لزوم المساجد: صفحہ:151:رقم الحدیث:799:مکتبہ المعارف ریاض
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:260:رقم الحدیث:781:دار الکتب العلمیہ۔

بعد نماز صفوں میں بیٹھے رہنا

نماز سے فراغت کے بعد تھوڑی دیر بیٹھنا یعنی دعا مانگنا یا کوئی وظیفہ پڑھنا بڑے ثواب کا کام ہے نجدی اس ثواب سے محروم ہیں یہاں تک کہ امام مسجد کعبہ کا یہ حال ہے کہ فرضوں کے سلام کے بعد یہ جا وہ جا الحمدللہ یہ طریقہ اہل سنت کو نصیب ہے کہ بعد نماز دعا و درود وسلام پڑھتے ہیں چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الصَّلَاةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ وَصَلَاتُهُمْ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ: (۱)

ترجمہ: جب کوئی مسلمان نماز سے فارغ ہوکر (اسی جگہ) نماز کے بعد بیٹھا رہتا ہے تو اس پر فرشتے اس وقت تک صلوۃ پڑھتے ہیں جب تک کہ وہ اپنی جائے نماز پر رہے اور ان کی صلوۃ یہ ہے اے اللہ اس کی مغفرت فرما اے اللہ اس پر رحمت نازل فرما۔

امامِ نماز کیسا ہو؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِصْطَفُّوْا وَلْيَتَقَدَّمْكُمْ فِي الصَّلَاةِ أَفْضَلُكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَمِنَ النَّاسِ: (۲)

ترجمہ: (امامت) کے لئے انتخاب کرو چاہیے کہ نماز میں تمہارا امام تمہارا افضل آدمی ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ بھی فرشتوں اور بندوں سے اچھے حضرات کا انتخاب فرماتا ہے۔

(۱) کنز العمال: جلد: 7: صفحہ: 131: رقم الحدیث: 19068: دار الکتب العلمیہ۔
شعب الایمان: جلد: 4: صفحہ: 386: رقم الحدیث: 2700: مکتبۃ الرشد ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 193: رقم الحدیث: 716: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) مجمع الزوائد: جلد: 2: صفحہ: 165: رقم الحدیث: 2324: دار الکتب العلمیہ۔
کنز العمال: جلد: 7: صفحہ: 255: رقم الحدیث: 20592: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 194: رقم الحدیث: 717: دار الکتب العلمیہ۔

انتباہ

اسی قاعدہ پر ہم اہل سنت کہتے ہیں کہ بدمذہب کے پیچھے نماز نہیں ہوتی تفصیل دیکھئے فقیر کے رسالے:
(۱)امام حرم اور ہم، (۲)دیوبندی امام کے پیچھے نماز کا حکم (اُویسی غفرلہٗ)

روزہ دار اور فرشتے

حضرت ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الصَّائِمَ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يَفْرَغُوا :(۱)

ترجمہ: جب کسی روزہ دار کے پاس کوئی کھانا کھاتا ہے تو روزہ دار کے لئے اس وقت تک فرشتے رحمت اور مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں جب تک کہ (اس کے پاس کھانے والا کھانے سے) فارغ نہ ہو جائے۔

فائدہ: کیونکہ جب روزہ دار کے سامنے کوئی کھانا کھائے تو اس کی خواہش بھی بھڑکتی ہے لیکن وہ اپنی خواہش کا قلمع قمع کرتا اور اپنے نفس کو اللہ عزوجل کے حکم کی پیروی میں روکتا ہے تو اسی صورت کو دیکھ کر فرشتے تعجب کرتے ہیں اور اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔

الْغَدَاءُ يَا بِلَالُ فَقَالَ :إِنِّي صَائِمٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :نَأْكُلُ أَرْزَاقَنَا وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ أَشَعَرْتَ يَا بِلَالُ أَنَّ الصَّائِمَ تُسَبِّحُ عِظَامُهُ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا أُكِلَ عِنْدَهُ ؟ (۲)

(۱) ترمذی شریف: کتاب الصوم :باب فضل الصائم اذا اکل عندہ:صفحہ:193:رقم الحدیث:785:مکتبۃ المعارف
مسندامام احمد بن حنبل: جلد:44:صفحہ:616:رقم الحدیث:27061:موسسۃ الرسالۃ بیروت۔
موارد الظمأن: جلد:3:صفحہ:265:رقم الحدیث:953:دار الثقافۃ العربیۃ بیروت۔
شعب الایمان: جلد:5:صفحہ:208:رقم الحدیث:3313:مکتبۃ الرشد ریاض۔
معجم کبیر : للطبرانی: جلد:25:صفحہ:30:رقم الحدیث:49:مکتبۃ ابن تیمیہ مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:194:رقم الحدیث:718:دار الکتب العلمیہ۔
(۲) ابن ماجہ شریف: کتاب الصیام: باب فی الصائم اذا اکل عندہ: صفحہ:304:رقم الحدیث:1739:مکتبۃ المعارف۔

ترجمہ: حضورﷺ نے ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بھی فرمایا کہ اے بلال! ہمارے ساتھ کھاؤ انہوں نے عرض کیا میں روزہ دار ہوں تو آپﷺ نے فرمایا ہم تو اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلال کا رزق جنت میں محفوظ ہے اے بلال! کیا آپ جانتے ہیں کہ روزہ دار کی ہڈیاں بھی تسبیح پڑھتی ہیں اور اگر کوئی اس کے پاس کھائے تو فرشتے روزہ دار کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

خطبۂ جمعہ اور فرشتے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَّوْا الصُّحُفَ وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ:(١)

ترجمہ: جب جمعہ کا دن ہوتا تو ہر مسجد کے دروازوں میں سے ہر دروازہ پر فرشتے آتے ہیں جو لوگوں کے ثواب ان کے سفر کے حساب سے لکھتے ہیں جو پہلے آتا ہے اس کا ثواب زیادہ لکھتے ہیں اور جو اس کے بعد لیکن باقیوں سے پہلے آنے والا ہے اس کا ثواب لکھتے ہیں پس جب امام (ممبر پر) بیٹھ جائے تو وہ ان (ثواب اور درجات کے) اوراق کو لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں۔

فائدہ: یہ ثواب لکھنے والے فرشتے کراماً کاتبین فرشتوں کے علاوہ ہیں جو صرف یہی عمل اپنے پاس موجود اوراق میں تحریر کرتے ہیں لیکن جب امام خطبہ دینے کے لئے ممبر پر بیٹھتا ہے تو پھر یہ کسی کی آمد کا ثواب نہیں لکھتے بلکہ خطبہ سننے میں لگ جاتے ہیں لیکن کراماً کاتبین اپنے متعلقہ حضرات کے اعمال ان کے اعمالناموں میں لکھتے رہتے ہیں۔

(١) بخاری شریف: کتاب بدء الخلق: باب ذکر الملائکۃ: صفحہ:655: رقم الحدیث:3211: دار الکتاب العربی
نسائی شریف: کتاب الجمعۃ: باب التکبیر الی الجمعۃ: صفحہ:227: رقم الحدیث:1386: مکتبۃ المعارف ریاض
مسلم شریف: کتاب الجمعۃ: باب فضل التهجیر یوم الجمعۃ: صفحہ:382: رقم الحدیث:850: دار طیبہ ریاض
کنز العمال: جلد:7: صفحہ:302: رقم الحدیث:21167: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:194: رقم الحدیث:719: دار الکتب العلمیہ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ غَدَتْ الشَّيَاطِينُ بِرَايَاتِهَا إِلَى الْأَسْوَاقِ فَيَرْمُونَ النَّاسَ بِالتَّرَابِيثِ أَوْ الرَّبَائِثِ وَيُثَبِّطُونَهُمْ عَنِ الْجُمُعَةِ وَتَغْدُو الْمَلَائِكَةُ فَيَجْلِسُونَ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَيَكْتُبُونَ الرَّجُلَ مِنْ سَاعَةٍ وَالرَّجُلَ مِنْ سَاعَتَيْنِ حَتَّى يَخْرُجَ الْإِمَامُ:(۱)

ترجمہ: جب جمعہ کا دن آتا ہے تو شیاطین صبح صبح اپنے اپنے جھنڈے لیکر کے بازاروں میں نکل آتے ہیں اور لوگوں کے سامنے (ضروریات وغیرہ کی) رکاوٹیں کھڑی کر دیتے ہیں اور نماز جمعہ سے روکتے ہیں اور (اسی طرح سے) فرشتے (بھی صبح) مسجد کے دروازوں پر آبیٹھتے ہیں اور اول وقت میں آنے والے کے ثواب کو بھی لکھتے ہیں (اسی طرح آنے والوں کے ثواب لکھتے رہتے ہیں) یہاں تک کہ امام خطبہ کے لئے نکلے (اور ممبر پر بیٹھ جائے تو یہ ثواب لکھنا روک دیتے ہیں اور امام کا خطبہ سننا شروع کر دیتے ہیں)۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتْ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ:(۲)

ترجمہ: جو شخص جمعہ کے لئے سب سے پہلے مسجد میں آتا ہے اس کو ایک اونٹ قربان کرنے کا ثواب ملتا ہے پھر جو آتا ہے اس کو گائے قربان کرنے کا ثواب ملتا ہے پھر جو آتا ہے اس کو مینڈھا قربان کرنے کا ثواب ملتا ہے، پھر جو آتا ہے اس کو مرغی صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے پھر جو آتا ہے اس کو انڈا صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جب امام خطبہ کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو ملائکہ بھی اسے سننے کے لئے حاضر ہو جاتے ہیں۔

(۱) ابو داؤد شریف: كتاب الصلوة: باب فضل الجمعة: صفحه: 182: رقم الحديث: 1051: مكتبة المعارف رياض
كنز العمال: جلد: 7: صفحه: 302: رقم الحديث: 21164: دار الكتب العلميه۔
مسند امام احمد بن حنبل: جلد: 2: صفحه: 125: رقم الحديث: 719: مؤسسة الرسالة بيروت۔
الحبائك في اخبار الملائك: صفحه: 195: رقم الحديث: 720: دار الكتب العلميه۔
جمع الجوامع: جلد: 1: صفحه: 242: رقم الحديث: 1742: دار الكتب العلميه۔
(۲) بخاری شریف: كتاب الجمعة: باب فضل الجمعة: صفحه: 181: رقم الحديث: 881: دار الكتاب العربى
مسلم شريف: كتاب الجمعة: باب الطيب السواك يوم الجمعة: صفحه: 379: رقم الحديث: 850: دار طيبه رياض
ابو داؤد شريف: كتاب الصلوة: باب في الغسل الجمعة: صفحه: 68: رقم الحديث: 351: مكتبة المعارف رياض۔
نسائى شريف: كتاب الجمعة: باب وقت الجمعة: صفحه: 227: رقم الحديث: 1388: مكتبة المعارف رياض۔
ابن ماجه شريف: كتاب اقامة الصلوة: باب في غسل الجمعة: صفحه: 195: رقم: 1092: مكتبة المعارف رياض۔

بروز جمعہ بعض فرشتوں کی ڈیوٹی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ دُفِعَتْ أَلْوِيَةُ الْحَمْدِ إِلَى الْمَلَائِكَةِ إِلَى كُلِّ مَسْجِدٍ يُّجْمَعُ فِيْهِ فَيَحْضُرُ جِبْرِيْلُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مَعَ كُلِّ مَلَكٍ مِّنْهُمْ كِتَابٌ وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مَعَهُمْ قَرَاطِيْسُ فِضَّةٍ وَّأَقْلَامِ ذَهَبٍ يَّكْتُبُوْنَ النَّاسَ عَلَى مَرَاتِبِهِمْ فَمَنْ جَاءَ قَبْلَ خُرُوْجِ الْإِمَامِ كُتِبَ مِنَ السَّابِقِيْنَ وَمَنْ جَاءَ بَعْدَ خُرُوْجِ الْإِمَامِ كُتِبَ شَهِدَ الْخُطْبَةَ وَمَنْ جَاءَ بَعْدُ كُتِبَ شَهِدَ الْجُمُعَةَ فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ تَصَفَّحَ الْمَلَكُ وُجُوْهَ الْقَوْمِ فَإِذَا فَقَدَ الرَّجُلَ مِمَّنْ كَانَ يَكْتُبُهُ فِيْمَا خَلَا مِنَ السَّابِقِيْنَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ عَبْدٌ فُلَانٌ نَكْتُبُهُ فِيْمَا خَلَا مِنَ السَّابِقِيْنَ لَا نَدْرِيْ مَا خَلَفَهُ اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ مَرِيْضاً فَاشْفِهِ وَإِنْ كَانَ غَائِباً فَأَحْسِنْ صَحَابَتِهِ وَإِنْ كَانَ قَبَضْتَهُ فَارْحَمْهُ وَيُؤَمِّنُ الَّذِيْنَ مَعَهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ:(۱)

ترجمہ: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ہر جامع مسجد کے لئے فرشتوں کو ایک ایک جھنڈا دیدیا جاتا ہے حضرت جبرائیل مسجد حرام (بیت اللہ شریف) میں تشریف لاتے ہیں اور ان کے ساتھ بہت سے فرشتے ہوتے ہیں اور ہر ایک فرشتہ کے ساتھ ایک کتاب ہوتی ہے ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند جیسے ہوتے ہیں ان کے پاس (مذکورہ کتاب کے) چاندی کے اوراق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں جو لوگوں کے اجر و ثواب کو ان کے مراتب کے اعتبار سے لکھتے ہیں پس جو امام کے ممبر پر آنے سے پہلے (مسجد میں) آ گیا اسے سابقین میں درج کرتے ہیں اور جو امام کے ممبر پر بیٹھنے کے بعد آیا اس کے لیے لکھا جاتا ہے کہ یہ خطبہ میں شریک ہوا اور جو خطبہ کے بعد آیا اسے لکھا جاتا ہے کہ یہ نماز جمعہ میں شریک ہوا پھر جب امام سلام پھیر لیتا ہے تو ایک فرشتہ حاضری کا پتہ لگانے کے لئے قوم کے چہروں کو غور سے دیکھتا ہے تو اگر کسی آدمی کو موجود نہیں پاتا ان لوگوں میں سے جن کو اس نے لکھا ہوتا ہے تو کہتا ہے ہم نہیں جانتے کہ وہ کیوں چلا گیا (سوائے سابقین کے کہ فرشتہ ان کے بارہ میں کچھ نہیں کہتا) اور یہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ اگر یہ مریض ہو گیا ہے تو اس کو شفاء عطاء فرما دے اور اگر غائب ہے تو اسے اچھی صحبت عطا فرما اور اگر تو نے اس کو موت دیدی تو اس پر رحمت کر اور جو فرشتے اس فرشتے کے ماتحت ہوتے ہیں وہ اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔

(۱) کنز العمال: جلد:7: صفحہ:304: رقم الحدیث:21182: دار الکتب العلمیہ۔
جمع الجوامع: جلد:1: صفحہ:341: رقم الحدیث:2514: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:195: رقم الحدیث:722: دار الکتب العلمیہ۔

عید الفطر کے روز فرشتوں کی ڈیوٹی

حضرت اوس انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى أَبْوَابِ الطُّرُقِ فَنَادَوْا اُغْدُوْا يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِلٰى رَبٍّ كَرِيمٍ يَمُنُّ بِالْخَيْرِ ثُمَّ يُثِيبُ عَلَيْهِ الْجَزِيلَ لَقَدْ أُمِرْتُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَقُمْتُمْ وَأُمِرْتُمْ بِصِيَامِ النَّهَارِ فَصُمْتُمْ وَأَطَعْتُمْ رَبَّكُمْ فَاقْبِضُوْا جَوَائِزَكُمْ فَإِذَا صَلَّوْا نَادٰى مُنَادٍ أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ فَارْجِعُوا رَاشِدِيْنَ إِلٰى رِحَالِكُمْ فَهُوَ يَوْمُ الْجَائِزَةِ وَيُسَمّٰى ذٰلِكَ الْيَوْمُ فِي السَّمَاءِ يَوْمَ الْجَائِزَةِ:(۱)

ترجمہ: جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو فرشتے راستوں میں کھڑے ہو کر کے ندا کرتے ہیں اے مسلمانو! اپنے رب کریم کی طرف جلدی سے نکلو وہ بہترین احسان کرنے والا ہے اور بہت بڑا اجر عطا کرنے والا ہے تمہیں رات میں تراویح پڑھنے کا حکم دیا گیا تو تم نے تراویح پڑھی تمہیں دن کو روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تو تم نے روزہ رکھا تم اپنے رب عزوجل کی اطاعت کے انعامات وصول کرو تو جب وہ عید کی نماز ادا کر لیتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ اب اپنے گھروں کو خوشی سے لوٹ جاؤ تمہارے گناہ معاف کر دیئے گئے اس دن کا نام آسمان میں ''یوم الجائزہ'' (انعامات کا دن) رکھا گیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَفْرَحُ بِذِهَابِ الشِّتَاءِ رَحْمَةً لَمَّا يَدْخُلُ عَلٰى فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الشِّدَّةِ:(۲)

ترجمہ: مومنین فقراء پر جو سردی کی تکلیف ہوتی ہے اس پر ترس کھاتے ہوئے سردی کے جانے پر فرشتے خوش ہوتے ہیں۔

(۱) كنز العمال: جلد:8: صفحه:224: رقم الحديث:23735: دار الكتب العلميه۔
جمع الجوامع: جلد:1: صفحه:339: رقم الحديث:2505: دار الكتب العلميه۔
مجمع الزوائد: جلد:2: صفحه:362: رقم الحديث:3225: دار الكتب العلميه۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه:196: رقم الحديث:723: دار الكتب العلميه۔
(۲) مجمع الزوائد: جلد:1: صفحه:327: رقم الحديث:1218: دار الكتب العلميه۔
معجم كبير للطبرانی: جلد:11: صفحه:100: رقم الحديث:11171: مكتبة ابن تيميه مصر۔
كنز العمال: جلد:12: صفحه:144: رقم الحديث:35207: دار الكتب العلميه۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه:196: رقم الحديث:724: دار الكتب العلميه۔

فائدہ: سردی کی قید اتفاقی ہے اللہ تعالیٰ خود ہی اپنی مخلوق کی ہر تکلیف پر بے انتہا اجر وثواب بخشتا ہے بالخصوص غرباء مساکین سے اورزیادہ پیار فرماتا ہے یہاں تک کہ قیامت میں اپنے فقراء کو اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے بہشت میں بھیجے گا اسی لئے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تعلیم امت کے لئے یوں دعاء فرماتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِيناً وَأَمِتْنِي مِسْكِيناً وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ:(۱)

ترجمہ: اے اللہ مجھے حالت مسکینی کی زندگی اور حالت مسکینی کی موت عطا فرما اور بروز قیامت مساکین کے ساتھ میرا معاملہ فرما۔

جنت میں تسبیح وتہلیل سنانے والے فرشتے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُنَزِّهُوْنَ أَسْمَاعَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ عَنْ مَزَامِيْرِ الشَّيْطَانِ؟ مَيِّزُوْهُمْ فَيَتَمَيَّزُوْنَ فِيْ كُتُبِ الْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلَائِكَةِ أَسْمِعُوْهُمْ تَسْبِيْحِيْ وَتَمْجِيْدِيْ فَيُسْمِعُوْنَ بِأَصْوَاتٍ لَّمْ يَسْمَعِ السَّامِعُوْنَ بِمِثْلِهَا قَطُّ:(۲)

ترجمہ: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا وہ لوگ کہاں ہیں جو اپنے کان اور آنکھیں شیطان کے گانے باجے سے محفوظ رکھتے تھے؟ ان سب کو الگ کردو تو ان کو کستوری اور عنبر کے ٹیلوں پر نمایاں کردیا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرمائے گا تم ان کو میری تسبیح وتحمید سناؤ تو یہ (نیک لوگ) ایسی (خوبصورت) آوازوں میں (تسبیحات و تحمیدات) سنیں گے کہ ایسی آوازیں کبھی بھی سننے والوں نے نہیں سنی ہونگی۔

(۱) ترمذی شریف :کتاب الزھد:باب ان فقراء المهاجرين يدخلون الجنة:صفحه:531:رقم الحديث 2352:مکتبة المعارف
کنز العمال: جلد:6: صفحه:201: رقم الحديث:16588: دار الکتب العلميه۔
ابن ماجه:کتاب الزهد: باب مجالسة الفقراء:صفحه:686: رقم الحديث:4126:مکتبة المعارف رياض۔
مستدرك للحاكم: جلد:4: صفحه:466: رقم الحديث:7992: دار الحرمين مصر۔
(۲) تفسير درمنثور: جلد:11: صفحه:589: مركز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
کنز العمال: جلد:15: صفحه:96: رقم الحديث:40658: دار الکتب العلميه۔
الحبائك في اخبار الملائك: صفحه:197: رقم الحديث:727: دار الکتب العلميه۔

انتباہ:

عام گانے باجے جوشیطانی باتوں سے بھرپور ہوتے ہیں۔جبکہ دور حاضرہ میں ایسے گانوں باجوں کی بھرمار ہے کہ جن سے بچنا مشکل ہوجاتا ہے اس وقت خداترس لوگ خودکو بچانے کی کوشش کرتے ہیں خدانخواستہ کہیں بچاؤ نہ ہوسکے تو دل سے ان امور سے نفرت کا اظہار کرنا کافی ہے۔

مساجد میں رہنے والوں کے ساتھ فرشتوں کی ڈیوٹی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلْمَسَاجِدِ أَوْتَادًا وَالْمَلَائِكَةُ جُلَسَاؤُهُمْ إِنْ غَابُوْا افْتَقِدُوْهُمْ وَإِنْ مَرِضُوْا عَادُوْهُمْ وَإِنْ كَانُوْا فِيْ حَاجَةٍ أَعَانُوْهُمْ:(۱)

ترجمہ: کچھ لوگ مساجد کو لازم پکڑنے والے ہیں فرشتے ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں اگر یہ لوگ غائب ہوجائیں تو ان کو تلاش کرتے ہیں اگر بیمار ہوں تو ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر کسی ضرورت میں پڑتے ہیں تو ان کی اعانت کرتے ہیں۔

فائدہ: اس طرح کی ذیل کی روایت اور بھی کتب حدیث میں موجود ہے جس کو علامہ سیوطی نے مذکورہ روایت کی تقویت کے طور پر بیان فرمایا ہے۔

حضرت عطاء خراسانی تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلْمَسَاجِدِ أَوْتَاداً جُلَسَاؤُهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَتَفَقَّدُوْنَهُمْ فَإِنْ كَانُوْا فِيْ حَاجَةٍ أَعَانُوْهُمْ وَإِنْ مَرِضُوْا عَادُوْهُمْ وَإِنْ غَابُوْا تَفَقَّدُوْهُمْ وَإِنْ حَضَرُوْا قَالُوْا: اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذَكَرَكُمُ اللّٰهُ:(۲)

(۱) كنز العمال: جلد:7: صفحه:237: رقم الحديث:20346: دار الكتب العلميه۔
مصنف عبدالرزاق: جلد:11: صفحه:297: رقم الحديث:20585: المكتب الاسلامى بيروت۔
مسند اما م احمد بن حنبل: جلد:15: صفحه:248: رقم الحديث:9424: مؤسسة الرسالة بيروت۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه:197: رقم الحديث:729: دار الكتب العلميه۔
(۲) مجمع الزوائد: جلد:2: صفحه:101: رقم الحديث:2025: دار الكتب العلميه۔
مصنف عبدالرزاق: جلد:11: صفحه:297: رقم الحديث:20585: المكتب الاسلامى بيروت۔
كنز العمال: جلد:7: صفحه:237: رقم الحديث:20347: دار الكتب العلميه۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه:198: رقم الحديث:730: دار الكتب العلميه۔

ترجمہ: کچھ لوگ مساجد کو لازم پکڑنے والے ہیں ان کے ساتھ فرشتے بیٹھتے ہیں اگر یہ لوگ غائب ہو جائیں تو ان کو تلاش کرتے ہیں اگر کسی حاجت میں مصروف ہوتے ہیں تو یہ ان کی اعانت اور مدد کرتے ہیں اگر بیمار ہوتے ہیں تو ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر (مسجد میں) حاضری سے رہ جائیں تو ان کو تلاش کرتے ہیں اور اگر موجود رہیں تو ان سے کہتے ہیں تم اللہ عزوجل کو یاد کرو اللہ عزوجل تمہیں یاد کرے گا۔

فرشتوں کی دعاء

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّهُ لَمْ يَدْعُ مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ وَلَا عَبْدٌ صَالِحٌ إِلَّا كَانَ مِنْ دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ عَلَى الْغَيْبِ وَبِقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْراً لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْراً لِّيْ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْحِكَمِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضٰى وَالْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَأَسْأَلُكَ نَعِيْماً لَّا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَأَسْأَلُكَ النَّظَرَ إِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءٍ مُّضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ:(۱)

ترجمہ: کوئی فرشتہ، نبی مرسل اور نیک بندہ ایسا نہیں جس نے دعا نہ مانگی ہو اے اللہ! اپنے علم غیب اور مخلوق پر اپنی قدرت کے مطابق مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک کہ تو میرے لئے زندگی کو بہتر جانے اور اس وقت موت دینا جب تو میرے لئے وفات کو بہتر جانے میں تجھ سے پوشیدہ حالت میں اور ظاہری حالت میں تیرے ڈر غصہ اور خوشی کے وقت دانائی کی بات، غربت اور تونگری (کی حالتوں) میں میانہ روی طلب کرتا ہوں اور ایسی نعمت طلب کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو آنکھ کی ایسی ٹھنڈک مانگتا ہوں جو کبھی منقطع نہ ہو اور مرنے کے بعد اطمینان کی زندگی چاہتا ہوں تجھ سے تیرے چہرے کی طرف نظر رکھنے کا سوال کرتا ہوں تجھ سے ملاقات کا شوق مانگتا ہوں جو ضرر پہنچانے والی حالت سے اور گمراہ کرنے والے فتنہ سے خالی ہو اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما اور ہدایت یافتہ رہنما بنا۔

فائدہ: اس میں انسان کو سمجھایا گیا ہے کہ مصائب سے تنگ آکر موت کی دعاء نہ مانگے بلکہ ایسی دعا مانگے جس سے اللہ عزوجل راضی ہو۔ فقیر بارگاہ الٰہی میں یہ دعا کرتا رہتا ہے: اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْراً لِّيْ فَأَحْيِنِيْ بِالصِّحَّةِ وَالسَّلَامَةِ وَالْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ وَالشَّرَافَةِ وَإِنْ كَانَتِ الْمَمَاتُ خَيْراً لِّيْ فَأَمِتْنِيْ عَلَى الْإِيْمَانِ وَالْإِسْلَامِ۔

(۱) كنز العمال: جلد:2: صفحه:97: رقم الحديث:3837: دار الكتب العلميه۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه:198: رقم الحديث:731: دار الكتب العلميه۔

فرشتہ برائے تعلیم امت اور جبرئیل علیہ السلام

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ بَيْنَمَا أَنَا أُصَلِّي إِذْ سَمِعْتُ مُتَكَلِّمًا يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ إِلَيْكَ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ عَلَانِيَتُهُ وَسِرُّهُ فَأَهْلٌ أَنْ تُحْمَدَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جَمِيعَ مَا مَضَى مِنْ ذَنْبِي وَاعْصِمْنِي فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِي وَارْزُقْنِي عَمَلًا زَاكِيًا تَرْضَى بِهِ عَنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاكَ مَلَكٌ أَتَاكَ يُعَلِّمُكَ تَحْمِيدَ رَبِّكَ:(۱)

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک بولنے والے سے یہ دعا سنی ہے۔

اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ إِلَيْكَ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ عَلَانِيَتُهُ وَسِرُّهُ فَأَهْلٌ أَنْ تُحْمَدَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جَمِيْعَ مَا مَضٰى مِنْ ذَنْبِيْ وَاعْصِمْنِيْ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِيْ وَارْزُقْنِيْ عَمَلًا زَاكِيًا تَرْضٰى بِهِ عَنِّيْ۔

اے اللہ تمام تعریف تیرے لئے ہے ساری حکومت تیرے لئے ہے تمام بھلائیاں تیرے اختیار میں ہیں تمام امور ظاہر اور پوشیدہ کو تو جانتا ہے تو ہی اس لائق ہے کہ تیری حمد بیان کی جائے تو ہر شئے پر قدرت والا ہے اے اللہ! میرے جتنے گناہ میری گذشتہ عمر میں سرزد ہوئے ان سب کو معاف کردے اور میری جتنی عمر باقی ہے اس میں مجھے گناہوں سے محفوظ فرما مجھے پاکیزہ عمل کی توفیق عطاء فرما جس کے سرانجام دینے سے تو مجھ سے راضی ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ ایک فرشتہ تھا جو تمہیں تمہارے پروردگار عزوجل کی تعریف سکھانے کے لئے آیا تھا۔

(۱) مجمع الزوائد: جلد:10: صفحہ:86: رقم الحدیث:16888: دار الکتب العلمیہ۔
مسند امام احمد بن حنبل: جلد:38: صفحہ:378: رقم الحدیث:23355: مؤسسة الرسالة بیروت۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:199: رقم الحدیث:732: دار الکتب العلمیہ۔

امام ابن ابی الدنیا نے "کتاب الذکر" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں مسجد میں داخل ہوکر ضرور نماز پڑھونگا اور اللہ تعالی کی ایسی تعریفات بجالاؤنگا کہ ایسی تعریف کسی نے نہیں کی ہوگی پھر جب انہوں نے نماز ادا کی اور اللہ عزوجل کی تعریف کرنے بیٹھے تو ان کے پیچھے سے بلند آواز سے کسی نے یہ مذکورہ دعا پڑھی تو حضرت ابی بن کعب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور اپنا واقعہ بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے۔

فائدہ: جبرئیل علیہ السلام حضور علیہ السلام کی خدمت کے ساتھ آپکی امت کی خیر و بھلائی میں مشغول رہتے ہیں حدیث سے ثابت ہے کہ حضور علیہ السلام کو ہر ایک کے ہر حال کا علم ہے خواہ وہ کہیں ہو۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللّٰهِ وَلَا يَزَالُ بِذٰلِكَ فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِجِبْرِيْلَ إِنَّ فُلَانًا عَبْدِىْ يَلْتَمِسُ أَنْ يُرْضِيَنِىْ أَلَا وَإِنَّ رَحْمَتِىْ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ جِبْرِيْلُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى فُلَانٍ وَيَقُولُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُوْلُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتّٰى يَقُوْلَهَا أَهْلُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهُ إِلَى الْأَرْضِ:(۱)

ترجمہ: بندہ جب اللہ عزوجل کی رضا کی جستجو کرتا ہے اور اسی میں لگا رہتا ہے تو اللہ تعالی فرماتا ہے اے جبرائیل! میرا فلاں بندہ مجھے راضی کرنے کی جستجو میں ہے سن لو میں اس پر رحمت کرتا ہوں تو حضرت جبرائیل فرماتے ہیں اللہ عزوجل کی فلاں بندے پر رحمت (نازل ہورہی) ہے تو یہی بات عرش بردار فرشتے بھی کہتے ہیں اور جوان کے آس پاس ہیں وہ بھی یہاں تک کہ ساتوں آسمانوں کے فرشتے بھی یہی کہتے ہیں پھر یہ بات زمین پر نازل ہوجاتی ہے۔

فائدہ: اس حدیث شریف سے واضح ہوا کہ محبوبانِ خدا کا چرچا زمین سے کہیں زیادہ آسمانوں سے عرش معلیٰ تک ہوتا ہے۔

(۱) مسند امام احمد بن حنبل: جلد:37: صفحہ:87: رقم الحدیث:22401: مؤسسۃ الرسالۃ بیروت۔
معجم الاوسط للطبرانی: جلد:2: صفحہ:57: رقم الحدیث:1240: دار الحرمین مصر۔
مجمع البحرین: جلد:8: صفحہ:206: رقم الحدیث:4976: مکتبۃ الرشد ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:199: رقم الحدیث:734: دار الکتب العلمیہ۔

نیک دعاء طلبی پر نزولِ ملائکہ

حضرت ابو الظاھریہ (تابعی) فرماتے ہیں میں بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نیت سے آیا اور مسجد (بیت المقدس) میں داخل ہوا اور میں مسجد میں تھا کہ ایک اترنے والے کی آواز سنی جس کے پَر بھی تھے وہ اس وقت (میری طرف) متوجہ ہوکر یہ کہہ رہا تھا:

سُبْحَانَ الدَّائِمِ الْقَائِمِ سُبْحَانَ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ سُبْحَانَ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی:(۱)

پھر ایک اور اترنے والا یہی پڑھتا ہوا میرے سامنے اترا پھر ایک کے بعد دوسرا اترنے لگا اور یہی پڑھنے لگا یہاں تک کہ مسجد (بیت المقدس) بھر گئی ایک ان میں سے جو میرے قریب تھا مجھے پوچھنے لگا تم آدمی ہو؟ میں نے کہا ہاں تو اس نے کہا تم گھبرانا مت یہ فرشتے ہیں میں نے کہا میں تم سے اس ذات کی قسم دیکر پوچھتا ہوں جس نے تمہیں یہ (تسبیح کے ادا کرنے کی) توفیق بخشی جو میں دیکھ رہا ہوں (تم میں) سب سے پہلے نازل ہونے والا کون ہے؟ کہا جرائیل میں نے کہا وہ کون ہے جو اس کے بعد اترا؟ کہا میکائیل میں نے کہا ان کے بعد کون اترے ہیں؟ کہا فرشتے میں نے کہا میں تم سے اس ذات کے واسطے سے پوچھتا ہوں جس نے تمہیں اس کی توفیق بخشی جو میں دیکھ رہا ہوں اس تسبیح کے پڑھنے والے کو کتنا ثواب اور اجر ملے گا؟ کہا جس نے اس کو روزانہ ایک ایک مرتبہ ایک سال تک پڑھا وہ اس وقت تک فوت نہ ہوگا جب تک اپنا مقام جنت میں نہ دیکھ لے۔

فائدہ: اس روایت کے بعد حضرت ابوالظاہریہ فرماتے ہیں میں نے دل میں کہا سال کی تو بڑی مدت ہے شاید میں ایک سال تک زندہ رہوں میں نے ایک ہی دن میں سال کے ایام کے برابر (۳۶۰ مرتبہ) کہہ ڈالا تو (اس کی برکت سے) میں نے جنت میں اپنا مقام اور ٹھکانہ دیکھ لیا۔ ابوالظاہریہ کا اسم "حُدَیْرِ بْنُ کُرَیْبُ" ہے تابعی ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں انتقال فرما گئے۔

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:200: رقم الحدیث:735: دار الکتب العلمیہ۔
تاریخ دمشق الکبیر: جلد:12: صفحہ:247: دار الفکر بیروت۔
سیر اعلام النبلاء: جلد:1: صفحہ:1374: تحت الرقم:1475: بیت الافکار الدولیة لبنان۔

نیک راتوں میں نیک لوگوں پر ملائکہ کا سلام

حضرت ابوسعید بن اعرابی سے مروی ہے فرماتے ہیں۔

سَمِعْتُ أَبَا يَحْيَى بْنِ أَبِيْ مُرَّةَ يَقُوْلُ طُفْتُ لَيْلَةَ السَّابِعِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَأُرِيْتُ الْمَلَائِكَةَ تَطُوْفُ فِي الْهَوَاجِرِ إِلَى الْبَيْتِ:(١)

ترجمہ: حضرت ابویحیٰی بن ابی مرۃ فرماتے ہیں میں نے ماہ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کو بیت اللہ شریف کا طواف کیا تو مجھے فرشتوں کی زیارت ہوئی وہ بھی فضا میں بیت اللہ شریف کے اردگرد طواف کررہے تھے۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ فِيْ قَوْلِهِ﴿مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾قَالَ هُوَ تَسْلِيْمُ الْمَلَائِكَةِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ عَلٰى أَهْلِ الْمَسَاجِدِ حَتّٰى يَطْلَعَ الْفَجْرُ:(٢)

ترجمہ: فرمان باری تعالیٰ ''من کل امر سلام'' کی تفسیر میں امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شب قدر میں فجر طلوع ہونے تک مساجد میں بیٹھنے والے حضرات (اور اپنی جائے نماز پر بیٹھنے والی خواتین) پر فرشتے سلام پیش کرتے ہیں۔

عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ قَالَ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ حِيْنَ تَغِيْبَ الشَّمْسُ إِلٰى أَنْ تَطْلَعَ الْغَدُ يَمُرُّوْنَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ يَقُوْلُوْنَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُؤْمِنُ:(٣)

ترجمہ: حضرت منصور بن زاذان (تابعی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ اس رات (شب قدر) میں غروب آفتاب کے وقت فرشتے نازل ہوتے ہیں اور طلوع فجر تک رہتے ہیں ہر مومن سے گذرتے ہوئے کہتے ہیں ''السلام علیك یامومن'' اے مومن تم پر سلام ہو۔

إِذَا كَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَمْ تَزِلِ الْمَلَائِكَةُ تَخْفِقُ بِأَجْنِحَتِهَا بِالسَّلَامِ مِنَ اللّٰهِ وَالرَّحْمَةِ مِنْ لَّدُنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ إِلٰى صَلَاةِ الْفَجْرِ:(٤)

(١) شعب الایمان: جلد 5: صفحہ: 273: رقم الحدیث 3415: مکتبۃ الرشد ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 200: رقم الحدیث 736: دار الکتب العلمیہ۔
(٢) شعب الایمان: جلد 5: صفحہ: 280: رقم الحدیث 3424: مکتبۃ الرشد ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 200: رقم الحدیث 737: دار الکتب العلمیہ۔
(٣) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 200: رقم الحدیث 738: دار الکتب العلمیہ۔
(٤) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 201: رقم الحدیث: 739: دار الکتب العلمیہ۔

ترجمہ: فرمان باری تعالیٰ "ســـــلام" کی تفسیر میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب شب قدر ہوتی ہے تو فرشتے اپنے پروں کے بل اللہ عزوجل کی طرف سے سلام اور رحمت لیکر کے زمین پر نماز مغرب سے لیکر نماز فجر تک رہتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لیلۃ القدر کے بارے میں ارشاد فرمایا:

إِنَّهَا لَيْلَةُ سَابِعَةٍ أَوْ تَاسِعَةٍ وَعِشْرِينَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فِي الْأَرْضِ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْحَصَى: (١)

ترجمہ: شب قدر ستائیسویں یا انتیسویں (ماہ رمضان) کو ہوتی ہے اس رات میں زمین پر سنگریزوں سے بھی زیادہ فرشتے نازل ہوتے ہیں۔

فائدہ: طبرانی شریف کی حدیث میں سنگریزوں کے بجائے ستاروں کا ذکر ہے علامہ مناوی فرماتے ہیں یہ رات سال کی تمام راتوں سے افضل ہے۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سَأَلْتُ رَبِّيْ أَنْ يَّكْتُبَ عَلٰى أُمَّتِيْ سُبْحَةَ الضُّحٰى فَقَالَ تِلْكَ صَلَاةُ الْمَلَائِكَةِ مَنْ شَاءَ صَلَّاهَا وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهَا وَمَنْ صَلَّاهَا فَلَا يُصَلِّيْهَا حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ: (٢)

ترجمہ: میں نے اللہ جل شانہ سے عرض کیا کہ وہ میری امت پر چاشت کی نماز فرض قرار دیدے تو ارشاد فرمایا یہ فرشتوں کی نماز ہے جو (آدمی) چاہے ادا کرے اور جو چاہے ترک کردے جو اس کو ادا کرنا چاہے تو سورج چڑھنے کے بعد ادا کرے۔

(١) مسند امام احمد بن حنبل: جلد: 16: صفحہ: 427: رقم الحدیث: 10734: مؤسسۃ الرسالۃ بیروت۔
کشف الاستار: جلد: 1: صفحہ: 484: رقم الحدیث: 1030: موسسۃ الرسالۃ بیروت۔
مجمع الزوائد: جلد: 3: صفحہ: 309: رقم الحدیث: 5042: دار الکتب العلمیہ۔
معجم الاوسط للطبرانی: جلد: 3: صفحہ: 73: رقم الحدیث: 2522: دار الحرمین مصر۔
مجمع البحرین: جلد: 3: صفحہ: 177: رقم الحدیث: 1635: مکتبۃ الرشد ریاض۔
الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ: 201: رقم الحدیث: 740: دار الکتب العلمیہ۔
(٢) کنز العمال: جلد: 7: صفحہ: 332: رقم الحدیث: 21488: دار الکتب العلمیہ۔
الفردوس بمأثور الخطاب: جلد: 2: صفحہ: 311: رقم الحدیث: 3406: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ: 201: رقم الحدیث: 741: دار الکتب العلمیہ۔

ملائکہ کے پَروں کی تعداد

عَنْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا قَالَ بَعْضُهُمْ لَهٗ جَنَاحَان وَبَعْضُهُمْ لَهٗ ثَلَاثَةُ أَجْنِحَةٍ وَبَعْضُهُمْ لَهٗ أَرْبَعَةُ أَجْنِحَةٍ:(۱)

ترجمہ: فرمان خداوندی "جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِیْ أَجْنِحَةٍ مَثْنٰی وَثلاث وَرُبَاعِ" کی تفسیر میں حضرت قتادہ (مشہور تابعی مفسر) فرماتے ہیں ان فرشتوں میں بعض کے دو پر ہیں بعض کے تین پر ہیں اور بعض کے چار پر ہیں۔

"اولی اجنحة" کی تفسیر میں حضرت ابن جریج (مشہور تابعی مفسر) فرماتے ہیں فرشتوں کے پروں کی تعداد دو سے تین اور بارہ تک ہے (یعنی) پروں کی طاق تعداد ہے (یعنی) تین پروں والے بھی ہیں اور پانچ والے بھی اور وہ فرشتے جو موازین پر مقرر ہیں وطران ہیں اور موازین والوں کے دس دس پر ہیں اور فرشتوں کے پر روئیں دار ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے چھ پر ہیں ایک مشرق میں ہے ایک مغرب میں اور دو ان کی آنکھوں پر ہیں اور دو پر وہ ہیں جن کے متعلق بعض علماء فرماتے ہیں کہ ان کی پشت پر ہیں اور بعض علماء کہتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے ان دونوں کو لپیٹ کر لباس بنایا ہوا ہے۔(۲)

فائدہ: حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سَمُّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَلَا تُسَمُّوْا بِأَسْمَاءِ الْمَلَائِكَةِ:(۳)

ترجمہ: (اپنے بچوں کے نام) حضرات انبیائے کرام کے ناموں پر رکھو فرشتوں کے ناموں پر مت رکھو۔

فرشتوں کی عبادت گاہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عرجَ بِیَ الْمَلِكُ اِلَی السَّمَاءِ السَّابِعَةِ اِنْتَهيت اِلٰی بِنَاء فَقُلْتُ لِلْمَلَكِ مَا هٰذَا؟ قَالَ هٰذَا بِنَاءٌ بَنَاهُ اللّٰهُ لِلْمَلَائِكَةِ يُدْخِلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا يُقَدّسُوْنَ اللّٰهَ وَيُسَبِّحُوْنَهُ لا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ:(٤)

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 202: رقم الحديث: 743: دار الكتب العلميه۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 202: رقم الحديث: 744: دار الكتب العلميه۔
(۳) كنز العمال: جلد: 16: صفحه: 175: رقم الحديث: 45210: دار الكتب العلميه۔
جمع الجوامع: جلد: 14: صفحه: 502: رقم الحديث: 11603: دار الكتب العلميه۔
تاريخ كبير: جلد: 5: صفحه: 35: دار الكتب العلميه بيروت۔
تاريخ ابن عساكر: جلد: 7: صفحه: 328: دار الكتب العلميه بيروت۔
(٤) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 141: رقم الحديث: 519: دار الكتب العلميه بيروت۔
فتح الباری: جلد: 6: صفحه: 308: دار المعرفه بيروت۔

ترجمہ: مجھے فرشتہ ساتویں آسمان پر لے گیا (یہاں تک کہ) میں ایک عمارت کے پاس جا پہنچا تو میں نے اس فرشتہ سے پوچھا یہ کیا عمارت ہے کہا یہ وہ عمارت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے لئے بنایا ہے اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس کرتے ہیں ان کو دوبارہ واپس آنے کا موقع نہیں ملے گا۔

فائدہ: اس مضمون کی ایک اور روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَلِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَاالْبَیْتُ الْمَعْمُوْر ؟ قَالَ بَیْتٌ فِیْ السَّمَاءِ بِحِیَالِ الْبَیْتِ حُرْمَۃٌ ھَذٰا فِیْ السَّمَاءِ کَحُرْمَۃِ ھَذٰا فِیْ الارْضِ یَدْخِلُہُ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْف مَلَکٌ وَلایَعُوْدُوْنَ اِلَیْہِ:(۱)

ترجمہ: ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ بیت المعمور کیا ہے؟ تو فرمایا خانہ کعبہ کے عین مقابل آسمان میں ایک گھر ہے اس کی حرمت بھی زمین والے بیت اللہ کی طرح ہے اس میں روزانہ 70 ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور پھر دوبارہ ان کی حاضری نہیں ہوتی۔

عَنْ اِبْنِ عَمَرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَلْبَیْتُ الْمَعْمُوْر یُصَلِّیْ فِیْہِ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اُلف مَلَك وَمَامِنَ السَّمَاءِ مَوْضِعُ اِھَابٍ اِلَّا وَعَلَیْہِ مَلَکٌ سَاجِدٌ اَوْ قَائِمٌ:(۲)

ترجمہ: حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیت المعمور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز ادا کرتے ہیں اور آسمان میں ایک انسان کے جسم برابر بھی جگہ نہیں مگر اس پر کوئی نہ کوئی فرشتہ قیام میں ہے یا سجدہ میں ہے۔

(۱) فتح الباری شرح بخاری: جلد:6: صفحہ:308: دار المعرفۃ بیروت۔
عالم الملائکۃ الابرار: سلیمان اشقر: صفحہ:37: دار النفائس اردن۔
(۲) الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ:142: رقم الحدیث:521: دار الکتب العلمیہ۔
فتح الباری شرح بخاری: جلد:6: صفحہ:308: دار المعرفۃ بیروت۔

ملائکہ کا حج

عَنْ عَبْدِاللہ بْنِ طَاوٗسٍ قَالَ اِنَّ الْبَیْتَ الْمَعْمُوْرَ فِیْ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بِحَذَاءِ ھَذَاالْبَیْتِ تَحِجّ اِلَیْهِ الْمَلائِکَة یَوْم حَجِّکُمْ ھَذا:(۱)

ترجمہ:حضرت عبداللہ بن طاؤس (تابعی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں بیت المعمور ساتویں آسمان پر بیت اللہ شریف کے بالمقابل ہے جس دن تم (مسلمان) بیت اللہ شریف کا حج کرتے ہو فرشتے بھی اسی روز اس کے حج کو جاتے ہیں۔

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَوْحَی اللہُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰی آدَمَ اِبْنِ لِیْ بَیْتًا فَاحْفِف فِیْهِ کَمَارَأیْتَ الْمَلائِکَةَ تَحِفّ بِبَیْتِی الَّذِیْ فِیْ السَّمَآءِ:(۲)

ترجمہ:حضرت عطاء (مشہور تابعی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے کہ اللہ تعالٰی نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میرے لئے ایک گھر تعمیر کر اور اس کا طواف کر جس طرح تو نے فرشتوں کو دیکھا ہے جو میرے اس گھر (بیت المعمور) کا جو آسمان میں ہے طواف کرتے ہیں۔

عَنْ اِبْنِ عَمَرٍو رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا ھَبَطَ آدَمَ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ اِنِّیْ مُهْبِطٌ مَعَكَ بَیْتًا یُطَافُ حَوْلَهُ کَمَایُطَافُ حَوْلَ الْعَرْشِ وَیُصَلِّیْ عِنْدَہُ کَمَا یُصَلِّیْ عِنْدَالْعَرْشِ:(۳)

ترجمہ:حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو آسمان سے اتارا تو (ان سے اللہ تعالٰی نے) فرمایا میں نے تمہارے ساتھ ایک گھر بھی اتارا ہے جس کے اردگرد اس طرح طواف کیا جائے گا جس طرح عرش کے اردگرد کیا جاتا ہے اور اس کے پاس اس طرح نماز پڑھی جائے گی جس طرح عرش کے پاس پڑھی جاتی ہے۔

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:142:رقم الحدیث:522:دار الکتب العلمیہ۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:142:رقم الحدیث:523:دار الکتب العلمیہ
(۳)الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:142:رقم الحدیث:524:دار الکتب العلمیہ۔

حدودِ حرم تک حرم کے حرم ہونے کی وجہ

عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَمَّا خَافَ آدَمُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنَ الشَّيْطَانِ اِسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَاَرْسَلَ اللّٰهُ مَلَائِكَةً حَفُّوْا بِمَكَّةَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَوُقِفُوْا حَوَالَيْهَا فَحَرَّمَ اللّٰهُ الْحَرَمَ مِنْ حَيْثُ كَانَتِ الْمَلَائِكَةُ وُقِفَتْ :(۱)

ترجمہ: حضرت حسین بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے بعض اہل علم سے سنا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے شیطان سے اپنے بارے میں خوف کیا تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگی تو اللہ تعالیٰ نے (ان کی حفاظت کرنے کے لئے) فرشتے نازل فرمائے جنہوں نے مکہ شریف کو ہر طرف سے گھیر لیا اور اس کے اطراف میں رک گئے تب سے اللہ تعالیٰ نے حرم مکہ کو وہاں تک حرم بنا دیا جہاں جہاں تک (یہ) فرشتے ٹھہرے تھے۔

بیت المعمور پر روزانہ ستر ہزار فرشتے حاضری دیتے ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ فِى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ يَدْخُلُهٗ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ اِلَيْهِ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةِ :(۲)

ترجمہ: بیت المعمور (فرشتوں کا قبلہ عبادت) ساتویں آسمان پر ہے جس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے (حاضری دیتے اور) داخل ہوتے ہیں ان کو قیامت تک دوبارہ اس کی طرف لوٹنے کا موقع نہیں ملے گا۔

(۱) الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه:142: رقم الحديث:525: دار الكتب العلميه۔
(۲) درمنثور: جلد:13: صفحه:693: مركز هجر للبحوث و الدراسات مصر 2003۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه:141: رقم الحديث:517: دار الكتب العلميه بيروت۔
مستدرك للحاكم: جلد:2: صفحه:551: رقم الحديث:3799: دار الحرمين مصر۔

وہ چار سردار فرشتے جو اُمورِ دنیا کی تدبیر کرتے ہیں

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ قَالَ يُدَبِّرُ اَمْرَ الدُّنْيَا اَرْبَعَةٌ جِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ وَاِسْرَافِيْلُ فَاَمَّا جِبْرِيْلُ فَمُوَكَّلٌ بِالرِّيَاحِ وَالْجُنُوْدِ وَاَمَّا مِيْكَائِيْلُ فَمُوَكَّلٌ بِالْقَطْرِ وَالنَّبَاتِ وَاَمَّا مَلَكُ الْمَوْتِ فَمُوَكَّلٌ بِقَبْضِ الاَرْوَاحِ وَاَمَّا اِسْرَافِيْلُ فَهُوَ يَنْزِلُ بِالاَمْرِ عَلَيْهِمْ:(۱)

ترجمہ: ابن سابط نے فرمایا کہ دنیا کے جملہ امور کی تدابیر چار فرشتے کرتے ہیں (۱) جبرائیل (۲) میکائیل (۳) ملک الموت (عزرائیل) (۴) اسرافیل علیھم السلام جبرائیل علیہ السلام ہوا اور لشکروں پر مقرر ہیں اور میکائیل علیہ السلام بارش کے قطرات اور انگوریوں (کھیتیوں وغیرہ) پر مقرر ہیں اور ملک الموت علیہ السلام قبض ارواح پر مقرر ہیں اور اسرافیل علیہ السلام ان سب (تینوں) تک اللہ عزوجل کا حکم پہونچاتے ہیں۔

عَنْ اِبْنِ سَابِطٍ قَالَ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ كُلِّ شَيْءٍ هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَوُكِّلَ ثَلاثَةٌ مِنَ الْمَلائِكَةِ اَنْ يَّحْفِظُوْهُ فَوُكِّلَ جِبْرِيْلُ بِالْكِتَابِ اَنْ يَّنْزِلَ بِهِ اِلَى الرُّسُلِ وَوُكِّلَ جِبْرِيْلُ اَيْضاً بِالْهَلَكَاتِ اِذَا اَرَادَ اللهُ اَنْ يُهْلِكَ قَوْمًا وَوُكِّلَهُ بِالنَّصْرِ عِنْدِ الْقِتَالِ وَوُكِّلَ مِيْكَائِيْلُ بِالْحِفْظِ وَالْقَطْرِ وَنَبَاتِ الاَرْضِ وَوُكِّلَ مَلَكُ الْمَوْتِ بِقَبْضِ الاَنْفُسِ فَاِذَا ذَهَبَتِ الدُّنْيَا جَمَعَ مَنْ حَفِظَهُمْ وَقَابَلَ اُمَّ الْكِتَابِ فَيَجِدُوْنَهُ سَوَاءً:(۲)

ترجمہ: ابن سابط نے فرمایا کہ ام الکتاب میں ہر شے درج ہے جو کچھ بھی قیامت تک ہونے والا ہے تین فرشتوں کو حکم ہے کہ وہ اس کی حفاظت ونگرانی کریں جبرائیل کے ذمہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتابیں انبیا و رُسل کو پہونچائیں اور سرکش اقوام کی تباہی بھی جبرائیل کے سپرد ہے جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ کسی قوم کو تباہ کرے تو جبرائیل علیہ السلام کو بھیجتا ہے ایسے ہی جنگوں میں مسلمانوں کی مدد کرنا بھی ان کے ذمہ ہے میکائیل علیہ السلام کو حفظ اور بارش کے قطرات اور زمین کی انگوریوں کا کام سپرد ہے اور ملک الموت کو قبض ارواح پر مقرر کیا گیا ہے جب دنیا مٹ جائے گی ان کے امور کا اور لوح محفوظ میں مندرج امور کا موازنہ کیا جائے گا تو دونوں برابر ہوں گے۔

(۱) شعب الایمان: جلد: 1: صفحہ: 316: رقم الحدیث: 156: مکتبہ الرشد ریاض۔
کتاب العظمہ: جلد: 3: صفحہ: 808: رقم الحدیث: 376: دار العاصمہ ریاض۔
تفسیر ابن ابی حاتم: جلد: 10: صفحہ: 3397: رقم الحدیث: 19117: مکتبہ نزار ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 16: رقم الحدیث: 27: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) مصنف ابن ابی شیبہ: جلد: 12: صفحہ: 308: رقم الحدیث: 35976: مکتبہ الرشد ریاض۔
کتاب العظمہ: جلد: 3: صفحہ: 983: رقم الحدیث: 496: دار العاصمہ ریاض۔
درمنثور: جلد: 15: صفحہ: 222: مرکز ھجر للبحوث والدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 16: رقم الحدیث: 28: دار الکتب العلمیہ۔

تدبیر کنندگان ملائکہ کی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تصریح فرمائی ہے:

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا: (پارہ:۳۰:سورۃ النازعات:آیت:۵)

ترجمہ: پھر کام کی تدبیر کریں (کنزالایمان)

اس آیت میں ان ملائکہ کرام کی قَسم ہے جوامورحق تعالیٰ کی تدبیر کرتے ہیں۔

فائدہ: امام راغب نے فرمایا کہ اس سے وہ ملائکہ کرام مراد ہیں جو تدبیر امور میں مؤکل ہیں۔ (۱)

یعنی وہ فرشتے جو بندوں کے لئے دنیوی واخروی امور کی تدبیر کرتے ہیں جیسے انہیں کہا گیا ہے بغیر کمی بیشی کے (روح البیان) تقریباً اکثر تفاسیر میں فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا سے ملائکہ کرام مراد لی گئی ہے اس میں ہمارے دور کے معتزلہ کو انکار نہیں ہاں انہیں سابق معتزلہ کی طرح انکار ہے تو اولیاء کرام سے ''روح البیان'' نے اسی مقام میں یوں فرمایا کہ:

نفوس شریفہ (اولیاء کرام) کے لئے بعید نہیں کہ ان سے اس عالم میں آثار کا ظہور ہو وہ ابدان سے مفارقت (وصال) کر گئے ہوں یا ابدان میں ہوں اس کی دلیل انسان کے خواب کی ہے کہ وہ خواب میں بہت سے بندگانِ خدا کی زیارت کرتا ہے تو وہ اسے اس کے مطلوب کی رہبری کرتے ہیں اس کے بعد آخر میں فیصلہ فرمایا کہ:

فَاِذَا كَانَ التَّدْبِيْرُ بِيَدِ الرُّوْحِ وَهُوَ فِيْ هَذَا الْمَوطَنِ فَكَذَا اِذَا انْتَقَل مِنْهُ اِلَى الْبَرْزَخِ بَلْ هُوَ بَعْدَ مَفَارِقَتِهِ الْبَدَنِ اَشَدُّ تَاْثِيْرٍ وَتَدْبِيْرٍ الان الْجَسَدُ حِجَابٌ فِيْ الْجُمْلَةِ اَلَّاتَرَى اَنَّ الشَّمْسَ اَشَدُّ اِحْرَاقًا اِذَا لَمْ يُحْجِبهَا غَمَامٌ اَوْ نَحْوهُ: (۲)

ترجمہ: جب تدبیر روح کے ہاتھ میں ہے اور وہ اسی وطن دنیا میں ہے ایسے ہی جب دنیا سے رخصت ہو کر برزخ میں منتقل ہوتا ہے بلکہ وہ تو بدن سے جدائی کے بعد زیادہ تاثیر وتدبیر رکھتا ہے اس لئے کہ جسد حجاب ہے کیا نہیں دیکھتے ہو کہ سورج جب بادل وغیرہ سے محجوب نہ ہو تو زیادہ گرم ہوتا ہے۔

(۱) تفسیر ابن کثیر: جلد:8:صفحہ:313:دار طیبہ ریاض۔
تفسیر معالم التنزیل: صفحہ:1379:دار ابن حزم بیروت۔
تفسیر کبیر: جلد:11: صفحہ:31:دار احیاء التراث العربی بیروت۔
(۲) تفسیر روح البیان: جلد:10: صفحہ:373:دار احیاء التراث العربی بیروت۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَمَعَہُ جِبْرِیْلُ یُنَاجِیْہِ اِذَ اِنْشَقَّ اُفُقُ السَّماءِ فَاَقْبَلَ جِبْرِیْلُ یَتَضَاءَ لُ وَیَدْخِلُ بَعْضَہُ فِیْ بَعْضٍ وَیَدْنُوْ مِنَ الارْضِ فَاِذَا مَلَکٌ قَدْ مَثَّلَ بَیْنَ یَدَی رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّکَ یَقْرِئُکَ السَّلَامُ وَیُخَیِّرُکَ بَیْنَ اَنْ تَکُوْنَ نَبِیًّا مَلِکًا اَوْ نَبِیًّا عَبْدًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَاَشَارَ جِبْرِیْلُ اِلَیَّ بِیَدِہٖ اَنْ تَوَاضَعْ فَعَرِفْتُ اَنَّہٗ لِیْ نَاصِحَ فَقُلْتُ نَبِیًّا عَبْدًا فَعَرَجَ ذَلِکَ الْمَلِکُ اِلَی السَّمَاءِ فَقُلْتُ یَاجِبْرِیْلُ قَدْ کُنْتُ اَرَدْتُ اَنْ اَسْاَلُکَ عَنْ ھَذَا فَرَأَیْتُ مِنْ حَالِکَ مَا شَغَلَنِیْ عَنِ الْمَسْئَلَۃِ فَمَنْ ھَذَا یَاجِبْرِیْلُ قَالَ ھَذَا اِسْرَافِیْلُ خَلَقَہُ اللّٰہُ یَوْمَ خِلْقِہٖ بَیْنَ یَدَیْہِ صَافًا قَدَمَیْہِ لَایَرْفَعُ طَرْفَہُ بَیْنَہُ وَبَیْنَ الرَّبِّ سَبْعُوْنَ نُوْرًا مَامِنْھَانُوْرٌ یَدْنُوْمِنْہُ اِلَّااِحْتَرَقَ بَیْنَ یَدَیْہِ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ فَاِذَا اذِنَ اللّٰہِ بِشَیْءٍ فِی السَّمَاءِ اَوْ فِی الارْضِ اِرْتَفَعَ ذَلِکَ اللَّوْحِ فَضَرَبَ جَبْھَتَہُ فَیَنْظُرُ فِیْہِ فَاِنْ کَانَ مِنْ عَمَلِیْ اَمَرَنِیْ بِہٖ وَاِنْ کَانَ مِنْ عَمَلِ مِیْکَائِیْلَ اَمَرَہٗ بِہٖ وَاِنْ کَانَ مِنْ عَمَلِ مَلَکُ الْمَوْتِ اَمَرَہٗ بِہٖ قُلْتُ یَا جِبْرِیْلُ عَلٰی اَیُّ شَئی اَنْتَ قَالَ عَلَی الرِّیَاحِ وَالْجُنُوْدِ قُلْتُ عَلٰی اَیُّ شَئی مِیْکَائِیْلَ قَالَ عَلَی النَّبَاتِ وَالْقَطْرِ قُلْتُ عَلٰی اَیُّ شَئی مَلَکُ الْمَوْتِ قَالَ عَلٰی قَبْضِ الانْفُسِ وَمَا ظَنَنْتُ اَنَّہٗ ھَبَطَ اِلَّا بِقِیَامِ السَّاعَۃِ وَمَا ذَاکَ الَّذِیْ رَأَیْتَ مِنِّیْ اِلَّا خَوْفًا مِنْ قِیَامِ السَّاعَۃِ:(۱)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تھے کہ جبرائیل علیہ السلام آپ سے محوگفتگو ہوئے اچانک آسمان کا کنارہ پھٹا اس وقت جبرائیل علیہ السلام کمزور ہونے لگے بلکہ یوں محسوس ہوتا کہ وہ اپنے میں خود داخل ہو رہے اور زمین سے جا لگے اس کے بعد ایک فرشتہ نمودار ہوا جو رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور عرض کی اے محمد (ﷺ) اللہ آپ کو سلام کہتا ہے اور آپکو اختیار دیتا ہے کہ آپ چاہیں تو نبی بادشاہ ہوں یا نبی عبد۔ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے جبرائیل علیہ السلام نے اشارہ کیا کہ میں تواضع کروں اس سے میں سمجھ گیا کہ یہ مجھے نصیحت دے رہے ہیں۔ میں نے کہا نبی عبد ہونا چاہتا ہوں اس کے بعد وہ آسمان پر اٹھ گیا میں نے کہا کہ اے جبریل (علیہ السلام) میرا ارادہ تھا میں آپ سے اس فرشتہ کے متعلق پوچھو کہ وہ کون ہے لیکن مجھے مشغولیت نے سوال کا موقعہ نہ دیا تو اب بتائیے کہ وہ کون تھا جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ اسرافیل علیہ السلام تھے جب سے انہیں اللہ عزوجل نے پیدا کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے قدموں پر صف بستہ کھڑا رہتا ہے آنکھ بھی نہیں جھپکا تا اس کے اور اللہ کے درمیان ستر نور ہیں ان کا ہر ایک ایسا نور ہے کہ جو بھی ان کے قریب جائے تو جل کر راکھ ہو جائے اسرافیل کے آگے لوح محفوظ ہے جب اللہ عزوجل

(۱) شعب الایمان: جلد: 1: صفحہ: 315: رقم الحدیث: 155: مکتبہ الرشد ریاض۔
الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ: 17: رقم الحدیث: 29: دار الکتب العلمیہ بیروت۔

آسمان یا زمین کا کوئی حکم فرماتا ہے تو وہ لوحِ محفوظ بلند ہوکر اسرافیل کی پیشانی کو مارتی ہے وہ اس میں دیکھتا ہے اگر میرے لئے کوئی حکم ہوتا ہے تو مجھے سناتا ہے اگر میکائیل علیہ السلام کے متعلق ہوتا ہے تو میکائیل کو سناتا ہے اگر ملک الموت کے متعلق ہوتا ہے تو ملک الموت کو سناتا ہے میں نے کہا اے جبریل! آپکے ذمہ کیا کام ہے عرض کی ہواؤں اور لشکروں پر مقرر ہوں میں نے کہا تو میکائیل عرض کی وہ نباتات اور بارش پر مقرر ہیں میں نے کہا کہ ملک الموت کے ذمہ کیا ہے کہا انکے ذمہ قبض الارواح ہے جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے سمجھا کہ میکائیل قیام قیامت کے لئے اترا ہے اور مجھے جب آپ نے دیکھا کہ کمزور ہورہا تھا تو وہ اُسی کے خوف سے تھا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَقْرَبُ الْخَلْقِ مِنَ اللّٰهِ جِبْرِيْل وَ مِيْكَائِيْل وَاِسْرَافِيْل وَاِنَّهُمْ مِنَ اللّٰهِ لَمَسِيْرَةُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ جِبْرِيْل عَنْ يَمِيْنِهٖ وَمِيْكَائِيْل عَنِ الْاُخْرٰى وَاِسْرَافِيْل بَيْنَهُمَا:(۱)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے زیادہ قریب جبرائیل ومیکائیل واسرافیل ہیں اور ہر ایک اللہ عزوجل سے پچاس ہزار سال کی مسافت پر دور ہیں جبرائیل دائیں جانب ہے اور میکائیل دوسری جانب اور اسرافیل ان کے درمیان میں ہے۔

عَنْ وَهْبٍ قَالَ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةُ اَمْلَاكٌ جِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَاِسْرَافِيْلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ اَوَّلُ مَنْ خَلَقَهُمُ اللّٰهُ مِنَ الْخَلْقِ وَاٰخِرُ مَنْ يُمِيْتَهُمْ وَاَوَّلُ مَنْ يُحْيِيْهِمْ هُمُ الْمُدَبِّرَاتُ وَالْمُقَسِّمَاتُ اَمْرًا:(۲)

ترجمہ: وہب نے فرمایا کہ چار فرشتوں کو اللہ عزوجل نے سب (فرشتوں) سے پہلے پیدا فرمایا اور سب سے انہیں آخر میں موت آئے گی وہ ہیں جبریل ومیکائیل واسرافیل وملک الموت علیهم الصلوة والسلام اور قیامت میں سب سے پہلے ان فرشتوں کو زندہ فرمائے گا جو "مدبرات الامر" اور "مقسمات الامر" ہیں۔

(۱) کتاب العظمه: جلد:3: صفحه:812: رقم الحدیث:381: دار العاصمه ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:18: رقم الحدیث:30: دار الکتب العلمیه بیروت۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:18: رقم الحدیث:31: دار الکتب العلمیه بیروت۔

عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ جِبْرِیْلٌ اَمِیْنُ اللّٰہِ اِلٰی رُسُلِہٖ وَمِیْکَائِیْلٌ یَتَلَقَّی الْکُتُبَ الَّتِیْ تُرْفَعُ مِنْ اَعْمَالِ النَّاسِ وَاِسْرَافِیْلٌ بِمَنْزِلَۃِ الْحَاجِبِ:(۱)

ترجمہ: حضرت خالدابن ابی عمران نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام رُسل کرام کی طرف امین ہے اور میکائیل ان اعمالناموں کووصول کرتا ہے جولوگوں کےاعمال آسمان پر جاتے ہیں اوراسرافیل بمنزلہ دربان کے ہے۔

عَنْ عِکْرَمَۃَ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِﷺاَیُّ الْمَلَائِکَۃِ اَکْرَمُ عَلَی اللّٰہِ قَالَ لَااَدْرِیْ فَجَاءَہٗ جِبْرِیْلُ فَقَالَ یَاجِبْرِیْلُ اَیُّ الْخَلْقِ اَکْرَمُ عَلَی اللّٰہِ قَالَ لَا اَدْرِیْ فَعَرَجَ جِبْرِیْلُ ثُمَّ ھَبَطَ فَقَالَ جِبْرِیْلُ وَ مِیْکَائِیْلُ وَاِسْرَافِیْلُ وَمَلَکُ الْمَوْتِ فَاَمَّا جِبْرِیْلُ فَصَاحِبُ الْحَرْبِ وَصَاحِبُ الْمُرْسَلِیْنَ وَاَمَّا مِیْکَائِیْلُ فَصَاحِبُ کُلِّ قَطْرَۃٍ تُسْقِطُ وَکُلِّ وَرَقَۃٍ تُنْبِتُ وَکُلِّ وَرَقَۃٍ تُسْقِطُ وَاَمَّا مَلَکُ الْمَوْتِ فَھُوَ بِقَبْضِ رُوْحِ کُلِّ عَبْدٍ فِیْ بَرٍّ اَوْ بَحْرٍ وَاَمَّا اِسْرَافِیْلُ فَاَمِیْنُ اللّٰہِ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھُمْ:(۲)

ترجمہ:عکرمہ ابن خالد نے کہا کسی نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے مکرم تر فرشتوں میں کون ہے عرض کی میں نہیں جانتا اس دوران جبریل علیہ السلام آئے آپ نے فرمایا جبریل اللہ کوفرشتوں میں مکرم تر کون ہے عرض کی میں نہیں جانتا یہ سن کر جبریل آسمان کی طرف اڑ گئے پھر آئے تو سوال مذکور کے جواب میں عرض کی جبریل،میکائیل،اسرافیل وملک الموت بہرحال جبریل صاحب الحرب اورصاحب المرسلین اورمیکائیل بارش کےقطرات کا ذمہ دار ہےاور ہر پتہ کا جواگتا ہےاور ہر پتہ کا جوگرتا ہےاور ملک الموت ہر بندے کی روح قبض کرنے پرمقرر ہیں خواہ کوئی جنگل میں ہو یا دریاؤں میں اوراسرافیل ملائکہ مذکوراوراللہ عزوجل کےدرمیان امین ہے۔

(۱)کتاب العظمہ:جلد:3:صفحہ:810:رقم الحدیث:379:دارالعاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:18:رقم الحدیث:32:دارالکتب العلمیہ بیروت۔
(۲)کتاب العظمہ:جلد:3:صفحہ:811:رقم الحدیث:380:دارالعاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:18:رقم الحدیث:33:دارالکتب العلمیہ بیروت۔

عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ ﷺ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَصَلّٰی قَرِیْبًا مِنْهُ فَصَلَّی النَّبِی ﷺ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَ اِسْرَافِیْلَ وَ مُحَمَّدٍ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ:(۱)

ترجمہ: ابوالملیح کے والد نے حضور سرور عالم ﷺ کے قریب فجر کی نماز پڑھی آپ نے یہ دو رکعت نہایت ہی خفیف کر کے پڑھیں فرمایا پھر میں نے آپ سے سنا ''اللھم رب جبریل و میکائیل و اسرافیل و محمد اعوذبک من النار'' تین بار اس دعاء کو پڑھا۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اُغْمِیَ عَلَیْهِ وَرَأسُهٗ فِیْ حَجْرِهَا فَجَعَلَتْ تَمْسَحُ وَجْهَهٗ وَتَدْعُوْلَهٗ بِالشِّفَاءِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ لَابَلْ اَسْأَلُ اللّٰهَ الرَّفِیْقَ الاَعْلٰی مَعَ جِبْرِیْلَ وَ مِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ:(۲)

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر مرض الوصال کے وقت بیہوشی طاری ہوئی اور آپ کا سر مبارک میری گود میں تھا میں آپ کے چہرۂ اقدس سے پسینہ پونچھتی اور آپ کے لئے شفاء کی دعاء مانگتی رہی آپ کو جب افاقہ ہوا تو فرمایا میرے لئے رفیق ملأ اعلیٰ مع جبریل و میکائیل و اسرافیل علیہم السلام کی دعاء مانگ۔

فائدہ: اس میں اشارہ فرمایا کہ امتی کو چاہیئے کہ وہ آخرت کے لئے محبوبانِ خدا کی رفاقت کی دعاء مانگے ثابت ہوا کہ موت کے بعد بھی محبوبانِ خدا سے فائدہ پہونچتا ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام

آپ تمام ملائکہ کے سردار ہیں جیسے نبی پاک ﷺ انبیاء علیہم السلام کے سردار ہیں یونہی جیسے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تمام صحابہ کرام کے سردار ہیں ایسے ہی حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ جملہ اولیاء کے سردار ہیں۔

(۱) مستدرك للحاكم: جلد:4: صفحه:57: رقم الحديث:6689: دار الحرمين مصر۔
تفسير درمنثور: جلد:1: صفحه:497: مركز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه:18: رقم الحديث:34: دار الكتب العلميه بيروت۔
(۲) الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه:19: رقم الحديث:35: دار الكتب العلميه بيروت۔
تفسير درمنثور: جلد:1: صفحه:497: مركز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

فِيْ السَّمَاءِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ الْمَعْمُوْرُ بِحِيَالِ الْكَعْبَةِ وَفِيْ السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ نَهْرٌ يُقَالُ لَهُ الْحَيْوَانُ يَدْخِلُهُ جِبْرِيْلُ كُلَّ يَوْم فَيَنْغَمِسُ اِنْغِمَاسَةً ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَنْتَفِضُ اِنْتِفَاضَةً يَخِرُّ عَنْهُ سَبْعُوْنَ ألفَ قَطْرَةٍ يَخْلُقُ اللّٰهُ تَعَالیٰ مِنْ كُلِّ قَطْرَةٍ مَلَكًا يُؤمَرُوْنَ أنْ يَأتُوا الْبَيْتَ الْمَعْمُوْرَ فَيُصَلُّوْنَ فَيَفْعَلُوْنَ ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ فَلا يَعُوْدُوْنَ اِلَيْهِ أبَدًا وَيُوَلّٰى عَلَيْهِمْ أحَدُهُمْ ثُمَّ يُؤمَرُ أنْ يَقِفَ بِهِمْ فِيْ السَّمَاءِ مَوْقِفًا يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ اِلٰى أنْ تَقُوْمَ السَّاعَةِ:(۱)

ترجمہ: کعبہ شریف کے بالمقابل آسمان میں ایک گھر ہے جس کا نام المعمور (یعنی آباد شدہ گھر) ہے اور اس چوتھے آسمان پر ایک نہر ہے جس کا نام نہر حیات ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام اس میں روزانہ ایک مرتبہ غوطہ لگاتے ہیں اس کے بعد نکل کر ایک مرتبہ اپنے آپ کو ہلاتے ہیں جس سے ستر ہزار قطرے گرتے ہیں اور ہر قطرہ سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے ان کو حکم دیا جاتا ہے کہ یہ بیت المعمور میں حاضری دیں تو یہ اس میں نماز ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی پیروی کرتے ہیں پھر یہ واپس لوٹتے ہیں اور ان کو پھر کبھی اس کی طرف واپس آنے کا موقع نہیں ملے گا ان فرشتوں پر انہیں میں سے ایک کو نگران بنا دیا جاتا ہے اور اس کو حکم دیا جاتا ہے کہ ان کے ساتھ آسمان میں اپنی مخصوص جگہ پر ٹھہرے یہ سب فرشتے قیامت قائم ہونے تک اس مقام میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح ادا کرتے ہیں۔

فائدہ: روزانہ ستر ہزار فرشتوں کا بیت المعمور میں جا کر عبادت کرنا اور پھر قیامت تک ان کی باری نہ آنا یہ سب بخاری شریف اور مسلم شریف میں بھی مروی ہے۔(۲)

(۱) تفسیر درمنثور: جلد: 13: صفحہ: 693: مرکز هجر للبحوث والدراسات مصر۔
تفسیر ابن ابی حاتم: جلد: 10: صفحہ: 3314: رقم الحدیث: 18673: مکتبہ نزار مکہ مکرمہ ریاض۔
فتح الباری شرح بخاری: جلد: 6: صفحہ: 309: دار المعرفہ بیروت۔
تفسیر ابن کثیر: جلد: 7: صفحہ: 428: دار طیبہ ریاض۔
(۲) بخاری شریف: کتاب بدء الخلق: باب ذکر الملائکۃ: رقم الحدیث: 3207: دار ابن کثیر بیروت۔
مسلم شریف: کتاب الایمان: باب الاسراء: رقم الحدیث: 429: مطبوعہ بیروت۔

حضرت آدم علیہ السلام کی نمازِ جنازہ جبرائیل علیہ السلام نے پڑھائی

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلَّی جِبْرِیْلُ عَلٰی آدَمَ وَکَبَّرَ عَلَیْہِ اَرْبَعًا صَلَّی جِبْرِیْلُ بِالْمَلَائِکَۃِ فِیْ مَسْجِدِ الْخِیْفِ زَادَ اِبْنُ عَسَاکِرٍ فَعُرِفَ فَضْلُ جِبْرِیْلَ عَلَی الْمَلَائِکَۃِ:(۱)

ترجمہ:حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں اور مسجد خیف میں فرشتوں کی امامت کرتے ہوئے جنازہ پڑھایا حضرت ابن عساکر نے یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ اس دن دیگر فرشتوں پر حضرت جبرائیل کی فضیلت معلوم ہوئی۔

جنازہ آدم علیہ السلام میں ملائکہ کی شمولیت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الْمَلَائِکَۃَ صَلَّتْ عَلَی آدَمَ فَکَبَّرت عَلَیْہِ أَرْبَعًا:(۲)

ترجمہ:حضرت آدم علیہ السلام کا جنازہ فرشتوں نے پڑھا تھا اور ان کے جنازہ پر چار تکبیریں کہی تھیں۔

فائدہ: ہم جو نماز جنازہ پڑھتے ہیں اس میں بھی چار تکبیریں کہتے ہیں مذکورہ حدیث ''حنفی مذہب'' کی دلیل ہے شیعہ اور وہابی غیر مقلد جنازہ میں پانچ یا زائد تکبیریں کہتے ہیں وہ اس حدیث کے خلاف کرتے ہیں۔

☆حنفی مذہب کے مزید دلائل کے لئے شرح معانی الآثار (امام طحاوی علیہ الرحمۃ) یا رد المحتار المعروف فتاویٰ شامی کا مطالعہ فرمائیں۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام کا جنازہ فرشتوں نے پڑھا تھا امامت حضرت جبرائیل نے کی تھی جنازہ میں چار تکبیر کہی گئیں اور نماز جنازہ مسجد خیف میں ادا کی گئی جو میدان عرفات مکہ مکرمہ میں واقع ہے۔

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 197: رقم الحدیث: 726: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) کنز العمال: جلد: 15: صفحہ: 247: رقم الحدیث: 42275: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 197: رقم الحدیث: 725: دار الکتب العلمیہ۔

جبرائیل علیہ السلام کے متعلق احادیثِ مبارکہ

عَنْ عَلِی بْنِ حُسَیْنٍ قَالَ اِسْمُ جِبْرِیْل عَبْدُاللّٰہِ وَاِسْمُ مِیْکَائِیْل عُبَیْدُ اللّٰہِ وَاِسْرَافِیْل عَبْدُالرَّحْمٰن وَکُلُّ شَئی رَجَعَ اِلٰی اِیْلٌ فَھُوَ مُعَبَّدٌ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ:(۱)

ترجمہ:علی بن حسین نے فرمایا کہ جبرائیل کا نام عبداللہ ہے اور میکائیل کا عبیداللہ ہے اسرافیل کا نام عبدالرحمٰن ہے۔ ہر وہ اسم جسمیں لفظ ایل ہو وہ بمعنی عبداللہ ہوگا۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جِبْرِیْل عَبْدُاللّٰہِ وَ مِیْکَائِیْل عُبَیْدُ اللّٰہِ وَکُلُّ اِسْمٍ فِیْہِ "اِیْلٌ" فَھُوَمُعَبَّدٌ لِلّٰہ:(۲)

ترجمہ:ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جبرائیل عبداللہ ہے اور میکائیل عبیداللہ ہے اور ہر وہ اسم جس میں لفظ ایل ہو وہ بمعنی عبداللہ ہوگا۔

عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ عُمَیْرٍ قَالَ اِسْمُ جِبْرِیْلُ فِیْ الْمَلَائِکَۃِ خَادِمُ رَبَّہٗ عَزَّوَجَلَّ:(۳)

ترجمہ:عبدالعزیز بن عمیر نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام کا نام ملائکہ میں خادم ربہ (اپنے رب کا خادم) ہے۔

عَنْ مُوْسٰی بْنِ اَبِیْ عَائِشَۃَ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ جِبْرِیْلَ اِمَامُ اَھْلِ السَّمَاءِ:(٤)

ترجمہ:ابن ابی عائشہ نے فرمایا کہ مجھے حدیث پہونچی ہے کہ جبریل علیہ السلام اہلِ سماء کے امام ہیں۔

(۱)کتاب العظمه:جلد:3:صفحه:812:رقم الحدیث:382:دارالعاصمه ریاض۔
فتح الباری:جلد:8:صفحه:165:تحت رقم الحدیث:4480:دارالمعرفه بیروت۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحه:19:رقم الحدیث:36:دارالکتب العلمیه۔
(۲) فتح الباری:جلد:8:صفحه:166:رقم الحدیث:4480:دارالمعرفه بیروت ۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحه:19:رقم الحدیث:37:دارالکتب العلمیه۔
(۳)کتاب العظمه:جلد:3:صفحه:776:رقم الحدیث:351:دارالعاصمه ریاض۔
تفسیر درمنثور:جلد:1:صفحه:485:مرکز هجر للبحوث والدراسات مصر۔
تفسیر ابن ابی حاتم:جلد:1:صفحه:183:رقم الحدیث:968:مکتبه نزار ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحه:19:رقم الحدیث:38:دارالکتب العلمیه۔
(٤) تفسیر درمنثور:جلد:1:صفحه:486:مرکز هجر للبحوث والدراسات مصر۔
کتاب العظمه:جلد:3:صفحه:786:رقم الحدیث:359:دارالعاصمه ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحه:19:رقم الحدیث:39:دارالکتب العلمیه۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلا اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلِ الْمَلائِکَۃِ "جِبْرِیْلُ"(۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں افضل ملائکہ کی خبر دوں؟ وہ ہے جبریل علیہ السلام۔

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ جِبْرِیْلَ فِیْ حُلَّۃٍ خَضْرَاءُ قَدْ مَلَاءَ مَابَیْنَ السَّمَاءِ وَالارْضِ:(۲)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا میں نے جبریل علیہ السلام کو سبز پوشاک میں دیکھا تو اس نے آسمان و زمین کے درمیان کو اپنے جسم سے پُر کر رکھا تھا۔

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ رَأَیْتُ جِبْرِیْلَ مُنْھَبِطًا قَدْ مَلاءَ مَا بَیْنَ الْخَافِقَیْنِ عَلَیْہِ ثِیَابٌ سُنْدَسٍ مُعَلَّقٌ بِھَا الْلُؤْلُوءُ وَالْیَاقُوْتُ:(۳)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے جبریل علیہ السلام کو نیچے اترتا ہوا دیکھا تو اس نے آسمان و زمین کے دونوں کناروں کو اپنے جسم سے پر کر رکھا تھا اس پر سندس کا لباس تھا اور اس پر لؤلؤ و یاقوت کا جڑاؤ تھا۔

(۱) کنز العمال: جلد:12: صفحہ:156: رقم الحدیث:35338: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:19: رقم الحدیث:40: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) کتاب العظمہ: جلد:3: صفحہ:765: رقم الحدیث:341: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:19: رقم الحدیث:41: دار الکتب العلمیہ۔
(۳) کتاب العظمہ: جلد:3: صفحہ:767: رقم الحدیث:343: دار العاصمہ ریاض۔
مسند امام احمد: جلد:6: صفحہ:120: رقم الحدیث:25397: مطبوعہ بیروت۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:20: رقم الحدیث:42: دار الکتب العلمیہ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِجِبْرِیْلَ وَدِدْتُ لَوْرَأَیْتُکَ فِیْ صُوْرَتِکَ قَالَ وَتُحِبُّ ذٰلِکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَوْعِدُکَ کَذَا وَ کَذَا مِنَ الْلَّیْلِ بِقِیْعِ الْغَرْقَدِ فَلَقِیَہُ مَوْعِدَہُ فَنَشَرَ جَنَاحًا فَسُدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ حَتّٰی مَایُرٰی مِنَ السَّمَاءِ شَئی:(۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سرورِ عالم ﷺ نے ایک دفعہ جبریل علیہ السلام کو فرمایا میں آپکو اصلی صورت میں دیکھنا چاہتا ہوں عرض کی واقعی آپ چاہتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔عرض کی آپ کا اور میرا رات کے وقت بقیع الغرقد (جنت البقیع) میں وعدہ ہو گیا جبریل علیہ السلام بمطابق وعدہ حاضر ہوئے اس نے اپنے پروں میں سے ایک پر کھولا تو اس ایک پر نے آسمان کے تمام کناروں کو پُر کر دیا یہاں تک کہ آسمان میں کوئی شے نظر نہیں آتی تھی۔

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ جِبْرِیْلَ مُعَلَّقاً رِجْلَیْہِ عَلَیْھَا الدُّر کَاَنَّہٗ قَطْرُ الْمَطَرِ عَلَی الْبَقْلِ:(۲)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو آسمان پر پاؤں لٹکائے ہوئے دیکھا ان کے پاؤں پر موتی ایسے لگتے تھے جیسے سبزی پر بارش کے قطرے۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ وَرَقَۃَ الانْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا مُحَمَّدُ کَیْفَ یَاْتِیْکَ الَّذِیْ یَاْتِیْکَ یَعْنِیْ جِبْرِیْلُ قَالَ یَاْتِیْنِیْ مِنَ السَّمَاءِ جَنَاحَاہُ لُؤْلُؤٍ وَبَاطِنُ قَدَمَیْہِ اَخْضَرُ:(۳)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ورقہ انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ پر آنے والا یعنی جبریل علیہ السلام کیسے آتا ہے آپ نے فرمایا وہ آسمان سے میرے پاس آتا ہے تو اسکے دونوں پروں پر موتی اور قدموں کے اندر کا حصہ سبز ہوتا ہے۔

(۱) کتاب العظمه: جلد:3: صفحه:771: رقم الحدیث:346: دار العاصمه ریاض۔
تفسیر درمنثور: جلد:1: صفحه:487: مرکز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:20: رقم الحدیث:43: دار الکتب العلمیه۔
(۲) کتاب العظمه: جلد:3: صفحه:773: رقم الحدیث:348: دار العاصمه ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:20: رقم الحدیث:44: دار الکتب العلمیه۔
(۳) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:20: رقم الحدیث:45: دار الکتب العلمیه۔

عَنْ اَنْس رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ ﷺ لِجِبْرِیْلَ ھَلْ تَرٰی رَبَّکَ قَالَ اِنَّ بَیْنِیْ وَبَیْنَہُ لَسَبْعِیْنَ حِجَاباً مِنْ نَارٍوَنورٍ لَوْرَأَیْتُ اَدْنَاھَا لَاحْتَرَقْتُ:(۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا اے جبریل کیا تو نے رب تعالیٰ کو دیکھا ہے عرض کی میرے اور رب تعالیٰ کے درمیان ستر حجاب نور و نار کے ہیں اگر میں اس کے پردوں میں سے ادنیٰ پردہ کو دیکھوں تو جل جاؤں۔

عَنْ شُرَیْحِ بْنِ عُبَیْدِ اللہِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمَّا صَعِدَ اِلَی السَّمَاءِ رَاٰی جِبْرِیْلَ فِیْ خِلْقَتِہٖ مَنْظُوْمَ اَجْنِحَتِہٖ بِالزَّبَرْجُدِ وَاللُّؤْلُؤِ وَالْیَاقُوْتِ قَالَ فَخُیِّلَ اِلَیَّ اَنَّ مَا بَیْنَ عَیْنَیْہِ قَدْسَدَّ الْاُفُقَ وَکُنْتُ اَرَاہُ قَبْلَ ذٰلِکَ عَلٰی صُوَرٍ مُخْتَلِفَۃٍ وَاَکْثَرُ مَاکُنْتُ اَرَاہُ عَلٰی صُوْرَۃِ دِحْیَۃَ الْکَلْبِیِّ وَکُنْتُ اَحْیَانًا اَرَاہُ کَمَا یَرَی الرَّجُلُ صَاحِبَہُ مِنْ وَّرَاءِ الْغِرْبَالِ:(۲)

ترجمہ: شریح بن عبداللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب آسمانوں پر تشریف لے گئے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا کہ ان کے پر زبرجد اور موتیوں اور یاقوت سے جڑے ہوئے ہیں اور میں نے خیال کیا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نے افق کو پر کر رکھا ہے حالانکہ اس سے قبل میں اسے مختلف صورتوں میں دیکھتا تھا اکثر میں اسے دحیہ کلبی کی شکل میں دیکھتا تھا اور اکثر ایسے دیکھتا تھا جیسے تمہارا کوئی چھلنی سے اس سے باہر کی شے کو دیکھتا ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ لَمْ یَرَ جِبْرِیْلَ فِیْ صُوْرَتِہٖ اِلَّا مَرَّتَیْنِ اَمَّا وَاحِدَۃٌ فَاِنَّہٗ سَأَلَہٗ اَنْ یُّرِیَہٗ نَفْسَہٗ فَاَرَاہُ نَفْسَہٗ فَسُدَّ الْاُفُقَ وَاَمَّا الْاُخْرٰی فَلَیْلَۃُ الْاِسْرَاءِ عِنْدَ السِّدْرَۃِ:(۳)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں صرف دو بار دیکھا ہے (۱) آپ ﷺ نے اس سے خود سوال کیا کہ وہ اپنی صورت دکھائیں جب صورت دکھائی تو اس نے افق کو پر کر دیا (۲) شب اسراء میں سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک۔

(۱) کتاب العظمہ: جلد:2: صفحہ:669: رقم الحدیث:264: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:20: رقم الحدیث:46: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) کتاب العظمہ: جلد:3: صفحہ:779: رقم الحدیث:356: دار العاصمہ ریاض۔
تفسیر درمنثور: جلد:14: صفحہ:18: مرکز ھجر للبحوث و الدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:21: رقم الحدیث:46: دار الکتب العلمیہ۔
(۳) کتاب العظمہ: جلد:3: صفحہ:791: رقم الحدیث:364: دار العاصمہ ریاض۔
تفسیر ابن ابی حاتم: جلد:10: صفحہ:3318: رقم الحدیث:18696: مکتبہ نزار ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:21: رقم الحدیث:47: دار الکتب العلمیہ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَابَیْنَ مَنْکِبَی جِبْرِیْلَ مَسِیْرَۃُ خَمْسَ مائۃَ عَامٍ لِلطَّائِرِ السَّرِیْعِ الطَّیْرَانِ:(۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام کے دو کاندھوں کی درمیانی مسافت پانچ سو سال ہے جسے تیز رفتار پرندہ اڑ کر طے کرے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ جِبْرِیْل لَہُ سِتٌّ مائۃ جَنَاحٌ مِنْ لُؤلُؤ نَشَرَھَا مِثْلَ رِیْشِ الطَّوَاوِیْسِ:(۲)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام کے چھ سو پر ہیں موتیوں کے انہیں مور (پرندہ) کی طرح پھیلاتا ہے۔

اَخْرَجَ اِبْنِ جَرِیْرٍ عَنْ حُذَیْفَۃَ وَ اِبْنُ جُرَیْجٍ وَقَتَادَۃَ دَخَلَ حَدِیْثُ بَعْضِھُمْ فِیْ بَعْضٍ لِجِبْرِیْلَ جَنَاحَانِ وَعَلَیْہِ وِشَاحٌ مِنْ دُرٍّ مَنْظُوْمٍ وَھُوَ بُرَّاقُ الثَّنَا یَا اَجْلَیْ الْجِبِیْنِ وَرَأْسُہُ حُبُکٌ حُبُکٌ مِثْلَ الْمَرْجَانِ وَھُوَ اللُّؤلُؤ کَاَنَّہٗ الثَّلْجُ وَقَدَمَاہُ اِلَی الْخُضْرَۃِ:(۳)

ترجمہ: صحابہ کرام کے مختلف اقوال سے مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام کے دو پر ہیں اور اس پر جڑے ہوئے موتیوں کا ہار ہے چمکیلے مسوڑھوں والا روشن ترین ماتھے والا ان کے سر کے بال گھنگرالے بکھرے ہوئے مرجان موتی کی طرح گویا وہ برف (سفید تر) ہے اور اس کے دونوں قدم سبزی مائل ہیں۔

(۱) تفسیر درمنثور: جلد:1: صفحہ:488: مرکز ھجر للبحوث و الدراسات مصر۔
کتاب العظمہ: جلد:3: صفحہ:801: رقم الحدیث:375: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:21: رقم الحدیث:48: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) کتاب العظمہ: جلد:3: صفحہ:801: رقم الحدیث:374: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:21: رقم الحدیث:49: دار الکتب العلمیہ۔
(۳) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:21: رقم الحدیث:50: دار الکتب العلمیہ۔
تفسیر درمنثور: جلد:1: صفحہ:488: مرکز ھجر للبحوث و الدراسات مصر۔

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ خِلْقِ جِبْرِيْلَ فَذَكَرَ اَنَّ مَابَيْنَ مَنْكِبَيْهِ مِنْ ذِى اِلٰى ذِى خَفْقُ الطَّيْرِ سَبْعِ مائَةَ عَامٍ:(۱)

ترجمہ: وہب بن منبہ سے جبریل علیہ السلام کی صورت کے متعلق سوال ہوا تو فرمایا کہ ان کے کاندھے کی ایک جانب سے دوسری جانب تک سات سو سال کی مسافت ہے جسے تیز پرواز پرندہ طے کرے۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے جبریل علیہ السلام کو اصلی صورت میں دیکھا

اَنَّ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبْ قَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَرِنِىْ جِبْرِيْلَ فِىْ صُوْرَتِهٖ قَالَ اِنَّكَ لَاتَسْتَطِيْعُ اَنْ تَرَاهُ قَالَ بَلٰى فَارَنِيْهِ قَالَ فَاقْعُدْ فَقَعَدَ جِبْرِيْلُ عَلَى خَشْبَةٍ كَانَتْ فِى الْكَعْبَةِ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ اِرْفَعْ طَرْفَكَ فَانْظُرْ فَرَفَعَ طَرْفَهٗ فَرَاى قَدَمَيْهِ مِثْلَ الزَّبَرْجُدِ الْاَخْضَرِ فَخَرَّ مُغَشِّيًا عَلَيْهِ:(۲)

ترجمہ: حضرت حمزہ بن عبدالمطلب نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کی کہ مجھے جبریل کی اصلی صورت دکھائیے آپ نے فرمایا تم انہیں نہ دیکھ سکو گے عرض کی حضور! ضرور دکھائیے آپ نے فرمایا بیٹھ جائیے پھر جبریل علیہ السلام کعبہ شریف پر ایک لکڑی پر بیٹھے دیکھے گئے آپ نے فرمایا حمزہ اوپر آنکھ اٹھا کر دیکھئے وہ جبریل بیٹھا ہے حضرت حمزہ نے آنکھ اٹھائی تو ان کے قدموں کو دیکھا کہ وہ سبز زبرجد کے ہیں اس کے بعد وہ بیہوش ہو کر گر پڑے۔

فائدہ: جبریل علیہ السلام دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں آتے تھے وہ بھی وحی کے اقسام میں سے ایک قسم ہے کیونکہ وحی کے کئی مراتب تھے۔

تیسرا مرتبہ وحی کا یہ تھا کہ جبریل علیہ السلام کسی آدمی کی صورت اختیار کر کے حضور ﷺ کے پاس آتے اور پیغام الٰہی پہنچاتے تھے تا کہ جو کچھ ارشاد باری ہے اسے یاد فرمائیں۔ اور اکثر حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں آتے یہ قبیلہ بنی کلب کے خوبرو صحابی تھے ان کے حسن و جمال کا یہ عالم تھا کہ جب یہ بغرض تجارت نکلتے محمل نشین عورتیں نظارہ کرتیں۔

(۱) تفسير درمنثور: جلد: 1: صفحه: 488: مركز هجر للبحوث والدراسات مصر۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 22: رقم الحديث: 51: دار الكتب العلميه۔
(۲) الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 22: رقم الحديث: 52: دار الكتب العلميه۔

حضرت جبریل کا دحیہ کلبی کی صورت اختیار کرنے کے بارے میں اہلِ نظر کلام کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب جبریل دحیہ کلبی کی صورت میں آئے تو جبریل کی روح کہاں تھی؟ اگر ان کے جسم شریف میں تھی تو ان کی صورت اصلی میں تو تین سو پر ہیں لہذا جو کچھ حضور ﷺ کے پاس آیا نہ تو وہ جبریل کی روح ہے اور نہ ان کا جسم، اور روح اسی جسم میں تھی جو دحیہ کی صورت میں ہے تو وہ اپنے جسم اصل سے نکل کر اس جسم میں آگئے تو کیا جسم سے انتقال روح کی وجہ سے جبریل وفات پا گئے یا ان کا جسم روح منتقلہ سے خالی ہو کر بے روح کے زندہ رہا ''مواھب لدنیہ' میں عینی سے جو بخاری کے شارح اور حنفی المذہب ہیں منقول ہے انہوں نے کہا کہ بعید نہیں ہے کہ انتقال روح موجب موت نہ ہوئی ہو اور جسم شریف روح کی جدائی سے کسی قسم کا نقصان اٹھائے بغیر باقی رہا ہو دوسرے جسم میں روح کا ہونا ایسا ہی ہے جیسے کہ شہداء کے روحوں کی منتقلی سبز پرندوں کے جوف کے ساتھ ہے اور ارواح کی جدائی سے جسموں کا مرنا عقلاً امر واجب نہیں ہے بلکہ امرِ عادی ہے جسے حق تعالیٰ نے بنی آدم میں جاری فرمایا ہے اور یہ لازم نہیں ہے کہ بنی آدم کے سوا میں بھی ایسا ہی ہو بلکہ بنی آدم میں بھی عقلاً جائز ہے اور حق تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے یہ کلام ظاہری طور پر ہے جسے بعض علماء نے کہا ہے اہل تحقیق کے نزدیک دحیہ کلبی کی صورت اختیار کرنے کی یہ صورت ہوگی کہ جبریل علیہ السلام کے ذہن میں دحیہ کی جو صورت علمیہ تھی اسے اپنی اس صفت کاملہ اور ارادۂ شاملہ کے سبب اس صورت علمیہ پر اپنی ذاتی صفات کو ظاہر کرتے اور خود کو دحیہ کی صورت میں ظاہر فرماتے اور اس صورت علمیہ کو اپنی موجودہ صفات کے ساتھ شامل کرتے تھے اور جبریل علیہ السلام اپنی ملکی ذات و صفات کے ساتھ ثابت و برقرار رہتے تھے جس طرح ظہور حق بصورت عالم ہے یہی طریقۂ تمثّل روحانیت بصورت جسمانیات اور تمثیل حق بصری کامل اولیاء کرام، بصورت متعددہ ہے اسے خوب سمجھ لو اور حضرت جبریل غیر صورت دحیہ بھی آتے تھے جیسے اسلام ایمان اور احسان کے بیان میں حدیث جبریل مروی ہے۔(۱)

یاد رہے کہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں جبریل علیہ السلام چوبیس ہزار مرتبہ نازل ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام پر بارہ مرتبہ حضرت ادریس علیہ السلام پر چار مرتبہ حضرت نوح علیہ السلام پر پچاس مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بیالیس مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایک سو مرتبہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر دس مرتبہ۔''مواہب لدنیہ'' میں ایسا ہی منقول ہے۔(۲) (واللہ اعلم)

(۱) مدارج النبوۃ: جلد 2: صفحہ 50: وصل در اقسام وحی: مکتبہ اسلامیہ لاھور۔
مواھب لدنیہ: جلد: 1: صفحہ 144: مکتبہ شبیر برادرز لاھور۔
عمدۃ القاری: جلد: 1: صفحہ 78: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) مواھب لدنیہ: جلد: 1: صفحہ 148: مکتبہ شبیر برادرز لاھور۔

جبریل علیہ السلام کی تبدیلیٔ صورت کے متعلق مزید تحقیق

قَالَ اِمَامُ الْحَرَمَيْنِ نُزُوْلُ جِبْرِيْلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِيْ هَيْئَةِ رَجُلٍ مَعْنَاهُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَفْنَى الزَّائِدَ مِنْ خِلْقِهٖ اَوْ اَزَالَهُ عَنْهُ ثُمَّ يُعِيْدُهُ اِلَيْهِ بَعْد:(۱)

ترجمہ: امام الحرمین (ابن الجوینی) فرماتے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام کے حضور نبی پاک ﷺ کے پاس انسان کی شکل میں آنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل کی خلقت سے زائد کو زائل کر دیا ہوگا بعد میں اعادہ کر دیا گیا ہوگا۔

فائدہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کسی میں طاقت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ صورت کو تبدیل کر سکے لیکن انسانوں کے جادوگروں کی طرح جنات کے بھی جادوگر ہوتے ہیں جب تم ان کو دیکھو تو اذان دیا کرو۔

سوال:

حضرت شیخ عزالدین بن عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر کہا جائے کہ جب حضور سرور عالم ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کی صورت میں آئے اس وقت ان کی روح کہاں تھی؟ کیا اس جسم میں تھی جو حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کے جسم کے مشابہ تھا یا اس جسم میں تھی جس کے چھ سو پر ہیں اگر جسم اعظم میں تھی تو رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل نہ تو روح کے اعتبار سے آئے تھے اور نہ ہی جسم کے اعتبار سے آئے تھے اور اگر حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کے مشابہ جسم میں تھی تو کیا وہ جسم جس کے چھ سو پر ہیں اس پر موت آ گئی تھی جس طرح سے باقی اجسام ارواح کے علیحدہ ہونے سے فوت ہو جاتے ہیں؟ یا روح حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کے مشابہ جسم میں رہی اور (بڑا جسم) خالی ہونے کے باوجود زندہ رہا؟

جواب:

خود ہی حضرت شیخ عزالدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ بات بعید نہیں کہ روح کا انتقال جسم اول سے اس کی موت

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:261: دار الکتب العلمیہ۔

کولازم نہیں کیونکہ ارواح کی علیحدگی سے اجسام کی موت عقلاً واجب نہیں ہے اور ارواح بنی آدم میں عادت اللہ اس طرح سے جاری ہے کہ بدن (خروجِ روح سے) زندہ رہتا ہے اس کے معارف اور طاعات میں کچھ کمی نہیں ہوتی اور دوسرے جسم کی طرف روح کا انتقال شہداء کی ارواح کی طرح ہے جو سبز پرندوں کے گھونسلوں میں رہتی ہیں۔

فائدہ: شیخ سراج الدین بلقینی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "الفیض البخاری علیٰ صحیح بخاری" میں فرماتے ہیں یہ بات جائز ہے کہ حضرت جبرائیل اپنی اصل صورت میں آتے ہیں مگر یہ کہ سمٹ کر ایک انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہوں اور جب اس حالت سے باہر ہوں تو اپنی اصلی شکل میں لوٹ جاتے ہوں اس کی مثال روئی ہے جب بکھری ہوئی کو جمع کیا جائے کیونکہ بکھری ہوئی حالت میں روئی کی صورت بہت بڑی ہوتی ہے اور اس کی ذات بگڑتی نہیں یہ مثال سمجھانے کے لئے قریب الفہم ہے۔

علامہ علاء الدین قونوی شارح "الحاوی" اپنی کتاب "الاعلام بالمام الارواح بعد الموت علی الاجسام" میں فرماتے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کی صورت میں اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے لئے کامل انسان کی شکل میں ظاہر ہوئے تھے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کچھ بندوں کو حالتِ حیات میں ان کی ذات کے لئے خاصیت ملکیت قدسیہ اور قوت عطاء فرمائی ہو جس سے اپنے بدن سے دوسرے متعین بدن میں پہلے بدن میں تصرف کے باوجود تصرف کی قدرت ہو (جیسا کہ) حضرات ابدال کے متعلق کہا گیا ہے ان کا نام ابدال اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ ایک جگہ سے رحلت کرتے ہیں اور اس جگہ اول میں ایک شکل میں مقیم بھی رہتے ہیں جو ان کی اصلی شکل کے علاوہ اور اس سے مبدل ہوتی ہے۔ (۱)

عالمِ مثال

حضرات صوفیائے کرام نے عالم اجساد اور عالم ارواح کے درمیان ایک اور جہاں ثابت کیا ہے (جیسا کہ "حجۃُ اللّٰہ البالغہ" کی ابتداء میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اس کو دلائل سے بھی ثابت فرمایا ہے) اور اس جہاں کا نام عالم مثال رکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ جہان عالم اجساد سے لطیف اور عالم ارواح سے کثیف ہے اور اسی پر ارواح کے تجسم اور مختلف صورتوں میں عالم مثال میں

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ 63-261: دار الکتب العلمیہ۔

ظاہر ہونے کی بنیاد رکھی ہے اس بنیاد کی خوشبو قرآن پاک میں ﴿فتمثل لها بشرا سويا﴾ میں پائی جاتی ہے تو روح واحد حضرت جبرائیل علیہ السلام کی روح کی طرح اپنے اصلی جسم سے متعلق ہے اور جسم مثالی میں ظاہر ہے اور اسی سے یہ مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے جو بعض آئمہ سے مشہور ہے کہ بعض اکابر نے حضرت جبرائیل کے جسم کے بارہ میں سوال کیا اور کہا کہ ان کا پہلا جسم جو افق کو اپنے پروں سے پُر کرتا تھا جس کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اصلی صورت میں دیکھا تھا وہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کی صورت میں ظاہر ہونے کے وقت کہاں گیا تھا؟ تو بعض اکابر نے اس کے جواب میں تکلف اختیار فرمایا کہ یہ بات درست ہے کہ یوں کہا جائے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا بعض جسم بعض میں سمٹ گیا ہو یہاں تک کہ اس کا حجم چھوٹا ہو کر کے حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کی صورت میں آ گیا ہو اس کے بعد اسی پہلی حالت میں لوٹ آئے اور پھول گئے ہوں جو بات صوفیہ کرام نے فرمائی ہے وہ زیادہ بہتر ہے وہ یہ کہ حضرت جبرائیل کا جسم اصلی تو اپنی حالت میں بغیر تبدیلی کے رہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک اور جثہ تیار کیا ہو اور حضرت جبرائیل کی روح دونوں میں بیک وقت متصرف ہوئی ہو۔(۱)

فائدہ: ابن قیم نے ''کتاب الروح'' میں لکھا ہے کہ روح کی حالت بدن کی حالت سے کچھ دوسری طرح کی ہے روح بلند ترین مقامات پر ہونے کے باوجود بدنِ میت کے ساتھ متصل ہوتی ہے اور جب کوئی مسلمان اس صاحبِ روح پر سلام کہتا ہے تو وہ اس کا جواب دیتی ہے حالانکہ وہ وہاں پر اپنے مقام میں ہوتی ہے یہ جبرائیل جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ سو پروں کے ساتھ دیکھا ان میں دو پروں نے افق کو بھر رکھا تھا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب بیٹھے اور ان کے گھٹنوں پر اپنے گھٹنے اور ان کی رانوں پر اپنے ہاتھ رکھے تھے اور مخلصین کے دل ایمان کے اعتبار سے وسیع ہیں کہ یہ ممکنات میں سے ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنا قریب (ضرور) بیٹھے ہیں حالانکہ وہ آسمان میں اپنے مقام پر تھے ایک حدیث میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے دیدار کے متعلق ہے کہ ''میں نے اپنا سر اٹھایا تو حضرت جبرائیل آسمان اور زمین کے درمیان اپنے قدموں سے صف آراء کہہ رہے تھے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور میں جبرائیل (علیہ السلام) ہوں میں جس طرف بھی نظر ڈالتا جبرائیل علیہ السلام کو دیکھتا تھا'' یہاں پر غائب کا حاضر پر غلط قیاس کرنا سامنے آتا ہے اور یہ اعتقاد کیا جاتا ہے کہ روح اجسام سے متعلقہ ایک قسم ہے جو ایک جگہ مستقل ہے اس کا اپنے جسم کے علاوہ کسی جگہ ہونا ممکن

(۱) الحبائك في اخبار الملائك: صفحه 63-262: دار الكتب العلميه۔

نہیں حالانکہ یہ بات غلط محض ہے۔(۱)

اس کی مزید تفصیل وتحقیق فقیر کے رسالہ ''الانجلاء فی تطور الاولیاء'' اور رسالہ ''ولی اللہ کی پرواز'' میں دیکھئے۔

عَنْ اِبْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَأَلَ جِبْرِيْل اَنْ يَّتَرَاى لَهُ فِيْ صُوْرَتِهٖ فَقَالَ جِبْرِيْلُ اِنَّكَ لَنْ تُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ تَفْعَلَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْمُصَلّٰى فِيْ لَيْلَةٍ مُّقْمِرَةٍ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فِيْ صُوْرَتِهٖ فَغُشِيَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ رَاٰهُ ثُمَّ اَفَاقَ وَجِبْرِيْلُ مُسْنِدُهٗ وَ وَاضِعٌ اِحْدٰى يَدَيْهِ عَلٰى صَدْرِهٖ وَالْاُخْرٰى بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا كُنْتُ اَرٰى اَنَّ شَيْأً مِنَ الْخَلْقِ هٰكَذَا فَقَالَ جِبْرِيْلُ فَكَيْفَ لَوْرَأَيْتَ اِسْرَافِيْلَ اِنَّ لَهٗ لَاثْنَیْ عَشَرَجَنَاحًا مِنْهَا جَنَاحٌ فِي الْمَشْرِقِ وَجَنَاحٌ فِي الْمَغْرِبِ وَاِنَّ الْعَرْشَ عَلٰى كَاهِلِهٖ وَاَنَّهٗ لَيَتَضَاءَلُ الاَحْيَانَ لِعَظَمَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَصِيْرَ مِثْلَ الْوَصْعِ حَتّٰى مَا يَحْمِلُ عَرْشَهٗ اِلَّا عَظْمَتُهٗ:(۲)

ترجمہ: حضور سرور عالم ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو فرمایا کہ ہم آپکو اپنی اصلی میں دیکھنا چاہتے ہیں عرض کی آپ (بظاہر) اس کی استطاعت نہ رکھیں گے آپ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی صورت مجھے دکھاؤ یہ کہکر آپ چاندنی رات میں اپنے مصلی پر تشریف لائے تو جبریل علیہ السلام اپنی اصلی صورت میں حاضر ہوئے اس سے آپ پر غشی طاری ہوئی پھر افاقہ پایا تو جبریل علیہ السلام آپکو سہارا دیئے بیٹھے تھے ان کا ایک ہاتھ آپ کے سینہ پر تھا دوسرا ہاتھ دونوں کاندھوں کے درمیان آپ نے فرمایا کہ میں نے اس جیسی مخلوق کوئی نہیں دیکھی جبریل علیہ السلام نے عرض کی آپ اگر اسرافیل علیہ السلام کو دیکھیں (تو مجھ سے بڑھکر ہیں) ان کے بارہ پر ہیں ان کا ایک پر مشرق میں اور ایک مغرب میں اور عرش الٰہی انکے کاندھے پر ہے اور وہ کبھی اللہ عزوجل کی عظمت سے کمزور پڑ جاتے ہیں یہاں تک کہ چڑیا جیسے ہوجاتے ہیں اور اس وقت عرش کو اللہ کی عظمت ہی اٹھائے ہوتی ہے۔

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:263: دار الكتب العلميه۔
(۲) تفسیر درمنثور: جلد:1: صفحہ:489: مرکز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:22: رقم الحديث:53: دار الكتب العلميه۔

سوال:

ایک فرقہ نے جبریل علیہ السلام کو حضور سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل مانا ہے اس روایت کے علاوہ قرآن مجید کی سورۃ تکویر میں اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو چھ خصائل سے موصوف فرمایا ہے جو ہر ایک کمال شرافت اور بلندی شان پر دلالت کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف جنون کی نفی کی ہے اور ان دونوں میں تفاوت عظیم ہے۔

جوابات:

(۱) یہ استدلال ضعیف ہے اس لئے کہ یہاں صرف کفار کی تکذیب مطلوب تھی جو وہ حضور سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کہا کرتے تھے کہ ﴿قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ﴾: (پارہ:۱۴:سورۃ الحجر: آیت:۶)

ترجمہ: اور بولے کہ اے وہ جن پر قرآن اترا بیشک تم مجنون ہو۔ (معاذ اللہ)

اس آیت میں آپ کے فضائل کی گنتی مطلوب ہے نہ جبریل اور ان کے مرشد سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان فضائل کا موازنہ۔

(۲) حقیت بین نگاہ سے دیکھا جائے تو جبریل علیہ السلام کا ان صفات سے موصوف ہونا بھی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی شرافت اور بزرگی کے طفیل ہے کہ ان کو یہ فضائل وکمالات حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے نصیب ہوئے۔

(۳) علاوہ ازیں حیثیت جبریل علیہ السلام با جملہ صفات سے موصوف بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤید اور آپ کی طرف پیغامات الٰہیہ پہنچانے والے ہیں اس سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند مرتبہ اور کیا ہوسکتا ہے کہ جبریل علیہ السلام جیسا آپ کا پیغام رساں ہے۔

(۴) جبریل علیہ السلام تو سفیر محض ہے کہ ذی العرش سے حکم لاتا ہے اگرچہ یہ بلند شان فرشتہ اور ملک مقرب ہے لیکن وہ تو مرسل الیہ کے ہاں سفیر کی حیثیت سے حاضر ہوتا ہے۔

اصلی صورت دیکھنے سے بیہوشی کے جوابات

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عالمِ دنیا میں جبریل علیہ السلام کو دیکھا جس کا ذکر ماقبل امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی روایات میں گزر چکا اور حضرت علامہ اسماعیل حقی حنفی رحمہ اللہ "روح البیان" میں اس کی تحقیق یوں بیان فرماتے ہیں:

جبریل علیہ السلام کی اصلی صورت

علامہ حقی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے چاہا کہ آپ انہیں اصلی صورت میں دیکھیں جس پر وہ پیدا ہوئے عرض کی میں اس پر از خود کوئی قدرت نہیں رکھتا اور نہ ہی مجھے اجازت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت ملی تو اصلی صورت میں حاضر ہوئے غار حرا میں بعثت کے اوائل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ انہوں نے تمام آفاق کو سینہ سے بھر دیا ہے دونوں پاؤں زمین پر ہیں سر مبارک آسمان سے لگ رہا ہے ایک پر مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے ان کے چھ سو پر ہیں جوز برجد اخضر کے ہیں انھیں دیکھتے ہی آپ پر غشی طاری ہوگئی جبریل علیہ السلام بنو آدم کی صورت میں تبدیل ہوکر آئے اور آپ کو گلے لگایا اور آپ کے چہرہ مبارک سے غبار صاف کی اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ آپ کی بعثت کے بعد آپ جیسا حسین چہرہ نہیں دیکھا گیا اس کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام اصلی صورت میں آئے اور مجھے گلے لگا کر اپنا حسن میرے حسن (بشری) میں ملا دیا۔

مسئلہ:

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور نبی علیہ السلام نے جبریل علیہ السلام کو اس کی اصلی (پیدائشی) صورت میں نہیں دیکھا یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خصائص سے ہے۔

سوال:

حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جبریل علیہ السلام کی اصلی (پیدائشی) صورت کے دیکھنے سے غشی کیوں؟

جواب:

یہ بھی آپ کے کمال علم واکمل آ گاہی کی دلیل ہے اس کی نظیر اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی میں دوسرے مقام پر ہے:

لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّ لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا: (پارہ:۱۵:سورۃ الکھف: آیت:۱۸)

ترجمہ: اے سننے والے اگر تو انہیں (اصحاب کہف کو) جھانک کر دیکھے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور ان سے ہیبت میں بھر جائے۔

ان سے پیٹھ پھیرنا اور رعب سے بھر جانا صرف ان کے جسم سے دیکھنے سے نہیں کیونکہ ان کے ظاہری جسم تو ان جیسے تھے بلکہ یہ رعب اور ہیبت اس علم سے تھی جو ان کے دیکھنے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو آ گاہی ہوئی اور اس کی دوسری نظیر خود جبریل علیہ السلام ہیں کہ شب معراج رفرف کے دیکھنے سے ان پر غشی طاری ہوئی حالانکہ اس وقت رسول اللہ ﷺ پر کسی قسم کی غشی طاری نہ ہوئی تھی چنانچہ مروی ہے کہ جب جبریل علیہ السلام پر غشی طاری ہوئی تھی تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جبریل علیہ السلام کی فضیلت علمی معلوم ہوئی اس کی نظیر جبریل (علیہ السلام) سے ثابت ہوئی کہ غشی علم کی دلیل ہے جیسا کہ غشی جبریل علیہ السلام کے بعد ان کی علمی فضیلت کا اظہار گویا حضور سرور عالم ﷺ نے اپنی غشی سے اپنی علمی فضیلت کا اظہار فرمایا۔

حتمی فیصلہ

رفرف کو دیکھ کر نبی پاک ﷺ پر غشی کا طاری نہ ہونا اور جبریل علیہ السلام پر غشی کا طاری ہونا عجیب امر ہے۔

صاحب روح البیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لِاَنَّهُ اِذْ ذَاكَ فِيْ نِهَايَةِ التَّمْكِيْنِ وَفَرْقٌ بَيْنَ الْبِدَايةِ وَالنِّهَايَةِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ

اس لیے کہ رفرف کی آمد کے وقت حضور علیہ السلام پر غشی طاری نہ ہونا تمکین کی نہایت کی وجہ سے ہے اور ابتدا وانتہا میں بہت بڑا فرق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جبریل علیہ السلام کی تجلّی

امام حاکم نے'' مستدرک'' میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرمایا کہ جب میں نے حضرت جبرائیل کی زیارت کی تو مجھ سے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَمْ يَرَهُ خَلْقٌ اِلَّا عَمِيَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ نَبِياً وَلَكَ اَنْ يُجْعَلَ ذٰلِكَ فِيْ اٰخِرِ عُمُرِكَ:(١)

ترجمہ: کوئی مخلوق اس کو نہیں دیکھتی مگر اندھی ہوجاتی ہے ہاں اگر نبی ہو (تو وہ محفوظ رہتا ہے) تیرے لئے یہ ہے کہ اپنی آخری عمر میں ایسا ہی کردیا جائے گا۔

فائدہ: یادرہے کہ زیارۃ جبریل صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی ایک جماعت کو حاصل ہوئی جیسے حضرت ابن عباس، حضرت عائشہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنھم اجمعین اور حضرت جبرائیل کو ایک کثیر جماعت نے بھی دیکھا جب وہ ایمان اسلام، اور احسان کے متعلق سوال کرنے کے لئے تشریف لائے لیکن ان کو یہ حالت لاحق نہ ہوئی۔

ازالۂ وہم

اس حدیث کا ظاہری مطلب یہ ہے کہ جو آدمی حضرت جبرائیل کو بطور شرف کے تنہا دیکھے گا وہی مراد ہوگا بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سوال کے لئے تشریف لانے کے وقت حضرت جبرائیل کو دیکھنا عموم میں داخل ہے کوئی دوسرے سے ممتاز نہیں ہوسکتا۔

فائدہ: علامہ غماری ''الحبائك '' کے حاشیہ میں لکھتے ہیں یہ حدیث منکر اور غیر صحیح ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس وجہ سے (آخر عمر میں) نابینا نہیں ہوئے بلکہ یہ ایک ایسی بات تھی جس کا اللہ تعالیٰ نے (ان کے حق میں) فیصلہ فرمایا تھا اور یہ بات بھی ثابت نہیں کہ حضرت عائشہ نابینا ہوئی ہوں یا ان کے علاوہ جنہوں نے حضرت جبرائیل کو دیکھا ہے نابینا ہوا ہو جیسے حضرت حارثہ بن نعمان، حضرت تمیم بن سلمہ، دو انصاری صحابی اور محمد بن مسلم رضی اللہ عنھم اور بالخصوص امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جبرائیل کی زیارت شرف کی بات ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ یہ شرف دیکر پھر اس کی وجہ سے نابینا کردے۔

(١) تفسیر درمنثور: جلد: 1: صفحہ: 489: مرکز هجر للبحوث والدراسات مصر۔

فائدہ: فرشتوں کی زیارت اب بھی ممکن ہے اور یہ ایک ایسا شرف ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں میں سے جس کو چاہتا ہے عطاء فرماتا ہے حضرت امام غزالی نے اپنی کتاب ''المنقذمن الضلال'' میں اوران کے شاگرد قاضی ابوبکر ابن العربی مالکی ائمہ میں سے ایک امام نے اپنی کتاب ''قانون التاویل'' میں اور امام قرطبی نے **''تذکرہ''** میں اور دیگر حضرات نے اس کی وضاحت فرمائی ہے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کی ایک جماعت کے سامنے بھی یہ واقعہ پیش آچکا ہے اس کے متعلق تفصیل امام سیوطی رحمہ اللہ کی تصنیف **'' تنویر الحلک فی امکان رویۃ النبی والملک ''** کا مطالعہ کیجئے۔

بقایا احادیث برائے جبریل علیہ السلام

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ لَيَأتِيْنِيْ كَمَا يَأْتِي الرَّجُلُ صَاحِبَهُ فِيْ ثِيَابٍ بِيْضٍ مَكْفُوْفَةٍ بِاللُّؤْلُؤِ وَالْيَاقُوْتِ رَأسُهُ كَالْحُبُكِ وَشَعْرُهُ كَالْمَرْجَانِ وَلَوْنُهُ كَالثَّلْجِ اَجْلَى الْجَبِيْنِ بَرَّاقُ الثَّنَايَا عَلَيْهِ وِشَاحَانِ مِنْ دُرٍّ مَنْظُوْمٍ وَجَنَاحَاهُ اَخْضَرَانِ وَرِجْلَاهُ مَغْمُوْسَتَانِ فِي الْخُضْرَةِ وَصُوْرَتُهُ الَّتِيْ صُوِّرَ عَلَيْهَا تَمْلَأُ مَابَيْنَ الافُقَيْنِ وَقَدْ قَالَ ﷺ اَشْتَهِيْ اَنْ اَرَاكَ فِيْ صُوْرَتِكَ يَا رُوْحَ اللّٰهِ فَتَحَوَّلَ لَهُ فَسَدَّ مَابَيْنَ الافُقَيْنِ:(۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام میرے پاس ایسے آتے ہیں جیسے کوئی کسی دوست کے پاس جاتا ہے سفید لباس جس کا موتیوں اور یاقوت سے جڑاؤ ہے اس کا سر پہاڑ جیسا ہے اور بال مرجان کی طرح ہیں اور اس پر دو ہار موتیوں سے پروئے ہیں اس کے دو پر سبز اور دونوں پاؤں سبزی مائل ہیں وہ جس صورت پر پیدا کئے گئے ہیں اس نے دونوں افقوں کے درمیان کو پر کرر کھا ہے رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ میں آپکو اے روح اللہ اصلی صورت میں دیکھنا چاہتا ہوں تو اسے اللہ نے اصلی صورت میں پھیرا تو اس نے دونوں اُفق پر کرر کھے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَلَقَ اللّٰهُ جُمْجُمَةَ جِبْرِيْلَ عَلَى قَدْرِ الْغُوْطَةِ:(۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کی کھوپڑی غوطہ کے برابر بنائی ہے۔

(۱) تفسیر درمنثور: جلد: 1: صفحہ: 490: مرکز هجر للبحوث والدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 22: رقم الحدیث: 54: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) کنز العمال: جلد: 6: صفحہ: 55: رقم الحدیث: 15162: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 22: رقم الحدیث: 55: دار الکتب العلمیہ۔

فائدہ: غُوْطَۃُ بضم الغین دِمَشْقُ (سوریا) میں ایک جگہ کا نام ہے (اُویسی غفرلہٗ)۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ عَادَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ رَجُلاً مِنَ الاَنْصَارِ فَلَمَّا دَنَا مِنْ مَّنْزِلِہٖ سَمِعَہٗ یَتَکَلَّمُ فِی الدَّاخِلِ فَلَمَّا اِسْتَأذَنَ عَلَیْہِ دَخَلَ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرَاَحَدًا فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ سَمِعْتُکَ تَکَلَّمَ غَیْرَکَ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَقَدْ دَخَلَ عَلَیَّ دَاخِلٌ مَارَأَیْتُ رَجُلاً قَطُّ بَعْدَکَ اَکْرَمَ مَجْلِسًا وَلا اَحْسَنَ حَدِیْثًا مِنْہُ قَالَ ذَاکَ جِبْرِیْلٌ وَ اِنَّ مِنْکُمْ لَرِجَالاً لَوْ اَنَّ اَحَدَ ھُمْ یقْسِمُ عَلَی اللّٰہِ لأ بَرَّہٗ:(۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور نبی پاک ﷺ ایک انصاری مرد کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے جب اس کے گھر کے قریب پہونچے تو اس کے گھر کے اندر سے کسی کو گفتگو کرتے سنا آپ نے اندر جانے کی اجازت چاہی جب اندر تشریف لے گئے تو وہاں کسی دوسرے کو نہ پایا آپ نے انصاری مرد سے پوچھا تم کس سے گفتگو کر رہے تھے یہاں تو تمہارے سوا اور کوئی نہیں انصاری مرد نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس کوئی مرد آیا تھا جسے میں نے آپ کے بعد اس جیسا مجلس کے لحاظ سے کسی کو مکرم تر نہیں دیکھا اور نہ ہی اس سے بڑھ کر اچھی گفتگو کرنے والا پایا آپ نے فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے (اس سے حضور علیہ السلام کا علم غیب ثابت ہوتا ہے کہ دیوار کے پیچھے جبریل کا ہونا معلوم کرلیا: اویسی غفرلہ) فرمایا تمہارے میں بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قسم کھا کر کوئی بات کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرماتا ہے۔

عَنْ عِکْرَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلام اِنَّ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ لَیَبْعَثُنِیْ اِلٰی الشَّئی لاُمْضِیَہٗ فَاَجِدُ الْکَوْنَ قَدْ سَبَقَنِیْ اِلَیْہِ:(۲)

ترجمہ: عکرمہ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے کہا جب تک میرا رب تعالیٰ مجھے کسی کام کے لئے بھیجتا ہے کہ میں اسے عمل میں لاؤں تو میں اسے کلمہ کُن کی وجہ سے جانے سے پہلے مکمل پاتا ہوں۔

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:23: رقم الحدیث:56: دار الکتب العلمیہ۔
الحاوی للفتاوی: جلد:2: صفحہ:253: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ پاکستان۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:23: رقم الحدیث:57: دار الکتب العلمیہ۔
تفسیر درمنثور: جلد:1: صفحہ:485: مرکز ھجر للبحوث والدراسات مصر۔

عَنْ وَهْبٍ قَالَ اِنَّ اَدْنَى الْمَلائِكَةِ مِنَ اللهِ جِبْرِيْلٌ ثُمَّ مِيْكَائِيْلٌ فَإذَا ذكرَ اللهُ عبداً بِاَحْسَنِ عَمَلِهِ قَالَ فُلان بْنُ فُلان عَمِلَ كَذَا وَكَذَا مِنْ طَاعَتِيْ صَلَواتِيْ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْأل مِيْكَائِيْلُ جِبْرِيْلَ مَا اَحْدَثُ رَبُّنَا فَيَقُوْلُ فُلان بْنُ فُلان ذكرَ بِأحْسَنِ عَمَلِهِ فَصَلّى عَلَيْهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْأَلُ مِيْكَائِيْلَ مَنْ يَرَاهُ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَا احْدَث رَبُّنَا فَيَقُوْلُ ذكرَ فُلان بْنُ فُلان بِاَحْسَنِ عَمَلِهِ فَصَلّى عَلَيْهِ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْه فَلا يَزَالُ يَقَعُ مِنْ سَمَاءٍ اِلَى سَمَاءٍ حَتّى يَقَعَ اِلَى الارْضِ وَاِذَا ذكرَ عَبْدًا بِأسْوَأ عَمَلِهِ قَالَ عَبْدِيْ فُلان ابْنُ فُلان عَمِلَ كَذَا وَ كَذَامِنْ مَعْصِيَتِيْ فَلَعْنَتِيْ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْأَلُ مِيْكَائِيْلُ جِبْرِيْلَ مَاذَا اَحْدَث رَبُّنَافَيَقُوْلُ ذكرَ فُلان بْنُ فُلان بِأسْوَأ عَمَلِهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ فَلايَزَالُ يَقَعُ مِنْ سَمَاءٍ اِلَى سَمَاءٍ حَتّى يَقَعَ اِلَى الارْضِ:(۱)

ترجمہ: وہب نے فرمایا کہ ملائکہ میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب جبریل علیہ السلام ہیں پھر میکائیل علیہ السلام جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کا اس کے نیک عمل سے ذکر فرماتا ہے تو فرماتا ہے فلاں بن فلاں نے میری اطاعت کی ہے میری اس پر رحمتیں ہوں پھر میکائیل علیہ السلام جبرائیل علیہ السلام سے پوچھتے ہیں کہ ہمارے رب تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا جبریل علیہ السلام نے جواب دیا کہ اللہ نے فلاں بن فلاں کو اس کے نیک عمل سے یاد کر کے اس پر رحمتیں نازل فرمائیں پھر آسمان والوں میں سے دیکھنے والے میکائیل علیہ السلام سے پوچھتے ہیں کہ اللہ نے کیا فرمایا تو وہ انہیں کہتے ہیں کہ اللہ نے فلاں بن فلاں کو اس کے نیک عمل سے یاد کر کے اس پر رحمتیں نازل فرمائیں اسی طرح ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک سوال و جواب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ زمین تک یہ بات پہونچتی ہے۔

اور جب اللہ اپنے کسی بندے کو اس کے برے عمل یاد کر کے فرماتا ہے کہ فلاں بن فلاں نے برا عمل کیا اور میری معصیت میں مبتلا ہوا اس پر میری لعنت پھر میکائیل جبریل سے پوچھتا ہے کہ ہمارے رب تعالیٰ نے کیا فرمایا جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ نے بندے کے برے عمل کا ذکر کر کے اس پر لعنت فرمائی ہے یہی بات ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پہونچتی ہے یہاں تک کہ زمین میں آتی ہے۔

(۱) كتاب العظمه: جلد: 2: صفحه: 696: رقم الحديث: 287: دار العاصمه رياض۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 24: رقم الحديث: 59: دار الكتب العلميه۔
تفسير درمنثور: جلد: 1: صفحه: 494: مركز هجر للبحوث والدراسات مصر۔

عَنْ جابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ جِبْرِیْلَ مُوَکَّلٌ بِحَاجَاتِ الْعِبَادِ فَاِذَا دَعَاالْمُؤمِنُ قَالَ اللّٰہُ یَاجِبْرِیْلُ اِحْبِسْ حَاجَۃَ عَبْدِیْ فَاِنِّی اُحِبُّہُ وَاُحِبُّ صَوْتَہُ وَاِذَا دَعَا الْکَافِرُ قَالَ اللّٰہُ یَاجِبْرِیْلُ اِقْضِ حَاجَۃَ عَبْدِی فَاِنِّیْ اُبْغِضُہُ وَاُبْغِضُ صَوْتَہُ: (۱)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جبریل علیہ السلام بندوں کی حاجات پر مقرر ہیں جب مؤمن دعا مانگتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے میں اس سے محبت کرتا ہوں اور اس کی آواز کو پسند فرماتا ہوں اور جب کافر دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے جبریل اس کا کام کردو میں اسے اور اس کی آواز کو پسند نہیں کرتا۔

عَنْ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ وَکَّلَ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلامِ بِحَوَائِجِ النَّاسِ فَاِذَا دَعَا الْمُؤْمِنُ قَالَ یَا جِبْرِیْلُ اِحْبِسْ حَاجَتَہُ فَاِنِّیْ اُحِبُّ دُعَاءَ ہُ وَاِذَا دَعَا الْکَافِرُ قَالَ یَاجِبْرِیْلُ اِقْضِ حَاجَتَہُ فَاِنِّی اُبْغِضُ دُعَاءَ ہُ:(۲)

ترجمہ: ثابت رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو لوگوں کی حاجات پر مقرر فرمایا ہے جب مؤمن دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے جبریل اسے روک یعنی اس کی حاجت پوری نہ کر کیونکہ مجھے اس کی دعا پسند ہے (یہ بار بار مانگے) اور جب کافر دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبریل اس کی دعا حاجت پوری کردے میں اس کی دعاء ناپسند کرتا ہوں (یعنی یہ مجھ سے بار بار نہ مانگے)۔

عَنْ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ جِبْرِیْلَ مُوَکَّلٌ بِالْحَوَائِجِ فَاِذَا سَأَلَ الْمُؤْمِنُ رَبَّہُ قَالَ اِحْبِسْ اِحْبِسْ حُبًّا لِدُعَائِہِ اَنْ یَزْدَادَ وَاِذَا سَأَلَ الْکَافِرُ قَالَ اعْطِہٖ اِعْطِہٖ بُغْضًالِدُعَائِہِ:(۳)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام لوگوں کی حاجات پر مقرر ہیں جب مومن سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسے روک اس کی دعاء سے محبت کی وجہ سے اور تاکہ یہ بار بار دعا مانگے اور جب کافر سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسے دیدے اس کی دعاء سے بغض کی وجہ سے۔

(۱) تفسیر درمنثور: جلد:1: صفحہ:486: مرکز ہجر للبحوث والدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:24: رقم الحدیث:60: دارالکتب العلمیہ۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:24: رقم الحدیث:61: دارالکتب العلمیہ۔
تفسیر درمنثور: جلد:1: صفحہ:486: مرکز ہجر للبحوث والدراسات مصر۔
(۳) مصنف ابن ابی شیبہ: جلد:10: صفحہ:198: رقم الحدیث:30386: مکتبہ الرشد ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:24: رقم الحدیث:62: دارالکتب العلمیہ۔

عَنْ اَبِیْ ذَرّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ اللّٰہ یَقُوْلُ یَاجِبْرِیْلُ اِنْسَخْ مِنْ قَلْبِ عَبْدِی الْمُؤمِنِ الْحَلَاوَۃَ الَّتِیْ کَانَ یَجِدُھَا لِیْ قَالَ فَیَصِیْرُ الْعَبْدُ الْمَؤمِنُ وَالِھاً طَالِباً لِلَّذِیْ کَانَ یعْھَد مِنْ نَّفْسِہٖ نزِلَتْ بِہٖ مُصِیْبَۃٌ لَمْ یَنْزِلْ بِہٖ مِثْلَھَا قَطّ فَاِذَا نَظَرَاللّٰہُ اِلَیْہِ عَلَی تِلْکَ الْحَالِ قَالَ یَاجِبْرِیْلُ رَدّ اِلٰی قَلْبِ عَبْدِیْ مَا نُسِخَتَ مِنْہُ فَقَدْ ابْتَلَیْتُہٗ فَوَجَدْتُہٗ صَادِقاً وَسَاَمُدّہٗ مِنْ قبلِیْ بزِیَادَۃٍ:(۱)

ترجمہ: ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے جبریل میرے عبدمؤمن کے دل سے وہ حلاوت مٹادے جو میرے تعلق سے اسے نصیب ہے پھر بندہ جس چیز کوطلب کرتا ہے اس میں مزید شوق کرتا ہے تو اس پر ایسی مصیبت نازل ہوتی ہے جو کبھی نازل نہ ہوئی تھی جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو اسی حال میں دیکھتا ہے تو جبریل علیہ السلام کو فرماتا ہے اے جبریل میرے بندے کے دل سے جو کچھ مٹایا تھا اسے دوبارہ لکھ دے میں نے اپنے بندے کو آزمایا تھا میں نے اسے صادق پایا ہے فلہٰذا اب اسے مزید عطا فرماؤں گا۔

عَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ مَا شِئتُ اَنْ اَرَی جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلام مُتَعَلِّقاً بِاَسْتَارِ الْکَعْبَۃِ وَھُوَ یَقُوْلُ یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ لَاتُزِلْ عَنِّی نِعْمَۃً اَنْعَمْتَ بِھَا عَلَیَّ اِلّاَرأیْتُہٗ:(۲)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ جبریل علیہ السلام کعبہ معظّمہ کے پردوں سے لٹکے ہوئے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اے واجد اے ماجد! مجھے جو نعمت بخشی ہے وہ مجھ سے واپس نہ کرنا۔

نوٹ۔کنز العمال میں یاواجد کی جگہ ’’یاواحد‘‘ لکھا ہے ابن عساکر نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ’’یاواحد‘‘ ہی روایت کیا ہے۔(واللہ اعلم)۔

(۱) نوادر الاصول: جلد:1: صفحہ:575: رقم الحدیث:817: مکتبہ امام بخاری مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:25: رقم الحدیث:63: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) کنز العمال: جلد:2: صفحہ:289: رقم الحدیث:5060: دار الکتب العلمیہ
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:25: رقم الحدیث:65: دار الکتب العلمیہ۔

عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ اَبِیْ رَوَّادٍ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ قَالَ نَظَرَاللہُ اِلیٰ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَھُمَا یُبْکِیَانِ فَقَالَ اللہُ مَا یُبْکِیْکُمَا وَقَدْ عَلِمْتُمَا اِنِّیْ لَا اَجُوْرُ فَقَالَ یَارَبِّ اِنَّا لانَأمِنُ مَکْرَکَ قَالَ ھٰکَذَا فَافْعَلافَاِنَّہٗ لایَأمِنُ مِنْ مَّکْرِیْ اِلَّا کُلّ خَاسِرٍ:(۱)

ترجمہ:عبدالعزیز بن ابی رواد نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے جبریل ومیکائیل کو دیکھا کہ وہ رورہے ہیں پوچھا تمہیں کس چیز نے رُلایا تمہیں معلوم ہے کہ میں کسی پر ظلم نہیں کرتا عرض کی یارب کریم ہم تیری خفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں یہ درست ہے تو پھر وہی کرو جو کررہے تھے کیوں کہ میری خفیہ تدبیر سے خاسر بے خوف ہے۔

عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجُوْنِیْ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ جِبْرِیْلَ اَتٰی النَّبِیَّ ﷺ وَھُوَ یَبْکِیْ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ مَایُبْکِیْکَ قَالَ وَمَا لِیْ لاَاَبْکِیْ فَوَاللہِ مَاجَفَّت لِیْ عَیْنِیْ مُنْذُ خَلَقَ اللہُ النَّارَ مَخَافَۃً اَنْ اَعْصِیہُ فَیَقْذِفَنِیْ فِیْھَا:(۲)

ترجمہ:ایک دفعہ جبریل علیہ السلام حضور سرور عالم ﷺ کی خدمت میں روتے ہوئے حاضر ہوئے تو حضور ﷺ نے پوچھا تم کیوں روتے ہو؟ کہا کہ میں کیوں نہ روؤں بخدا جب سے دوزخ پیدا کی گئی ہے اس وقت سے میری آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں اس خوف سے کہ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں اور وہ مجھے دوزخ میں ڈال دے۔

عَنْ قَتَادَۃَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ اَنْزَلَ اللہُ جِبْرِیْلَ فِیْ اَحْسَنِ مَاکَانَ یَأتِیْنِیْ فِیْ صُوْرَۃٍ فَقَالَ اِنَّ اللہَ یُقْرِئُکَ السَّلامِ یَامُحَمَّدُ وَیَقُوْلُ لَکَ اِنِّیْ قَدْ اَوْحَیْتُ اِلیٰ الدُّنْیَا اَنْ تَمَرَّرِیْ وَتُکَدِّرِیْ وَتُضَیِّقِیْ وَتُشَدِّدِیْ عَلَی اَوْلِیَائِیْ کَیْ یُحِبُّوْا لِقَائِیْ وَتُسَھِّلِیْ وَتُوَسِّعِیْ وَتُطَیِّبِیْ لاعْدَائِیْ حَتّٰی یُکْرِھُوْا لِقَائِیْ فَاِنِّیْ قَدْ خَلَقْتُھَا سِجْناً لاوْلِیَائِیْ وَجَنَّۃً لاعْدَائِیْ:(۳)

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:25:رقم الحدیث:66:دارالکتب العلمیہ۔
کتاب العظمہ:جلد:3:صفحہ:814:رقم الحدیث:383:دارالعاصمہ ریاض۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:25:رقم الحدیث:67:دارالکتب العلمیہ۔
تفسیر درمنثور:جلد:1:صفحہ:491:مرکز ھجر للبحوث والدراسات مصر۔
(۳)کنز العمال:جلد:3:صفحہ:78:رقم الحدیث:6107:دارالکتب العلمیہ۔
جمع الجوامع:جلد:2:صفحہ:181:رقم الحدیث:4823:دارالکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:26:رقم الحدیث:68:دارالکتب العلمیہ۔

ترجمہ: حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دفعہ میرے ہاں جبریل علیہ السلام نہایت احسن صورت میں آئے اس سے پہلے کبھی ایسی حسین صورت میں نہیں آئے اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں نے دنیا کو وحی بھیجی ہے کہ میرے دوستوں پر کڑوی اور گدلی اور سخت ہوجا تاکہ وہ میرا دیدار چاہیں اور میرے دشمنوں کے لئے نرم اور وسیع اور اچھی ہوجا تاکہ وہ میرے دیدار سے کراہت کریں میں نے دنیا اپنے دوستوں کے لئے قید خانہ اور اپنے دشمنوں کے لئے جنت بنائی ہے۔

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الاسْقَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ اَكْشِف، اَحْوَل، اَوْقِص، اَحْنِف، اَصْمَع، اعْسَر، ارْسَح، افَجّ، فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم اَخْبِرنِى بِمَافَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ فَلَمَّا اَخْبَرَهُ قَالَ اِنِّىْ اعَاهَدَ اللّٰه اَنْ لاازِيْدَ عَلَى فَرِيْضَتِهِ قَالَ وَلَم ذَاكَ قَالَ لانَّهُ خَلَقَنِىْ فَشوَهُ خلْقِى ثُمَّ اَدْبَرَ فَاتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَيْنَ الْعَاتِبُ اِنَّهُ عَاتَبِ ربًا كريمًا فَاعتَبهُ قَالَ قُلْ لَهُ اَلا يَرْضِىْ اَنْ يَّبْعَثَهُ اللّٰهُ فِي صُوْرَةِ جِبْرِيْلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ لَهُ فَقَالَ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم فَاِنِّىْ اعَاهَدَاللّٰه اَنْ لايُقَوِّى جَسْدِىْ عَلَى شَئى مِنْ مَرْضَاةِ اللّٰهِ الا عَمِلْتُهُ: (۱)

ترجمہ: واثلہ بن اسقع نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص یمن سے حاضر ہوا جس کی شکل صورت کا یہ حال تھا کہ جھکا ہوا، بھینگا، باریک، لنگڑا، چھوٹے کان، صرف بائیں ہاتھ سے کام کرسکتا تھا سوکھی پنڈلی والا دونوں قدموں کا درمیانہ حصہ گوشت سے خالی اور گٹے بھی بڑے اونچے وغیرہ وغیرہ اور عرض کی مجھے وہ امور بتایئے جو مجھ پر فرض ہیں جب آپ نے فرضوں کی خبر دی تو کہا میں معاہدہ کرتا ہوں کہ ان سے بڑھونگا اور نہ انہیں گھٹاؤنگا آپ نے فرمایا اس کی وجہ۔ عرض کی اس لئے کہ اس نے مجھے قبیح شکل میں بنایا ہے اس کے بعد وہ چلا گیا تو جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی کہاں ہے جس نے اللہ تعالیٰ سے ناز کیا اللہ تعالیٰ بھی کریم ہے اس نے اس کی نازبرداری فرمائی ہے آپ نے اس شخص کو فرمایا کہ کیا تو اس پر راضی ہے کہ قیامت میں تمہیں جبریل کی شکل میں اٹھایا جائے عرض کی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں معاہدہ کرتا ہوں کہ میرا جسم قوی نہ ہوا اور میں وہی عمل کرونگا جس میں اللہ تعالیٰ راضی ہوگا۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ مَانَزَلَ جِبْرِيْلُ بِشَئى مِنَ الْوَحْىِ اِلَّاوَمَعَهُ اَرْبَعَةُ حَفَظةٍ مِنَ الْمَلائِكَةِ :(۲)

ترجمہ: سعید بن جبیر نے فرمایا کہ جب بھی جبریل علیہ السلام وحی لاتے ہیں ان کے ساتھ اور چار نگران فرشتے ہوتے ہیں۔

(۱) الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 26: رقم الحديث: 69: دار الكتب العلميه۔
(۲) تفسير طبرى: جلد: 23: صفحه: 355: مركز البحوث و الدراسات الاسلاميه مصر۔
كتاب العظمه: جلد: 2: صفحه: 780: رقم الحديث: 357: دار العاصمه رياض۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 26: رقم الحديث: 70: دار الكتب العلميه۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ فِيْ السَّمَاءِ مَلَكَيْنِ اَحَدُهُمَا يَأمرُ بِالشِّدَّةِ وَالاخِرُ يَأمرُ بِاللِّيْنِ وَكُلٌّ مُصِيْبٌ جِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وِنَبِيَّانِ اَحَدُهُمَا يَأمرُ بِاللِّيْنِ وَالاخِرُ يَأمرُ بِالشِّدَّةِ وَكُلٌّ مُصِيْبٌ وَذَكَرَ اِبْرَاهِيْمَ وَنُوْحًا وَلِيْ صَاحِبَانِ اَحَدُهُمَا يَأمرُ بِاللِّيْنِ وَالاخِرُ بِالشِّدَّةِ وَكُلٌّ مُصِيْبٌ وَذَكَرَ اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ:(۱)

ترجمہ: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا آسمان میں دو فرشتے ہیں ایک سختی کا حکم کرتا ہے دوسرا نرمی کا اور دونوں مُصیب ہیں وہ ہیں جبرائیل ومیکائیل اور دو نبی ہیں ایک نرمی کا حکم دیتا ہے دوسرا سختی کا اور وہ دونوں مصیب ہیں اس کے بعد آپ نے نوح وابراھیم علیہما السلام کا ذکر فرمایا اور فرمایا میرے دو دوست ہیں ایک نرمی کا حکم دیتا ہے دوسرا سختی کا اور وہ دونوں مُصیب ہیں اور وہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا جِبْرِيْلُ اِنِّيْ لأحْسِبُ اَنَّ لِيْ عِنْدَكَ مَنْزِلَةً قَالَ اَجَلْ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَعَثْتُ اِلَى نَبِيٍّ قَطّ اُحِبُّ اِلىٰ مِنْكَ قَالَ فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ تعَلّمِنِيْ مَنْزِلَتِيْ هُنَاكَ قَالَ اِنْ قَدَّرْتُ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ دَنَوْتُ فِيْهَا مِنْ رَّبِّيْ دُنْواً مَادَنَوْتُ مِثْلَهُ قَطُ وَاِنْ كَانَ قَدْرَ دُنُوِىْ مِنْهُ مَسِيْرَةُ خَمْسَ مِائَةَ سَنَةَ وَاِنَّ اَقْرَبَ الْخَلْقِ مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ اِسْرَافِيْلُ وَاِنَّ قَدْرَدُنُوه مِنْهُ مَسِيْرةُ سَبْعِيْنَ سَنَة فِيْهِنَّ سَبْعُوْنَ نُوْرًااِنَّ اَدْنَاهَا لَيَغْشِى بِالابْصَارِ فَكَيْفَ لِيْ بِالْعِلْمِ فِيْمَا وَرَاءَ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ يعرِضُ لِيْ بِلَوْحٍ ثُمَّ يَدْعُوْنَا فَيَبْعثنَا:(۲)

(۱) مجمع الزوائد: جلد: 9: صفحہ: 18: رقم الحديث: 14345: دار الكتب العلميه۔
معجم كبير: جلد: 23: صفحہ: 31: دار الكتب العلميه۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحہ: 27: رقم الحديث: 71: دار الكتب العلميه۔
(۲) كتاب العظمه: جلد: 2: صفحہ: 719: رقم الحديث: 305: دار العاصمه رياض۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحہ: 27: رقم الحديث: 72: دار الكتب العلميه۔

ترجمہ:ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا اے جبریل! مجھے یقین ہے کہ میری آپ کے ہاں قدر ومنزلت ہے۔عرض کی ہاں مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپکو نبی بنا کر بھیجا مجھے آپ سے بہت محبت ہے جتنے انبیاء علیہم السلام کی طرف میں بھیجا گیا ہوں مجھے ان سب سے آپ سے زیادہ پیار ہے تو مجھے یہ بتاؤ کہ میری اللہ کے ہاں کتنی قدر ومنزلت ہے عرض کی اگر مجھے وہاں پہنچنے پر قدرت مل جائے تو بتاؤں میرا تو یہ حال ہے مجھے قسم ہے اس کی جس نے آپکو نبی بنا کر بھیجا میں صرف ایک دفعہ کچھ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوا جو اس سے قبل مجھے کبھی ایسا قرب نہ ملا اس قرب کے آگے بھی ابھی پانچ سو سال کی مسافت ہے ہاں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب اسرافیل (علیہ السلام) ہیں لیکن اس کے قرب کے آگے ستر سال کی مسافت ہے اور اس میں ستر نور ہیں ان کے ادنیٰ کا یہ حال ہے کہ وہ آنکھوں کو ڈھانپ لیتا ہے اب بتایئے اس کے باوجود مجھے وہاں سے آگے کیسے علم حاصل ہو ہاں میرے سامنے لوح پیش کی جاتی ہے وہ ہمیں بلا کر احکام صادر کر کے بھیجتا ہے۔

عَنْ رَبَاحٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِجِبْرِیْلَ لَمْ تَاْتِنِیْ اِلَّا وَاَنْتَ صَارٌّ بَیْنَ عَیْنَیْكَ قَالَ اِنِّیْ لَمْ اَضْحَكْ مُنْذُ خُلِقَتِ النَّارُ:(۱)

ترجمہ:حضرت رباح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو فرمایا جب بھی آپ میرے پاس آتے ہیں آپ کی آنکھیں آنسو سے بھیگی محسوس ہوتی ہیں عرض کی جب سے دوزخ بنی ہے میں کبھی نہیں ہنسا۔

جبرائیل علیہ السلام پر موت

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الاَرْضِ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ اِسْتَثْنَی اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ قَالَ جِبْرِیْلُ وَ مِیْكَائِیْلُ وَ مَلَكُ الْمَوْتِ وَاِسْرَافِیْلُ وَحَمَلَةُ الْعَرْشِ فَاِذَا قَبَضَ اللّٰہُ اَرْوَاحَ الْخَلَائِقِ قَالَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ مَنْ بَقِیَ فَیَقُوْلُ سُبْحَانَكَ رَبِّیْ وَتَعَالَیْتَ ذَاالْجَلَالِ وَالاِكْرَامِ بَقِیَ جِبْرِیْلَ وَ مِیْكَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَمَلَكَ الْمَوْتِ فَیَقُوْلُ خُذْ نَفْسَ اِسْرَافِیْلَ فَیَاْخُذُ نَفْسَ اِسْرَافِیْلَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ لِمَلَكِ الْمَوْتِ مَنْ بَقِیَ یَقُوْلُ سُبْحَانَكَ تَبَارَكْتَ رَبِّیْ

(۱)کتاب الزهد لاحمد بن حنبل:صفحه:26:رقم الحدیث:145:دار الکتب العلمیه۔
تفسیر درمنثور:جلد:1:صفحه:492:مرکز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحه:27:رقم الحدیث:73:دار الکتب العلمیه۔

وَتَعَالَیْت ذَالْجَلال وَالاکْرام بَقِیَ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَمَلَكَ الْمَوْتِ فَیَقُوْلُ خُذْ نَفْسَ مِیْکَائِیْل فَیَاخُذُ نَفْسَ مِیْکَائِیْل فَیَقَعُ کَالطَّوْدِ الْعَظِیْم فَیَقُوْلُ یَامَلَكَ الْمَوْتِ مَنْ بَقِیَ فَیَقُوْلُ جِبْرِیْلَ وَمَلَكَ الْمَوْتِ فَیَقُوْلُ مُتْ یَا مَلَكَ الْمَوْتِ فَیَمُوْتُ فَیَقُوْلُ یَا جِبْرِیْلُ مَنْ بَقِیَ فَیَقُوْلُ بَقِیَ وَجْهُكَ الدَّائِم الْبَاقِیْ وَجِبْرِیْلُ الْمَیّت الْفَانِیْ قَالَ لابُدَّمِن مَّوْتِهٖ فَیَقَعُ سَاجِدًا یَخْفِق بِجَنَاحیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ ﷺ اِنَّ فَضْلَ خَلْقِهٖ عَلٰی خَلْقِ مِیْکَائِیْلَ کَالطَّوْدِالْعَظِیْم:(۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے آیت وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ اُخْرٰی فَاِذَا هُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ کی تلاوت فرمائی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ کون ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے آیت میں مستثنیٰ فرمایا ہے آپ نے فرمایا جبرائیل ومیکائیل وملک الموت واسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور عرش کو اٹھانے والے فرشتے جب اللہ عزوجل تمام مخلوق کی ارواح قبض فرمائے گا تو ملک الموت علیہ السلام کو حکم فرمائے گا کہ کون باقی ہیں وہ عرض کرے گا تو پاک ہے بلند ذات ہے ذوالجلال والاکرام ہے تجھ کو بقا ہی بقا ہے اس وقت جبرائیل ومیکائیل واسرافیل اور تیرا بندہ ملک الموت زندہ ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا اسرافیل کی روح قبض کرلے وہ اسرافیل علیہ السلام کی روح قبض کرلیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ملک الموت کون باقی ہے عرض کرے گا یارب تیری ذات ذی الجلال والاکرام ہے اس وقت جبرائیل، میکائیل اور تیرا بندہ ملک الموت زندہ ہیں اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ میکائیل کی روح قبض کرلے تو ملک الموت علیہ السلام میکائیل علیہ السلام کی روح قبض کرلینگے اور وہ بلند ٹیلہ کی طرح گر پڑیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ملک الموت اب کون باقی ہے عرض کرے گا کہ جبرائیل علیہ السلام اور تیرا بندہ ملک الموت اور بس اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ملک الموت تو بھی مرجا اس وقت ملک الموت علیہ السلام بھی مرجائے گا اب اللہ تعالیٰ جبرائیل سے فرمائے گا اے جبرائیل اب کون زندہ ہے وہ عرض کرے گا یارب تجھے تو دائمی بقا ہے اور ایک تیرا بندہ جبرائیل ہے وہ بھی فانی ہے مرجائے گا اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جبرائیل پر بھی موت ضروری ہے اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام سجدہ ریز ہونگے اور پروں سمیت سجدہ میں ہی بے دم ہو جائیں گے حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حضرت میکائیل علیہ السلام پر اتنی فضیلت ہے جتنا بڑے ٹیلے کو چھوٹے ٹیلے پر۔

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:28:رقم الحدیث:74:دار الکتب العلمیہ۔

ایک اور روایت

عَنْ اَنس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَفَعَہُ فِیْ قَوْلِہٖ "وَ نُفِخَ فِیْ الصُّوْرِ" قَالَ فَکَانَ مِمَّنْ اِسْتَثْنَی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثَلاثَۃً جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَمَلَکَ الْمَوْتِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ وَھُوَ اَعْلَمُ یَامَلَکَ الْمَوْتِ مَنْ بَقِیَ فَیَقُوْلُ بَقِیَ وَجْھُکَ الدَّائِمِ الْبَاقِیْ الْکَرِیْم وَعَبْدُکَ جِبْرِیْل وَ مِیْکَائِیْل وَمَلَک الْمَوْتِ فَیَقُوْلُ تَوَفَّ نَفْسَ مِیْکَائِیْل ثُمَّ یَقُوْلُ وَھُوَ اَعْلَمُ یَا مَلَکَ الْمَوْتِ مَنْ بَقِیَ فَیَقُوْلُ بَقِیَ وَجْھُکَ الْبَاقِیْ وَعَبْدُکَ جِبْرِیْلَ وَمَلَکَ الْمَوْتِ فَیقُوْلُ تَوَفَّ نَفْسَ جِبْرِیْلَ ثُمَّ یَقُوْلُ وَھُوَ اَعْلَمُ یَامَلَکَ الْمَوْتِ مَنْ بَقِیَ فَیَقُوْلُ بَقِیَ وَجْھُکَ الْبَاقِی الْکَرِیْمُ وَعَبْدُکَ مَلَک الْمَوْتِ وَھُوَ مَیِّتٌ ثُمَّ ینَادی اَنَا بَدَأتُ الْخَلْقَ ثُمَّ اُعِیْدُہٗ:(۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ آیت **نفخ فی الصور** کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو آیت میں مستثنٰی فرمایا ہے وہ یہ تین ہیں (۱) جبریل (۲) میکائیل (۳) ملک الموت جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا (جبکہ وہ خوب جاننے والا ہے) اے ملک الموت باقی کون موت سے بچ گیا ہے وہ عرض کرے گا اے رب تعالیٰ تجھی کو بقاء ہے اس وقت جبریل و میکائیل و ملک الموت بچ گئے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا میکائیل کی روح نکال لے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا (جبکہ وہ خوب جاننے والا ہے) اب باقی کون ہے ملک الموت عرض کرے گا تیری ذات کو بقاء ہے اس وقت جبرائیل اور ملک الموت زندہ ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا جبریل کی روح قبض کرلے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا (جبکہ وہ خوب جاننے والا ہے) اے ملک الموت اب کون بچ گیا ہے وہ عرض کرے گا تیرا بندہ ملک الموت باقی ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو بھی مرجا اس کے بعد اللہ تعالیٰ منادی کرے گا کہ میں نے مخلوق کی ابتداء کی تھی پھر میں ہی انہیں دوبارہ لوٹاؤں گا۔

(۱) الحبائك فى اخبار الملائك: صفحہ: 28: رقم الحديث: 75: دار الكتب العلميہ۔

حلیۂ جبریل علیہ السلام

جبرائیل علیہ السلام کا قد نہ بہت بلند ہے اور نہ بہت چھوٹا اس کو سفید رنگ کا لباس پہنایا گیا جو جواہر و یواقیت سے مرصع ہے جبرائیل کے چہرے کا رنگ برف کی طرح سفید ہے اس کے اگلے دانت روشن اور چمکدار ہیں اس کے گلے میں خوبصورت موتیوں کا ہار ہے اور اس کے سرخ یاقوت کے چھ سو بازوؤں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت کے برابر فاصلہ یا بُعد ہے اس کی گردن بڑی خوبصورت اور لمبی ہے اس کے قدم سرخ اور پنڈلیاں زرد ہیں اس کے پَرَ جن سے پرواز کرتا ہے زعفران سے بنے ہوئے ہیں جن کی تعداد ستر ہزار ہے یہ پَر سر سے لے کر قدموں تک ہیں، ہر ہر پَرَ پر چاند اور ستارے ہیں اور اس کی آنکھوں کے مابین شمس ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو میکائیل سے پانچ سو سال بعد پیدا کیا جبرئیل ہر روز جنت کی ایک نہر میں نہاتا ہے اور پھر اپنے بدن کو جھاڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ہر قطرے سے ایک ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے پھر وہ فرشتے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں۔

جبریل علیہ السلام کی رہائش

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ عَلَی یَمِیْنِ الْعَرْشِ نَھْراً مِنْ نُّوْرٍ مِثْلَ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَالارضِیْنَ السَّبْعِ وَالْبِحَارِ السَّبْعَۃِ یَدْخُلُ فِیْہِ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلام کُلَّ سَحْرٍ وَیَغْتَسِلُ فَیَزْدَادُ نُوْرًااِلَی نُوْرِہٖ وَجَمَالاً اِلٰی جَمَالِہٖ ثُمَّ یَنْتَفِضُ فَیَخْلُقُ اللّٰہُ مِنْ کُلِّ نُقْطَۃٍ تَقَعُ مِنْ رِّیْشِہٖ کَذَا وَکَذَا اَلْفَ مَلَکٌ یَدْخُلُ مِنْھُمْ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلفًا الْبَیْتَ الْمَعْمُوْرَ وَفِی الْکَعْبَۃِ اَیْضاً سَبْعُوْنَ اَلفًا:(۱)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جبرئیل ہر روز سحر کے وقت نور کی نہر سے جو عرش کے دائیں طرف ہے غسل کرتا ہے اس کا نور پہلے سے زیادہ ہوجاتا ہے ایسا ہی اس کا حسن و جمال بھی دوبالا ہوجاتا ہے اور اس کی عظمت بھی زیادہ ہوجاتی ہے پھر وہ اپنے پروں کو جھاڑتا ہے تو اس کے ایک ایک پر سے ستر ستر ہزار قطرے جھڑتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ایک ایک قطرے سے ستر ستر ہزار فرشتے پیدا کرتا ہے ان میں سے ہر روز ستر ہزار فرشتے بیت المعمور میں اور ستر ہزار بیت اللہ شریف میں داخل ہوتے ہیں۔

(۱) تفسیر کبیر: جلد:19: صفحہ:236: دار الفکر بیروت۔
مدارج النبوۃ: جلد:1: صفحہ:256: مکتبہ اسلامیہ لاہور۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام کے حاجت روا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ابراہیم علیہ السلام کی پیشانی میں نور تھا اوران کی پشت میں موتی تھا پھر جب ابراہیم علیہ السلام کو کافروں نے گوپھن کے پلہ میں بٹھا کر آگ میں پھینکنا چاہا اور جبرئیل علیہ السلام نے اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہا ''اَلَکَ حَاجَۃٌ'' کیا تمہیں حاجت ہے ابراہیم علیہ السلام نے کہا لیکن تیری طرف نہیں ہے جبرئیل نے پھر پوچھا ابراہیم علیہ السلام نے وہی جواب دیا اخیر میں جبرئیل نے کہا کیا تمہیں اپنے رب عزوجل کی طرف حاجت ہے ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ کیا کوئی ایسا دوست ہے جس کو اپنے دوست کی طرف حاجت نہ ہو۔

جبرئیل علیہ السلام نے کہا پھر آپ اپنے رب عزوجل سے سوال کریں کہ وہ آپ کی اس حال میں مدد کرے حضرت ابرہیم علیہ السلام نے فرمایا ''ھُوَ اَعْلَم بِحَالِیْ مِنْ سُوَالِیْ اِلَیْہِ'': وہ میرے سوال کرنے کے بغیر میرے حال کو خوب اچھی طرح جانتا ہے حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مقام پر فرمایا کہ میں نے جبرئیل کو اس وقت کہا کہ جب اللہ تعالیٰ مجھ کو مبعوث کرے گا تو اے جبرئیل میں تیری اس نیکی کا جو تو نے میرے باپ ابراہیم علیہ سے کی ہے بدلہ دوں گا آپ نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوا اور جبرئیل میرے ساتھ تھا یہاں تک کہ ہم ایک مقام پر پہنچے کہ جبرئیل وہاں ٹھہر گیا آگے جانے سے معذرت کے ساتھ انکار کیا تو میں نے جبرئیل کو کہا کہ اے جبرئیل بھلا ایسے مقام میں بھی کوئی دوست کسی دوست سے جدا ہوتا ہے۔ جبرئیل نے کہا اے اللہ کے رسول یہ وہ جگہ ہے اس سے آگے اگر میں تجاوز کروں تو نور مجھے جلا کر راکھ کردے گا۔

وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ: (پارہ:۲۳:سورۃ الصافات: آیت:۱۶۴)

ترجمہ: اور (فرشتے کہتے ہیں) ہم میں ہر ایک کا ایک مقام معلوم ہے۔

اب آپ آگے تشریف فرما ہوں میں اپنی خدمت پوری کر چکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے مجھ سے اللہ عزوجل تک لیجانے کا وعدہ نہ کیا تھا تو اب کیوں ٹھہرتے ہو یہ فرمایا اور جبرئیل کا ہاتھ پکڑ کر ایک قدم آگے بڑھایا کہ ناگاہ جبرئیل ہیبتِ الٰہی سے مثل چڑیا کے ہو کر لرزنے اور کانپنے لگے اور بآہ وزاری عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے میرے مقام پر جلد واپس فرمائیے ورنہ اگر ایک ذرہ بھر آگے قدم بڑھاؤں گا ہیبت وجلالِ باری تعالیٰ سے جل جاؤں گا۔

اگر یکسر موئے بر تر پرم   فروغ تجلی بسوزد پرم

تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبرئیل قسم ہے عزت وجلالِ الٰہی کی میں جتنا آگے بڑھتا اور نزدیک ہوتا ہوں شوقِ وصال زیادہ ہوتا ہے۔

وعدۂ وصل چوں شود نزدیک آتش شوق تیز تر گردد

اور جبرئیل کو ہیبتِ الٰہی سے پگھلا ہوا اور قریب نابود ہونے کے دیکھ کر دست مبارک سے اشارہ فرمایا کہ پانچ سو برس کی راہ جو ایک قدم میں طے فرمائی تھی ایک اشارے میں طے فرما کر انہیں ان کے مقام پر پہنچایا ندا آئی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تو فکر میں تھا کہ میری امت حشر کے دن راہ دور دراز قیامت و پل صراط کس طرح طے کرے گی اب دیکھ کہ اشارے میں پانچ سو برس کی راہ طے کی اور ایک قدم میں جبرئیل کو پانچ سو برس کی راہ لے آیا اگر قیامت کے دن بھی اسی طرح لب شفاعت ہلا کر پچاس ہزار برس کی راہ ایک دم میں قطع کر لے اور اپنی امت کو آنِ واحد میں اس دور دراز اور پرخطر راہ سے سلامت سے لیجائے تو کیا عجب ہے۔ (۱)

میں نے کہا کہ اللہ عزوجل کی طرف تیری کوئی حاجت ہے اس نے کہا ہاں آپ اپنے رب عزوجل سے میرے لیے اس بات کا سوال کریں کہ قیامت کے دن وہ مجھ کو حکم دے کہ میں پل صراط پر اپنے پر بچھا دوں اور آپ کی امت اس کے اوپر سے گذر جائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ یَاجِبْرِیْل اے جبرئیل اللہ تمہیں برکت دے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دریائے نور میں غوطہ دے جبرئیل نے آپ کو غوطہ دیا اس غوطہ سے آپ ستر ہزار پردوں کو پھاڑ کر ان کے آگے نکل گئے ان پردوں میں سے ہر پردے کی موٹائی پانچ سو سال کی راہ کے برابر تھی یہاں تک کہ آپ سونے کے فرش تک پہنچے وہاں ایک فرشتہ نمودار ہوا اس نے آپ کو موتیوں کے حجاب تک پہنچایا فرشتہ نے اس حجاب کو ہلایا حجاب کے پردے سے آواز آئی کون ہے یہ فرشتے نے جواب دیا کہ فراش الذاہب کا فرشتہ ہوں اور میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس حجاب کے فرشتہ نے کہا اللہ اکبر پھر اس نے حجاب کے نیچے سے ہاتھ نکالا اور مجھ کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھایا اسی طرح میں ایک حجاب سے دوسرے حجاب کی طرف نقل کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے ستر ہزار حجاب سے تجاوز کیا ان میں سے ہر حجاب کی موٹائی پانچ سو سال کی راہ کے برابر تھی اس کے بعد میں نور ابیض کے دریا پر پہنچا وہاں ایک فرشتہ تھا اگر کوئی پرندہ اس کے ایک کاندھے سے پانچ سو سال اڑتا رہے تو پھر بھی وہ اس کے دوسرے کاندھے تک نہ پہنچے اس کے بعد مجھ کو آگے چلایا گیا میں ایک نور احمر کے دریا تک پہنچا اس کے کنارے پر بھی ایک فرشتہ اتنا بڑا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کو یہ حکم دے کہ زمین وآسمان کو نگل جائے تو وہ نگل جائے پھر رفرف مجھ کو لے کر آگے بڑھا۔

(۱) ملخصاً من مدارج النبوۃ: جلد: 1: صفحہ: 55-254: مکتبہ اسلامیہ لاہور۔

جبریل امین خادمِ دربارِ محمد ﷺ

ہر شے کی تخلیق کی کوئی نہ کوئی غرض وغایت ہے سیدنا جبریل علیہ السلام کی تخلیق کی غرض وغایۃ صرف یہی ہے کہ وہ حضور سرورِ عالم ﷺ کی خدمات بجالائیں اس کی تفصیل فقیر کے رسالہ ''**جبریل امین خادم دربار**'' کا مطالعہ کریں یہاں صرف جبرائیل علیہ السلام کی خدماتِ رسول اللہ ﷺ کے چند نمونے عرض کئے دیتا ہوں۔

معرکۂ بدر

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیّ ﷺ قَالَ یَوْمَ بَدْرٍ ھَذَا جِبْرِیْلُ اٰخِذٌ بِرَأسِ فَرَسِہٖ عَلَیْہِ اَدَاۃُ الْحَرْبِ:(۱)

ترجمہ: حضرت ان عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ جبریل ہیں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہیں ان کے ساتھ جنگ کا سامان ہے۔

عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِم حَدثہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ بَیْنَمَا اَنَا امتَحُ مِنْ قُلَیْبِ بِدْرٍ اِذْ جَاءَ تْ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ لَمْ اَرَمِثْلَھَا قط اِلَّا الَّتِیْ کَانَتْ قَبْلَھَا وَاَظُنُّہٗ ذَکَرَ ثُمَّ جَاءَ تْ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ قَالَ فَکَانَتِ الرِّیْحَ الاوْلٰی جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلام نزل فِیْ اَلْفٍ مِنَ الْمَلائِکَۃِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَکَانَتِ الرِّیْحَ الثَّانِیَۃ مِیْکَائِیْلُ نُزِلَ فِیْ اَلْفٍ مِن الْمَلائِکَۃِ عَنْ یَمِیْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَکَانَ اَبُوْبَکْرعَنْ یَمِیْنِہٖ وَکَانَتِ الرِّیْحَ الثَّالِثَۃ اِسْرَافِیْلُ نُزِلَ فِیْ اَلْفٍ مِنَ الْمَلائِکَۃِ عَنْ مَیْسَرۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَاَنَا فِی الْمَیْسَرَۃِ:(۲)

(۱) بخاری شریف: کتاب المغازی: باب شھود الملائکۃ بدرًا: رقم الحدیث 3995: صفحہ 808: دار الکتاب العربی
دلائل النبوۃ: لامام بیھقی: جلد: 3: صفحہ: 54: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) دلائل النبوۃ: لامام بیھقی: جلد: 3: صفحہ 55: دار الکتب العلمیہ۔
مدارج النبوۃ: جلد: 2: صفحہ: 136: مکتبہ اسلامیہ لاھور۔

ترجمہ: حضرت جبیر بن معطم نے حدیث روایت کی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی وہ فرماتے ہیں جنگ بدر میں تین مرتبہ سخت آندھی آئی ایسی آندھی میں نے کبھی نہ دیکھی پہلی آندھی جبریل تھے جو ایک لاکھ ملائکہ کے ہمراہ آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو گئے دوسری آندھی میکائیل تھے جو ایک ہزار ملائکہ کی فوج کے ساتھ آئے اور حضور کے بائیں طرف کھڑے ہو گئے ابوبکر بھی بائیں طرف تھے اور تیسری آندھی اسرافیل تھے جو ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میسرہ بنے اور میں بھی اسی طرح تھا۔

عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسَ يَوْمَ بَدْرٍ يَعْرِفُوْنَ قَتْلَى الْمَلَائِكَةِ مِمَّنْ قَتَلُوْهُمْ بِضَرْبٍ فَوْقَ الاعْنَاقِ وَعَلَى الْبُنَانِ مِثْلُ سَمَّةُ النَّارِ قَدْ اُحْرِقَ بِهِ:(١)

ترجمہ: ربیع بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر میں ملائکہ کے ہاتھوں مارے گئے افراد دیگر مقتولین سے جدا تھے ان کی گردنوں اور جوڑوں پر جلے ہوئے نشانات واضح تھے۔

فائدہ: ملائکہ کی یوم بدر میں حاضری اور ان کے کارناموں کی تفصیل غزوۂ بدر کے واقعات میں ملاحظہ ہو۔

حضرت خارجہ بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا:

مَنِ الْقَائِلُ يَوْمَ بَدْرٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ أَقْدِمْ حَيْزُوْم؟ فَقَالَ جِبْرِيْلُ مَا كُلُّ أَهْلِ السَّمَاءِ أَعْرِفُ:(٢)

ترجمہ: جنگ بدر کے دن فرشتوں میں سے اقدم حیزوم (آگے ہو حیزوم) کہنے والا کون تھا؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا میں آسمان والے سب فرشتوں کو نہیں جانتا (اس لئے معلوم نہیں کہ یہ جملہ کس فرشتہ نے کہا تھا)۔

فائدہ: حیزوم جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کا نام ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔

(١) دلائل النبوۃ: لامام بیہقی: جلد: 3: صفحہ: 56: دار الکتب العلمیہ۔
البدایہ و النہایہ: جلد: 3: صفحہ: 281: دار الکتب العلمیہ۔
مدارج النبوۃ: جلد: 2: صفحہ: 136: مکتبہ اسلامیہ لاہور۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 144: رقم الحدیث: 532: دار الکتب العلمیہ۔
(٢) دلائل النبوۃ: لامام بیہقی: جلد: 3: صفحہ: 57: دار الکتب العلمیہ
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 145: رقم الحدیث: 540: دار الکتب العلمیہ۔

انتباہ:

حضور سرور عالم ﷺ کی علمی وسعت کو نہ بھولئے کہ آپ نہ صرف دنیا کے عالم ہیں بلکہ آپ جملہ کائنات کے امور کے ذرہ ذرہ سے آگاہ ہیں آپ آسمان کے سواروں کے اسماء جانتے ہیں تو ان کی سواریوں کے نام سے بھی باخبر ہیں۔

حضرت سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام

ان کے چھ سو پر ہیں جیسا کہ احادیث مبارکہ میں ہے اور قرآن مجید میں "انه لقول رسول کریم" (یہ عزت والے رسول کا پڑھنا ہے) سے جبریل علیہ السلام مراد ہیں آپ نے قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی جانب سے پڑھا ہے سہیلی نے کہا یہ جائز نہیں کہ کہا جائے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا قول ہے اگر چہ آپ بھی عزت والے رسول ہیں اس لئے کہ کفار کے اس مقالہ کے رد و تکذیب میں یہ آیۃ نازل ہوئی جنھوں نے کہا تھا کہ یہ قرآن نبی پاک ﷺ نے از خود فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کے رد میں فرمایا کہ "انه لقول رسول کریم" اور جبریل علیہ السلام کو امین اس لیے فرمایا ہے کہ وحی کے امین ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ قول (قرآن) اللہ تعالیٰ کا ہی تو ہے لیکن اسے جبریل علیہ السلام کی طرف منسوب کرنا اس لئے ہے کہ اسے (قرآن کو) وہی لے کر آئے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس معنیٰ پر اس کا اسناد جبریل علیہ السلام کی طرف باعتبار سبب ظاہری انزال وایصال کے ہے جس پر یہ دلیل قوی موجود ہے کہ رسول سے حضرت جبریل علیہ السلام مراد ہیں وہ یہ کہ بعد کو فرمایا کہ وہ بڑی قوت والا ہے وغیرہ وغیرہ جو یہ تمام صفات صرف اور صرف جبریل علیہ السلام کی ہیں یعنی قرآن لانے والا وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے انبیاء علیهم السلام کی طرف اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز و معظم ہے ایسے ہی لوگوں کے نزدیک بھی کیونکہ وہ "افضل العطایا" لاتا ہے یعنی معرفت و ہدایت اور وہ اہل ایمان پر مہربان اور کفار پر اور اعداء پر قہر برساتا ہے ذی قوۃ (قوت والا ہے) یعنی سخت قوت والا جیسے ان کے لیے فرمایا ہے شدید القوی جس امر کے لیے انہیں مقرر کیا جائے اس پر بڑی قوت رکھتا ہے اس سے عاجز ہوتے ہیں نہ کمزور۔

جبریل علیہ السلام کی قوت و طاقت

عَنْ معاوية بن قرة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِجِبْرِيْلَ مَا اَحْسَنَ مَاأَثْنَىٰ عَلَيْكَ رَبُّكَ "ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ مَطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ" فَمَا كَانَتْ قُوَّتُكَ وَمَا كَانَتْ اَمَانَتُكَ ؟ قَالَ اَمَّا قُوَّتِیْ

فَاِنِّیْ بُعِثْتُ اِلٰی مَدَائِنِ لُوْطٍ وَهِیَ اَرْبَعُ مَدَائِنَ وَفِیْ کُلِّ مَدِیْنَةٍ اَرْبَعُ مِائَةَ اَلْفِ مَقَاتِلٍ سِوَی الذَّرَارِیِّ فَحَمَلْتُهُمْ مِنَ الاَرْضِ السُّفْلٰی حَتّٰی سَمِعَ اَهْلُ السَّمَاءِ اَصْوَاتَ الدَّجَاجِ وَنُبَاحَ الکِلَابِ ثُمَّ هَوَیْتُ بِهِنَّ فَقَلَبْتُهُنَّ:(۱)

ترجمہ: حضرت معاویہ بن قرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری قوت بیان فرمائی مجھے کچھ نمونے سنایئے عرض کی کہ میں نے لوط علیہ السلام کی چار بستیاں پانی کی تہ سے اپنے پروں کے اگلے حصے سے اٹھائیں آسمان تک لے گیا جن کے کتوں کے بھونکنے اور مرغوں کی آواز آسمان والوں نے سنی پھر میں نے انہیں الٹ دیا۔(جن کی تفصیل قرآن میں ہے)۔

ثمود کی قوم کا انجام

حضرت جبریل علیہ السلام کی قوت تھی کہ ثمود کی قوم پر صبح کے وقت ایک چیخ ماری تو سب کے سب گھٹنوں کے بل زمین پر ڈھیر ہو گئے۔

جبریل علیہ السلام کی پرواز

سیدنا جبریل علیہ السلام آسمان سے زمین پر پھر زمین سے آسمان پر آنکھ جھپکنے سے پہلے آجاتے ہیں۔

شیطان کو ہندوستان دھکیل دیا

حضرت جبریل علیہ السلام نے شیطان ابیض کو رسول اللہ ﷺ کے اردگرد پھرتا دیکھا (یہ وہ شیطان ہے جو انبیاء علیہم السلام کے درپے آزار رہتا ہے) اسے ایک معمولی سا دھکا دیا تو مکہ معظّمہ سے ہندوستان کے آخری کونے میں جا گرا۔اسی شیطان کو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ باتیں کرتا دیکھ کر اسے پھونک ماری تو اسے بیت المقدس سے ہندوستان کے آخری کونے کے جبل (پہاڑ) پر پہنچا دیا۔

(۱) تفسیر درمنثور:جلد:15:صفحہ:274:مرکز هجر للبحوث والدراسات مصر۔
ابن عساکر:جلد:50:صفحہ:325:دارالفکر بیروت 1415ھجری۔

کعبہ شریف تک پہاڑ اُلٹ دیئے

خلیل بن عبداللہ ازدی انصار کے ایک آدمی سے راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک جماعت سے فرمایا کہ مسجد کی سمت قبلہ متعین کرے تو جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی حضور آپ سمت قبلہ متعین کریں آپ کعبہ تو دیکھ رہے ہیں پھر ہاتھ کے اشارے سے درمیان میں سے پہاڑ اشجار اور جملہ اشیاء ہٹا دیئے تو حضور تعین سمت قبلہ سے فارغ ہوئے تو جبریل علیہ السلام نے پہاڑ و اشجار اور جملہ اشیاء اپنی حاجت پر لوٹائے اور آپ کا قبلہ میزابِ رحمت (پرنالہ) کے بالمقابل متعین ہوا۔

حضرت جبریل علیہ السلام افضل ہیں یا اسرافیل علیہ السلام

امام سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں مجھ سے سوال کیا گیا حضرت جبرائیل علیہ السلام افضل ہیں یا حضرت اسرافیل علیہ السلام؟

جواب: میں اس کے متعلق کسی عالم کی نقل پر مطلع نہیں ہوا اور (شروع کتاب یعنی امام سیوطی کی ''الحبائک فی اخبار الملائک'' میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام کے حالات میں) گذشتہ روایات باہم متعارض ہیں طبرانی شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے۔

أَلَاأُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلِ الْمَلَائِكَةِ "جِبْرِيْلٌ":(۱)

ترجمہ: کیا میں تمہیں نہ بتلاؤں کہ فرشتوں میں سے افضل حضرت جبرائیل (علیہ السلام) ہیں۔

قَالَ وَهْبٌ اِنَّ اَدْنَى الْمَلَائِكَةَ مِنَ اللهِ جِبْرِيْلُ ثُمَّ مِيْكَائِيْلُ يَدُلُّ عَلَى تَفْضِيْلِ جِبْرِيْلَ:(۲)

ترجمہ: اور حضرت وھب کا اثر (فرمان) ہے فرشتوں میں سے اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ نزدیک حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں پھر حضرت میکائیل ہیں (یہ دونوں روایات) دلالت کرتی ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام افضل ہیں۔

(۱) كنز العمال: جلد: 12: صفحه: 156: رقم الحديث: 35338: دار الكتب العلميه۔
مجمع الزوائد: جلد: 3: صفحه: 255: رقم الحديث: 4776: دار الكتب العلميه۔
(۲) الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 274: رقم الحديث: 802: دار الكتب العلميه۔

اورحضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے:

اِسْرَافِيْلُ صَاحِبَ الصُّوْرِ وَجِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِهِ:(۱)

ترجمہ:حضرت اسرافیل صور والے ہیں ان کے دائیں میں حضرت جبرائیل اوران کے بائیں میں حضرت میکائیل ہیں۔

اورحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مرفوع حدیث ہے:

اِسْرَافِيْلُ مَلَكُ اللّٰهِ لَيْسَ دُوْنَهُ شَئٍ:(۲)

ترجمہ:حضرت اسرافیل اللہ عزوجل کا فرشتہ ہے اس سے زیادہ مقرب کوئی شئے نہیں۔

عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ اَقْرَبَ الْمَلائِكَةِ اِلَى اللهِ اِسْرَافِيْلُ:(۳)

ترجمہ:حضرت کعب(احبار) کا اثر(ارشاد) ہے"فرشتوں میں سے اللہ تعالیٰ کے زیادہ مقرب حضرت اسرافیل ہیں اورحضرت ابوبکر ہذلی رحمۃ اللہ علیہ کا اثر ہے کہ"اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے کوئی شئے بھی حضرت اسرافیل سے زیادہ مقرب نہیں۔

حَدِيْثُ ابْنِ اَبِيْ جَبْلَةَ بِسَنَدِهِ اَوَّلُ مَنْ يَدْعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِسْرَافِيْل:(٤)

ترجمہ: حضرت ابوجبلہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے سب سے پہلے جس کو روز قیامت بلایا جائے گا وہ اسرافیل ہونگے۔

وَاَثَرُ ابْنِ سَابِطٍ يُدَبِّرُاَمَرَ الدُّنْيَا اَرْبَعَةٌ جِبْرِيْلٌ وَمِيْكَائِيْلٌ وَاِسْرَافِيْلٌ اِلٰى اَنْ قَالَ وَاَمَّا اِسْرَافِيْلُ فَهُوَ يَنْزِلُ بِالامْرِ عَلَيْهِمْ:(٥)

(١) كنز العمال: جلد: 14: صفحه: 153: رقم الحديث: 38903: دار الكتب العلميه۔
تفسير درمنثور: جلد: 1: صفحه: 494: مركز هجر للبحوث والدراسات مصر۔
سنن ابى داؤد: كتاب الحروف: رقم الحديث: 3999: مكتبه المعارف رياض۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 33: رقم الحديث: 91: دار الكتب العلميه۔
(٢) الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 275: رقم الحديث: 805: دار الكتب العلميه۔
(٣) الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 275: رقم الحديث: 806: دار الكتب العلميه۔
(٤) الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 275: رقم الحديث: 808: دار الكتب العلميه۔
(٥) الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 275: رقم الحديث: 809: دار الكتب العلميه۔

ترجمہ: حضرت ابن سابط کا اثر ہے کہ دنیا کا نظام چار فرشتے چلاتے ہیں حضرت جرائیل علیہ السلام حضرت میکائیل علیہ السلام حضرت اسرافیل علیہ السلام (چوتھے ملک الموت علیہ السلام ہیں ان کا ذکر رہ گیا ہے) اس روایت میں انہوں نے یہ بھی فرمایا اور یہ حضرت اسرافیل ان (تین) فرشتوں پر احکام (خداوندی) کے ساتھ نازل ہوتے ہیں۔

عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ خَالِدٍ مَرْفُوعاً وَاَمَّا اِسْرَافِيْل فَاَمِيْنُ اللهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ اَىْ بَيْنَ اللهِ وَبَيْنَ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَمَلَكِ الْمَوْتِ:(١)

ترجمہ: حضرت عکرمہ بن خالد رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث "واما اسرافیل فأمین اللّٰه بینه وبینهم" یہ حضرت اسرافیل علیہ السلام اللہ عزوجل کے درمیان اور ان (یعنی) حضرت جرائیل، میکائیل اور ملک الموت کے درمیان امین ہیں۔

اَثَرُ خَالِدِ بْنَ اَبِىْ عِمْرَانَ وَاِسْرَافِيْلُ بِمَنْزِلَةِ الْحَاجِبِ وَمَاشَاكَلَ ذٰلِكَ يَدُلُّ عَلَى تَفْضِيْلِ اِسْرَافِيْلَ:(٢)

ترجمہ: حضرت خالد بن ابی عمران کا اثر "اور حضرت اسرافیل دربان (خداوندی) کے مرتبہ پر ہیں"

یہ سب احادیث وروایات اور جو ان کے مشابہ ہیں سب حضرت اسرافیل (علیہ السلام) کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔

فائدہ: رسولوں پر جرائیل علیہ السلام وحی لاتے تھے اور انبیاء پر دوسرے فرشتے، حضرت الامام ابومنصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "العقیدہ" میں ذکر فرماتے ہیں کہ حضرات مرسلین کرام کی طرف حضرت جرائیل کے ذریعہ وحی نازل کی گئی اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف دوسرے فرشتوں کے ذریعہ وحی نازل کی گئی۔ (٣)

سب سے پہلے حساب جرائیل علیہ السلام سے ہوگا

عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ جِبْرِيْلَ لِاَنَّهُ كَانَ اَمِيْنُ اللهِ اِلٰى رُسُلِهِ :(٤)

(١) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:275: رقم الحدیث:810: دار الکتب العلمیہ۔
(٢) کتاب العظمہ: جلد: 3: صفحہ:810: رقم الحدیث:379: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:275: رقم الحدیث:811: دار الکتب العلمیہ۔
(٣) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:275: رقم الحدیث:812: دار الکتب العلمیہ۔
(٤) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:27: رقم الحدیث:76: دار الکتب العلمیہ۔

ترجمہ: عطاء بن السائب نے فرمایا کہ سب سے پہلے جبریل علیہ السلام سے حساب ہوگا کیونکہ وہ رسل کرام کی طرف اللہ تعالیٰ کے امین تھے۔

فائدہ: عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَاحِبُ الْمَوَازِيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلام:(١)

ترجمہ: حذیفہ نے فرمایا کہ قیامت میں صاحب المیز ان جبریل علیہ السلام ہونگے۔

جبریل علیہ السلام نے مردے زندہ کئے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور اقدس ﷺ کے پاس تشریف لائے حضور ﷺ نہایت غمگین تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اللہ جل جلالہ نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور ارشادفرمایا کہ آپ کو رنجیدہ اور غمگین دیکھ رہا ہوں یہ کیا بات ہے (حالانکہ حق تعالیٰ شانہٗ دلوں کے بھید جاننے والا ہے لیکن اکرام واعزاز اوراظہار شرافت کی واسطے اس قسم کے سوال کرائے جاتے تھے) حضور ﷺ نے ارشادفرمایا کہ جبریل مجھے اپنی امت کی فکر بہت بڑھ رہی ہے کہ قیامت میں ان کا کیا حال ہوگا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دریافت کیا کہ کفار کے بارے میں مسلمانوں کے بارے میں، حضور ﷺ نے ارشادفرمایا کہ مسلمانوں کے بارے میں فکر ہے حضرت جبرئیل نے حضور ﷺ کو ساتھ لیا اور ایک مقبرہ پر تشریف لے گئے جہاں قبیلۂ بنوسلمہ کے لوگ دفن تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک قبر پر ایک پر مارا اور ارشادفرمایا کہ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ (اللہ کے حکم سے کھڑا ہوجا) اس قبر سے ایک نہایت خوبصورت چہرہ والا اٹھا وہ کہہ رہا تھا لاالہ الا اللّٰہ مُحَمّد رسول اللّٰہ اَلْحَمْدللّٰہ ربّ العلمین حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ارشادفرمایا کہ اپنی جگہ لوٹ جا وہ چلا گیا پھر دوسری قبر پر دوسرا پر مارا اور ارشادفرمایا کہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہوجا اس میں سے ایک شخص نہایت بدصورت کالا منہ کالی آنکھوں والا کھڑا ہوا وہ کہہ رہا تھا ہائے افسوس ہائے شرمندگی ہائے مصیبت پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا اپنی جگہ لوٹ جا اس کے بعد حضور اقدس ﷺ سے عرض کیا کہ جس حالت پر یہ لوگ مرتے ہیں اسی حالت پر اٹھیں گے۔

(١) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:29: رقم الحديث:77: دار الكتب العلميه۔

فائدہ: حدیث بالا میں لا الہ الا اللّٰہ والوں سے بظاہر وہ لوگ مراد ہیں جن کو اس کلمہ پاک کے ساتھ خصوصی لگاؤ، خصوصی مناسبت، خصوصی اشتغال ہو اس لئے کہ دودھ والا، موتی والا، وہی شخص کہلاتا ہے جس کے ہاں ان چیزوں کی خصوصی بکری اور خصوصی ذخیرہ موجود ہو اس لئے لا الہ الا اللّٰہ والوں کے ساتھ اس معاملہ میں کوئی اشکال نہیں۔ قرآن پاک میں ''سورۂ فاطر'' میں اس امت کے تین طبقے بیان فرمائے ہیں ایک طبقہ سابق بالخیرات کا بیان فرمایا جن کے متعلق حدیث میں آیا ہے کہ وہ بے حساب جنت میں داخل ہونگے ایک حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص سومرتبہ لا الہ الا اللّٰہ پڑھا کرے اس کو حق تعالیٰ شانہٗ قیامت کے دن ایسی حالت میں اٹھائے گا کہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ان کا چہرہ روشن ہوگا حضرت ابودرداؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کی زبانیں اللہ عزوجل کے ذکر سے تروتازہ رہتی ہیں وہ جنت میں ہنستے ہوئے داخل ہوں گے۔

فائدہ: جبریل علیہ السلام کے مزید کمالات وتصرفات فقیر کی تصنیف ''جبریل امین خادم دربار'' میں پڑھیے۔

میکائیل علیہ السلام

عَنْ عِكْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جِبْرِيْلُ اِسْمُهٗ عَبْدُاللّٰهِ وَمِيْكَائِيْلُ اِسْمُهٗ عُبَيْدُ اللّٰهِ:(١)

ترجمہ: حضرت عکرمہ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام کا نام عبداللہ اور میکائیل علیہ السلام کا نام عبیداللہ ہے۔

عَنْ اَنَس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِجِبْرِيْلَ مَالِيْ لَمْ أَرَ مِيْكَائِيْلَ ضَاحِكًا قَطّ قَالَ مَاضَحِكَ مِيْكَائِيْلُ مُنْذُ خُلِقَتِ النَّارُ:(٢)

ترجمہ: رسول اکرم ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں نے میکائیل (علیہ السلام) کو کبھی ہنستے نہیں دیکھا عرض کی جب سے دوزخ بنی ہے اسوقت سے یہ کبھی نہیں ہنسے۔

(١) تفسير طبرى: جلد: 2: صفحه: 296: مركز هجر للبحوث والدراسات مصر۔
تفسير ابن كثير: جلد: 1: صفحه: 338: دار طيبه رياض۔
تفسير قرطبى: جلد: 2: صفحه: 266: مؤسسة الرسالة بيروت۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 29: رقم الحديث: 78: دار الكتب العلميه۔
(٢) كتاب العظمه: جلد: 3: صفحه: 815: رقم الحديث: 384: دار العاصمه رياض۔
فتح البارى: جلد: 6: صفحه: 307: دار المعرفه بيروت۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 29: رقم الحديث: 79: دار الكتب العلميه۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَهُوَ يَسْتَاكُ فَنَاوَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جِبْرِيْلَ السِّوَاكَ فَقَالَ جِبْرِيْلُ كَبِّرْ قَالَ الْحَكِيْمُ(اَىْ صَاحِبِ نَوَادِرِ الاصُوْل حَكِيْم تِرْمِذِىْ)اَىْ نَاوِلْ مِيْكَائِيْلَ فَاِنَّهٗ اَكْبَرُ:(١)

ترجمہ: ایک دفعہ جبرئیل علیہ السلام حضور سرور عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس وقت مسواک کر رہے تھے تو آپ نے مسواک جبرائیل علیہ السلام کو عنایت فرمائی انہوں نے عرض کی بڑے کو دیجئے یعنی میکائیل کو عطا فرمائیے کہ وہ مجھ سے بڑے ہیں۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ میکائیل جبرئیل علیہ السلام سے عمر میں بڑے ہیں۔

عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَزِيْرَاىَ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ جِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَمِنَ الارْضِ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ:(٢)

ترجمہ: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے دو وزیر آسمان میں ہیں وہ جبرائیل و میکائیل اور دو وزیر زمین پر ہیں وہ ہیں ابوبکر و عمر (رضی اللّٰہ عنہما)

فائدہ: ثابت ہوا کہ ہمارے نبی پاک شہنشاہ کونین ﷺ ہیں۔

(١) نوادر الاصول: جلد: 1: صفحہ: 468: رقم الحدیث: 671: مکتبۃ الامام البخاری مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 29: رقم الحدیث: 80: دار الکتب العلمیہ۔
تفسیر درمنثور: جلد: 1: صفحہ: 493: مرکز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
(٢) کنز العمال: جلد: 11: صفحہ: 259: رقم الحدیث: 32676: دار الکتب العلمیہ۔
تفسیر درمنثور: جلد: 1: صفحہ: 495: مرکز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 29: رقم الحدیث: 81: دار الکتب العلمیہ۔
مستدرك للحاکم: جلد: 2: صفحہ: 317: رقم الحدیث: 3105: دار الحرمین مصر۔

عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مُؤَذِّنُ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ جِبْرِیْلُ وَاِمَامُھُمْ مِیْکَائِیْلُ یُؤَمُّ بِھِمْ عِنْدَ الْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ فَتَجْتَمِعُ مَلائِکَۃُ السَّمٰوٰتِ فَیَطُوْفُوْنَ بِالْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ وَتُصَلّیْ وَ تَسْتَغْفِرُ فَیَجْعَلَ اللّٰہُ ثَوَابَھُمْ وَاِسْتِغْفَارَھُمْ وَتَسْبِیْحَھُمْ لِاُمَّۃِ مُحَمّدٍ ﷺ:(۱)

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت فرماتے ہیں کہ اہل سماوات کے موذن جبرائیل اور ان کے امام میکائیل علیہ السلام ہیں میکائیل علیہ السلام بیت المعمور میں ملائکہ کی امامت کرتے ہیں آسمانوں کے ملائکہ جمع ہوتے ہیں پھر بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں اور اس میں نماز پڑھتے اور استغفار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا ثواب اور انکی استغفار وتسبیح امت مصطفیٰ ﷺ کو عطا فرماتا ہے۔

عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَشْھَدُ بِاللّٰہِ لَقَدْ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَقَالَ اَشْھَدُ بِاللّٰہِ لَقَدْ حَدَّثَنِیْ مِیْکَائِیْلُ وَقَالَ اَشْھَدُ بِاللّٰہِ لَقَدْ حَدَّثَنِیْ اِسْرَافِیْلُ عَنِ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ اِنَّہٗ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی شَارِبُ الْخَمْرِ کَعَابِدِ وَثَنٍ:(۲)

ترجمہ: تمام راوی روایت میں کہتے ہیں ''اشھد باللّٰہ'' اسی طرح حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا ''اشھد باللّٰہ'' مجھے میکائیل نے حدیث بیان کی وہ بھی کہتے ہیں اشھد باللّٰہ مجھے اسرافیل نے حدیث بیان کی لوح محفوظ سے نقل کر کے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شراب نوش بت پرست کی طرح ہے۔

نوٹ: اس حدیث کی سند میں جتنے بھی راوی ہیں وہ حدیث روایت کرتے ہوئے ''اشھد'' کہہ کر روایت کرتے ہیں ہم نے فقط حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سند لکھی ہے۔

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:30: رقم الحدیث:83: دار الكتب العلمیہ۔
(۲) کنز العمال: جلد:5: صفحہ:138: رقم الحدیث:13172: دار الكتب العلمیہ۔
مجمع الزوائد: جلد:5: صفحہ:77: رقم الحدیث:8187: دار الكتب العلمیہ۔
کشف الاستار: جلد:3: صفحہ:353: رقم الحدیث:2925: موسسۃ الرسالہ بیروت۔
جمع الجوامع: جلد:5: صفحہ:38: رقم الحدیث:13264: دار الكتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:30: رقم الحدیث:84: دار الكتب العلمیہ۔

اسرافیل علیہ السلام

عَنْ وَهْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالیٰ الصُّوْرَ لُؤْلُؤَةٍ بَیْضَاءَ فِیْ صَفَاءِ الزُّجَاجِ ثُمَّ قَالَ لِلْعَرْشِ خُذِالصُّوْرَ فَتَعَلَّقَ بِهٖ ثُمَّ قَالَ کُنْ فَکَانَ اِسْرَافِیْلَ فَأَمَرَهُ اَنْ یَأْ خُذَ الصُّوْرَ وَبِهٖ ثُقْبٌ بِعَدَدِ کُلّ رُوْحٍ مَخْلُوْقَةٍ وَنَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ لاتَخْرُجُ رُوْحَانِ مِنْ ثُقْبٍ وَاحِدَةٍ وَفِیْ وَسْطِ الصُّوْرِ کُوَّةٌ کَاسْتِدَارَةِ السَّمَاءِ وَالارْضِ وَاِسْرَافِیْلُ وَاضِع فَمِهٖ عَلَی تِلْكَ الْکُوَّةِ ثُمَّ قَالَ لَهُ الرَّبُّ قَدْ وَکَّلْتُكَ بِالصُّوْرِ فَاَنْتَ لِلنَّفْخَةِ وَلِلصَّیْحَةِ فَدَخَلَ اِسْرَافِیْلُ فِیْ مُقَدّمِ الْعَرْشِ فَأَدْخَلَ رِجْلَهُ الْیُمْنٰی تَحْتَ الْعَرْشِ وَقَدّمِ الْیُسْریٰ وَلَمْ یَطْرِف مُنْذ خَلَقَهُ اللّٰہُ لِیَنْتَظِرَ مَایُؤْمَر بِهٖ:(۱)

ترجمہ: وہب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے صور کو سفید موتی وشیشے کی طرح صاف وشفاف پیدا فرما کر عرش کو فرمایا کہ اسے لے لے، صور کو عرش سے معلق کیا گیا پھر فرمایا کُنْ اس پر اسرافیل علیہ السلام پیدا ہو گئے انہیں فرمایا کہ صور لے لو انہوں نے لے لیا اس میں ہر پیدا شدہ روح ونفس منفوسہ کی گنتی کے برابر سوراخ ہیں دو روح ایک سوراخ سے نہیں نکلیں گی صور کے درمیان میں آسمان وزمین کی طرح ایک دریچہ ہے اسرافیل علیہ السلام اپنا منہ اسی دریچہ میں رکھے ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا کہ میں نے تجھے صور کی ڈیوٹی لگائی ہے اسی لئے نفخہ وصیحہ دونوں کام تیرے سپرد ہیں اس کے بعد اسرافیل علیہ السلام عرش کے اگلے حصہ میں داخل ہوئے اور عرش کے نیچے دایاں پاؤں رکھا اور بایاں پاؤں بدستور پہلی جگہ پر تھا اور جب سے اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا ہے اسی مقام پہ کھڑے ہیں لحہ بھر بھی نہیں ہٹے اس انتظار میں ہیں کہ انہیں کب حکم ہوتا ہے۔

(۱) کتاب العظمه: جلد: 3: صفحه: 840: رقم الحدیث: 389: دار العاصمه ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 31: رقم الحدیث: 85: دار الکتب العلمیه۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کَیْفَ اَنْعَمَ وَصَاحِبَ الصُّوْرِ قَدْ اِلْتَقَمَ الْقَرْنَ وَحَنّٰی جَبْھَتَہٗ وَاصغیٰ سَمْعَہٗ یَنْتَظِرُمَتیٰ یُوْمَرُ بِہٖ فَیَنْفَخُ قَالُوْا فَمَا نَقُوْلُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا:(۱)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اسرافیل علیہ السلام پر کتنا بڑا انعام ہے کہ وہ صاحبِ صور ہیں اور قرن کومنہ میں رکھاہوا ہے اور پیشانی جھکی ہوئی اور کان لگائے ہوئے ہیں کہ کب انہیں حکم ہوتا ہے کہ وہ صور پھونکیں صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم کیا ورد کریں آپ نے فرمایا پڑھا کرو ''حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا''۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ طَرْفَ صَاحِبِ الصُّوْرِ مُذْ وُکِّلَ بِہٖ مُسْتَعِد یَنْظُرُ حَوْلَ الْعَرْشِ مَخَافَۃً اَنْ یُؤمَر بِالصَّیْحَۃِ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْہِ طَرْفُہٗ کَانَ عَیْنَیْہِ کَوْکَبَانِ دُرِّیَانِ:(۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب سے صاحبِ صور پیدا ہوا صور کی ڈیوٹی پر مقرر ہے عرش کے اردگرد ٹکٹکی لگا کر دیکھ رہا ہے اور مستعد ہے کہ کب صور کا حکم ہوتا ہے آنکھ نہیں جھپکا تا کہ کہیں آنکھ جھپکنے سے پہلے صور پھونکنے کا حکم ہو جائے گویا اس کی دونوں آنکھیں چمکدار ستارے کی طرح ہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَازَالَ صَاحِبَا الصُّوْرِ مُمْسِکَیْنَ بِالصُّوْرِ یَنْتَظِرَانِ مَتٰی یُؤمَرَانِ:(۳)

ترجمہ: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دوصور پھونکنے والے صور کو تھامے ہوئے ہیں اس انتظار میں ہیں کہ انہیں کب حکم ہوتا ہے۔

(۱) مستدرك للحاكم: جلد: 5: صفحه: 21: رقم الحديث: 8741: دار الحرمين مصر۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 32: رقم الحديث: 86: دار الكتب العلميه۔
(۲) مستدرك للحاكم: جلد: 5: صفحه: 21: رقم الحديث: 8740: دار الحرمين مصر۔
كنز العمال: جلد: 14: صفحه: 154: رقم الحديث: 38907: دار الكتب العلميه۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 32: رقم الحديث: 87: دار الكتب العلميه۔
(۳) الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 32: رقم الحديث: 88: دار الكتب العلميه۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِسْمُ جِبْرِیْلَ عَبْدُاللّٰہِ وَاِسْمُ مِیْکَائِیْلَ عُبَیْدُ اللّٰہِ وَاِسْمُ اِسْرَافِیْلَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ:(۱)

ترجمہ: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جبریل کا نام عبداللہ اور میکائیل کا نام عبیداللہ اور اسرافیل کا نام عبدالرحمٰن ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلاً مِنَ الْیَهُوْدِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَخْبَرَنِیْ عَنْ مَلَكِ اللّٰہِ الَّذِیْ یَلِیْهِ قَالَ اِنَّ الْمَلَكَ الَّذِیْ یَلِیْهِ اِسْرَافِیْلُ ثُمَّ جِبْرِیْلُ ثُمَّ مِیْکَائِیْلُ ثُمَّ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ:(۲)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک یہودی حاضر ہوا اور عرض کی کہ اس فرشتہ کا نام بتایئے جو اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب اسرافیل ہے پھر جبرائیل پھر میکائیل پھر ملک الموت (علیہم السلام)۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِسْرَافِیْلُ صَاحِبُ الصُّوْرِ وَجِبْرِیْلُ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَمِیْکَائِیْلُ عَنْ یَسَارِهٖ:(۳)

ترجمہ: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ صاحبِ صور اسرافیل ہیں انکے دائیں جانب جبرائیل اور بائیں جانب میکائیل (علیہم السلام) ہیں۔

(۱) تفسیر درمنثور: جلد: 1: صفحہ: 483: مرکز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 32: رقم الحدیث: 89: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 33: رقم الحدیث: 90: دار الکتب العلمیہ۔
(۳) تفسیر درمنثور: جلد: 1: صفحہ: 494: مرکز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
کتاب العظمہ: جلد: 3: صفحہ: 809: رقم الحدیث: 377: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 33: رقم الحدیث: 91: دار الکتب العلمیہ۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الْھُذْلِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَیْسَ شَئی مِنَ الْخَلْقِ اَقْرَبُ اِلٰی اللّٰہِ مِنْ اِسْرَافِیْلَ وَبَیْنَہُ وَبَیْنَ اللّٰہِ سَبْعَۃَ حُجُبٍ وَلَہُ جناحٌ بِالْمَشْرِقِ وَجناحٌ بِالْمَغْرِبِ وَجناحٌ فِیْ الارْضِ السَّابِعَۃ وَجناحٌ عِنْدَ رَأسِہِ وَھُوَ وَاضِع رأسہُ بَیْنَ جَنَاحَیْہِ فَاِذَا اَمَرَ اللّٰہُ بالامْرِ تَدَلَّتِ الالْوَاحُ عَلَی اِسْرَافِیْلَ بِمَا فِیْھَا مِنْ اَمْرِ اللّٰہ فَیَنْظُرُ فِیْھَا اِسْرَافِیْلُ ثُمَّ یُنَادی جبْرِیْلَ فَیُجِیْبُہٗ فَلا یَسْمَعُ صَوْتَہٗ اَحَدٌ مِنَ الْمَلائِکَۃِ اِلّا صُعِقَ فَاِذَا اَفَاقُوْا قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ قَالُوْا الْحَقّ وَھُوَالْعَلِیّ الْکَبِیْرُ وَاِنَّ مَلَکَ الصّوْرِ الَّذِیْ وُکّل بِہِ اِنَّ اِحْدٰی قَدَمَیْہِ لَفِیْ الارْضِ السَّابِعَۃ وَھُوَ جاثٌ عَلَی رُکْبَتَیْہِ شَاخِص بَصْرُہٗ اِلٰی اِسْرَافِیْلَ مَاطَرف مُنْذُ خَلَقَہُ اللّٰہُ یَنْظُرُ مَتٰی یُشِیْرُ اِلَیْہِ فَیَنْفَخ فِیْ الصّورِ:(۱)

ترجمہ:ابوبکر ھذ لی نے فرمایا کہ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب اسرافیل علیہ السلام کے سوا اور کوئی نہیں اور اللہ اور اسکے درمیان سات پردے ہیں اس کا ایک پر مشرق میں ہے اور ایک پر مغرب میں اور ایک ساتویں زمین میں اور ایک پر اس کے سر میں اور وہ اپنا سر دو پروں کے درمیان رکھے ہوئے ہے جب اسے کوئی حکم اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتا ہے تو الواح اسرافیل کے آگے آجاتی ہیں جو کچھ اس میں حکم ہوتا ہے اسے اسرافیل علیہ السلام دیکھ کر جرائیل کو پکارتا ہے وہ اسے جواب دیتا ہے انکی آواز جو فرشتہ بھی سنتا ہے وہ بیہوش ہوتا ہے جب ہوش میں آتے ہیں تو پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب تعالیٰ نے کیا حکم فرمایا، کہتے ہیں کہ وہ حق اور علی کبیر ہے اور وہ فرشتہ جسے صور کی ڈیوٹی سپرد ہے اس کے دونوں قدم ساتویں زمین میں ہیں اور وہ گھٹنے ٹیکے ہوئے آنکھیں اسرافیل علیہ السلام کی طرف کھولے ہوئے ہے کہ لمحہ بھر بھی آنکھ نہیں جھپکا تا جب سے وہ پیدا ہوا ہے اس انتظار میں ہے کہ کب حکم ہوتا ہے تا کہ وہ صور پھونکے۔

(۱)کتاب العظمہ:جلد:2:صفحہ:686:رقم الحدیث:278:دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:33:رقم الحدیث:92:دار الکتب العلمیہ۔

عَنْ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ اَقْرَبَ الْمَلَائِكَةِ اِلَى اللّٰهِ اِسْرَافِيْلَ وَلَهُ اَرْبَعَةُ اَجْنِحَة جَناحٌ بِالْمَشْرِق وَجَناحٌ بِالْمَغْرِب وَقَدْ تَسَرْوَلَ بِالثَّالِثِ وَالرَّابِع بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يُوْحِىَ اَمْرًا جَاءَ اللَّوْحُ الْمَحْفُوْظ حَتَّى يَصْفِقَ جَبْهَةَ اِسْرَافِيْلَ فَيَرْ فَع رَأسَهُ فَيَنْظُرُ فَاِذَا الامْرُ مَكْتُوْبٌ فَيُنَادِى جِبْرِيْلَ فَيُلَبِّيهِ فَيَقُوْلُ اُمِرْتُ بِكَذا اُمِرْتُ بِكَذا فَلا يَهْبِطُ جِبْرِيْل مِنْ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ اِلَّا فَزِعَ اَهْلَهَا مَخَافَةَ السَّاعَةِ حَتَّى يَقُوْلَ جِبْرِيْلُ الحَقُّ مِنَ عِنْدِالْحَقِّ فَيهْبَط عَلَى النَّبِیِّ فَيُوْحٰى اِلَيْهِ:(١)

ترجمہ: کعب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب فرشتہ اسرافیل ہے اس کے چار پر ہیں (۱) مشرق میں (۲) مغرب میں (۳) لٹکایا ہوا ہے۔(۴) لوح محفوظ کے درمیان میں جب اللہ تعالیٰ اسے وحی کا ارادہ فرماتا ہے تو لوح محفوظ آکر اس کے ماتھے کولگتی ہے اس پر سر اٹھا کر دیکھتا ہے تو لوح محفوظ میں کچھ حکم لکھا پاتا ہے تو وہ جبرائیل علیہ السلام کو بلاتا ہے جو کہ وہ اس سے قریب ہے اور کہتا ہے کہ اللہ عزوجل نے یہ حکم فرمایا ہے جبریل علیہ السلام وہ حکم لیکر زمین پر اترتا ہے تو جس آسمان سے گذرتا ہے تو ہر اہلِ آسمان قیامت کے خوف سے کانپ جاتا ہے یہاں تک کہ جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نہ گھبراؤ یہ اللہ کا حکم حق ہے پھر وہ زمین پر اتر کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کرتا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَعِنْدَهَا كَعْبٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَتْ يَاكَعْبُ حَدِّثْنَا عَنْ اِسْرَافِيْلَ فَقَالَ هُوَ مَلَكٌ اللّٰهِ لَيْسَ لَدَنْهُ شَئى جَناحٌ لَهُ بِالْمَشْرِق وَجناحٌ لَهُ بِالْمَغْرِب وَجَناحٌ عَلٰى كَاهِلِهِ وَالْعَرْشُ عَلَى كَاهِلِهِ فَقَالَتْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا هٰكَذَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ كَعْبٌ وَاللَّوْحُ عَلَى جَبْهَتِهِ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَمْرًا اَثْبَتَهُ فِی اللَّوْحِ:(٢)

ترجمہ: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت کعب کو فرمایا کہ اسرافیل کے متعلق کچھ سنایئے عرض کی وہ اللہ تعالیٰ کا فرشتہ ہے اس کے قریب اس کے سوا اور کوئی نہیں اس کا ایک پر مشرق میں ایک مغرب میں ایک اسکے کاندھے پر اور عرش اس کے کاندھے پر ہے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایسے ہی سنا تھا پھر کعب نے کہا کہ لوح محفوظ اسرافیل کے ماتھے پر ہے جب اللہ تعالیٰ کسی امر کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ حکم لوح محفوظ میں ثبت فرماتا ہے۔

(١) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:33: رقم الحديث:93: دار الكتب العلميه۔
(٢) كتاب العظمه: جلد:2: صفحه:686: رقم الحديث:278: دار العاصمه رياض۔
فتح البارى: جلد:11: صفحه:369: دار المعرفة بيروت۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:34: رقم الحديث:94: دار الكتب العلميه۔

عَنْ عَبْدِاللہِ بْنِ رَبَاح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنَّ کَعْبًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لِعَائِشَۃَ ہَلْ سَمِعْتِ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ یَقُوْلُ فِیْ اِسْرَافِیْلَ شَیْئًا قَالَتْ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ یَقُوْلُ لَہٗ اَرْبَعَۃ اَجْنِحَۃ مِنْھَا جَنَاحَان اَحَدُھُمَا بِالْمَشْرِقِ وَالاخِرُ بِالْمَغْرِبِ وَاللَوْحُ بَیْنَ عَیْنَیْہِ فَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّکْتُبَ الْوَحْیِ یَنْقِرُ بَیْنَ جَبْھَتَہُ:(۱)

ترجمہ: کعب نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اسرافیل کے بارے میں کچھ سنا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہاں۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسرافیل کے چار پر ہیں ان میں سے دو مشرق ومغرب میں اور لوح محفوظ اسکی دو آنکھوں کے درمیان ہے جب اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتا ہے کہ وحی لکھے تو اس کے ماتھے کے درمیان سوراخ کرتا ہے۔

نوٹ: الحبائک میں کتاب العظمہ کے حوالے سے روایت میں عبدالرحمٰن بن حارث لکھا ہے لیکن درست عبداللہ بن رباح ہے۔ عبدالرحمٰن بن حارث نام کا کوئی راوی کتاب العظمہ کے رواۃ میں سے نہیں ہے۔واللہ اعلم(انظر الی الاصل)۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ قَالَ اِنَّ مَلَکًا مِنْ حَمْلَۃِ الْعَرْشِ یُقَالُ لَہٗ اِسْرَافِیْلُ زَاوِیَۃٌ مِنْ زَوَایَا الْعَرْشُ عَلَی کَاھِلِہٖ قَدْ مَرَقَتْ قَدَمَاہُ مِنَ الارْض السَّابِعَۃِ السُّفْلٰی وَمَرَق رَأسَہُ مِنَ السَّمَاءِ السَّابِعَۃ الْعُلْیَا:(۲)

ترجمہ: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حاملین عرش میں سے ایک فرشتہ کا نام اسرافیل ہے عرش کے کناروں میں سے ایک کنارہ اس کے کاندھے پر ہے اور اس کے دو قدم ساتویں زمین سے آگے نکلے ہوئے ہیں اور اس کا سر اوپر کے ساتویں آسمان سے آگے بڑھا ہوا ہے۔

(۱) کتاب العظمہ: جلد:3: صفحہ:820: رقم الحدیث:290385: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:34: رقم الحدیث:95: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:34: رقم الحدیث:96: دار الکتب العلمیہ۔
کتاب العظمہ: جلد:2: صفحہ:698: رقم الحدیث:288: دار العاصمہ ریاض۔

عَنِ الْمُطَّلب اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ قُلْتُ لِجِبْرِیْلَ یَاجِبْرِیْلُ مَالِیْ لَااَرَی اِسْرَافِیْلَ یَضْحَك وَلَمْ یَاْتِنِیْ اَحَدٌ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ اِلَّارَاَیْتُہٗ یَضْحَك قَالَ جِبْرِیْلُ مَارَأَیْنَاذٰلِكَ الْمَلَكَ ضَاحِكًا مُنْذُ خُلِقَتِ النَّارُ:(۱)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جبریل علیہ السلام کو کہا کہ کیا وجہ ہے کہ میں نے کبھی اسرافیل کو ہنستے نہیں دیکھا عرض کی کہ جب سے دوزخ پیدا ہوئی ہے میں نے اس فرشتہ کو کبھی ہنستے نہیں دیکھا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ ﷺ ھُدَّۃً فَقَالَ یَاجِبْرِیْلُ أقَامَتِ السَّاعَۃَ قَالَ لَاھٰذَا اِسْرَافِیْلُ ھَبِطَ اِلَی الارْضِ:(۲)

ترجمہ: نبی پاک ﷺ نے ایک دفعہ آسمان سے ایک زوردار آواز سنی تو فرمایا اے جبریل کیا قیامت قائم ہوگئی؟ عرض کی نہیں یہ اسرافیل (علیہ السلام) کے زمین پر اترنے کی آواز ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عِنْدَھَا کَعْبُ الْحِبْرِ فَذَکَرَ اِسْرَافِیْلَ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ اَخْبِرْنِیْ عَنْ اِسْرَافِیْلَ فَقَالَ کَعْبٌ عِنْدَکُمُ الْعَلْمِ قَالَتْ اَجَلْ فَاخبِرْنِیْ قَالَ لَہٗ اَرْبَعَۃ اَجْنِحَۃ جَنَاحَان فِیْ الْھَوَاءِ وَجناحٌ قَدْ تَسَربَلَ بِہٖ وَجناحٌ عَلَی کَاھِلِہٖ وَالْقَلَمُ عَلَی اُذُنِہٖ فَاِذَا نَزِلَ الْوَحْی کَتَبَ الْقَلَمَ ثُمَّ دَرَسَتِ الْمَلَائِکَۃَ وَمَلَكُ الصّوْرِ اَسْفَل مِنْہُ جَاثٌ عَلَی اِحْدٰی رُکْبَتَیْہِ وَقَدْ نُصِبَ الاُخْرٰی فَالْتَقَمَ الصّوْر مِحَنّی ظَھْرُہٗ اِلٰی اِسْرَافِیْلَ وَقَدْ اَمَرَاِذَا رَای اِسْرَافِیْلَ قَدْ ضَمّ جَنَاحَیْہِ اَنْ یَنْفَخ فِیْ الصّوْر فَقَالَتْ عَائِشَۃُ ھٰکَذَاسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ:(۳)

ترجمہ: ایک دن سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت کعب سے اسرافیل کا ذکر سنا تو فرمایا کہ اسرافیل کا حال بتاؤ کعب نے کہا کیا تمہارے پاس اسرافیل کا علم ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہاں۔ کعب نے کہا کہ اسرافیل کے چار پر ہیں دو پر ہوا میں ایک پر لٹکایا ہوا اور ایک پر اس کے کاندھے پر ہے اور قلم ان کے کان پر ہے جب وحی اترتی ہے تو وہ اسے قلم سے لکھ کر ملائکہ کو پڑھاتا ہے اور صور کا فرشتہ اس کے نیچے ہے وہ دونوں گھٹنوں کے بل کھڑا ہے ان میں سے ایک کو کھڑا کیا ہوا ہے صور اس کے منہ میں ہے پیٹھ جھکائے ہوئے ہے اور اس کی نگاہ اسرافیل علیہ السلام پر ہے اور اسے حکم ہے کہ جب وہ دیکھے کہ اسرافیل نے دونوں پر سمیٹ لئے ہیں تو وہ صور پھونکے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسے ہی سنا ہے۔

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 35: رقم الحدیث: 97: دارالکتب العلمیہ۔
(۲) کتاب العظمہ: جلد: 3: صفحہ: 855: رقم الحدیث: 398: دارالعاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 35: رقم الحدیث: 98: دارالکتب العلمیہ۔
(۳) کتاب العظمہ: جلد: 2: صفحہ: 695: رقم الحدیث: 286: دارالعاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 35: رقم الحدیث: 99: دارالکتب العلمیہ۔

عَنِ الاوْزَاعِیّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ قَالَ اِذَا سَبّحَ اِسْرَافِیْلُ قَطعَ عَلٰی کُلّ مَلك فِیْ السَّمَاءِ صَلاتَہُ اِسْتِمَاعاً لَہُ:(۱)

ترجمہ: اوزاعی نے فرمایا کہ جب اسرافیل علیہ السلام تسبیح پڑھتے ہیں تو تمام ملائکہ ان کی تسبیح سننے کے لئے اپنی تسبیح پڑھنے سے رک جاتے ہیں۔

عَنِ الاوْزَاعِیّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ اَحْسَنَ صَوْتاً مِنْ اِسْرَافِیْلَ فَاِذَا اخَذ فِیْ التَّسْبِیْح قَطَع عَلَی اَھْلِ سَبْع سَمَوٰات صَلاتَھُمْ وَتَسْبِیْحَھُمْ:(۲)

ترجمہ: یہی اوزاعی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اسرافیل سے بڑھکر اور کوئی زیادہ خوش آواز نہیں جب، وہ تسبیح پڑھتا ہے تو ساتوں آسمانوں کے فرشتے اپنی نماز و تسبیح پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں۔

عَنْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ اِسْرَافِیْلَ مُؤذِّنُ اَھْلِ السَّمَاءِ فَیُؤذِّنُ لاثْنَتَیْ عَشَرَۃَ سَاعَۃً مِنَ النَّھَارِ وَلاثْنَتَی عَشَرَۃَ سَاعَۃً مِنَ الْلَیْلِ لِکُلّ سَاعَۃٍ تَأذِیْنٌ یَسْمَعُ تَاذِیْنَہُ مَنْ فِیْ السَّمٰوٰاتِ السَّبْع وَمَنْ فِیْ الارْضِیْن السَّبْع اِلّاالْجِنَّ وَالانْسَ ثُمَّ یَتَقَدَّمُ مِنْھُمْ عَظِیْمُ الْمَلائِکَۃِ فَیُصَلّی بِھِمْ قَالَ وَبَلَغَنَا اَنَّ مِیْکَائِیْلَ یَؤُمُّ الْمَلائِکَۃَ فِیْ الْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ:(۳)

ترجمہ: سعید فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث پہونچی ہے کہ اسرافیل علیہ السلام آسمان والوں کے لئے اذان پڑھتے ہیں دن اور رات میں بارہ بار اذان پڑھتا ہے ان کی ہر ساعت میں ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں والے فرشتے ان کی اذان سنتے ہیں سوائے انسانوں اور جنات کے۔ ان کی اذان کے بعد ایک عظیم فرشتہ ان سب کو نماز پڑھتا ہے فرمایا ہمیں یہ بات پہونچی ہے کہ بیت المعمور میں میکائیل علیہ السلام ان کی امامت کرتے ہیں۔

(۱) کتاب العظمہ: جلد :3: صفحہ :856: رقم الحدیث :399: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ :35: رقم الحدیث :100: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) کتاب العظمہ: جلد :3: صفحہ :856: رقم الحدیث :400: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ :35: رقم الحدیث :101: دار الکتب العلمیہ۔
(۳) کتاب العظمہ: جلد :3: صفحہ :857: رقم الحدیث :401: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ :35: رقم الحدیث :102: دار الکتب العلمیہ۔

عَنْ اِبنِ اَبِیْ جَبْلَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِ قَالَ اَوَّلُ مَنْ یَدْعِی یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِسْرَافِیْلَ فَیَقُوْلُ اللهُ هَلْ بَلَّغْتَ عَهْدِیْ فَیَقُوْلُ نَعَمْ یَارَبّ قَدْ بَلَّغْتُهُ جِبْرِیْلَ فَیَدْعِی جِبْرِیْلَ فَیُقَالُ هَلْ بَلَّغَكَ اِسْرَافِیْل عَهْدِی فَیَقُولُ نَعَمْ فَیَخلیٰ عَنْ اِسْرَافِیْلَ فَیَقُوْلُ لِجِبْرِیْلَ مَاصَنَعْتَ فِیْ عَهْدِی فَیَقُوْلُ یَارَبّ بَلَّغْتُ الرُّسُلَ فَیَدْعیٰ الرُّسُلَ فَیُقَالُ لَهُمْ هَلْ بَلَغکُمْ جِبْرِیْلَ عَهْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَخلیٰ عَنْ جِبْرِیْلَ:(۱)

ترجمہ:ابن ابی جبلہ اپنی سند سے روایت کرتے ہیں قیامت میں سب سے پہلے اسرافیل کو بلاکر کہا جائے گا کہ کیا تو نے میرا عہد پہونچایا وہ کہے گا ہاں یارب میں نے وہ عہد جبریل علیہ السلام کو پہونچا دیا جبریل علیہ السلام کو بلا کر پوچھا جائے گا کیا وہ عہد اسرافیل نے تمہیں پہونچایا وہ کہے گا جی ہاں تو اسرافیل کو رخصت کر دیا جائے گا پھر جبرئیل سے کہا جائے گا تو نے میرے عہد کو پہنچا دیا تو وہ عرض کریں گے کہ میں نے تیرے عہد کو رسل کرام علیہم السلام تک پہونچا دیا پھر رسل کرام کو بلا کر پوچھا جائے گا کیا تمہیں جبریل نے میرا عہد پہونچا دیا وہ عرض کرینگے ہاں یارب اس کے بعد جبریل علیہ السلام کو رخصت کردیا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ سَنان رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِ قَالَ اَقْرَبُ الْخَلْقِ مِنَ اللهِ اللَّوْحُ وَهُوَ مُعَلَّقٌ بِالْعَرْشِ فَاِذَا اَرَادَاللهُ اَنْ یُوْحِی بِشَئِی کَتَبَ فِیْ اللَّوْحِ فَیَجِی اللَّوحُ حَتّٰی یَقْرَعِ جَبْهَةَ اِسْرَافِیْلَ قَدْ غطیَ رأسَه بِجَناحهُ لایَرْفَع بَصَرَهُ اِعْظَامًا لِلّٰهِ فَیَنْظُرُ فِیْهَ فَاِنْ کَانَ اِلیٰ اَهْلِ السَّمَاءِ دَفَعَهُ اِلیٰ مِیکَائِیْلَ وَاِنْ کَانَ اِلیٰ اَهْلِ الارْضِ دَفَعَهُ اِلیٰ جِبْرِیْلَ فَاَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ یَوْمَ القِیَامَةِ اللَّوحِ یَدعیٰ بِهِ تَرْتَعِدّ فَرَائِصَهُ فَیُقَالُ لَهُ هَلْ بَلَّغْت فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیُقَالُ مَنْ یشْهَدُ لَكَ فَیَقُوْلُ اِسْرَافِیْلَ فَیَدْعیٰ اِسْرَافِیْلَ تُرْعد فَرائصه فَیُقَالُ لَهُ هَلْ بَلغكَ اللَّوْحُ فَاِذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّوْحُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجَّانِیْ مِنْ سُوْءِ الْحِسَابِ ثُمَّ کَذٰلِكَ:(۲)

ترجمہ:ابوسنان نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب لوح محفوظ ہے وہ عرش کے ساتھ متعلق ہے جب اللہ تعالیٰ کسی امر کا ارادہ فرماتا ہے کہ وحی کرے تو وہ لوح محفوظ میں رکھ دیتا ہے پھر لوح آکر اسرافیل علیہ السلام کا ماتھا ٹھونکتی ہے۔ اسرافیل علیہ السلام نے عظمت الٰہی کی وجہ سے اپنا سر اپنے پر سے ڈھانپ رکھا ہے اسی لئے اوپر سر نہیں اٹھاتا لوح

(۱)الحبائك فی اخبار الملائك:صفحه:36:رقم الحدیث:103:دارالکتب العلمیه۔
(۲)کتاب العظمه:جلد:2:صفحه:704:رقم الحدیث:293:دارالعاصمه ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحه:36:رقم الحدیث:104:دارالکتب العلمیه۔

کے سر پر ٹھوکنے سے اوپر دیکھتا ہے تو وہ حکم اگر اہل سماء کے لئے ہے تو میکائیل کو سپرد کرتا ہے اگر زمین والوں کے لئے ہے تو وہ جبریل علیہ السلام کو سپرد کرتا ہے اسی لئے قیامت میں سب سے پہلے لوح محفوظ سے حساب ہوگا جب اسے حساب کے لئے بلایا جائے گا تو خوف سے اس کے کاندھے کانپ رہے ہونگے اسے کہا جائیگا کیا تو نے میرا حکم پہونچا دیا تھا لوح محفوظ عرض کریگی ہاں یارب! پھر اسے کہا جائیگا اس پر تیرا گواہ کون ہے؟ لوح محفوظ عرض کریگی اسرافیل پھر اسرافیل علیہ السلام کو بلایا جائیگا تو اس کے کاندھے بھی خوف سے کانپ رہے ہونگے اس سے پوچھا جائیگا کیا تجھے لوح محفوظ نے میرا حکم پہونچا دیا تھا عرض کرے گا ہاں۔ جب اسرافیل اقرار کریگا تو لوح محفوظ کہے گی شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے مجھے برے حساب سے بچالیا یونہی آگے اسی طرح سب سے سوال ہوگا۔

عَنْ ضَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ اَوَّلُ مَنْ سَجَدَ لآدَمَ عَلَیْہِ السَّلام اِسْرَافِیْل فَأَثَابَہُ اللّٰہُ اَنْ کَتَبَ الْقُرْآنَ فِیْ جَبْھَتِہٖ:(۱)

ترجمہ: ضمرہ نے کہا کہ آدم علیہ السلام کو سب سے پہلے اسرافیل علیہ السلام نے سجدہ کیا اللہ تعالیٰ نے اسے ثواب سے یوں نوازا کہ اس کی پیشانی میں قرآن مجید لکھوا دیا۔

عَنْ ابْنِ عَمَرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ زَعَمَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَّ الْحَسَنَاتِ مِنَ اللّٰہِ وَالسَّیِّئَاتِ مِنَ الْعِبَادِ وَقَالَ عُمَرُ الْحَسَنَاتُ وَالسَّیِّئَاتُ مِنَ اللّٰہِ فَتَابَعَ ھَذَا قَوْمٌ وَھَذَاقَوْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لاقْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا بِقَضَاءِ اِسْرَافِیْلَ بَیْنَ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ اِنَّ مِیْکَائِیْلَ قَالَ بِقَوْلِ اَبِیْ بَکْرٍ وَ قَالَ جِبْرِیْلُ بِقَوْلِ عُمَرَ فَقَالَ جِبْرَیْلُ لِمِیْکَائِیْلَ اِنَّا مَتٰی نَخْتَلِفُ اَھْلَ السَّمَاءِ یَخْتَلِفُ اَھْلَ الارْضِ فَلْنَتَحَاکَم اِلٰی اِسْرَافِیْلَ فَتَحَاکَمَا اِلَیْہِ فَقَضَی بَیْنَھُمَا بِحَقِیْقَۃِ الْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ وَحُلْوِہٖ وَمُرِّہٖ کُلُّہٗ مِنَ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ یَااَبَابَکْر اِنَّ اللّٰہَ لَوْ اَرَادَ اَنْ لایُعْصَی لَمْ یَخْلُقْ اِبْلِیْسَ فَقَالَ اَبُوْبَکْر صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلَہٗ:(۲)

(۱) کتاب العظمہ: جلد:5: صفحہ:1562: رقم الحدیث:1030: دار العاصمہ ریاض۔
تفسیر درمنثور: جلد:1: صفحہ:269: مرکز ھجر للبحوث و الدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:36: رقم الحدیث:105: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:36: رقم الحدیث:106: دار الکتب العلمیہ۔
تفسیر درمنثور: جلد:1: صفحہ:296: مرکز ھجر للبحوث و الدراسات مصر۔

ترجمہ: ابن عمر فرماتے ہیں کہ ایک جماعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابو بکر رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ حسنات اللہ کی جانب سے ہیں اور سیات بندوں کی جانب سے، بہت سے لوگ ان کی اتباع میں ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ حسنات وسیات ہر دونوں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہیں بہت سے لوگ ان کی اتباع میں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارا فیصلہ میں جبریل و میکائیل کے جھگڑے پر اسرافیل کے فیصلہ کے مطابق کرتا ہوں کیونکہ میکائیل کا قول ابوبکر کے مطابق تھا اور جبریل کا قول عمر کے مطابق تھا وہ دونوں اسرافیل علیہ السلام کے پاک فیصلہ لے گئے اسرافیل نے فیصلہ فرمایا کہ حقیقت یہ ہے خیر وشر اور میٹھا کڑوا سب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔ پھر آپ نے فرمایا اے ابوبکر اللہ تعالیٰ اگر چاہتا کہ کوئی اس کی نافرمانی نہ کرے تو وہ ابلیس کو پیدا نہ کرتا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔

نفخ صور والے ملائکہ پر موت

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ''الحبائك'' میں فرمایا کہ مجھ سے سوال کیا گیا کہ کیا فرشتے پہلا صور پھونکتے وقت مریں گے؟ اور دوسرے نفخہ کے وقت زندہ ہونگے؟

میں نے جواب دیا کہ ہاں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ (پارہ:۲۴:سورۃ الزمر: آیت:۶۸)

ترجمہ: اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے (زندہ تو مر جائیں گے اور مُردوں کی روحیں بے ہوش ہو جائیں گی) جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے (وہ اس بے ہوشی اور موت سے محفوظ رہے گا)۔

جن فرشتوں پر صور پھونکنے سے موت طاری نہ ہوگی وہ حاملینِ عرش، حضرت جبرائیل، حضرت اسرافیل، حضرت میکائیل اور حضرت ملک الموت ہیں یہ اس (نفخہ اولیٰ) کے بعد وفات پائیں گے اور حضرت وھب سے روایت ہے کہ یہ چار فرشتے (حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، ملک الموت علیہم السلام) سب سے پہلے پیدا کئے گئے اور سب سے آخر میں وفات پائیں گے اور سب سے پہلے زندہ کئے جائیں گے۔

اور حدیث صور میں جس کو امام ابو یعلیٰ نے "مسند" میں امام ابوالشیخ نے "کتاب العظمة" میں اور امام بیہقی نے "البعث" میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے یہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ثُمَّ يَامُرُ اللّٰهُ اِسْرَافِيْلَ فَيَنْفَخ نَفْخَةَ الصَعْقِ فَيَصْعِقُ أهْلَ السَّمَاواتِ وَالأرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ مَلَكُ الْمَوْتِ قَدْ مَاتَ أهْلَ السَّمَاءِ وَالأرْضِ اِلَّا مَنْ شِئتَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ وَهُوَ أعْلَمُ فَمَنْ بَقِيَ؟ فَيَقُوْلُ أَیْ رَبّ بَقِيْتَ أنْتَ الْحَیِّ الذِیْ لا تَمُوْتُ وَبَقِيَتْ حَمْلَةَ الْعَرْشِ وَبَقِيَ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَبَقِيْتُ أنَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ فَلْيَمُتْ جِبْرِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ فَيَمُوْتَانِ ثُمَّ يَاتِيْ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى الْجَبَّارِ فَيَقُوْلُ قَدْ مَاتَ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ فَلْتَمُتْ حَمْلَةَالْعَرْشِ فَيَمُوْتُوْنَ وَيَأمر اللّٰهُ الْعَرْشَ فَيَقْبِضَ الصّوْرَ مِنْ اِسْرَائِيْلَ ثُمَّ يَاتِیْ مَلَك الْمَوْتِ اِلٰى الْجَبَّارِ فَيَقُوْلُ: رَبّ قَدْ مَاتَ حَمْلَةَ عَرْشِكَ فَيَقُوْلُ وَهُوَ أعْلَمُ فَمَنْ بَقِيَ فَيَقُوْلُ بَقِيْتَ أنْتَ الْحَیِّ الذِیْ لا تَمُوْتُ وَبَقِيْتُ أنَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ أنْتَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِيْ خَلَقْتُكَ لَمَا رَأيْتُ فَمُتْ فَيَمُوْت" اِلٰى أنْ قَالَ "ثُمَّ يَأمر اللّٰهُ السَّمَاءَ أنْ تَمْطِرَ أرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَأمر اللّٰهُ الأجْسَادَ أنْ تَنْبِتَ حَتّٰى اِذَا تَكَامَلَت أجْسَادَهُمْ فَكَانَت كَمَا كَانَتْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَتُحْیِ حَمْلَةَ عَرْشِیْ فَيُحْيُوْنَ وَيَأمُر اللّٰهُ اِسْرَافِيْلَ فَيَأخُذُ الصّوْرَ فَيَضَعهُ عَلٰى فِيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ لِيُحَیّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ فَيحييان ثُمَّ يَدْعُوْاللّٰهُ بِالأرْوَاح فَيَلْقِيْهَا فِیْ الصّوْرِ ثُمَّ يَأمُر اللّٰهُ اِسْرَافِيْلَ أنْ يَنْفَخ نَفْخَةَ الْبَعْثِ فَيُنفَخ فَتَخْرُجَ الارْوَاح كَأنَّهَا النِّحْلُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ وَعِزَّتِیْ وَجَلالِیْ لَيَرْجِعَنَّ كُلّ رُوْح اِلٰى جَسَدِهِ فَتَدْخِلُ الارْوَاح فِیْ الأجْسَادِ:(۱)

ترجمہ: پھر اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل کو حکم فرمائے گا تو وہ پہلی مرتبہ پھونک مارے گا جس سے تمام آسمانوں اور زمین والے چیخ پڑیں گے (اور ان کی موت وارد ہو جائے گی) مگر جس کو اللہ تعالیٰ چاہے گا (اس حالت سے مستثنٰی کر لے گا) پس حضرت ملک الموت عرض کریں گے تمام آسمانوں اور زمین والے مر چکے ہیں مگر تو نے جن کو مستثنٰی فرمایا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے اب کون بچا ہے؟ تو وہ عرض کریں گے اے پروردگار! تو باقی ہے تو زندہ رہنے

(۱) كتاب البعث و النثور: صفحه: 336: رقم الحديث: 609: مركز الخدمات و الابحاث الثقافية بيروت۔
كتاب العظمه: جلد: 3: صفحه: 821: رقم الحديث: 386: دار العاصمه رياض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 272: رقم الحديث: 799: دار الكتب العلميه۔

والا ہے جس پر موت نہیں آئے گی حاملین عرش بھی زندہ ہیں، جبرائیل اور میکائیل بھی زندہ ہیں اور میں بھی زندہ ہوں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جبرائیل اور میکائیل بھی فوت ہو جائیں تو وہ بھی فوت ہو جائیں گے پھر ملک الموت اللہ جبار کی خدمت میں حاضر ہو گا اور عرض کرے گا جبرائیل اور میکائیل بھی مر چکے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب عرش کو اٹھانے والے بھی مر جائیں تو وہ بھی مر جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ عرش کو حکم دے گا تو وہ حضرت اسرافیل سے صور لے لے گا پھر ملک الموت اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہونگے اور عرض کریں گے اے پروردگار! تیرے عرش بردار بھی مر چکے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے اب کون بچا ہے؟ تو وہ عرض کرے گا تو باقی ہے تو حی ہے کبھی نہیں مرے گا اور میں زندہ ہوں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو میری مخلوق میں سے ایک ہے میں نے تجھے پیدا کیا جب چاہا، تو بھی مر جا تو وہ مر جائیں گے یہاں تک کہ فرمایا پھر اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا کہ تو چالیس دن تک برستا رہ پھر اللہ تعالیٰ اجسام کو حکم فرمائے گا کہ تم اگنا شروع ہو جاؤ حتی کہ جب ان کے بدن کامل (طور پر اگ) جائیں گے اور جیسے (دنیا میں) تھے ویسے ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ حکم دیگا میرے عرش بردار زندہ ہوں تو وہ زندہ ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ حضرت اسرفیل کو حکم فرمائے گا تو وہ صور کو لیں گے اور اسے اپنے منہ پر رکھیں گے پھر اللہ تعالیٰ حکم دے گا جبرائیل اور میکائیل زندہ ہوں تو وہ دونوں زندہ ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ سب ارواح کو بلائے گا اور ان کو صور دے گا پھر اسرافیل علیہ السلام کو حکم دے گا کہ (اب) جی اٹھنے کا صور پھونک، تو وہ پھونک ماریں گے جس سے روحیں اس طرح سے نکلیں گی جیسے شہد کی مکھیاں (اڑنے کے لیے) نکلتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا مجھے میری عزت اور میرے جلال کی قسم! ہر ایک روح اپنے (اپنے) بدن میں لوٹے، تو سب روحیں (اپنے اپنے) جسموں میں داخل ہو جائیں گی۔

موت کے بعد فرشتوں کی روحیں کسی خاص مقام میں رہیں گی؟ امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھ سے سوال کیا گیا کیا موت کے بعد فرشتوں کی ارواح کسی مخصوص مقام میں رہیں گی جیسا کہ انسانوں کے متعلق وارد ہے؟

جواب: میں اس کے متعلق واقف نہیں ہوا۔ (۱)

(۱)الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 273: دار الكتب العلميه۔

ملک الموت علیہ السلام

آپ ہر ذی روح کی روح قبض کرنے پر مامور ہیں۔

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْن (پارہ:۲۱:سورۃالسجدۃ:آیت:۱۱)

ترجمہ:تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے پھر اپنے رب کی طرف واپس جاؤ گے۔

اس آیت میں ملک الموت سے مراد حضرت عزرائیل علیہ السلام اور وہ معین فرشتہ ہیں چنانچہ ابن کثیر زیر آیت ہذا لکھتا ہے۔

اَلظَّاهِرُ مِنْ هٰذَا الاٰيَةِ اَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ شَخْصٌ مُعَيَّنٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ:(۱)

ترجمہ:اس آیت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ملک الموت ایک متعین فرشتہ ہے۔

فائدہ:" فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا" کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ المدبرات سے مراد وہ فرشتے ہیں جو ملک الموت کے ساتھ میت کے پاس قبض روح کے وقت حاضر ہوتے ہیں ان میں سے کوئی روح کو لے کر چڑھتا ہے اور کوئی آمین کہتا ہے کوئی نمازِ جنازہ ہونے تک میت کے لئے استغفار کرتا رہتا ہے۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے "وَ قِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ" کی یہ تفسیر روایت ہے کہ ملک الموت علیہ السلام کے مددگار فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ اس شخص کی روح کو قدم سے لیکر ناک تک کون چڑھائیگا۔

موت کی ابتداء

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَخْلُقَ آدَمَ بَعَثَ مَلَكًا مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ يَاتِیْ بِتُرَابٍ مِنَ الارْضِ فَلَمَّا هَوٰی لِيَاْخُذَ قَالَتِ الارْضُ اَسْاَلُكَ بِالَّذِیْ اَرْسَلَكَ اَنْ لا تَاْخُذَ مِنِّی الْيَوْمَ شَيْئًا يَكُوْنُ لِلنَّارِ مِنْهُ نَصِيْبٌ غَدًا فَتَرَكَهَا فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰی رَبِّهٖ قَالَ مَامَنَعَكَ اَنْ تَاْتِیْ بِمَا اَمَرْتُكَ قَالَ سَاَلَتْنِیْ بِكَ فَعَظَّمْتُ اَنْ اَرُدَّ شَيْئًا سَاَلَنِیْ بِكَ فَاَرْسَلَ لَهَا آخر فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰی اَرْسَلَهُمْ كُلَّهُمْ فَاَرْسَلَ مَلَكَ الْمَوْتِ فَقَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ الَّذِیْ اَرْسَلَنِیْ اَحَقُّ بِالطَّاعَةِ مِنْكِ فَاَخَذَ مِنْ وَجْهِ الارْضِ كُلِّهَا مِنْ طِيْبِهَا وَخَبِيْثِهَا فَجَاءَ بِهٖ اِلٰی رَبِّهٖ فَصَبَّ عَلَيْهِ مِنْ مَاءِ الْجَنَّةِ فَصَارَ حَمَاَمَسْنُوْنًافَخَلَقَ مِنْهُ آدَمَ:(۲)

(۱) تفسیر ابن کثیر :جلد:6:صفحہ:360:دار طیبہ ریاض۔
(۲) تفسیر درمنثور :جلد:1:صفحہ:251:مرکز هجر للبحوث والدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:37:رقم الحديث:107:دارالکتب العلميه

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو عرش اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک کو بھیجا کہ زمین سے کچھ مٹی لے آ ؤ جب فرشتہ مٹی لینے کو آیا تو زمین نے فرشتہ سے کہا میں تجھے اس ذات کی قسم دیتی ہوں جس نے تجھے میرے پاس بھیجا کہ میری مٹی تو نہ لے جا تا کہ کل اسے آگ میں جلنا پڑے جب وہ خدا کی بارگاہ میں پہنچا تو اس نے دریافت کیا کہ مٹی کیوں نہ لائے؟ فرشتہ نے زمین کا جواب سنا دیا کہ اے مولا! جب اس نے تیری عظمت کا واسطہ دلایا تو میں نے اسے چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے دوسرے فرشتے کو بھیجا اس کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا پھر تمام فرشتوں کو بھیجا گیا حتیٰ کہ ملک الموت علیہ السلام کو بھیجا زمین نے ان کو بھی یہی جواب دیا تو آپ نے فرمایا اے زمین! جس ذات نے مجھے تیری طرف بھیجا ہے وہ تجھ سے زائد اطاعت وفرماں برداری کے لائق ہے میں اس کے حکم کے سامنے تیری بات کیسے مان سکتا ہوں چنانچہ آپ نے زمین کے مختلف حصوں سے تھوڑی تھوڑی مٹی لی اور بارگاہ ایزدی میں حاضر ہوئے تو خدا عزوجل نے اس کو جنت کے پانی سے گوندھا تو وہ کیچڑ ہوگئی پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے آدم علیہ السلام کو پیدا کر دیا۔

نَاسٌ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالُوْا بَعَثَ اللّٰهُ جِبْرِيْلَ اِلَى الارْضِ لِيَاتِيَهُ بِطِيْنٍ مِنْهَا فَقَالَتِ الارْضُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ تَنْقُصَ مِنِّى فَرَجَعَ وَ لَمْ يَاخُذْ شَيْئًا وَ قَالَ يَارَبِّ اِنَّهَاعَاذَت بِكَ فَاَعَذْتُهَا فَبَعَثَ مِيْكَائِيْلَ كَذٰلِكَ فَبَعَثَ مَلَكَ الْمَوْتِ فَعَاذَت مِنْهُ فَقَالَ وَاَنَا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَرْجِعَ وَلَمْ اُنْفِذْ اَمْرَهُ فَاَخَذَ مِنْ وَجْهِ الارْضِ:(١)

ترجمہ: بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو بھیجا کہ وہ اس سے مٹی لے آئیں زمین نے کہا کہ میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں اگر تم نے مجھ سے کوئی کمی کی جبریل علیہ السلام واپس لوٹ آئے زمین سے کچھ نہ اٹھایا اور عرض کی یارب! زمین نے مجھ سے تیری پناہ مانگی اسی لئے میں نے اسے پناہ دیدی پھر اللہ تعالیٰ نے میکائیل علیہ السلام کو بھیجا ان سے بھی یہی ہوا پھر ملک الموت علیہ السلام کو بھیجا زمین نے ان سے بھی پناہ مانگی ملک الموت علیہ السلام نے کہا کہ میں اس سے پناہ چاہتا ہوں کہ خالی ہاتھ لوٹوں میں اللہ تعالیٰ کا حکم نافذ کرکے رہوں گا یہ کہہ کر روئے زمین سے جتنی مٹی لینا چاہتے تھے لے لی۔

(١) تاریخ طبری: جلد: 1: صفحہ: 90: دار المعارف مصر۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحہ: 37: رقم الحديث: 108: دار الكتب العلميه۔

ملک الموت کا دائرۂ تصرفات

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَاعَلَی ظَهْرِ الارْضِ مِنْ بَیْتِ شَعَرٍ وَلامَدَرٍ اِلَّاوَمَلَكُ الْمَوْتِ یَطُوْفُ بِهٖ كُلّ یَوْمٍ مَرَّتَیْنِ:(۱)

ترجمہ: حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ زمین پر کوئی گھر نہیں وہ مٹی کا ہو یا بالوں کا (خیمہ) مگر ملک الموت اس کا روزانہ دو بار چکر لگاتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِالاعْلٰی التَمِیْمِیْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ قَالَ مَامِنْ اَهْلِ دَارٍ اِلَّاوَمَلَكُ الْمَوْتِ یَتَصَفَّحُهُمْ فِیْ الْیَوْمِ مَرَّتَیْنِ:(۲)

ترجمہ: عبدالاعلیٰ تمیمی نے فرمایا کہ کوئی ایسا گھر نہیں جسے دن میں ملک الموت دو بار نہ دیکھتا ہو۔

عَنِ الْحَسَنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَامِنْ یَوْمٍ اِلَّا وَمَلَكُ الْمَوْتِ یَتَصَفَّحُ فِیْ كُلّ بَیْتٍ ثَلاثَ مَرَّاتٍ فَمَنْ وَجَدَهُ مِنهُمْ قَدْ اسْتَوْفی رِزْقَهُ وَانْقَضَی اَجْلَهُ قَبَض رُوْحَهُ وَاَقْبَلَ اَهْلُهُ بِرَنّةٍ وَبُكَاءٍ فَیَأخُذُ مَلَكُ الْمَوْتِ بِعَضَادَتِی الْبَاب فَیَقُوْلُ مَالِیْ اِلَیْكُمْ مِنْ ذَنْبٍ وَاِنِّیْ لَمَأمُوْرٌ وَاللّٰهِ مَااَكَلْتُ لَكُمْ رِزْقًا وَلا أفْنَیْتُ لَكُمْ عُمْرًا وَلا انْتَقَصْتُ لَكُمْ اَجْلاً وَاِنَّ لِیْ فِیْكُمْ لَعُوْدَةً ثُمَّ عُوْدَةً ثُمَّ عُوْدَةً حَتّٰی لااَبْقِی مِنْكُمْ اَحَدًا قَالَ الْحَسَنُ فَوَاللّٰهِ لَوْیَرَوْنَ مَقَامَهُ وَیَسْمَعُوْنَ كَلامَهُ لَذَهَلُوْا عَنْ مَیِّتِهِمْ وَلَبَكُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ:(۳)

ترجمہ: حضرت حسن نے فرمایا کہ ملک الموت روزانہ ہر گھر والے کو تین بار دیکھتا ہے جس کے لئے دیکھتا ہے کہ اس کا اجل ختم ہو گیا اور اس کا رزق پورا ہو گیا تو اس کی روح قبض کرتا ہے گھر والے رونے لگ جاتے ہیں ملک الموت دروازے کے پٹ کو پکڑ کر کھڑے ہو کر فرماتا ہے کہ میں نے تمہارا کوئی قصور نہیں کیا میں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوں، نہ میں نے تمہارا رزق کھایا، نہ میں نے تمہاری عمریں گھٹائیں اور نہ میں نے تمہاری اجل کم کی مجھے تمہارے پاس آنا ہے پھر آنا ہے پھر آنا ہے یہاں تک کہ تم میں سے کوئی باقی نہ رہے اسی لئے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ فرشتۂ موت کو دیکھ لیں اور اس کے کلام کو سن لیں تو میت کو بھول کر خود اپنے ہی کو رونے لگ جائیں۔

(۱) كتاب العظمه: جلد:3: صفحه:932: رقم الحديث:467: دار العاصمه رياض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:38: رقم الحديث:110: دار الكتب العلميه۔
تفسير ابن جرير طبری: جلد:9: صفحه:293: مركز هجر للبحوث والدراسات مصر۔
(۲) مصنف ابن ابی شيبه: جلد:12: صفحه:451: رقم الحديث:36670: مكتبة الرشد رياض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:38: رقم الحديث:111: دار الكتب العلميه۔
(۳) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:38: رقم الحديث:112: دار الكتب العلميه۔
كتاب العظمه: جلد:3: صفحه:905: رقم الحديث:441: دار العاصمه رياض۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ يَتَصَفَّحُ مَلَكُ الْمَوْتِ الْمَنَازِلَ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ وَيَطلعُ فِيْ وَجْهِ ابْنِ آدَمَ كُلَّ يَوْمٍ اِطِّلَاعَهُ قَالَ فَمِنْهَا الذُّعْرَةُ الَّتِيْ تُصِيْبُ النَّاسَ يَعْنِیْ الْقَشْعَرِيْرَةُ وَالانْقِبَاضُ: (١)

ترجمہ: زید بن اسلم نے فرمایا کہ ملک الموت تمام گھروں کو روزانہ پانچ بار دیکھتے ہیں اور ہر ابن آدم کے چہرہ میں جھانکتے ہیں یہ جو اچانک گھبراہٹ ہوتی ہے یہ اسی ملک الموت کے جھانکنے کی وجہ سے ہے۔

عَنْ عِكْرَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ اِلَّا وَمَلَكُ الْمَوْتِ يَطلعُ فِيْ كِتَابِ حَيَاةِ النَّاسِ قَائِلٌ يَّقُوْلُ ثَلاثاً وَقَائِل يَقُوْلُ خَمْسًا: (٢)

ترجمہ: عکرمہ نے فرمایا کہ ملک الموت روزانہ لوگوں کی موت کی کتاب میں جھانکتے ہیں بعض نے کہا تین بار جھانکتے ہیں بعض نے کہا پانچ بار۔

عَنْ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ مَامِنْ بَيْتٍ فِيْهِ اَحَدٌ اِلَّا وَمَلَكُ الْمَوْتِ عَلٰى بَابِهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ يَنْظُرُ هَلْ فِيْهِ اَحَدٌ اُمِربِهِ يَتَوَفَاهُ: (٣)

ترجمہ: حضرت کعب نے فرمایا کہ کوئی ایک گھر ایسا نہیں جس کے دروازے پر ملک الموت سات بار تشریف نہ لائیں اس میں دیکھتے ہیں اس میں وہ تو نہیں جس کی موت کا انہیں حکم ہے۔

عَنْ عَطَاء بْنِ يَسَارٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ مَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ اِلَّا يَتَصَفَّحهُمْ مَلَك الْمَوْتِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ مِنْهُمْ اَحَدٌ اَمرَ بِقَبْضِهِ: (٤)

ترجمہ: حضرت عطاء بن یسار نے فرمایا کہ ہر گھر کو ملک الموت روزانہ پانچ بار ملاحظہ فرماتے ہیں کہ ان میں وہ تو نہیں کہ جس کی وہ روح قبض کریں۔

(١) كتاب العظمه: جلد: 3: صفحه: 445: رقم الحديث: 910: دار العاصمه رياض۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 39: رقم الحديث: 113: دار الكتب العلميه۔
(٢) الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 39: رقم الحديث: 114: دار الكتب العلميه۔
تفسير درمنثور: جلد: 6: صفحه: 68: مركز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
(٣) الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 39: رقم الحديث: 115: دار الكتب العلميه۔
(٤) الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 39: رقم الحديث: 116: دار الكتب العلميه۔

عَنْ ثَابِتَ الْبُنَانِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَللَّیْلُ وَالنَّھَارُ اَرْبَعٌ وَعِشْرُوْنَ سَاعَۃً لَیْسَ فِیْھَا سَاعَۃٌ تَأتِیْ عَلٰی ذِی رُوْحٍ اِلَّاوَمَلَکُ الْمَوْتِ قَائِمٌ عَلَیْھَا فَاِنْ اُمِرَ بِقَبْضِھَا قَبَضَھَا وَاِلَّا ذَھَبَ:(۱)

ترجمہ:حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شب وروز کی چوبیس گھڑیاں ہیں کسی ذی روح پر کوئی گھڑی ایسی نہیں جس میں ملک الموت اس ذی روح پر قائم نہ ہوا گر اس کے قبض کرنے کا حکم ہوتا ہے تو روح قبض کر لیتا ہے ورنہ چلا جاتا ہے۔

فائدہ: قرطبی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ روایت کے بعد فرماتے ہیں"وَھٰذَا عَامٌ فِیْ کُلِّ ذِیْ رُوْحٍ" اور یہ تمام ذی ارواح کے لیے یکساں ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ مَلَکَ الْمَوْتِ یَنْظُرُ فِیْ وُجُوْہِ الْعِبَادِ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ نَظْرَۃً فَاِذَاضَحِکَ الْعَبْدُالَّذِیْ بَعَثَ اِلَیْہِ یَقُوْلُ یَاعَجَبًا بُعِثْتُ اِلَیْہِ لاقْبِضَ رُوْحَہُ وَھُوَ یَضْحِکُ:(۲)

ترجمہ:حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ملک الموت بندوں کو روزانہ ستر بار دیکھتا ہے جب بندہ ہنستا ہے تو ملک الموت کہتا ہے تعجب ہے میں اس کے ہاں روح قبض کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں لیکن یہ ہنستا ہے۔

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:39:رقم الحدیث:117:دار الکتب العلمیہ۔
التذکرہ للقرطبی:جلد:1:صفحہ:264:دار المنھاج ریاض۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:39:رقم الحدیث:118:دار الکتب العلمیہ۔
التذکرہ للقرطبی :جلد:1:صفحہ:264:دار المنھاج ریاض۔

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَنَظَرَ اِلٰى مَلَكِ الْمَوْتِ عِنْدَ رَأْسِ رَجُلٍ مِنَ الاَنْصَارِ فَقَالَ يَامَلَكَ الْمَوْتِ اِرْفِقْ بِصَاحِبِي فَاِنَّهُ مُؤْمِنٌ فَقَالَ مَلَكُ الْمَوْتِ طِبْ نَفْساً وَقَرّ عَيْناً فَاِنِّي بِكُلِّ مُؤْمِنٍ رَفِيقٌ وَاعْلَمْ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيلااَقْبِضُ رُوْحَ ابْنِ آدَمَ فَاِذَا صَرخَ صَارِخٌ مِنْ اَهْلِهِ قُمْتُ فِيْ الدَّارِ وَمَعِيَ رُوْحَهُ فَقُلْتُ مَا هَذَا الصَّارِخُ وَاللّٰهِ مَا ظَلَمْنَاهُ وَلاسَبَقْنَا اَجَلَهُ وَلااسْتَعْجَلْنَا قَدرَهُ وَمَالَنَا فِيْ قَبْضِهِ مِنْ ذَنْبٍ فَاِنْ تَرْضَوْا بِمَا صَنَعَ اللّٰهُ تُوْجَرُوْا وَاِنْ تَسْخِطُّوْا تَأثمُوْا وَ تُوْزَرُوْاوَاِنَّ لَنَا عِنْدَكُمْ عَوْدَةً ثُمَّ عَوْدَةً بَعْدَ عَوْدَةٍ فَالْحَذْرُ الْحَذْرُ وَمَا مِنْ اَهْلِ بَيْتِ شَعَرٍ وَلا مَدَرٍ بَرٍّ وَلا فَاجِرٍ سَهْلٍ وَلا جَبَلٍ اِلَّا اَنَااَصَفّحهُمْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ حَتّٰى وَاَنَا اَعْرَفُ بِصَغِيْرِهِمْ وَكَبِيْرِهِمْ مِنْهُمْ بِاَنْفُسِهُمْ وَاللّٰهِ لَوْاَرَدْتُ اَنْ اَقْبِضُ رُوْحَ بَعُوْضَةً مَا قَدَّرْتُ عَلَى ذَلِكَ حَتّٰى يَكُوْنَ اللّٰهُ هُوَ يَاذِن بِقَبْضِهَا قَالَ جَعْفَرُ بْنِ مُحَمّد بَلَغَنِي اِنَّمَا يَتَصَفّحهُمْ عِنْدَ مَوَاقِيْتِ الصّلوٰةِ فَاِذَا حَضَرَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَاِنْ كَانَ مِمَنْ يُحَافِظُ عَلَى الصَّلواتِ دَنَا مِنْهُ الْمَلَكُ وَطَرّدَ عَنْهُ الشَّيْطَانوَيُلَقِّنُهُ الْمَلَكُ لااله اِلَّااللّٰه مُحَمَّدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ ذَلِكَ الْحَالِ الْعَظِيْمُ:(۱)

ترجمہ: حضرت حارث بن خزرج سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک میت کے پاس دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ملک الموت علیہ السلام سے خطاب فرمارہے تھے کہ ''اے ملک الموت! میرے ساتھی کے ساتھ نرمی کرو کیونکہ وہ مومن ہے''، تو ملک الموت علیہ السلام نے جواب دیا کہ'' آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور دل خوش ہو میں تو ہر مومن پر نرمی کرتا ہوں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں جب آدمی کی روح قبض کرتا ہوں تو چیخنے والے چیختے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ بخدا ہم نے اس پر ظلم نہیں کیا نہ اس کو وقت سے پہلے موت دی اور ہم نے اس کو موت دے کر کوئی گناہ نہیں کیا تو تم اگر اللہ تعالیٰ کے کئے پر راضی ہو تو مستحق اجر ہو گے ورنہ لائق عذاب اور ہم کو تو بار بار آنا ہی ہے اس لئے ڈرتے رہو خیمے والے ہوں یا کچے مکانوں والے، نیک ہوں یا بد، پہاڑی علاقوں میں رہنے والے ہوں یا ہموار زمینوں پر بسنے والے میں ہر رات اور ہر دن ان میں سے ایک ایک کے چہرے کو غور سے دیکھتا ہوں اس لئے میں ہر چھوٹے بڑے کو ان سے زائد پہچانتا ہوں بخدا اگر میں مچھر کی روح بھی قبض کرنا چاہوں تو بے اذنِ الٰہی قبض نہیں کر سکتا جعفر بن محمد کہتے ہیں کہ ملک الموت علیہ السلام پنجگانہ نمازوں کے اوقات میں چہروں کو دیکھتے ہیں تو اگر دیکھتے ہیں کہ کسی نیک اور نمازی انسان کی موت قریب آگئی ہے تو شیطان کو اس سے دور فرماتے ہیں اور اس کو کلمۂ طیبہ کی تعلیم دیتے ہیں۔

(۱) کنز العمال: جلد: 15: صفحہ: 297: رقم الحدیث: 42803: دار الکتب العلمیہ۔
مجمع الزوائد: جلد: 3: صفحہ: 51: رقم الحدیث: 3928: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 40: رقم الحدیث: 119: دار الکتب العلمیہ۔

عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلام رَأى فِيْ بَيْتِهِ رَجُلاً فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَامَلَكُ الْمَوْتِ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاَرِنِى مِنْكَ آيةً اَعْرَفُ اَنَّكَ مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ اَعْرِضْ بِوَجْهِكَ فَاعْرَضَ ثُمَّ نَظَرَ فَارَاهُ الصُّوْرَةُ الَّتِىْ يَقْبِضُ فِيْهَا الْمُؤمِنِيْنَ فَرَأى مِنَ النُّوْرِ وَالْبَهَاءِ شَيْئًا وَلايَعْلَمُهُ اِلَّا اللهُ تَعَالىٰ ثُمَّ قَالَ اَعْرِضْ بِوَجْهِكَ فَاعْرَضَ ثُمَّ نَظَرَ فَارَاهُ الصُّوْرَةَ الَّتِىْ يَقْبِضُ فِيْهَا الْكُفَّارَ وَالْفُجَّارَ فَرعَبَ اِبْرَاهِيْمُ رُعْباًحَتّٰى ارْعَدَت فَرَائِصَهُ اُلْصَقَ بَطْنَهُ بِالارْضِ وَكَادَتْ نَفْسهُ تَخْرُجَ:(۱)

ترجمہ: کعب نے فرمایا کہ ایک دن ابراہیم علیہ السلام نے اپنے گھر میں ایک مرد کو دیکھ کر فرمایا تو کون ہے؟ عرض کی میں ملک الموت ہوں آپ نے فرمایا اگر تو اپنی بات میں سچا ہے تو کوئی نشانی دکھا تا کہ معلوم کروں کہ واقعی تو ملک الموت ہے اس نے عرض کی چہرہ مبارک دوسری طرف پھیرئے آپ نے منہ مبارک دوسری طرف کیا تو ملک الموت اس صورت میں نظر آئے جس میں اہلِ ایمان کی روح قبض کرتا ہے وہ نورانی صورت اور پُر رونق شکل تھا کہ جسے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے پھر عرض کی آپ دوسری طرف منہ پھیرئے چنانچہ آپ نے دوسری طرف چہرہ مبارک پھیر کر پھر ملک الموت کو دیکھا تو وہ اس صورت میں تھا جس میں کفار وفجار کی روح قبض کرتا ہے اس سے ابراہیم علیہ السلام پر رعب چھا گیا اور آپ کے کاندھے کانپنے لگے اور آپ کا پیٹ مبارک زمین کو لگ گیا اور قریب تھا کہ آپ کی جان نکل جائے۔

(۱) الحبائك فى اخبار الملائك:صفحه:41:رقم الحديث:121:دار الكتب العلميه۔
كتاب ذكر الموت:امام ابن ابى الدنيا:صفحه:130:رقم الحديث:243:مكتبة الفرقان عجمان۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ السَّلام یَامَلَکَ الْمَوْتِ اَرِنِیْ کَیْفَ تَقْبِضَ اَنْفَاسِ الْکُفَّارِ قَالَ یَا اِبْرَاھِیْمُ لاتُطِیْقُ ذٰلِکَ قَالَ بَلٰی قَالَ فَاَعْرِضْ فَاعْرَضَ ثُمَّ نَظَرَ فَاِذَا بِرَجُلٍ اَسْوَدٍ یَنَالُ رَأسُہُ السَّمَاءَ یَخْرُجُ مِنْ فِیْہِ لَھَبُ النَّارِ لَیْسَ مِنْ شَعرَۃٍ فِیْ جَسَدِہٖ اِلَّا فِیْ صُوْرَۃِ رَجُلٍ یَخْرُجُ مِنْ فِیْہِ وَمَسَامِعِہٖ لَھَبُ النَّارِ فَغُشِیَ عَلَی اِبْرَاھِیْمَ ثُمَّ اَفَاقَ وَقَدْ تَحَوَّلَ مَلَکُ الْمَوْتِ فِیْ الصَّوْرَۃِ الاوْلٰی فَقَالَ یَامَلَکَ الْمَوْتِ لَوْ لَمْ یَلْقِ الْکَافِرِ مِنَ الْبَلاءِ وَالْحُزْنِ اِلّا صُوْرَتِکَ لَکَفَاہُ فَارِنِیْ کَیْفَ تَقْبِضَ اَنْفَاسِ الْمُؤمِنِیْنَ قَالَ اعْرِضْ فَاَعْرَضَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاِذَا ھُوَ بِرَجُلٍ شَابٍّ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْھًا وَاَطْیَبِھُمْ رِیْحًا فِیْ ثِیَابٍ بَیْضَاء فَقَالَ یَامَلَکَ الْمَوْتِ لَوْ لَمْ یَرِالْمُؤمِنُ عِنْدَ مَوْتِہٖ مِنْ قُرَّۃِ الْعَیْنِ الْکَرَامَۃِ اِلَّا صُوْرَتِکَ ھٰذِہٖ لَکَانَ یَکْفِیْہِ:(۱)

ترجمہ:ابن مسعود کی روایت میں ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے سوال کیا کہ اے ملک الموت آپ مجھے وہ صورت دکھایئے جس میں آپ کفار کی روحوں کو قبض کرتے ہیں ملک الموت نے کہا کہ یہ آپ کی طاقت سے باہر ہے لیکن آپ کے اصرار پر انہوں نے وہ صورت دکھانی شروع کی اور فرمایا کہ آپ اپنا منہ موڑ لیجئے اب جو دیکھا تو ایک سیاہ شخص ہے سر میں سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں اس کے جسم سے بال کے بجائے منہ میں آگ لئے ہوئے آرہ نکل رہے ہیں اسکے کانوں سے بھی آگ نکل رہی ہے یہ حال دیکھ کر آپ پر غشی طاری ہوئی اب جو دیکھا تو آپ اپنی شکل میں موجود تھے آپ نے ملک الموت سے کہا کہ اگر کافر کو محض تمہاری شکل ہی دیکھنے کی تکلیف برداشت کرنی پڑے تو یہ بہت بڑی تکلیف ہے اب ذرا یہ بتایئے کہ مومن کی روح کس قالب میں ہو کر آپ نکالتے ہیں؟ فرشتہ نے کہا کہ ذرا منہ پھیر یئے آپ نے منہ پھیر کر جو دیکھا تو آپ کے سامنے ایک حسین نوجوان تھا جس کا جسم مہک رہا تھا جس کے کپڑے سفید تھے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر مومن کو صرف آپ کے دیدار کی دولت دی جائے تو کافی ہے۔

(۱)التذکرۃ باحوال الموتی للقرطبی:جلد:1:صفحہ:256,57:دارالمنہاج ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:41:رقم الحدیث:122:دارالکتب العلمیہ۔

عَنْ اَشْعَثِ بْنِ اَسْلَم قَالَ سَأَلَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلام مَلَكَ الْمَوْتِ وَاِسْمُهُ عِزْرَائِيْلَ وَلَهُ عَيْنَانِ فِيْ وَجْهِهِ وَعَيْنَان فِيْ قَفاهُ فَقَالَ يَامَلَكَ الْمَوْتِ مَا تَصْنَعُ اِذَا كَانَتْ نَفْسٌ بِالْمَشْرِقِ وَنَفْسٌ بِالْمَغْرِب وَوَقَعَ الْوَبَاءَ بِاَرْضٍ وَالْتَقى الزَّحْفَان كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ اَدْعُوْالارْوَاحَ بِاِذْنِ اللهِ فَتَكُوْنُ بَيْنَ اِصْبَعِى هَاتَيْنِ قَالَ وَدُحِيَتِ لَهُ الارْض فَتَرَكَتْ مِثْلَ الطَّسْتِ يَتَنَاوَلُ مِنهَا حَيْثُ يَشَاءُ:(۱)

ترجمہ: اشعث بن اسلم سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ملک الموت سے دریافت کیا جنکا نام عزرائیل علیہ السلام ہے ان کی دو آنکھیں چہرہ میں اور دو آنکھیں گدی میں ہیں کہ وَبا کے زمانے میں کوئی مشرق میں ہوا اور کوئی مغرب میں تو آپ کیا کرتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ میں روحوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بلاتا ہوں تو وہ میری ان دو انگلیوں کے درمیان آجاتی ہیں اور زمین کو طشت کی مانند کردیا گیا ہے جہاں سے چاہتا ہوں اٹھاتا ہوں۔

عَنِ الْحَكَم اَنَّ يَعْقُوْبَ عَلَيْهِ السَّلام قَالَ يَامَلَكَ الْمَوْتِ مَامِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ اِلَّا وَاَنْتَ تَقْبِضُ رُوْحَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ وَاَنْتَ عِنْدِىْ هَاهُنَا وَالانْفُس فِيْ اَطْرَافِ الارْضِ قَالَ اِنَّ اللهَ يَخرّ لِىَ الدُّنْيَا فَهِىَ كَالطَّسْتِ يُوْضَع قُدَام اَحَدكُمْ فَيَتَنَاوَلَ اَيًّا مِنْ اَطْرَافِهَا شَاءَ كَذٰلِكَ الدُّنْيَاعِنْدِىْ:(۲)

ترجمہ: حضرت یعقوب علیہ السلام نے ملک الموت سے پوچھا کہ کیا آپ ہر ذی روح کی روح قبض کرتے ہیں کہاہاں۔آپ نے فرمایا آپ تو اس وقت میرے پاس ہیں اور صاحبان ارواح اطراف زمین پر پھیلے ہوئے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین کو طشت کی مانند کردیا ہے جیسے تمہارے سامنے طشت ہوتو اطراف طشت میں سے جو چاہے لے لے یونہی میرے لئے دنیا ہے۔

(۱) کتاب العظمہ: جلد: 3: صفحہ: 909: رقم الحدیث: 443: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 42: رقم الحدیث: 123: دار الکتب العلمیہ۔
کتاب ذکر الموت: ابن ابی الدنیا: صفحہ: 126: رقم الحدیث: 235: مکتبہ الفرقان عجمان 1423ھجری۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 42: رقم الحدیث: 124: دار الکتب العلمیہ۔

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جُعِلت الارْضَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ مِثْلَ الطَّسْتِ يَتَنَاوَلُ مِنْ حَيْثُ شَاءَ وَجَعَلَ لَهُ اَعْوَانٌ يَتَوَفَّوْنَ الانفُسَ ثُمَّ يَقْبِضهَا مِنْهُمْ:(۱)

ترجمہ: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ، زمین ملک الموت کے لیےطشت کر دی گئی ہے کہ جہاں سے چاہیں جس کو چاہیں اٹھالیں ان کے کچھ مددگار رہیں جوروحیں قبض کر کے انکے حوالے کرتے ہیں۔

عَنِ الرُّبَيْعِ بْنِ اَنَس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَلَكِ الْمَوْتِ هَلْ هُوَ وَحْدَهُ الَّذِىْ يَقْبِضُ الاَرْوَاحَ قَالَ هُوَ الَّذِىْ يَلِى اَمرَ الاَرْوَاحِ وَلَهُ اَعْوَانٌ عَلَى ذٰلِك غَيْرَ اَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ هُوَ الرَّئِيسُ وَكُلّ خُطْوَةٍ مِنْهُ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ:(۲)

ترجمہ: حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا وہ تنہا تمام ارواح قبض کرتا ہے فرمایا ارواح کے قبض کرنے کے رئیس ہیں اس کے ماتحت چند فرشتے مددگار رہیں اور وہ ان کے سردار ہیں اور مشرق سے مغرب تک ان کا صرف ایک قدم ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى "تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا" قَالَ اَعْوَانُ مَلَك الْمَوْتِ مِنَ الْمَلائِكَةِ:(۳)

ترجمہ: "تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا" کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہاں رسل سے ملک الموت علیہ السلام کے مددگار فرشتے مراد ہیں۔

(۱) کتاب العظمه: جلد: 3: صفحه: 895: رقم الحديث: 434: دار العاصمه رياض۔
حلية الاولياء: جلد: 3: صفحه: 286: دار الكتاب العربى بيروت 1387 هجرى۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 42: رقم الحديث: 125: دار الكتب العلميه۔
(۲) کتاب العظمه: جلد: 3: صفحه: 891: رقم الحديث: 431: دار العاصمه رياض۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 42: رقم الحديث: 126: دار الكتب العلميه۔
(۳) تفسير ابن ابى حاتم: جلد: 4: صفحه: 1307: رقم الحديث: 7387: مكتبه نزار رياض۔
تفسير ابن جرير طبرى: جلد: 9: صفحه: 292: مركز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔

عَنْ اِبْرَاهِيم النَّخْعِیْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی" تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا"قَالَ الْمَلَائِكَةُ تَقْبِضُ الانْفُسَ ثُمَّ يَقْبِضَهَا مِنْهُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ بَعْد:(١)

ترجمہ: ابراہیم نخعی نے "تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا" کی تفسیر میں فرمایا کہ پہلے ملائکہ روح قبض کرتے ہیں پھر وہ حضرت ملک الموت ان سے لے لیتے ہیں۔

عَنْ قَتَادَه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی"توفته رسلنا" قَالَ اِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ لَهُ رُسُلٌ فَيَلِیْ قَبْضهَا الرُّسُلُ ثُمَّ يَدْفَعُوْهَا اِلٰی مَلَكِ الْمَوْتِ:(٢)

ترجمہ: قتادہ نے "توفته رسلنا" کی تفسیر میں فرمایا کہ ملک الموت کے ہاں چند فرشتے ہیں جو روح کو قبض کر کے ملک الموت علیہ السلام کو سپرد کردیتے ہیں۔

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنّ الْمَلائِكَةَ الَّذِيْن يَقْرِنُوْنَ بِالنَّاسِ هُمُ الَّذِيْن يَتَوَفَّوْنَهُمْ وَيَكْتُبُوْنَ لَهُمْ آجَالَهُمْ فَإذَا تَوَفَّوْاالنَّفْسَ دَفَعُوْهَا اِلٰی مَلَكِ الْمَوْتِ وَهُوَ كَالْعَاقِبِ يَعْنِی الْعَشّارُ الَّذِیْ يُؤَدّی اِلَيْهِ مِنْ تَحْتِهٖ:(٣)

ترجمہ: حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ جو فرشتے انسانوں کو موت دینے آتے ہیں وہی انسان کی موت کے اوقات لکھ دیتے ہیں اب جب کسی نفس کی موت کا وقت ہوتا ہے وہ اس کی روح قبض کر کے ملک الموت کے حوالے کردیتے ہیں اور وہ ان سب کے سردار ہیں اور یہ فرشتے ان کے ماتحت ہو کر کام سرانجام دیتے ہیں۔

(١) تفسير ابن ابی حاتم: جلد: 4: صفحه: 1307: رقم الحديث: 7386: مكتبه نزار رياض۔
تفسير ابن جرير طبری: جلد: 9: صفحه: 291: مركز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
كتاب العظمه: جلد: 3: صفحه: 921: رقم الحديث: 454: دار العاصمه رياض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 43: رقم الحديث: 128: دار الكتب العلميه۔
(٢) تفسير ابن جرير طبری: جلد: 9: صفحه: 291: مركز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
كتاب العظمه: جلد: 3: صفحه: 920: رقم الحديث: 453: دار العاصمه رياض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 43: رقم الحديث: 129: دار الكتب العلميه۔
(٣) كتاب العظمه: جلد: 3: صفحه: 933: رقم الحديث: 468: دار العاصمه رياض۔
تفسير ابن ابی حاتم: جلد: 4: صفحه: 1348: رقم الحديث: 7634: مكتبه نزار رياض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 43: رقم الحديث: 130: دار الكتب العلميه۔

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَلَكُ الْمَوْتِ جَالِسٌ وَالدُّنْيَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَاللَّوْحُ الَّذِیْ فِی آجَالِ بَنِیْ آدَم فِیْ يَدَيْهِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ مَلائِكَةٌ قِيَامٌ وَهُوَ يُعْرِض اللَّوْح لا يَطْرُف فَإذَا اَتٰى عَلَى اَجَلِ عَبْدٍ قَالَ اِقْبِضُوْا هٰذَا:(۱)

ترجمہ:شہر بن حوشب نے فرمایا کہ ملک الموت بیٹھے ہیں اور تمام دنیا ان کے دونوں گھٹنوں کے درمیان ہے اور وہ لوح ہے جس میں لوگوں کے اجل لکھے ہوئے ہیں اور بہت سے فرشتے ان کے آگے کھڑے ہیں ملک الموت کی نگاہ اسی لوح پر ہے کہ لمحہ بھر بھی آنکھ نہیں جھپکاتے جب کسی بندے کی موت کا وقت آجاتا ہے تو ملک الموت دوسرے فرشتوں کو حکم فرماتا ہے کہ اس کی روح قبض کرلو۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ نَفْسَيْنِ اِتَّفَقَ مَوْتُهُمَا فِیْ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَاحِدٌ فِیْ الْمَشْرِقِ وَآخِرٌبِالْمَغْرِبِ كَيْفَ قَدّرَ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِمَا قَالَ مَاقُدْرَةُ مَلَك الْمَوْتِ عَلَى اَهْلِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ وَالظُّلُمَاتِ وَالْهَوَاءِ وَالْبُحُوْرِ اِلّا كَرَجُلٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مَائِدَةٌ يَتَنَاوَلُ مَنْ اَيُّهَا شَاءَ:(۲)

ترجمہ:حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ،ان سے سوال کیا گیا کہ دو شخص آن واحد میں ہیں کہ ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں پھر ملک الموت کیسے روحیں قبض کرتا ہے آپ نے جواب دیا کہ ملک الموت کی قدرت اہل مشرق و مغرب اور ظلمات اور ہوا اور دریاؤں پر ایسے ہے جیسے کسی کے پاس دسترخوان ہو اب وہ جو چاہے اس میں سے اٹھا لے۔

عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمّد رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَلَكُ الْمَوْتِ وَاحِدٌ وَالزَّحْفَان بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَابَيْنَ ذٰلِكَ مِنَ السّقْطِ وَالْهَلاكِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَوّى مَلَكَ الْمَوْتِ حَتّٰى جَعَلَهَا كَالطَّسْتِ بَيْنَ يَدَى اَحَدِكُمْ فَهَلْ يَفُوْتَهُ مِنْهَا شَئٌ:(۳)

ترجمہ: زہیر بن محمد فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ سے عرض کی گئی کہ ملک الموت ایک ہیں اور مخلوق مشرق و مغرب تک پھیلی ہوئی ہے اس دوران کوئی گرکر مرتا ہے کوئی کسی طرح سے تو ملک الموت سب کی روح کیسے قبض کرتے ہونگے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو قوت عطا فرمائی ہے یہاں تک کہ تمام دنیا ان کے سامنے ایسے ہے جیسے تمہارے آگے طشت تو بتاؤ اس میں سے کوئی شے تمہارے سے رہ جاتی ہے۔

(۱)كتاب العظمه:جلد:3:صفحه:910:رقم الحديث:444:دار العاصمه رياض۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحه:43:رقم الحديث:131:دار الكتب العلميه۔
(۲)كتاب العظمه:جلد:3:صفحه:893:رقم الحديث:432:دار العاصمه رياض۔
الحبائك فی اخبا الملائك:صفحه:43:رقم الحديث:132:دار الكتب العلميه۔
(۳)الحبائك فی اخبار الملائك:صفحه:43:رقم الحديث:133:دار الكتب العلميه۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِی اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَلَکُ الْمَوْتِ الَّذِیْ یَتَوَفّی الانْفُسَ کُلَّھَا وَقَدْ سُلِّطَ عَلَی مَا فِیْ الارْضِ کَمَا سُلِّطَ اَحَدُکُمْ عَلَی مَا فِیْ رَاحتِہٖ وَمَعَہٗ مَلائِکَۃٌ مِنْ مَلائِکَۃِ الرَّحْمَۃِ وَمَلائِکَۃٌ مِنْ مَلائِکَۃِ الْعَذَابِ فَاِذَا تَوَفّی نَفْسًا طَیِّبَۃً دَفَعَھَا اِلٰی مَلائِکَۃِ الرَّحْمَۃِ وَاِذَاتوفّی نَفْسًا خَبِیْثَۃً دَفَعَھَا اِلٰی مَلائِکَۃِ الْعَذَابِ:(۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ملک الموت ہی تمام اہلِ زمین کوموت دیتے ہیں اوران کوتمام اہل زمین پراس طرح مسلط کیا گیا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی ہتھیلی والی چیز پراوران کے ساتھ رحمت اورعذاب کے فرشتے بھی ہوتے ہیں جب وہ کسی پاک نفس کوقبض کرتے ہیں تو اس کی روح ملائکہ رحمت کے سپرد کرتے ہیں اور جب کوئی خبیث روح قبض کرتے ہیں تو وہ ملائکہ عذاب کے حوالے کردیتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ الْمُثنیٰ الْحِمْصِیّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ قَالَ اِنَّ الدُّنْیَا سَھْلُھَا وَجَبْلُھَا بَیْنَ فَخذَی مَلَك الْمَوْتِ وَمَعَہٗ مَلائِکَۃُ الرَّحْمَۃِ وَمَلائِکَۃُ الْعَذَابِ فَیَقْبِضُ الارْوَاحَ فَیُعْطِیْ ھٰؤلاءِ وَلِھٰؤلاءِ ھٰؤلاءِ لِھٰؤلاءِ یَعْنِیْ مَلائِکَۃُ الرَّحْمَۃِ وَمَلائِکَۃُ الْعَذَابِ قِیْلَ فَاِذَا کَانَت مُلْحَمَۃٌ وَکَانَ السَّیْفُ مِثْلَ الْبَرْقِ قَالَ یَدْعُوْھَا فَتَأتِیْہُ الانْفُس:(۲)

ترجمہ:ابوالمثنی حمصی نے فرمایا کہ دنیا تمام کی تمام پہاڑ ہوں یا آبادیاں ملک الموت کی دورانوں کےدرمیان میں ہیں اوران کے ساتھ رحمت وعذاب کے فرشتے ہیں پھروہ سب کی ارواح خودقبض کرکے رحمت والوں کومؤمنین کی ارواح اور عذاب والوں کوبرے لوگوں کی ارواح دے دیتے ہیں عرض کی گئی جب جنگ زوروں پر ہواورتلوار بجلی کی طرح چل رہی ہو تو۔فرمایا کہ ملک الموت ارواح کو بلاتے ہیں تو وہ تمام ارواح اس کے پاس آجاتی ہیں۔

عَنْ اَبِی قَیْسِ الازْدِیّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ قَالَ قِیْلَ لِمَلَکِ الْمَوْتِ کَیْفَ تَقْبِضُ الارْوَاحَ قَالَ اَدْعُوْھَا فَتَجِیْئُنِیْ:(۳)

ترجمہ:ابوقیس ازدی نے فرمایا کہ ملک الموت علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ اکیلے کیسے سب کی ارواح قبض کرتے ہیں فرمایا میں ان کوبلاتا ہوں وہ میرے پاس خودبخود پہونچ جاتی ہیں۔

(۱) الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ:44:رقم الحدیث:134:دارالکتب العلمیہ۔
(۲)کتاب العظمہ:جلد:3:صفحہ:934:رقم الحدیث:470:دارالعاصمہ ریاض۔
الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ:44:رقم الحدیث:135:دارالکتب العلمیہ۔
(۳) الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ:44:رقم الحدیث:136:دارالکتب العلمیہ۔

عَنْ خَيْثُمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى مَلَكُ الْمَوْتِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلام وَكَانَ لَهُ صَدِيقاً فَقَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ مَالَكَ تَاتِى اَهْلَ الْبَيْتِ فَتَقْبِضَهُمْ جَمِيعًا وَتَدَع اهْلَ الْبَيْتِ اِلٰى جَنْبِهِمْ لا تَقْبِض مِنْهُمْ اَحَدًا قَالَ لا اَعْلَمُ بِمَا اَقْبِض مِنْهَا اِنَّمَا اَكُوْنُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَلْقِى اِلَىَّ صِكَاكٌ فِيْهَا اَسْمَاءٌ:(۱)

ترجمہ: حضرت خثیمہ سے روایت ہے کہ، ملک الموت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں آئے سلیمان علیہ السلام کے ملک الموت دوست تھے آپ نے ان سے دریافت کیا کہ اے ملک الموت! تم ایک گھر میں رہنے والے تمام انسانوں کو مار ڈالتے ہو اور اس کے پڑوس والوں پر آنچ تک نہیں آتی؟ حضرت ملک الموت علیہ السلام نے جواب دیا کہ مجھے تو کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ کسے مارنا ہے میں تو عرش الٰہی کے نیچے ہوتا ہوں تو مجھے مرنے والوں کے ناموں کی فہرست دی جاتی ہے (اس میں جس کا نام ہوتا ہے اسے موت دیتا ہوں اور جس کا نہیں اسے نہیں)۔

عَنْ خَيْثُمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلام لِمَلَكِ الْمَوْتِ اِذَا اَرَدتَّ اَنْ تَقْبِضَ رُوْحِى فَاعلمُنِىْ بِذٰلِك قَالَ مَااَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِك مِنْك اِنَّمَا هِىَ كُتِبَ اِلَىَّ فِيْهَا تَسْمِيَّةٌ مَنْ يَمُوْت:(۲)

ترجمہ: خثیمہ نے فرمایا کہ سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے ملک الموت کو فرمایا کہ جب میری موت کا وقت آئے تو مجھے پہلے آگاہ کرنا عرض کی مجھے اس کا کوئی علم نہیں ہوتا میرے پاس تو ایک لکھی ہوئی فہرست آتی ہے اس میں مرنے والوں کے اسماء ہوتے ہیں۔

عَنْ مُعَمّر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَنَا اِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ لايَعْلَم مَتٰى يَحْضِر اَجلَ الانْسَانِ حَتّٰى يُؤمَر بِقَبْضِهَا:(۳)

ترجمہ: معمر نے فرمایا کہ ملک الموت کو کسی کی موت کا پہلے علم نہیں ہوتا ہاں اس وقت انہیں معلوم ہوتا ہے جب انہیں کسی کی روح قبض کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ: جلد:12: صفحہ:143: رقم الحديث:35270: مكتبة الرشد رياض۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحہ:44: رقم الحديث:137: دار الكتب العلميه۔
(۲) الحبائك فى اخبار الملائك: صفحہ:44: رقم الحديث:138: دار الكتب العلميه۔
(۳) الحبائك فى اخبار الملائك: صفحہ:44: رقم الحديث:139: دار الكتب العلميه۔
كتاب ذكر الموت: ابن ابى الدنيا: صفحہ:125: رقم الحديث:233: مكتبة الفرقان عجمان 1423هجرى۔

عَنْ عِكْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالىٰ "وَهُوَ الَّذِىْ يَتَوَفّٰيكُمْ بِالَّيْلِ" قَالَ يَتَوَفّٰى الانْفُسَ عِنْدَ مَنَامِهَا مِنْ لَيْلَةٍ اِلّا وَاللّٰه يَقْبِضُ الارْوَاحَ كُلَّهَا فَيَسْأَلُ كُلَّ نَفْسٍ عَمَّاعَملَ صَاحِبهَا مِنَ النَّهَارِ ثُمَّ يَدْعُوْ مَلَكَ الْمَوْتِ فَيَقُوْلُ اِقْبِضْ هَذَا اِقْبِضْ هَذَا:(۱)

ترجمہ: عکرمہ نے "وَ هُوَ الَّذِىْ يَتَوَفّٰيكُمْ بِالَّيْلِ" کی تفسیر میں فرمایا کہ ہر رات اللہ تعالیٰ نیند میں سب کی روح قبض فرمالیتا ہے تو اس سے دن کے اعمال کا سوال ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ملک الموت کو بلا کر فرماتا ہے کہ فلاں کی روح قبض کرے اور فلاں کی۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَان دَفَعَ اِلٰى مَلَكِ الْمَوْتِ صَحِيْفَةً فَيُقَالُ اِقْبِضْ مَنْ فِيْ هَذِهِ الصَّحِيْفَة فَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَفْرِشُ الْفِرَاشَ وَيَنْكِحُ الازْوَاجَ وَيَبْنِىْ الْبُنْيَان وَاِنَّ اِسْمَهُ قَدْ نُسِخَ فِيْ الْمَوْتٰى:(۲)

ترجمہ: عطاء بن یسار نے فرمایا کہ پندرہ شعبان کی رات کو اللہ تعالیٰ ملک الموت کو ایک فہرست عطاء کر کے حکم فرماتا ہے کہ اس فہرست سے فلاں فلاں کے نام لے لے اور اس سال ان کی روح قبض کرنا بہت سے لوگ اپنے بستر بچھاتے یا باغ لگاتے ہیں اور نکاح و بیاہ کرتے ہیں اور مکانات تعمیر کرتے ہیں حالانکہ ان کے اسماء مُردوں میں لکھے گئے ہوتے۔

عَنْ عُمَرَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْلَى غِفْرَةَ قَالَ يُنْسَخُ لِمَلَكِ الْمَوْتِ مَنْ يَمُوْت لَيْلَةَ الْقَدْرِاِلٰى مِثْلَهَا فَتجدُالْرَّجُلَ يَنْكِحُ النِّسَاء وَيَغْرِسُ الْغَرْسَ وَاِسْمُهُ فِى الامْوَاتِ:(۳)

ترجمہ: عمر مولیٰ غفرہ نے فرمایا کہ لیلۃ القدر سے دوسری لیلۃ القدر کے درمیان ملک الموت ان کے نام لکھ لیتے ہیں جنہیں اسی دوران موت واقع ہوگی لیکن ان کا حال یہ ہے کہ کوئی عورتوں کے نکاح کے چکر میں ہے تو کوئی باغ بو رہا ہے حالانکہ ان کا نام مُردوں میں لکھا جا چکا ہے۔

(۱) تفسیر ابن ابی حاتم: جلد: 4: صفحه: 1305: رقم الحديث: 7374: مكتبه نزار رياض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 45: رقم الحديث: 141: دار الكتب العلمی۔
(۲) تفسیر درمنثور: جلد: 13: صفحه: 255: مرکز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 45: رقم الحديث: 142: دار الكتب العلميه۔
كتاب ذكر الموت: امام ابن ابی الدنيا: صفحه: 134: رقم الحديث: 251: مكتبة الفرقان عجمان 1423هجری۔
(۳) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 45: رقم الحديث: 143: دار الكتب العلميه۔

عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَان يُوْحِي اللّٰهُ اِلٰى مَلَكِ الْمَوْتِ بِقَبْضِ كُلِّ نَفْسٍ يُرِيْدُ قَبْضَهَا فِيْ تِلك السَّنَةِ:(۱)

ترجمہ: راشد بن سعید سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ شعبان کی نصف شب کو اللہ تعالیٰ ملک الموت کو وحی کرتا ہے کہ جو آئندہ سال مریگا اس کا نام لکھ لے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ حَتّٰى يَصِلَهُ بِرَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ يَصُوْمُ شَهْرًا تامًا اِلّا شَعْبَانَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ شَعْبَانَ لَمِنْ اَحَبِّ الشُّهُوْرِ اِلَيْكَ اَنْ تَصُوْمَهُ ؟ قَالَ نَعَمْ يَاعَائِشَةَ اِنَّهُ يُكْتَبُ فِيْهِ لِمَلَكِ الْمَوْتِ مَنْ يَقْبِضُ فَاُحِبُّ اَنْ لايُنْسَخَ اِسْمِيْ اِلَّا وَاَنَا صَائِمٌ:(۲)

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ شعبان کا کامل ماہ روزہ رکھتے یہاں تک کہ رمضان شریف شروع ہوجاتا ہے آپ سوائے شعبان کے کسی ماہ کا کامل مہینہ نفلی روزہ نہیں رکھتے میں نے عرض کی حضور آپ کو تمام مہینوں میں سے شعبان سے زیادہ محبت ہے آپ نے فرمایا ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) شعبان میں ملک الموت (علیہ السلام) کو ہر اس شخص کا نام لکھ دیا جاتا ہے جو آنے والے سال میں فوت ہوگا اسی لئے میں چاہتا ہوں کہ شعبان میں میرا نام ان میں لکھا جائے تو میں روزہ سے ہوں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ كَانَ يَاتِيْ النَّاسَ عَيَانًا فَاَتٰى مُوْسٰى فَلَطَمَهُ فَفَقَاعَيْنَهُ فَاتٰى رَبَّهُ فَقَالَ يَارَبِّ عَبْدُكَ مُوْسٰى فَقَا عَيْنِيْ وَلَوْلا كَرَامَتهُ عَلَيْكَ لَشَقَقْتُ عَلَيْهِ قَالَ لَهُ اِذْهَبْ اِلٰى عَبْدِيْ فَقُلْ لَهُ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلٰى جِلْدِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ شَعرةٍ وَارَت يَدَهُ سَنَةٌ فَاتَاهُ فَقَالَ مَا بَعْدَ هٰذَا قَالَ الْمَوْت قَالَ فَالآنَ فَشَمَّهُ شَمَّةً فَقَبضَ رُوْحَهُ وَرَدَّاللّٰهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ فَكَانَ بَعْدَ يَاتِيْ النَّاسَ فِيْ خفيةٍ:(۳)

(۱) تفسیر درمنثور: جلد:13: صفحہ:254: مرکز هجر للبحوث و الدراسات۔
کنز العمال: جلد:12: صفحہ:140: رقم الحدیث:35171: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:45: رقم الحدیث:144: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) تفسیر درمنثور: جلد:13: صفحہ:255: مرکز هجر للبحوث و الدراسات۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:45: رقم الحدیث:145: دار الکتب العلمیہ۔
(۳) کنز العمال: جلد:11: صفحہ:231: رقم الحدیث:32380: دار الکتب العلمیہ۔
مستدرك للحاکم: جلد:2: صفحہ:680: رقم الحدیث:4166: دار الحرمین مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:46: رقم الحدیث:146: دار الکتب العلمیہ۔

ترجمہ: نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ پہلے زمانہ میں ملک الموت علیہ السلام لوگوں کے پاس کھلم کھلا آتے تھے موسیٰ علیہ السلام نے انہیں تھپڑ مارا تو ان کی آنکھ نکال دی وہ شکایت لیکر اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہوئے اور عرض کی یارب تعالیٰ تیرے بندے موسیٰ (علیہ السلام) نے میری آنکھ نکال لی اگر تیرے نزدیک ان کی بزرگی نہ ہوتی تو میں انہیں مشقت ڈالتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے کے پاس جا کر کہو کہ اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھے تو اس کے لئے ہر بال کے بدلے میں زندگی کے سال عطا ہونگے۔ ملک الموت علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام پہونچایا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کے بعد کیا ہوگا۔ ملک الموت علیہ السلام نے فرمایا پھر بھی موت آئیگی، موسیٰ علیہ السلام نے کہا تو پھر ابھی میری روح قبض کرلو ملک الموت نے آپکو خوشبو کا پھول سنگھایا اوران کی روح قبض کرلی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ واپس کردی اس کے بعد ملک الموت چھپ کر آتے ہیں۔

عَنِ الاعْمَشْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ مَلَکُ الْمَوْتِ یَظْھِرُ لِلنَّاسِ فَیَاتِی الرَّجُل فَیَقُوْلُ اِقْضِ حَاجَتَکَ فَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَقْبِضُ رُوْحکَ فَشَکَا فَاَنْزَلَ الدَّاءَ وَجَعَل الْمَوْتُ خُفِیّۃً:(۱)

ترجمہ: اعمش نے فرمایا کہ ملک الموت علیہ السلام لوگوں کے پاس کھلم کھلا آتے جس کی روح قبض کرنی ہوتی اسے فرماتے تو اپنی حاجت پوری کرلے میں تیری روح قبض کرلوں اس کے بعد ملک الموت نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی کہ لوگ موت سے گھبراتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر بیماری نازل فرمائی اور موت خفیہ آنے لگی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنَّ مَلَکَ الْمَوْتِ کَانَ یَقْبِضُ الارْوَاحَ بِغَیْرِ وَجع فَسَبَّہُ النَّاسُ وَلَعَنوْہُ فَشَکیٰ اِلٰی رَبِّہٖ فَوَضَعَ اللّٰہُ الاوْجَاعَ وَنَسِیَ مَلَکَ الْمَوْتِ یُقَالُ مَاتَ فُلَانٌ بِکَذَا وَکَذَا:(۲)

ترجمہ: جابر بن زید نے فرمایا کہ ملک الموت بغیر کسی تکلیف بیماری وغیرہ کے روح قبض کرتے اور کھلم کھلا۔ لوگوں نے ملک الموت کو گالی دیں اور برا بھلا کہا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر درد وغیرہ (بیماریاں) طاری کردی اور لوگ ملک الموت کو بھول گئے اب کہتے ہیں فلاں مرگیا اسے فلاں تکلیف ہوئی وغیرہ وغیرہ۔

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:46: رقم الحدیث:147: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) کتاب العظمہ: جلد:3: صفحہ:897: رقم الحدیث:437: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:46: رقم الحدیث:148: دار الکتب العلمیہ۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ مَلَکًا اِسْتَاْذَنَ رَبَّہٗ اَنْ یَھْبِطَ اِلٰی اِدْرِیْسَ عَلَیْہِ السَّلام فَاَتَاہُ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ اِدْرِیْس عَلَیْہِ السَّلام ھَلْ بَیْنَکَ وَبَیْنَ مَلَکِ الْمَوْتِ شَئی قَالَ ذَاکَ اَخِیْ مِنَ الْمَلائِکَۃِ قَالَ ھَلْ تَسْتَطِیْعُ اَنْ تَنْفَعَنِیْ عِنْدَہٗ بِشَئی قَالَ اَمَّا یُؤَخِّرَ شَیْئًا اَوْ یُقَدِّمَہٗ فَلا وَلٰکِنْ سَاُکَلِّمُہٗ لَکَ فَیَرْفُقُ بِکَ عِنْدَالْمَوْتِ قَالَ ارْکَبْ بَیْنَ جَنَاحَیَّ فَرَکَبَ اِدْرِیْسُ عَلَیْہِ السَّلام فَصَعِدَ اِلَی السَّمَاءِ الْعُلْیَاء فَلَقِیَ مَلَکَ الْمَوْتِ وَاِدْرِیْسُ عَلَیْہِ السَّلام بَیْنَ جَنَاحَیْہِ فَقَالَ لَہُ الْمَلَکُ اِنَّ لِیْ اِلَیْکَ حَاجَۃً قَالَ قَدْ عَلِمْتُ حَاجَتَکَ تُکَلِّمُنِیْ فِیْ اِدْرِیْسَ وَقَدْ مُحِیَ اِسْمُہٗ وَلَمْ یَبْقِ مِنْ اَجَلِہٖ اِلّا نِصْفَ طُرْفَۃَ عَیْنٍ فَمَاتَ اِدْرِیسُ عَلَیْہِ السَّلام بَیْنَ جَنَاحَیِ الْمَلَکِ:(۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک فرشتہ نے اللہ تعالیٰ سے اجازت چاہی کہ وہ ادریس علیہ السلام سے ملاقات کریں۔ اللہ تعالیٰ نے اجازت دیدی وہ ادریس علیہ السلام کے ہاں حاضر ہوا۔ اسے ادریس علیہ السلام نے کہا کہ آپ کا ملک الموت سے کوئی تعلق ہے اس نے کہا ہاں وہ بھی میرا فرشتہ بھائی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آپ اس سے کوئی بات منوا سکتے ہیں اس نے کہا کہ موت کے متعلق تو وہ کچھ بڑھائیں گے اور نہ گھٹائیں گے۔ ہاں میں ان سے اتنا منوا سکتا ہوں کہ وہ آپ پر موت نرمی سے وارد کریں گے۔ آپ میرے پروں کے درمیان میں بیٹھ جائیں۔ ادریس علیہ السلام اس کے پروں میں بیٹھے تو وہ فرشتہ انہیں آسمان پر لے گیا۔ وہاں ادریس علیہ السلام کی ملک الموت علیہ السلام سے ملاقات ہوگئی اس فرشتہ نے کہا کہ مجھے تیرا کام معلوم ہے تم ادریس علیہ السلام کے بارہ میں کچھ کہنا چاہتے ہو لیکن زندوں میں سے انکا نام مٹ چکا ہے ان کے اجل میں آنکھ جھپکنے کا آدھا وقت رہ گیا اس کے بعد ادریس علیہ السلام کی موت فرشتے کے دونوں پروں کے درمیان واقع ہوئی۔

(۱) تفسیر قرطبی: جلد:13: صفحہ:468: مؤسسة الرسالة بیروت۔
تفسیر درمنثور: جلد:10: صفحہ:84: مرکز هجر للبحوث و الدراسات۔
تفسیر ابن کثیر: جلد:5: صفحہ:241: دار طیبہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:46: رقم الحدیث:149: دار الکتب العلمیہ۔

عَنْ مُحَمّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرْ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ لابْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلام اِنَّ رَبَّكَ اَمَرَنِی اَنْ اَقْبِضَ نَفْسَكَ بِأيْسَرِ مَاقَبِضْتُ نَفْسٍ مُوْمِنٍ قَالَ فَاِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ الَّذِیْ اَرْسَلَكَ اَنْ تُرَاجِعَهُ فِیّ فَقَالَ اِنَّ خَلِيْلَكَ سَأَلَ اَنْ اَرَاجِعَكَ فِيْهِ فَقَالَ ائتهُ وَقُلْ لَهُ اِنَّ رَبّكَ يَقُوْلُ اِنَّ الْخَلِيْلَ يُحِبُّ لِقَاءَ خَلِيْلِهِ فَاتَاهُ فَقَالَ اِمْضِ لِمَا اُمِرْتَ بِهِ قَالَ يَاِبْرَاهِيْم عَلَيْهِ السَّلام هَلْ شَرِبْتَ شَرَابًا قَالَ لا فَاسْتَنْكهُهُ قَبِضَ نَفْسَهُ عَلَی ذٰلِكَ:(۱)

ترجمہ: ملک الموت نے ابراہیم علیہ السلام کو کہا کہ آپ کے رب تعالیٰ نے مجھے آپ کی روح قبض کرنے کا حکم فرمایا ہے کہ آپ کی روح باقی مؤمنوں کی بہ نسبت زیادہ آسانی سے قبض کروں۔ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میں تجھے اسی ذات کا واسطہ دیتا ہوں جس نے تمہیں میرے پاس بھیجا آپ واپس جا کر اللہ تعالیٰ کو عرض کرو کہ آپ یہ حکم واپس لے لیں۔ عزرائیل علیہ السلام نے واپس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خلیل (علیہ السلام) کو کہو کہ دوست تو دوست کی ملاقات چاہتا ہے اور آپ نہیں چاہتے۔یہ سن کر ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا وہی کرو جس کا تمہیں حکم ہوا ہے یعنی روح قبض کرے۔ملک الموت نے کہا کیا آپ نے کبھی شربت پیا ہے۔آپ نے فرمایا نہیں۔اس نے آپ کے منہ میں شربت ڈال کر فوراً روح قبض کرلی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ كَانَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلام فِيْهِ غَيْرَةٌ شَدِيْدَةٌ فَكَانَ اِذَا خَرَجَ اُغْلِقَتِ الابْوَابَ فَلَمْ يَدْخِل عَلَی اَهْلِهِ اَحَدٌ حَتّٰی يَرْجِعَ فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْم وَرَجَعَ فَاِذَافِیْ الدَّارِ رَجُلٌ قَائِمٌ فَقَالَ لَهُ مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا الَّذِیْ لَاهَابَ الْمُلُوْكَ وَلايَمْنَعُ مِنِّی الْحِجَابَ قَالَ دَاوُدَعَلَيْهِ السَّلام اَنْتَ اِذَاوَاللهِ مَلَكُ الْمَوْتِ مَرْحَبًا بِاَمْرِ اللهِ فَزَمَّلَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلام مَكَانَهُ فَقَبِضَتْ نَفْسَهُ:(۲)

ترجمہ: نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام سخت باغیرت تھے جب گھر سے باہر جاتے تو دروازوں پر تالے لگاتے تاکہ ان کی واپسی تک ان کے گھر میں کوئی داخل نہ ہو۔ایک دن آپ واپس لوٹے تو دیکھا ان کے گھر کے اندر کوئی آدمی کھڑا ہے۔آپ نے فرمایا تو کون ہے؟ کہا میں وہ ہوں جسے بادشاہوں سے کوئی خوف نہیں اور نہ اس کے آگے کوئی حجاب ہے۔داؤد علیہ السلام نے کہا بخدا تو ہی ملک الموت ہے۔اللہ تعالیٰ کا حکم ہے مرحبا خوش آمدید۔اسی وقت داؤد علیہ السلام نے چادر اوڑھی تو ملک الموت نے روح قبض کرلی۔

(۱)كتاب العظمه:جلد:3:صفحه:448:رقم الحديث:913:دار العاصمه رياض۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحه:47:رقم الحديث:150:دار الكتب العلميه۔
(۲)كنز العمال:جلد:11:صفحه:224:رقم الحديث:32324:دار الكتب العلميه۔
مجمع الزوائد:جلد:8:صفحه:271:رقم الحديث:13796:دار الكتب العلميه۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحه:47:رقم الحديث:151:دار الكتب العلميه۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وُکّلَ مَلَکَ الْمَوْتِ بِقَبْضِ الارْوَاحِ اِلَّا شُھَدَاءِ الْبَحْرِ فَاِنَّہٗ یَتَوَلّٰی قَبْضَ اَرْواحِھِمْ:(۱)

ترجمہ: ابوامامہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ملک الموت کو اللہ تعالیٰ نے ارواح قبض کرنے پر مقرر کیا ہے سوائے شہداء البحر (سمندر میں شہید ہونے والے) کے کہ ان کی روح اللہ تعالیٰ خود قبض کرتا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ وُکّلَ مَلَکَ الْمَوْتِ بِقَبْضِ اَرْوَاحِ الادمِیِّیْنَ فَھُوَ الَّذِیْ یَلِی قَبْضَ اَرْوَاحِھِمْ وَمَلَکٌ فِیْ الْجِنِّ وَمَلَکٌ فِی الشَّیَاطِیْنِ وَمَلَکٌ فِیْ الطَّیْرِ وَالْوُحْشِ وَالسَّبَاعِ وَالْحَیَّتَانِ وَالنَّمَلِ فَھُمْ اَرْبَعَۃُ اَملاکٍ وَالْمَلَائِکَۃُ یَمُوْتُوْنَ فِیْ الصَّعِقَۃِ الاوْلٰی وَاِنَّ مَلَکَ الْمَوْتِ یَلِی قَبْضَ اَرْوَاحِھِمْ ثُمَّ یَمُوْتُ فَاَمَّا الشُّھَدَاءُ فِیْ الْبَحْرِ فَاِنَّ اللّٰہ یَلِی قَبْضَ اَرْوَاحِھِمْ لایُوَکّلُ ذٰلِکَ اِلٰی مَلَکِ الْمَوْتِ لِکَرَامَتِھِم عَلَیْہِ حَیْثُ رَکِبُوْا لُجَجَ الْبَحْرِ فِیْ سَبِیْلِہٖ:(۲)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ملک الموت آدمیوں کی ارواح قبض کرنے پر مقرر ہے۔ جنات کی ارواح قبض کرنے والا اور فرشتہ ہے یونہی شیاطین کی ارواح قبض کرنے اور پرندوں اور وحشیوں اور درندوں اور سانپوں اور چیونٹیوں کی ارواح قبض کرنے والا اور ہے اس اعتبار سے ارواح قبض کرنے والے چار فرشتے ہیں اور تمام فرشتے پہلے نفخ (پہلی کڑک) کے وقت مر جائیں گے اور ان کی ارواح بھی ملک الموت قبض کریں گے پھر ملک الموت مریں گے اور شہداء البحر کی ارواح اللہ تعالیٰ خود قبض کرتا ہے یہ ان کی کرامت کی وجہ سے ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں دریا کی موجوں میں سوار ہوئے۔

عَنْ مُحَمّد بْنِ کَعْبِ الْقُرْظِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَلَغَنِیْ اِنَّ آخِرمَنْ یَمُوْتُ مَلَکَ الْمَوْتِ یُقَالُ لَہٗ یَامَلَکَ الْمَوْتِ مُتْ فَیَصْرِخُ عِنْدَ ذٰلِکَ صَرْخَۃً لَوْسَمِعَھَا اَھْلَ السَّمَاوَاتِ وَالارضِ لَمَاتُوْا فَزعًاثُمَّ یَمُوْتُ:(۳)

ترجمہ: محمد بن کعب قرطبی نے فرمایا کہ سب سے آخر میں ملک الموت پر موت آئیگی اسے کہا جائے گا اے ملک الموت مر جا جب وہ فوت ہوگا تو چیخے گا اگر اس کے چیخنے کی آواز کو آسمان و زمین والے سن لیں تو اس سے خوفزدہ ہو کر مر جائیں۔

(۱) سنن ابن ماجہ :کتاب الجھاد: باب فضل غزو البحر: صفحہ:472: رقم الحدیث:2778: مکتبہ المعارف ریاض۔
الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ:47: رقم الحدیث:152: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ:48: رقم الحدیث:153: دار الکتب العلمیہ۔
(۳) الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ:48: رقم الحدیث:154: دار الکتب العلمیہ۔

عَنْ زِيَادِ النِّمَيْرِىْ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَرَأتُ فِىْ بَعْضِ الْكُتُبِ اِنَّ الْمَوْتَ اَشَدُّ عَلَى مَلَكِ الْمَوْتِ مِنهُ عَلَى جَمِيْعِ الْخَلْقِ:(١)

ترجمہ: زیادنمیری نے فرمایا کہ میں نے بعض کتب میں پڑھا ہے کہ مخلوق میں سب سے زیادہ سخت موت ملک الموت پر طاری ہوگی۔

عَنْ اَنَس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ آجَالُ الْبَهَائِمِ وَخِشَاشُ الارْضِ كُلّهَا فِىْ التَّسْبِيْحِ فَاِذَا انْقَضىٰ تَسْبِيْحهَا قَبضَ اللّٰهُ اَرْوَاحهَاوَلَيْسَ اِلَى مَلَكِ الْمَوْتِ مِنْ ذَلِكَ شَئٌ:(٢)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہائم اورزمین کے کیڑے مکوڑوں تمام کی تسبیح ہے کہ جب وہ تسبیح سے رک جائیں توان پرموت آجاتی ہےان کی ارواح خوداللہ تعالیٰ قبض کرتا ہےاس میں ملک الموت کوکوئی دخل نہیں۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُعَمّر رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ حَضِرْتُ مَالِكَ بْنِ اَنَس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْبُرَاغِيْثُ أَمَلَكُ الْمَوْتِ يَقْبِضُ اَرْوَاحَهَا فَاطْرَق طَوِيْلًا ثُمَّ قَالَ أَ لَهَا نَفْسٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ يَقْبِضُ اَرْوَاحها اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا :(٣)

ترجمہ: مالک بن انس سے کسی نے پوچھا کہ کیا کیڑے مکوڑوں کی ارواح بھی ملک الموت قبض کرتا ہے۔آپ نے کافی دیر جھکا کر سر اٹھایا اورفرمایا کیا ان میں نفس ہے۔اس نے کہا ہاں۔آپ نے فرمایا کہ پھران کی ارواح بھی ملک الموت قبض کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا:

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ لِمَلَكِ الْمَوْتِ حَرْبَةٌ تَبْلُغُ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَاِذَاانْقَضَى اَجَلُ عَبْدٍ مِنَ الدُّنْيَا ضَرَبَ رَأسَهُ بِتِلْكَ الْحَرْبَةِ وَقَالَ الآنَ يُزَارُبِكَ عَسْكَرَ الْمَوْتِ:(٤)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل نے فرمایا کہ ملک الموت کے پاس ایک نیزہ ہے جومشرق سے مغرب تک لمبا ہے جب کسی کی مدت حیات ختم ہوتی ہےتو وہ نیزہ کواس کے سر پر مارتے ہیں اورکہتے ہیں اب تم موت کے لشکرکودیکھوگے۔

(١) الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 47: رقم الحديث: 155: دار الكتب العلميه۔
(٢) كتاب العظمه: جلد: 5: صفحه: 1736: رقم الحديث: 1210: دار العاصمه رياض۔
كتاب الضعفاء للعقيلي: جلد: 4: صفحه: 1444: رقم الحديث: 1927: دار الصميعى رياض 1420 هجرى۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 49: رقم الحديث: 156: دار الكتب العلميه۔
(٣) الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 49: رقم الحديث: 157: دار الكتب العلميه۔
(٤) الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 48: رقم الحديث: 158: دار الكتب العلميه۔
كتاب العظمه: جلد: 3: صفحه: 936: رقم الحديث: 472: دار العاصمه رياض۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنَّ لِمَلَكِ الْمَوْتِ حَرْبَۃٌ مَسْمُوْمَۃٌ طَرْفٌ لَھَا بِالْمَشْرِقِ وَطَرْفٌ لَھَا بِالْمَغْرِبِ يُقْطِع بِھَاعرْقَ الْحَيَاۃِ:(١)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ملک الموت کے پاس ایک نیزہ ہے جس کا ایک کنارہ مشرق میں دوسرا مغرب میں ہے اس سے وہ رگِ زندگی کاٹتے ہیں۔

عَنْ زُھَيْرِ بْنِ مُحَمَّد رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَلَكُ الْمَوْتِ جَالِسٌ عَلَى مِعْرَاج بَيْنَ السَّمَاءِ وَالارْضِ ولَہٗ رَسُوْلٌ مِنَ الْمَلائِكَۃِ فَاِذَا كَانَتِ النَّفْسُ فِيْ ثَغرَۃِ النَّحْرِ رَأى مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَى مِعْرَاجِہٖ شَخَصَ بَصَرہٗ اِلَيْہِ فَنظرَہٗ آخرمَا يَمُوْت:(٢)

ترجمہ: زہیر بن محمد نے فرمایا کہ ملک الموت زمین آسمان کے درمیان ایک سیڑھی پر بیٹھے ہیں جب ان کے کارندے فرشتے مردے کی روح گلے میں لاتے ہیں تو وہ ملک الموت کی سیڑھی کی طرف دیکھتا ہے اور ملک الموت اپنی سیڑھی پر سے اسے دیکھتے ہیں اور یہ مردے کا آخری وقت ہوتا ہے۔

عَنِ الْحَكَمْ بْنِ اَبَانٍ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَيْہِ قَالَ سُئِلَ عِكْرَمَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ أَيُبْصِرُ الاعْمٰى مَلَكَ الْمَوْتِ اِذَا جَاءَ يَقْبِضُ رُوْحَہٗ قَالَ نَعَمْ:(٣)

ترجمہ: عکرمہ سے پوچھا گیا کہ کیا نابینا موت کے وقت ملک الموت فرشتہ کو دیکھتا ہے آپ نے فرمایا ہاں۔

عَنْ مُجَاھِدٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَامِنْ مَرَضٍ يُمَرضہُ الْعَبْدُ اِلّاَرَسُوْلُ مَلَكِ الْمَوْتِ عِنْدَہٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ آخِرَ مَرَضٍ يُمَرّضہُ الْعَبْدُ اَتَاہُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ اَتَاكَ رَسُوْلٌ بَعْدَ رَسُوْلٍ فَلَمْ تَعْبَاِبِہٖ وَقَدْ اَتَاكَ رَسُوْلٌ يُقْطَع اثرَكَ مِنَ الدُّنْيَا:(٤)

ترجمہ: حضرت مجاہد نے فرمایا ہر مرض انسان کی طرف ملک الموت کا قاصد ہے جب اس کا آخری مرض اسے مریض کرتا ہے تو ملک الموت کہتا ہے کہ میرے قاصد تیرے پاس یکے بعد دیگر آتے رہے تو نے انہیں غیر معتبر سمجھا اب تیرے پاس وہ قاصد آیا ہے جو دنیا میں تیرا نشان تک نہ چھوڑیگا (یعنی موت دیگا)۔

(١) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:49: رقم الحديث:159: دار الكتب العلميہ۔
(٢) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:49: رقم الحديث:160: دار الكتب العلميہ۔
(٣) كتاب ذكر الموت: امام ابن ابی الدنيا: صفحہ:120: رقم الحديث:220: مكتبۃ الفرقان عجمان۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:49: رقم الحديث:161: دار الكتب العلميہ۔
(٤) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:50: رقم الحديث:162: دار الكتب العلميہ۔

عَنْ اَنَس بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ ﷺ اِذَا جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰی وَلِیِّ اللّٰہِ تَعَالٰی سَلّم عَلَیْہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ اَنْ یَّقُوْلَ اَلسَّلامُ عَلَیْكَ یَاوَلِیَّ اللّٰہِ قُمْ فَاخْرُجْ مِنْ دَارِكَ الَّتِیْ خَرّبْتَھَا اِلٰی دَارِكَ الَّتِیْ عَمَرْتَھَا وَاِذَا لَمْ یَكُنْ وَلِیًّا لِلّٰہِ قَالَ لَہٗ قُمْ فَاخْرُجْ مِن دَارِكَ الَّتِیْ عَمَرْ تَھَا اِلٰی دَارِكَ الَّتِیْ خَرّبتھَا:(۱)

ترجمہ:حضورسرورعالم ﷺ نے فرمایا کہ ملک الموت جب کسی ولی اللہ کے پاس آتا ہے تو اس پر کہتا ہے اور اس کا سلام یوں ہے: السلام علیک یاولی اللہ۔ اٹھ کھڑا ہو اور اس دار سے نکل جسے تو نے ویران کیا اس دار کی طرف جسے تو نے آباد کیا اگر مردہ غیر ولی ہو تو اسے کہتا ہے اٹھ اس دار سے جسے تو نے آباد کیا اور چل اس دار کی طرف چل جسے تو نے ویران کیا۔

عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ قَبْضَ رُوْحِ الْمُوْمِنِ اَوْحی اِلٰی مَلَكِ الْمَوْتِ اِقْرِئہُ مِنِّی السَّلام فَاِذَا جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ یَقْبِضُ رُوْحَہُ قَالَ رَبُّكَ یَقْرِئكَ السَّلام:(۲)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی مؤمن کی روح نکالنے کا ارادہ فرماتا ہے تو ملک الموت کی طرف وحی بھیجتا ہے کہ جس بندے کی روح نکالنے جارہے ہو اسے میرا سلام کہنا۔ جب ملک الموت اس بندے کی روح نکالتا ہے تو اسے کہتا ہے تیرا رب تعالیٰ تجھے سلام کہہ رہا ہے۔

عَن ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِذَا جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ یَقْبِضُ رُوْحَ الْمُؤمِنِ قَالَ رَبُّكَ یقْرِئكَ السَّلام:(۳)

ترجمہ:ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ملک الموت مؤمن کی روح نکالتا ہے تو اسے کہتا ہے کہ تجھے تیرا رب سلام کہتا ہے۔

(۱)کتا ب العظمہ:جلد:3:صفحہ:438:رقم الحدیث:898:دارالعاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:50:رقم الحدیث:163:دارالکتب العلمیہ۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:50:رقم الحدیث:164:دارالکتب العلمیہ۔
(۳)کتاب ذکر الموت:امام ابن ابی الدنیا:صفحہ:163:رقم الحدیث:292 مکتبۃ الفرقان عجمان 1423ھجری
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:50:رقم الحدیث:165:دارالکتب العلمیہ۔

عَنْ مُحَمّد بْنِ كَعْبِ الْقُرْظِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا اسْتَنْقَعَتْ نَفْسُ الْعَبْدِ الْمُوْمِنِ جَاءَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُ السَّلامُ عَلَيْكَ يَاوَلِيَّ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَقْرَاءُ عَلَيْكَ السَّلام ثُمَّ نزَع بِهَذِهِ الآية﴿ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ: ﴿پارہ:۱۴:سورۃ النحل: آیت:۳۲﴾ (۱)

ترجمہ: کعب القرظی نے فرمایا کہ جب انسان کے آخری سانس نکلنے کا وقت ہوتا ہے تو اس کے پاس ملک الموت آکر کہتے ہیں کہ اے ولی اللہ! تجھے تیرا رب سلام کہتا ہے پھر اس کی روح نکال لیتا ہے۔ اس کی دلیل یہ آیت ہے: ''الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ:'' (وہ جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے ستھرے پن میں یہ کہتے ہوئے کہ سلامتی ہو تم پر)۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْوَاعِظ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ رَاَيْتُ فِيْ بَعْضِ الْكُتُبِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ يَظْهِرُ عَلَى كَفِّ مَلَكِ الْمَوْتِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِخَطِّ مِنَ النُّوْرِ ثُمَّ يَامرهُ اَنْ يَّبْسُطَ كَفَّهُ لِلْعَارِفِ فِيْ وَقْتِ وَفَاتِهِ وَيَرِيَهُ تِلكَ الْكِتَابَةَ فَاِذَا رَاَتْهَارُوْحُ الْعَارِفِ طَارَتْ اِلَيْهِ فِيْ اُسْرَعِ مِنْ طَرْفِ الْعَيْنِ: (۲)

ترجمہ: حسن بن علی الواعظ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ میں نے بعض کتب میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملک الموت کی ہتھیلی پر نورانی خط سے یہ لکھا ہوا ظاہر کرتا ہے بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم تو اسے حکم فرماتا ہے کہ یہ ہتھیلی فلاں عارف کی وفات کے وقت کھول کر اسے دکھانا پھر اس عارف کی روح اس لکھے ہوئے کو دیکھتی ہے تو آنکھ جھپکنے سے پہلے جسم سے نکل کر ملک الموت کے پاس آجاتی ہے۔

(۱) تفسیر ابن ابی حاتم: جلد:7: صفحہ:2282: رقم الحدیث:12512: مکتبہ نزار ریاض۔
تفسیر درمنثور: جلد:9: صفحہ:44: مرکز ھجر للبحوث و الدراسات مصر۔
تفسیر طبری: جلد:14: صفحہ:213: مرکز ھجر للبحوث و الدراسات مصر۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:50: رقم الحدیث:166: دار الکتب العلمیہ۔

عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ كَانَ وُكِّلَ بِسُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلام فَقِيْلَ لَهٗ اَدْخِلْ عَلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ دَخْلَةً فَسَلْهُ عَنْ حَاجَتِهٖ ثُمَّ لاتَبْرَحْ حَتّٰى تَقْضِيَهَا فَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهِ فِیْ صُوْرَةِ رَجُلٍ فَيَسْاَلُهٗ كَيْفَ هُوَ ثُمَّ يَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللهِ اَلَكَ حَاجَةٌ فَاِنْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَبْرَحْ حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَاِنْ قَالَ لا انْصَرَفَ عَنْهُ اِلَى الْغَدِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَعِنْدَهٗ شَيْخٌ فَقَامَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَكَ حَاجَةٌ يَارَسُوْلَ اللهِ قَالَ لاوَلَحِظَ الشَّيْخَ لَحْظَةً فَارْتَعَدَ الشَّيْخُ وَانْصَرَفَ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَامَ الشَّيْخُ فَقَالَ لِسُلَيْمَانَ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ اللهِ اِلّا مَااَمَرْتَ الرِّيْحَ فَتَحْمِلُنِیْ فَتُلْقِيَنِیْ بِاَقْصَى مَدَرَةٍ مِنْ اَرْضِ الْهِنْدِ فَاَمَرَهَا فَحَمَلَتْهُ وَدَخَلَ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَى سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلام مِنَ الْغَدِ فَسَاَلَهٗ عَنِ الشَّيْخِ فَقَالَ هَبَطَ اِلَیَّ كِتَابُهٗ اَمْسِ اَنْ اَقْبِضَ رُوْحَهٗ غَدًا مَعَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ بِاَقْصَى مَدَرَةٍ مِنْ اَرْضِ الْهِنْدِ فَهَبَطْتُ وَمَا اَحْسِبُهٗ اِلّا ثُمَّ فَوَجَدْتُّهٗ عِنْدَكَ فَجَعَلْتُ اَتَعَجَّبُ وَاَنْظُرُ اِلَيْهِ مَا لِیْ هُمْ غَيْرَهٗ فَهَبَطْتُ عَلَيْهِ الْيَوْمَ مَعَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَوَجَدْتُّهٗ بِاَقْصَى مَدَرَةٍ مِنْ اَرْضِ الْهِنْدِ يَنْتَفِضُ فَقَبَضْتُ رُوْحَهٗ:(۱)

ترجمہ: مروی ہے کہ ملک الموت سلیمان علیہ السلام کے ہاں بھیجے گئے اور انہیں کہا گیا کہ ان پر روزانہ جا کر ان سے پوچھو کہ کوئی ضرورت ہو تو بتاؤ۔ وہ یونہی روزانہ حاضر ہوتے اور جو کچھ سلیمان علیہ السلام چاہتے وہ اسے پورا کر دیتے یونہی وہ روزانہ ایک مرد کی صورت میں حاضری دیتے رہے اگر سلیمان علیہ السلام کوئی ضرورت بتاتے تو وہ پوری کر دیتے ورنہ واپس چلے جاتے ایک دن حاضر ہوئے تو دیکھا ایک بوڑھا سلیمان علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہے۔ ملک الموت سلیمان علیہ السلام کے پاس آ کھڑے ہوئے اور عرض کی اے اللہ کے رسول آپکو کوئی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ ملک الموت نے بوڑھے کو گھور کر دیکھا اور چلے گئے۔ سلیمان علیہ السلام سے بوڑھے نے کہا میں آپکو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ ہوا کو حکم فرمائیں کہ وہ مجھے ہندوستان کے انتہائی کنارے کسی جنگل میں چھوڑ آئے۔ آپ نے ہوا کو حکم فرمایا تو اس نے اس بوڑھے کو ایک آن میں ہندوستان کے آخری کنارے میں ایک جنگل میں پھینک دیا۔ کل جو ملک الموت حاضر ہوئے تو ان سے سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ کل میرے پاس بیٹھے بوڑھے پر آپ نے کیوں غصہ آمیز نگاہ ڈالی عرض کی کہ میرے پاس اس کے لئے حکم ہوا کہ صبح سویرے ہندوستان کے آخری کنارے کے جنگل میں اس کی روح قبض کروں میں نے دیکھا کہ آج یہ یہاں ہے یہ کل وہاں کیسے پہنچے گا میں نے اسے تعجب کی نگاہ سے دیکھا تو وہ ڈر گیا اور اس نے آپ کو خود ہی کہہ دیا کہ ابھی مجھے ہندوستان کے انتہائی مقام کے جنگل میں پہو نچا دو جب میں حسب حکم باری تعالیٰ پہو نچا تو وہ صبح کے وقت اس جنگل میں موجود تھا میں نے اس کی روح قبض کر لی۔

(۱) کتاب العظمه: جلد: 3: صفحه: 901: رقم الحديث: 440: دار العاصمه رياض۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 51: رقم الحديث: 167: دار الكتب العلميه۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ قُبِضَ فِیْہِ فَاسْتَأذَنَ وَرَاسُہُ فِیْ حِجْرِ عَلِیٍّ فَقَالَ اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ فَقَالَ عَلِیٌّ اِرْجِعْ فَاِنَّا مَشَاغِیْلٌ عَنْکَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ أَتَدْرِیْ مَنْ ھٰذَا یَا اَبَا الْحَسَن ۔ ھٰذَا مَلَکُ الْمَوْتِ اَدْخَلَ رَاشِدًا فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَقْرِئُکَ السَّلام قَالَ أیْنَ جِبْرِیْلُ فَقَالَ لَیْسَ ھُوَ قَرِیْبٌ مِنِّیْ الآنَ یَاتِیْ فَخَرَجَ مَلَکَ الْمَوْتِ حَتّٰی نَزَلَ عَلَیْہِ جِبْرِیْلُ فَقَالَ لَہُ جِبْرِیْلُ وَھُوَ قَائِمٌ بِالْبَابِ مَا اَخْرَجَکَ یَامَلَکَ الْمَوْتِ قَالَ اِلْتَمَسَکَ مُحَمَّدٌ ﷺ فَلَمَّا اَنْ جَلَسَا قَالَ جِبْرِیْلُ سَلامٌ عَلَیْکَ یَااَبَا الْقَاسِم ھٰذَا وِدَاعٌ مِنِّیْ وَمِنْکَ فَبَلَغَنِیْ اَنَّہُ لَمْ یُسَلّم مَلَکُ الْمَوْتِ عَلٰی اَھْلِ بَیْتٍ قَبْلَہُ وَلایُسَلّم عَلٰی اَحَدٍ بَعْدَہُ:(۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ملک الموت علیہ السلام حضور ﷺ کے مرضِ وفات میں حاضر ہوئے جبکہ حضور اکرم ﷺ کا سرانور حضرت علی کی گود تھا اور عرض کیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو حضرت علی نے فرمایا آپ لوٹ جائیں ہمیں کچھ امور درپیش ہیں تب حضور ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا اے علی جانتے ہو کہ یہ کون ہے۔ یہ ملک الموت ہے پھر فرمایا اندر آجاؤ جب وہ اندر آئے تو عرض کرنے لگے کہ آپ کا رب تعالیٰ آپ پر سلام بھیجتا ہے۔ حضور ﷺ نے پوچھا جبرئیل کہاں ہیں عرض کی وہ تو میرے ساتھ نہیں آئے میں ابھی انہیں لے آتا ہوں ملک الموت علیہ السلام باہر نکلنے لگے تو جبرئیل علیہ السلام نازل ہوگئے اور دروازے پر ہو کر کہنے لگے آپ کہاں جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ نے مجھے آپ کے لئے بھیجا تھا جب وہ دونوں بیٹھ گئے تو جبرئیل نے عرض کی اے ابوالقاسم ﷺ یہ ہماری الوداعی ملاقات ہے اور آج سے قبل ملک الموت نے اہل بیت پر سلام نہیں بھیجا اور نہ ہی آئندہ کسی پر بھیجے گا۔

وصال والے دن جبریل علیہ السلام حضور سرور عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کیا حال ہے آپ نے فرمایا مکروب ومحزون ہوں تھوڑی دیر بعد عزرائیل علیہ السلام دروازہ پر حاضر ہوئے جبریل علیہ السلام نے عرض کی عزرائیل اجازت چاہتے ہیں انہوں نے نہ پہلے کسی سے اجازت چاہی ہے اور نہ آپ کے بعد کسی سے اجازت چاہیئنگے۔ آپ نے عزرائیل علیہ السلام کو اجازت دیدی اس نے آکر عرض کیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور آپ کو سلام فرمارہا ہے اور مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں آپ کی اطاعت کروں۔ آپ فرمائیں تو میں آپ کی روح قبض کروں اگر آپ نہ چاہیں تو آپ کو چھوڑ دوں۔ آپ نے فرمایا ایسے ہوگا اس نے کہا ضرور ہوگا۔ کیونکہ میں یونہی مامور ہوں۔ اس پر جبریل علیہ السلام نے عرض کی بیشک آپ کا رب تعالیٰ آپ کے دیدار کا مشتاق ہے۔ حضور علیہ السلام نے ملک الموت کو فرمایا اب تم اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرلو۔

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ 52: رقم الحدیث: 169: دار الکتب العلمیہ۔

عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَشْھَدُ بِاللّٰہِ لَقَدْ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّد رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ وَقَالَ اَشْھَدُ بِاللّٰہِ لَقَدْ حَدَّثَنِیْ مِیْکَائِیْل وَقَالَ اَشْھَدُ بِاللّٰہِ لَقَدْ حَدَّثَنِیْ اِسْرَافِیْل عَنِ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ اِنَّہٗ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی شَارِبُ الْخَمْرِ کَعَابِدِ وَثَنٍ:(۱)

ترجمہ: تمام راوی روایت میں کہتے ہیں اشھد باللّٰہ اسی طرح حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا اشھد باللّٰہ مجھے میکائیل نے حدیث بیان کی وہ بھی کہتے ہیں اشھد باللّٰہ مجھے اسرافیل نے حدیث بیان کی لوح محفوظ سے نقل کر کے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شراب نوش بت پرست کی طرح ہے۔

نوٹ:۔اس حدیث کی سند میں جتنے بھی راوی ہیں وہ حدیث روایت کرتے ہوئے ''اشھد'' کہہ کر روایت کرتے ہیں ہم نے فقط حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سند لکھی ہے۔

انتباہ:

ملک الموت ایک فرشتہ ہے اسے اتنی بڑی قوت وطاقت اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے کہ'' کایا ہی پلٹ دے دنیا کی'' تو پھر ان کے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی قوت وطاقت کا عالم کیا ہوگا۔

یادرہے کہ یہ وہی ملک الموت ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے ایک تھپڑ کے سامنے تاب نہ لاسکے بلکہ شارحین بخاری فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر آڑے نہ آتی تو موسیٰ علیہ السلام کے زبردست تھپڑ سے آسمان وزمین پھٹ جاتے اور ملک الموت زمین میں دھنس جاتے۔اس سے انبیاء علیہم السلام کی قوت وطاقت کا اندازہ لگایئے کہ وہ ملک الموت جو چودہ طبق اپنے ابرو اشارہ سے ریزہ ریزہ کرسکتا ہے وہ موسیٰ علیہ السلام کے سامنے بے بس ہے۔لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے جلووں میں سے صرف سوئی کے سوراخ برابر کی تجلی سے ''وَخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا'' غشی کھا کر گر پڑے اور وہ ہمارے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا کمال ہے کہ عین ذات کو ٹکٹکی لگا کر جی بھر کر دیکھا تو ''مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی'' ارشاد گرامی کے مطابق پلک بھی نہ جھپکائی۔پھر کیوں نہ کہیں ؎ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

نوٹ: ملک الموت کے بارے میں مزید تفصیل وتحقیق کے لئے فقیر کا رسالہ ''ملک الموت اور حاضر وناظر'' پڑھئے۔

(۱) کنز العمال: جلد:5:صفحہ:138:رقم الحدیث:13172:دار الکتب العلمیہ۔
مجمع الزوائد: جلد:5:صفحہ:77:رقم الحدیث:8187:دار الکتب العلمیہ۔
کشف الاستار: رقم الحدیث:2925:دار الکتب العلمیہ۔
جمع الجوامع: جلد:5:صفحہ:38:رقم الحدیث:13264:دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:30:رقم الحدیث:84:دار الکتب العلمیہ۔

روزِ قیامت لوگ ملک الموت سے نہیں ڈریں گے

ائمہ احناف میں کے امام صفار رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ جس طرح دیگر فرشتوں کو (میدان قیامت میں) جمع کیا جائے گا تو ملک الموت کو بھی جمع کیا جائے گا؟ فرمایا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جنت میں سلامتی اور موت اور زوال سے امن کے ساتھ داخل ہوجاؤ اور یہ اس میں پہلی موت کے بعد دوسری موت نہیں پائیں گے۔

لطیفہ

وہابیوں دیوبندیوں کو جب ہم ملک الموت کے متعلق حاضر وناظر کی روایات دکھاتے ہیں تو حیران ہوجاتے ہیں ان کے ایک چلاک ملاں نے تو لکھدیا کہ ملک الموت کو تو نص قطعی سے یہ قدرت حاصل ہے حضور علیہ السلام کے لئے کونسی قطعی نقص ہے فلہٰذا ملک الموت کے لئے ماننا شرک نہیں حضور علیہ السلام کے لئے ماننا شرک ہے (معاذ اللہ) ''براہین قاطعہ'' دوسرے ایک اور نے چالا کی دکھائی کہ ملک الموت اکیلا نہیں اس کے ساتھ اور بہت سے فرشتے ہیں جو اس کی مدد کرتے ہیں گویا اس کا مقصد یہ ہے کہ ہر جگہ ملک الموت نہیں اس کے معاونین ہوتے ہیں۔ہم نے اس کے گلے میں یہ پھندا ڈالا کہ وہ مددگار فرشتے ملکوں پر تقسیم شدہ نہیں بلکہ وہ بھی ان کی طرح ہر مردہ کی روح نکالنے میں ملک الموت کی مدد کرتے ہیں یہ ملک الموت کا اعزاز ہے۔اس معنی پر وہابیوں دیوبندیوں کے لئے ''یک نشد بیشمار شد'' ہوگیا کہ انکار کرنے لگے ایک ملک الموت کے حاظر وناظر ہونے کا لیکن ثابت ہوگیا بیشمار ملائکہ کا حاظر وناظر ہونا۔

نوٹ: جیسا کہ ماقبل کئی احادیث میں صراحت سے بیان گزر چکا تفصیل کے لئے رجوع کریں۔

ابلیس لعین

یہ ہی حال ابلیس لعین کا ہے کہ اپنی جگہ سے تمام روئے زمین کے انسانوں کو دیکھتا ہے اور ہر ایک کے حال کے مطابق وسوسہ ڈالتا ہے یہ بات قرآن مجید سے ثابت ہے۔

اِنَّہٗ یَرٰیکُمْ ھُوَ وَقَبِیْلُہٗ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَھُمْ: (پارہ:۸:سورۃالاعراف:آیت:۲۷)

ترجمہ: بے شک وہ اور اس کا کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں کہ تم انہیں نہیں دیکھتے۔

نکتہ:

کائنات میں ہدایت کا سرچشمہ صرف محمد مصطفیٰ علیہ الصلوۃ والسلام ہیں اور گمراہی کا ٹھیکیدار ابلیس لعین ہے۔ مضل کو تو یہ قدرت ہے کہ اپنے مقام سے تمام روئے زمین کے انسانوں کو دیکھے اور ہر ایک کے گمراہ کرنے کی کوشش کر سکے۔ لیکن آپ کے نزدیک ہادئ کُل علیہ السلام کو اس کے مقابلہ میں یہ طاقت نہیں ہے کہ اپنی امت کو ملاحظہ فرمائیں اور مضل کے مقابلہ میں اپنے امتی کی حفاظت فرمائیں۔ اس سے تو قدرت کے اعتبار سے ہادی پر مضل کا غلبہ مفہوم ہے اور قرآن مجید فرماتا ہے:

فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ: (پارہ:۶:سورۃالمائدۃ:آیت:۵۶)

ترجمہ: تو بے شک اللہ ہی کا گروہ غالب ہے۔

فضلائے دیوبند کا فضول عقیدہ

شیطان کے حاضر و ناظر ہونے پر تو نص قطعی موجود ہے لیکن نبی اکرم ﷺ کے لئے کونسی نص ہے یعنی حضور علیہ السلام کیلئے تو کوئی نص (قرآن وحدیث) نہیں فلہٰذا انہیں حاضر و ناظر ماننا شرک ہے (معاذ اللہ) اور شیطان کیلئے نصوص ہیں اسی لئے شیطان کو حاضر و ناظر ماننا عین اسلام ہے (معاذ اللہ) یہ تقریر دیوبند کے قطب عالم گنگوہی اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کی ''براہین قاطعہ'' کی ہے۔ مسلمان اس سے اندازہ لگائے کہ ان لوگوں کو حضور علیہ السلام سے اتنا بغض وعداوت کیوں؟

یاد رہے ''براہین قاطعہ'' کی اسی عبارت کی وجہ سے بھی عرب وعجم کے علماء ومشائخ نے انہیں مرتد اور خارج از اسلام کا فتویٰ صادر فرمایا تھا۔ تفصیل کے لئے دیکھے: ''حسام الحرمین اور الصوارم الهندیه''۔

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ وَنَظَرَ اِلٰی مَلَكِ الْمَوْتِ عِنْدَ رَأْسِ رَجُلٍ مِنَ الانْصَارِ فَقَالَ یَامَلَكَ الْمَوْتِ اِرْفِقْ بِصَاحِبِی فَاِنَّہٗ مُؤمِنٌ فَقَالَ مَلَكُ الْمَوْتِ طِبْ نَفْساً وَقَرّ عَیْناً فَاِنِّی بِکُلِّ مُؤمِنٍ رَفِیْقٌ وَاعْلَمْ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ لا اَقْبِضُ رُوْحَ ابْنِ آدَمَ فَاِذَا صَرخَ صَارِخٌ مِنْ اَھْلِهٖ قُمْتُ فِی الدَّارِ وَمَعِیَ رُوْحُہٗ فَقُلْتُ مَا ھٰذَا الصَّارِخُ وَاللّٰہِ مَا ظَلَمْنَاہُ وَلاسَبَقْنَا اَجَلَہٗ وَلااسْتَعْجَلْنَا قَدرَہٗ وَمَالَنَا فِیْ قَبْضِهٖ مِنْ ذَنْبٍ فَاِنْ تَرْضَوْا بِمَا صَنَعَ اللّٰہُ تُوْجَرُوْا وَاِنْ تَسْخِطُوْا تَأثمُوْا وَ تُوْزَرُوْا وَاِنَّ لَنَا عِنْدَکُمْ عَوْدَةً ثُمَّ عَوْدَةً بَعْدَ عَوْدَةٍ فَالْحَذْرُ الْحَذْرُ وَمَا مِنْ اَھْلِ بَیْتِ شَعَرٍ وَلا مَدَرٍ بَرّ وَلا فَاجِرٍ سَھْلٍ وَلا جَبَلٍ اِلَّا اَنَا اَصَفّحھُمْ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ حَتّٰی وَاَنَا اَعْرَفُ بِصَغِیْرِھِمْ وَکَبِیْرِھِمْ مِنْھُمْ بِاَنْفُسِھِمْ وَاللّٰہِ لَوْاَرَدْتُّ اَنْ اَقْبِضَ رُوْحَ بَعُوْضَةٍ مَا قَدَّرْتُ عَلٰی ذٰلِكَ حَتّٰی یَکُوْنَ اللّٰہُ ھُوَ یَاذِنِ بِقَبْضِھَا قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمّد بَلَغَنِیْ اِنَّمَا یَتَصَفّحھُمْ عِنْدَ مَوَاقِیْتِ الصّلوٰۃِ فَاِذَا حَضَرَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَاِنْ کَانَ مِمَّنْ یُحَافِظُ عَلَی الصَّلواتِ دَنَا مِنْہُ الْمَلَكُ وَطَرّدَ عَنْہُ الشَّیْطَان وَیُلَقِّنُہُ الْمَلكُ لااله اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّد رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْ ذٰلِكَ الْحَالِ الْعَظِیْمْ:(۱)

ترجمہ: حضرت حارث بن خزرج سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک میت کے پاس دیکھا کہ آپ ﷺ ملک الموت علیہ السلام سے خطاب فرمارہے تھے کہ ''اے ملک الموت! میرے ساتھی کے ساتھ نرمی کرو کیونکہ وہ مومن ہے''، تو ملک الموت علیہ السلام نے جواب دیا کہ '' آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور دل خوش ہو میں تو ہر مومن پر نرمی کرتا ہوں اے محمد ﷺ کہ میں جب آدمی کی روح قبض کرتا ہوں تو چیخنے والے چیختے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ بخدا ہم نے اس پر ظلم نہیں کیا، نہ اس کو وقت سے پہلے موت دی اور ہم نے اس کو موت دے کر کوئی گناہ نہیں کیا تو تم اگر اللہ تعالیٰ کے کئے پر راضی ہو تو مستحق اجر ہوگے ورنہ لائق عذاب، اور ہم کو تو بار بار آنا ہی ہے اس لئے ڈرتے رہو خیمے والے ہوں یا کچے مکانوں والے، نیک ہوں یا بد، پہاڑی علاقوں میں رہنے والے ہوں یا ہموار زمینوں پر بسنے والے میں ہر رات اور ہر دن ان میں سے ایک ایک کے چہرے کو غور سے دیکھتا ہوں اس لئے میں ہر چھوٹے بڑے کو ان سے زائد پہچانتا ہوں بخدا اگر میں مچھر کی روح بھی قبض کرنا چاہوں تو بے اذنِ الٰہی قبض نہیں کرسکتا۔ جعفر بن محمد کہتے ہیں کہ ملک الموت علیہ السلام پنجگانہ نمازوں کے اوقات میں چہروں کو دیکھتے ہیں تو اگر دیکھتے ہیں کہ کسی نیک اور نمازی انسان کی موت قریب آگئی ہے تو شیطان کو اس سے دور فرماتے ہیں اور اس کو کلمۂ طیبہ کی تعلیم دیتے ہیں۔

(۱) کنز العمال: جلد: 15: صفحہ: 297: رقم الحدیث: 42803: دار الکتب العلمیہ۔
مجمع الزوائد: جلد: 3: صفحہ: 51: رقم الحدیث: 3928: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 40: رقم الحدیث: 119: دار الکتب العلمیہ۔

فائدہ: حضرت عزرائیل علیہ السلام کا ہر گھر میں ہر وقت ہونا اور ہر ایک چھوٹے بڑے کو پہچاننا ان کا کمال ہے اگر یہی کمال اپنے نبی پاک ﷺ کے لئے مانا جائے تو اہلِ ایمان کے ایمان میں تازگی ہو لیکن منافق کا دل نہیں مانے گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے ''فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ'': (پارہ:۱:سورۃ البقرۃ: آیت:۱۰) (ان کے دل میں لاعلاج بیماری ہے)۔

فائدہ: ملک الموت ہر وقت ہر آن ہر ذی روح کے ساتھ ہونے کے علاوہ خصوصیت سے روح نکالتے وقت اور روح نکالنے کے بعد موجود ہونا ایک حقیقت ہے لیکن ہم جیسوں کو اس کا علم نہ ہونا یا انہیں محسوس نہ کرنا ہماری کمی ہے ورنہ اللہ والوں کو وہ نہ صرف محسوس ہوتے ہیں بلکہ وہ ان سے گفتگو بھی کرتے ہیں۔

حکایت

مروزی ''جنائز'' میں سلیم بن عطیہ سے روایت کرتے ہیں کہ سلیمان اپنے دوست کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے ان کا دوست حالتِ نزع میں تھا آپ نے حضرت ملک الموت کو کہا کہ اس کے ساتھ نرمی کرو یہ مؤمن ہے ملک الموت نے فرمایا کہ میں ہر مؤمن سے نرمی کرتا ہوں۔

فائدہ: جس طرح ہر ولی کامل ملک الموت کو دیکھتا اور ان سے گفتگو کرتا ہے لیکن ہم عوام سے وہ اوجھل ہیں ایسے ہی سمجھ لیں کہ حضور سرورِ عالم ﷺ ہر وقت ہر آن اللہ والوں کو نظر آتے ہیں اور انہیں ہم کلامی کا شرف بھی بخشتے ہیں اسی لئے فقیر اہلِ اسلام سے گذارش کرتا ہے کہ ملائکہ بالخصوص ملک الموت کے ماننے والے اگر نبی علیہ السلام کو نہیں مانتے تو ان کی بدقسمتی ہے تم ان کی صحبت میں آ کر کہیں خراب نہ ہو جاؤ فلہٰذا ان سے بچ کر رہو۔

دلائل آمنے سامنے کے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ كَانَ یَاتِیْ النَّاسَ عَیَانًا فَأتی مُوْسٰی فَلَطَمَهُ فَفَقَاعَیْنَهُ فَاتی رَبَّهُ فَقَالَ یَارَبِّ عَبْدُكَ مُوْسٰی فَقَا عَیْنِیْ وَلَوْلَا كَرَامَتهُ عَلَیْكَ لَشَقَقْتُ عَلَیْهِ قَالَ لَهُ اِذْهَبْ اِلَی عَبْدِیْ فَقُلْ لَهُ فَلْیَضَع یَدَهُ عَلَی جِلْدِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ شَعرةٍ وَارَت یَدَهُ سَنَةٌ فَاتَاهُ فَقَالَ مَا بَعْدَ هَذَا قَالَ الْمَوْت قَالَ فَالآنَ فَشَمَّهُ شَمَّةً فَقَبِضَ رُوْحَهُ وَرَدَّاللّٰهُ عَلَیْهِ عَیْنَهُ فَكَانَ بَعْدَ یَاتِیْ النَّاسَ فِیْ خُفیةٍ:(۱)

(۱) كنز العمال: جلد:11: صفحه:231: رقم الحديث:32380: دار الكتب العلميه۔
مستدرك للحاكم: جلد:2: صفحه:680: رقم الحديث:4166: دار الحرمين مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:46: رقم الحديث:146: دار الكتب العلميه۔

ترجمہ: نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ پہلے زمانہ میں ملک الموت علیہ السلام لوگوں کے پاس کھلم کھلا آتے تھے موسیٰ علیہ السلام نے انہیں تھپڑ مارا تو ان کی آنکھ نکال دی وہ شکایت لیکر اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رب تعالیٰ تیرے بندے موسیٰ علیہ السلام نے میری آنکھ نکال لی اگر تیرے نزدیک ان کی بزرگی نہ ہوتی تو میں انہیں مشقت ڈالتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے کے پاس جا کر کہو کہ اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھے تو اس کے لئے ہر بال کے بدلے میں زندگی کے سال عطا ہونگے۔ ملک الموت علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کے بعد کیا ہوگا ملک الموت علیہ السلام نے فرمایا پھر بھی موت آئی گی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تو پھر ابھی میری روح قبض کرلو ملک الموت نے آپکو خوشبو کا پھول سنگھایا اور ان کی روح قبض کرلی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ واپس کردی اس کے بعد ملک الموت پوشیدہ آتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث کی تفصیل فقیر اویسی غفرلہ نے "البشرية لتعليم الامة" میں عرض کردی ہے یہاں اتنا عرض کرنا ہے کہ ملک الموت ہر صاحبِ روح کے پاس آمنے سامنے آتے ہیں جو ہر ایک کو نظر آتے ہیں اور مرنے والے سے گفتگو فرماتے ہیں اس سے مسئلہ واضح ہوا کہ وہ ملک الموت جو سراپا نورٌ علیٰ نور ہے لیکن اب بشری لباس میں ہے اور وہ بھی صرف ایک کے پاس ہی نہیں بلکہ اسی شکل وصورت (بشری) میں ہر روح نکلنے والے کے پاس، یہی دلیل حضور سرورِ عالم ﷺ کے لئے بھی ہم بیان کرتے ہیں کہ خواب میں خوش قسمت انسان حضور علیہ السلام کی زیارت کرتا ہے اور نہ صرف ایک ہر آن ہر گھڑی میں بیشمار خوش بختوں کو زیارت ہورہی ہے اور وہی خوش قسمت جو خواب میں دیکھ رہا ہے اللہ والے اسی کیفیت کو بیداری میں دیکھ رہے ہیں جیسے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور حضرت علی ہیتی رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق مشہور ہے۔ (تفصیلِ مسئلہ فقیر کی تصنیف "تحفة الصلحاء فی روية النبی فی اليقظه والرؤياء" میں دیکھئے)۔

نوٹ: ملک الموت کے بارے میں بقدرِ ضرورت عرض کردیا ہے تفصیل مطولات میں ملاحظہ ہو۔

"ملک الموت اور حاضر وناظر" فقیر کا رسالہ علیحدہ مطبوعہ ہے اس کا مطالعہ کیجئے۔

کراماً کاتبین فرشتے علیہم الصلوۃ والسلام

ان کے وجود کا بھی انکار نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ ان کا ذکر خیر قرآن مجید میں صراحۃً موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَo كِرَامًا كَاتِبِيْنَo يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَo (پارہ:۳۰:سورۃ الانفطار:آیت۱۰:۱۲)

ترجمہ: اور بے شک تم پر (تمہارے اعمال کے) کچھ نگہبان ہیں (جو ہمارے نزدیک) معزز (اور تمہارے سب اعمال کے) لکھنے والے (ہیں) کہ جانتے ہیں (اور لکھتے ہیں) جو کچھ تم کرو۔

اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌo مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌo

(پارہ:۲۶:سورۃ ق:آیت:۱۷،۱۸)

ترجمہ: جب اس سے لیتے ہیں دو لینے والے (انسان کے اعمال کو جب وہ اس سے ظاہر ہوتے ہیں) ایک داہنے بیٹھا اور ایک بائیں (اور برابر عمل کو لکھتے جاتے ہیں، یہاں تک کہ سب اعمال میں خفیف انسان کی گفتگو اور کلام ہے مگر اس کی کیفیت یہ ہے کہ) کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو (اگر وہ نیکی کا کلام ہو تو داہنے والا اس کو ضبط اور تحریر میں لاتا ہے اگر بدی کا کلام ہو تو بائیں والا، اور جب زبان سے نکلنے والا ایک ایک کلمہ محفوظ و مکتوب ہے تو دوسرے اعمال کیوں نہ ہوں گے)۔ (کنز الایمان)

کراماً کاتبین پانچ فرشتے

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَلَكَانِ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ يُكْتَبُ الْحَسَنَاتِ وَمَلَكٌ عَنْ يَسَارِهِ يُكْتَبُ السَّيِّئَاتِ فَالَّذِىْ عَنْ يَمِيْنِهِ يُكْتَبُ بِغَيْرِ شَهَادَةٍ مِنْ صَاحِبِهٖ وَالَّذِىْ عَنْ يَسَارِهٖ لايُكْتَبُ اِلَّا عَنْ شَهَادَةٍ مِنْ صَاحِبِهٖ اِنْ قَعَدَ فَاَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالآخِرُ عَنْ يَسَارِهٖ وَاِنْ مَشَى فَاَحَدُهُمَا اَمَامَهُ وَالآخِرُ خَلْفَهُ وَاِنْ رَقَدَ فَاَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِهٖ وَالآخِرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ:(۱)

(۱) كتاب العظمه: جلد:3: صفحه:1000: رقم الحديث:519: دار العاصمه رياض۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه:89: رقم الحديث:312: دار الكتب العلميه۔

ترجمہ: حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (کراماً کاتبین) دوفرشتے ہیں ان میں سے ایک انسان کے داہنے رہتا ہے جو نیکیاں تحریر کرتا ہے اور ایک اس کے بائیں ہوتا ہے جو برائیاں لکھتا ہے پس جو اس کے داہنے ہوتا ہے وہ تو اپنے ساتھی (فرشتہ) کی گواہی کے بغیر (نیکی) لکھدیتا ہے مگر جو اس کے بائیں ہوتا ہے وہ اپنے ساتھی کی گواہی کے بغیر (کوئی برائی) نہیں لکھتا، اگر وہ (آدمی) بیٹھتا ہے تو ایک اس کے دائیں اور دوسرا اس کے بائیں ہوتا ہے اور اگر وہ چلتا ہے تو ایک ان میں سے اس کے آگے ہوتا ہے اور دوسرا اس کے پیچھے اور اگر وہ لیٹتا ہے تو ان میں سے اس کے سر کے پاس ہوتا ہے اور دوسرا اس کے پاؤں کی جانب ہوتا ہے۔

قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وُكِّلَ بِهِ خَمْسَةُ اَملاكٍ مَلَكَان بِاللَّيْلِ وَمَلَكَانِ بِالنَّهَارِ يَجِيئَان وَيَذْهَبَان وَمَلَكٌ خَامِسٌ لايُفَارِقهُ لَيْلاً وَلا نَهَارًا: (١)

ترجمہ: حضرت ابن مبارک فرماتے ہیں دن اور رات کے فرشتے جدا جدا ہیں انسان کے ساتھ پانچ فرشتے مقرر کئے گئے ہیں دوفرشتے رات کے اور دوفرشتے دن کے جو (روزانہ) آتے جاتے رہتے ہیں اور پانچواں فرشتہ اس سے نہ تو رات کو جدا ہوتا ہے اور نہ دن کو جدا ہوتا ہے۔

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى "وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً" قَالَ يَحْفَظُوْنَ عَلَيْكَ رِزْقَكَ وَعَمَلَكَ وَاَجَلَكَ فَاِذَا تَوَفَّيْتَ ذٰلِكَ قُبِضْتَ اِلٰى رَبِّكَ: (٢)

ترجمہ: حضرت قتادہ فرمان باری تعالیٰ ﴿وَ يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً﴾ (پارہ:۷،سورۃ انعام: آیت ۶۱) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ تیرے عمل اور تیری موت کی حفاظت کرتے ہیں جب تو ان کو پورا کرے گا تو اپنے رب کی طرف منتقل ہو جائے گا۔

عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ الْحَفَظَةُ اَرْبَعَةٌ يَعْتَقِبُوْنهُ مَلَكَان بِاللَّيْلِ وَمَلَكَان بِالنَّهَارِ تَجْتَمِعُ هَذِهِ الاملاك الاَرْبَعَة عِنْدَ صَلوٰة الْفَجْرِ وَهُوَ قَوْلُه﴿ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا: (پارہ:۱۵سورۃ الاسراء: آیت ۷۸) (٣)

(١) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:89: رقم الحديث:312: دار الكتب العلميه۔
كتاب العظمه: جلد:3: صفحہ:1000: رقم الحديث:519: دار العاصمه رياض۔
(٢) كتاب العظمه: جلد:3: صفحہ:1001: رقم الحديث:521: دار العاصمه رياض۔
تفسير ابن جرير طبری: جلد:9: صفحہ:289: مركز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
تفسير ابن ابی حاتم: جلد:4: صفحہ:1306: رقم الحديث:7384: مكتبه نزار رياض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:89: رقم الحديث:313: دار الكتب العلميه۔
(٣) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:89: رقم الحديث:314: دار الكتب العلميه۔
تفسير ابی زمنين: جلد:3: صفحہ:34: الفاروق الحديثية مصر۔

ترجمہ: حضرت حسن (بصری) فرماتے ہیں چاروں کراماً کاتبین صبح کی نماز میں جمع ہوتے ہیں محافظ چار (فرشتے) ہیں اس کے پاس دو فرشتے تو رات کو آتے ہیں اور دو دن کے وقت آتے ہیں یہ چاروں فرشتے صبح کی نماز کے وقت اکٹھے ہوجاتے ہیں اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ﴿اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾ (پارہ:۱۵ سورۃ الاسراء: آیت ۷۸)

ترجمہ: بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

کراماً کاتبین کے اوصاف

''تفسیر روح البیان'' میں ہے کہ ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے رات کو ہوتے ہیں دو دن کو۔ اسی لئے ان کے لئے قرآن مجید میں جمع کا صیغہ لایا گیا۔

کراماً (معزز) کریم کی جمع ہے یعنی وہ ہمارے معزز اس لئے ہیں کہ وہ ہماری اطاعت کے پابند اور ادائے امانت میں بے مثال ہیں اس لئے کہ کریم خائن نہیں ہوتا۔

فائدہ: '' فتح الرحمن'' میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کرم کی صفت سے موصوف کر کے ان سے مذمت کی نفی فرمائی ہے بعض نے کہا وہ کرام اس معنیٰ پر ہیں کہ حسنات کے لکھنے میں جلدی اور برائیوں کے لکھنے میں توقف کرتے ہیں اس امید پر کہ ممکن ہے خطا کار استغفار اور توبہ کرے تا کہ اس کا گناہ اور توبہ یکجا لکھیں۔

فائدہ: "زهرة الرياض" میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام کرام اس لیے فرمایا کہ جب نیکی لکھتے ہیں تو اسے فوراً بارگاہ رب العزت میں لے جاتے ہیں اور حضوری کے بعد گواہی دیتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ! تیرے فلاں بندے نے نیکی کی ہے لیکن برائی سے خاموش رہ کر عرض کرتے ہیں: الٰہی! تو ستار العیوب ہے یہ تیرے فلاں فلاں بندے روزانہ تیری کتاب پڑھتے اور مدح کرتے ہیں ہم ان کی پردہ دری نہیں کرنا چاہتے اس میں تعطف (مہربانی کرنا) کا معنیٰ ہے۔

کراماً کاتبین کا علم

"کشف الاسرار" میں ہے کہ کراما کاتبین کا علم دو قسم کا ہے:

(ا) وہ جو ظاہر ہے قول یا حرکت جوارح انہیں کراماً کاتبین جانتے ہیں اس کے ظاہر کی وجہ سے اور لکھتے بھی ہیں اس کے ظاہر کی حیثیت سے۔

(۲) وہ جو باطن ہے، دل میں، بعض علماء کہتے ہیں کہ انہیں باطن کے نیک عمل کی خوشبو اور برے کی باطنی برائی کی بدبو محسوس ہوتی ہے تو عمل صالح اور برائی کو مطلق برائی لکھ دیتے ہیں۔

سوال:

فعل کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا لیکن قول کی تصریح نہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب:

(۱) فعل قول سے اکثر واقع ہوتا ہے۔

(۲) کبھی قول سے فعل بھی مراد ہوتا ہے۔

ملفوظِ فضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت فضیل رحمہ اللہ تعالیٰ جب یہ آیت قرآنی پڑھتے تو فرمایا کرتے کہ یہ آیت غافلین پر کتنی سخت ہے لیکن مطیعین کے لیے مژدۂ بہار اور عاصیوں کے لیے تہویل وتشدید وانذار۔

کراماً کاتبین کے وجود کا منکر فرقہ

کراما کاتبین کے وجود کے منکرین کا کہنا ہے کہ اگر وہ ہمارے پاس ہیں اور ان کی کتابیں (صحیفے) اور قلمیں بھی ہیں تو پھر ہمیں نظر کیوں نہیں آتے۔ اس طرح کا دعویٰ تو ہم بھی کر سکتے ہیں کہ ہمارے ساتھ پہاڑ ہیں اور بہت اور لوگ لیکن نظر نہیں آتے یہ تو جہالت میں داخل ہونا ہے (اسی طرح وہابی دیوبندی فرقہ کا سوال سمجھئے) یہ کہتے ہیں کہ اگر حضور سرور عالم ﷺ حاضر وناظر ہیں اور نور بھی، تو پھر نظر کیوں نہیں آتے؟ پھر اہلسنت کو طنزاً کہتے ہیں کہ حضور حاضر ہیں تو پھر تم مصلے پر کیوں چڑھ جاتے ہو؟ وغیرہ وغیرہ۔ میں سمجھتا ہوں یہ سوال انہوں نے مذکورہ بالا فرقہ سے سرقہ کیا ہے تو جو جواب "صاحب روح البیان" قدس سرہٗ نے اس فرقہ کو دیا ہے وہی جواب ہم دیوبندیوں وہابیوں کو کہہ دیں تو ہمارا حق ہے، "صاحب روح البیان" قدس سرہٗ کا جواب پڑھئے۔

وَجَوَابُهٗ اَنَّ الْمَلائِكَةَ مِنْ قَبِيْلِ الاجْسَامِ اللَّطِيْفَةِ فَحُضُوْرُ هُمْ لا يَسْتَلْزِمُ الرُّؤيَةَ اَلَّا تَرَى اَنَّ اللّٰهَ اَمدّالمؤمنينَ فِيْ بَدْرٍ بِالْمَلائِكَةِ وَكَانُوْا لايَرَوْنَهُمْ اِلَّامَنْ شَاءَ اللّٰه رُؤيَتَهُ وَكَذَا الْجِنّ مِنْ هَذَا الْقَبِيْلِ

وَكَذَا قَالَ تَعَالَى انَّه يَرَاكُمْ هُوَوَقَبِيْلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ فَكَمَا اَنَّ الْهَوَاء لا يرَى لِلَطَافَتِهِ فَكَذَا غَيْرهُ مِنْ اَهْلِ اللَّطَافَةِ۔

یعنی اس کا جواب یہ ہے کہ ملائکہ اجسام لطیفہ کے قبیل سے ہیں ان کا حاضر ہونا رؤیۃ کو مستلزم نہیں کیا نہیں دیکھتے ہو بیشک اللہ تعالیٰ نے مومنین کی (غزوہ) بدر میں ملائکہ سے مدد کی اس وقت وہ لوگ ملائکہ کو نہیں دیکھتے تھے مگر جنہیں اللہ تعالیٰ نے چاہا دیکھ لیا ایسے ہی جنات اسی قبیل سے ہیں اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابلیس اور اس کا قبیلہ تمہیں دیکھتا ہے لیکن تم انہیں نہیں دیکھتے ایسے ہی وہ لطافت کی وجہ سے نہیں دیکھے جاتے لیکن اہل لطافت کا علم اور ہے۔

اس جواب کی تین تقریریں ہیں اور تینوں حاضر اور ناظر کے منکر کے جوابات سمجھئے:

(۱) ملائکہ اجسام لطیفہ ہیں اور یہ مُسلّم ہے کہ رسول اللہ ﷺ جملہ ملکوت وقدس ولا ہوت سے لطیف تر ہیں آپ کی روحانیت سے قطع نظر آپ کی بشریت بھی لطیف سے لطیف تر ہے اسی لیے آپ کا سایہ نہ تھا جیسا کہ سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہٗ نے ''مکتوبات مبارکہ'' میں حضور سرورِ عالم ﷺ کی لطافت پر ایک یہی دلیل قائم فرمائی ہے۔ اگر کوئی خوش نصیب حضور نبی پاک ﷺ کی لطافت کو سمجھ لے تو بھی حاضر و ناظر اور نور و بشر کا مسئلہ کسی الجھن میں نہ رہے گا لیکن جس بدقسمت کے ذہن سے یہ خناس دور ہی نہ ہو کہ بس وہ ہم جیسے بشر ہیں تو اسے قیامت تک یہ مسئلہ سمجھ نہ آئے گا۔

(۲) دوسری دلیل یہ ہے کہ ملائکہ غزوۂ بدر میں موجود و حاضر تھے بدقسمت کفار کو کیا نظر آنے تھے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ملائکہ کرام کو دیکھا لیکن بشری لباس میں بہرحال یہ دلیل بھی ہماری مؤید ہے اس لئے کہ حضور نبی پاک ﷺ بہت خوش بختوں کو بیداری میں اور بیشمار سعادت مندوں کو خواب میں نظر آتے ہیں اور خواب میں آپ کا دیکھنا عین ذات کو دیکھنا ہے اگر چہ یہ مسلم ہے لیکن منکرین کی تسلی کے لیے صرف ایک دلیل معراج کا واقعہ عرض ہے اور وہ یہ کہ تمام منکرین مانتے ہیں کہ رسالتمآب ﷺ کی ملاقات بیداری میں اور عالم شہادت میں انبیاء کرام سے ہوئی ہے اس کا معنی یہ ہے کہ انبیاء کرام کسی عالم میں ہوں رسالتمآب ﷺ کو بیداری اور عالم جسمانی میں بیت المقدس اور آسمانوں میں ان کا مشاہدہ ہوا ہے چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ کی تشریعی حیثیت اور آپ کے اسوۂ حسنہ کی تابعداری کے پیش نظر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ عالم برزخ اور عالم ارواح کے واقعات اور امور کا مشاہدہ کرامت اور خرق عادت کے طور پر ارباب احوال کو کسی خاص حال اور مقام میں ہونا ممکن اور جائز ہے اور یہ ممکنات میں سے ہے کہ بیداری میں کوئی صاحبِ حال اپنے مقام سے عالم برزخ اور عالم ارواح میں رسالتمآب ﷺ اور صحابہ کرام کا مشاہدہ کرے۔ افسوس ہے کہ مخالفین ایسی پختہ اور مضبوط دلیل ماننے کے

باوجود بھی انہیں مسئلہ حاضر و ناظر اور مسئلہ نور سمجھ نہیں آیا اسے کہتے ہیں ضد ورنہ مسئلہ اتنا مشکل اور پیچیدہ نہیں کہ سمجھ نہ آسکے بہرحال خواب میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت حق ہے اس کے دلائل اور شواہد فقیر نے اپنی کتاب ''زیارت رسول'' اور ''حاضر و ناظر'' اور ''تفسیر اویسی'' میں تفصیل سے لکھے ہیں یہاں تبرکاً ایک خواب اور ایک حوالہ عرض ہے:

''عبدالواحد ابن آدم فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہمراہ صحابہ کی ایک جماعت کو خواب میں دیکھا کہ آپ انتظار میں کھڑے ہیں میں نے اس کا سبب پوچھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد بن اسمٰعیل (بخاری) کو ساتھ لے جانے کے انتظار میں کھڑا ہوں چند دنوں کے بعد مجھے بخاری (رحمہ اللہ تعالیٰ) کی وفات کی خبر مل گئی میں نے سوچا تو امام بخاری کی وفات کا وہی وقت تھا جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہمراہ صحابہ کی جماعت کو میں نے انتظار میں کھڑے دیکھا تھا''۔

انتباہ:

دیدار رسول صلی اللہ علیہ وسلم عوام کو خواب میں اور خواص کو بیداری میں ہوتا ہے جیسے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے مرید علی ہیتی رحمہ اللہ کو فرمایا کہ تو خواب میں دیکھ رہا تھا میں بیداری میں۔

(۳) تیسری دلیل ''صاحبِ روح البیان'' قدس سرہٗ نے ابلیس کی دی کہ وہ ہر جگہ موجود ہوتا ہے لیکن نظر نہیں آتا یہی دلیل حضرت مولانا عبدالسمیع انصاری رامپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے دیوبندیوں کو دی جس کے جواب پر وہ خود مرتد و کافر ہوئے۔ تفصیل ''حسام الحرمین'' شریف میں پڑھئے۔

سوالِ منکرین:

افعال القلوب نظر نہیں آسکتے نہ ہی انہیں ملائکہ لکھتے ہیں لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ ما فی الضمائر کا بھی حساب لے گا۔ چنانچہ فرمایا:

وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ : (پارہ:۳: سورۃ البقرۃ: آیت:۲۸۴)

ترجمہ: اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔

جواب از امام غزالی قدس سرہٗ

سیدنا امام غزالی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ ہر وہ ذکر جسے تیرا قلب سمجھتا ہے اسے حفظہ ملائکہ سنتے ہیں کیونکہ ان کا شعور تیرے شعور کے بالکل قریب ہے (اگرچہ پوشیدہ ہے) ہاں جب تیرا شعور تیرے ہاتھ سے نکل جائے وہ اس وقت ہوتا ہے جب تو (ذاکر) مذکور میں بالکل گم ہو جاتا ہے تو پھر تیرے شعور سے حفظہ غائب ہو جاتے ہیں اور یہ صوفیہ کرام رحمھم اللہ تعالیٰ کا قاعدہ ہے کہ جب تک قلب ذکر کی طرف التفات رکھتا ہے اس وقت تک وہ اللہ تعالیٰ سے روگردان ہے۔

جواب:

اسے یوں سمجھئے کہ ملائکہ کرام کی اطلاع علی الوقائع کا قیاس عام لوگوں کی اطلاع پر کرنا صحیح نہیں اس لیے کہ ان کی شانیں علماً وعملاً عام لوگوں سے مختلف ہوتی ہیں۔

دیوبندی وہابی کش حوالہ

کراماً کاتبین کے کمالات کے منکرین کو جواب دیتے ہوئے ''صاحبِ روح البیان'' قدس سرہٗ نے لکھا:

عَلٰی اَنَّ مَنْ اَصْلَحَ مِنَ النَّاسِ سَرِیْرَتَہٗ قَدْ یُکْشَفُ الضَّمَائِرِ وَیطلِعُ عَلَی الْغُیُوْبِ بِاطّلا ع اللّٰہِ فَمَا ظَنُّكَ بِالْمَلائِكَةِ الَّذِیْنَ هُمْ اَلْطَف جِسْمًا وَاَخِفّ رُوْحًا۔

ترجمہ: علاوہ ازیں جو اپنے باطن کی اصلاح کرتا ہے تو ضمائر کو کھولا جاتا ہے اور غیوب پر اطلاع بخشی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی اطلاع سے تو تیرا ملائکہ کے متعلق کیا خیال ہے جو کہ جسم کے اعتبار سے لطیف تر اور روح کے لحاظ سے زیادہ خفیف ہیں۔

فائدہ: یہی جواب دشمنان انبیاء بالخصوص امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام کے کمالات کے منکرین کو سمجھنا چاہیے کہ وہ ہر بات میں انہیں اپنے اوپر اور عامیانہ حیثیت پر قیاس کرتے ہیں۔

کافراں دیدند احمد را بشر ایں نمی دانند کان شق القمر

کراماً کاتبین کی ڈیوٹی

اللہ تعالیٰ نے ان ملائکہ کو بھی انسان کے لئے ایک خصوصی ڈیوٹی پر لگایا ہے مفسرین کرام فرماتے ہیں:

(۱) آیت ”لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ“ کی تفسیر اِذْ یَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ طرح کی ہے (یعنی) نیکیاں اس کے سامنے ہوں گی اور گناہ اس کے پیچھے ہوں گے جو انسان کے بائیں کندھے پر ہے وہ بائیں کی شہادت کے بغیر (نیکیاں) لکھتا ہے اور جو بائیں کندھے پر ہیں وہ دائیں کندھے والے کی شہادت کے بغیر (گناہ) نہیں لکھتا پس جب انسان چلتا ہے تو ان میں سے ایک اس کے آگے ہوتا ہے اور ایک اس کے پیچھے، اور جو اگر وہ بیٹھا ہوتا ہے تو ان میں سے ایک اس کے دائیں ہوتا ہے اور ایک اس کے بائیں اور اگر وہ سوتا ہے تو ان میں سے ایک اس کے سر کے پاس ہوتا ہے اور دوسرا اس کے پاؤں کی جانب۔

(۲) فرمان باری تعالیٰ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ (پارہ:۱۳: سورۃ الرعد: آیت:۱۱) کی تفسیر میں وارد ہے کہ فرشتے (اللہ کے حکم سے) اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

فائدہ: حضرت عطاء ”لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد کراماً کاتبین ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے محافظ ہیں اور اسی (کام) پر مقرر ہیں۔

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی ”اِذْ یَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّیَانِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنَ الشِّمَال“ قَالَ مَلَكٌ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَآخِرُ عَنْ شِمَالِهٖ فَاَمَّا الَّذِیْ عَنْ یَمِیْنِهٖ فَیَكْتُبُ الْخَیْرَ وَاَمَّا الَّذِیْ عَنْ شِمَالِهٖ فَیَكْتُبُ الشَّرَّ: (۱)

ترجمہ: ”اِذْ یَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّیَانِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَال“ کی تفسیر میں حضرت مجاہد فرماتے ہیں ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے ہیں ایک فرشتہ اس کے دائیں ہے اور دوسرا اس کے بائیں۔ پس جو اس کے داہنے ہے اچھائی لکھتا ہے اور جو اس کے بائیں ہے وہ گناہ لکھتا ہے۔

فائدہ: کراما کاتبین کو قلم اور سیاہی کی ضرورت نہیں وہ قلم کا کام انسان کی زبان اور سیاہی کا کام اس کی تھوک سے لیتے ہیں۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَطَّفَ الْمَلَكَیْنِ الْحَافِظَیْنِ حَتّٰی اَجْلَسَهُمَا عَلَى النَّاجِذَیْنِ وَجَعَلَ لِسَانَهٗ قَلَمَهُمَا وَرِیْقَهٗ مِدَادَهُمَا: (۲)

(۱) تفسیر مجاهد: صفحه:614: دار الفکر الاسلامی 1410هجری۔
تفیسر ابن جریر طبری: جلد:21: صفحه:425: مرکز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:91: رقم الحدیث:321: دار الکتب العلمیه۔
(۲) کنز العمال: جلد:14: صفحه:161: رقم الحدیث:38976: دار الکتب العلمیه۔
جمع الجوامع: جلد:2: صفحه:253: رقم الحدیث:5419: دار الکتب العلمیه۔
تفسیر درمنثور: جلد:13: صفحه:620: مرکز هجر للبحوث و الدراسات۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:91: رقم الحدیث:322: دار الکتب العلمیه۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حفاظت کرنے والے دونوں (کراماً کاتبین) فرشتوں کولطیف بنایا ہے حتی کہ ان کو (انسان کے) دونوں ڈاڑھوں پر بٹھلایا ہے اس کی زبان کوان کا قلم اوراس کی لعاب کوان کی سیاہی بنایا ہے۔

فائدہ: عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِسْمُ كَاتِبِ السَّيِّئٰاتِ قَعِيْدٌ:(۱)

ترجمہ: حضرت مجاہد فرماتے ہیں گناہ لکھنے والے (فرشتہ) کا نام قعید ہے۔

فائدہ: کراما کاتبین انسان کی ہر بات اور چھوٹا بڑا عمل لکھتے ہیں چنانچہ۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالیٰ "مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ" قَالَ كُلَّ مَا يَتَكَلَّمُ بِهٖ مِنْ خَيْرٍ اَوْ شَرٍّ حَتَّى لَيَكْتُبَ قَوْلَهُ اَكَلْتُ شَرِبْتُ ذَهَبْتُ جِئْتُ رَاَيْتُ حَتَّى اِذَا كَانَ يَوْمِ الْخَمِيْسِ عرَضَ قَوْلَهُ وَعَمَلَهُ فَاَقَرَّ مِنْهُ مَا كَانَ مِنْ خَيْرٍ اَوْ شَرٍّ وَالْقَى سَائِرَهُ:(۲)

ترجمہ: فرمان باری تعالیٰ "مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ" کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نیکی یا بدی کی جو بات بھی کوئی (انسان) کہتا ہے اسے لکھا جاتا ہے حتیٰ کہ اس کی یہ بات کہ "میں نے کھایا، پیا، گیا، آیا، دیکھا" بھی لکھا جاتا ہے۔ جب جمعرات کا دن ہوتا ہے تو اس کا قول وعمل سب پیش کیا جاتا ہے تو جو کچھ نیکی اور بدی سے متعلق ہوتا ہے اس کو برقرار رکھا جاتا ہے اور باقی سب کچھ مٹا دیا جاتا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالیٰ "مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ" قَالَ اِنَّمَا يَكْتُبُ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ لَا يَكْتُبُ يَاغُلَامُ أَسْرِجِ الفَرْسَ وَيَاغُلَامُ اسْقِنِى الْمَاءَ:(۳)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ (آیت) مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ (کی تفسیر) میں فرماتے ہیں نیکی اور گناہ (دونوں) لکھے جاتے ہیں (لیکن) اے غلام گھوڑے پر زین کس دے۔ اے غلام مجھے پانی پلا دے (وغیرہ) نہیں لکھتے جاتے۔

(۱) حلیة الاولیاء: جلد:3: صفحه:287: دار الکتاب العربی مصر 1405 ھجری۔
تفسیر درمنثور: جلد:13: صفحه:620: مرکز هجر للبحوث و الدراسات۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:91: رقم الحدیث:323: دار الکتب العلمیه۔
(۲) تفسیر درمنثور: جلد:13: صفحه:621: مرکز هجر للبحوث و الدراسات۔
تفسیر ابن ابی حاتم: جلد:10: صفحه:3308: رقم الحدیث:18632: مکتبه نزار ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:91: رقم الحدیث:324: دار الکتب العلمیه۔
(۳) تفسیر ابن ابی حاتم: جلد:10: صفحه:3308: رقم الحدیث:18633: مکتبه نزار ریاض۔
تفسیر درمنثور: جلد:13: صفحه:621: مرکز هجر للبحوث و الدراسات۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:92: رقم الحدیث:325: دار الکتب العلمیه۔

عَنْ عِكْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَايُكْتَبُ اِلَّا مَايُؤْ جَرُ عَلَيْهِ يُؤْزَرُ عَلَيْهِ:(۱)

ترجمہ: حضرت عکرمہ فرماتے ہیں جس عمل پر کوئی اجر دیا جائے گا یا سزا دی جائے گی صرف وہی (نامہ اعمال میں) لکھا جاتا ہے۔

فائدہ: نامہ اعمال میں گناہ کب لکھا جاتا ہے اس کے متعلق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَاتِبُ الْحَسَنَاتِ عَنْ يَمِيْنِهٖ يَكْتُبُ حَسَنَاتِهٖ وَكَاتِبُ السَّيِّئاٰتِ عَنْ يَسَارِهٖ فَإِذَا عمِل حَسَنَةً كَتَبَ صَاحِبُ الْيَمِيْنِ عَشْراً وَإِذَاعمِل سَيِّئَةً قَالَ صَاحِبُ الْيَمِيْنِ لِصَاحِبِ الشِّمَالِ دَعْهُ حَتّٰى يُسَبِّحَ اَوْ يَسْتَغْفِرَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ كَتَبَ مَا يَجْرِىْ بِهِ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ وَيُلْقٰى مَاسِوٰى ذٰلِكَ ثُمَّ يُعْرَضُ عَلَى اُمِّ الكِتَابِ فَيَجِدُهُ بِجُمْلَتِهٖ فِيْهِ:(۲)

ترجمہ: نیکیاں لکھنے والا فرشتہ انسان کے داہنے طرف ہے جو اس کی نیکیاں تحریر کرتا ہے اور گناہ لکھنے والا اس کے بائیں ہے جب انسان کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اسے داہنی طرف والا دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور جب انسان برائی کرتا ہے تو داہنی طرف والا بائیں والے کو کہتا ہے اسے مہلت دیدے کہ یہ تسبیح پڑھ لے یا استغفار کر لے (اور ان کی وجہ سے اس کا گناہ مٹ جائے)۔ لیکن جب جمعرات کا دن آتا ہے تو اس کے نیک و بد سب اعمال لکھ دیئے جاتے ہیں نیکی اور بدی کے علاوہ کے سب اعمال مٹا دیئے جاتے ہیں پھر اس اعمال نامہ کو ام الکتاب پر پیش کیا جاتا ہے تو جو کچھ اعمال نامہ میں ہوتا ہے وہ سب ام الکتاب میں موجود ملتا ہے۔

فائدہ: جو عمل دائیں والا فرشتہ نہ لکھے اسے بائیں والا لکھتا ہے۔

(۱) تفسیر درمنثور: جلد:13: صفحہ:621: مرکز هجر للبحوث و الدراسات۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:92: رقم الحدیث:326: دار الكتب العلميه۔
(۲) تفسیر درمنثور: جلد:13: صفحه:622: مرکز هجر للبحوث و الدراسات۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:92: رقم الحدیث:327: دار الكتب العلميه۔

حکایت

عَنْ حِسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى حِمَارٍ اِذْ عثَربِهِ فَقَالَ تَعِسْتَ فَقَالَ صَاحِبُ الْيَمِيْنِ مَاهِيَ بِحَسَنَةٍ فَاَكْتُبُهَا وَقَالَ صَاحِبُ الشِّمَالِ مَاهِيَ بِسَيِّئَةٍ فَاَكْتُبُهَا فَنُوْدِى صَاحِبَ الشِّمَالِ اِنَّ مَا تَرَكَ صَاحِبَ الْيَمِيْنِ فَاكْتُبْهُ:(۱)

ترجمہ: حضرت حسان بن عطیہ فرماتے ہیں ایک آدمی گدھے پر سوار تھا کہ اچانک وہ گدھا اس سوار سمیت گر پڑا تو سوار نے کہا ''تو برباد ہو'' تو دائیں والے فرشتہ نے کہا یہ کوئی نیکی نہیں جسے میں لکھوں تو بائیں والے نے کہا یہ کوئی گناہ بھی نہیں ہے کہ میں لکھوں تو بائیں والے کو حکم دیا گیا کہ جو کچھ دائیں والا نہ لکھے اسے تم لکھا کرو۔

بیمار کی آہیں بھی لکھی جاتی ہیں

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَكْتُبُ عَلَى ابْنِ آدَمَ كُلّ شَئى يَتَكَلّم بِهٖ حَتّٰى اِنِيْنَهُ فِيْ مَرْضِهٖ:(۲)

ترجمہ: حضرت مجاہد فرماتے ہیں جو کچھ بھی انسان بولتا ہے وہ سب (اعمال نامہ میں) لکھا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ جب اپنی مرض میں کراہتا ہے (تو وہ بھی لکھا جاتا ہے)۔

عَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اِنَّ كُلّ شَئى يكْتُبُ حَتيَّ اِنِيْنَ الْمَرِيْضِ:(۳)

ترجمہ: حضرت امام مالک سے منقول ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ سب کچھ لکھا جاتا ہے حتیٰ کہ مریض کا کراہنا اور آہیں بھرنا بھی لکھا جاتا ہے۔

فائدہ: مرض میں کراہنے کو حضرت فضیل بن عیاض اور امام احمد بن حنبل وغیرہ نے ناپسند فرمایا ہے کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی شکایت سمجھی جائے گی لیکن اس کی پسندیدگی یا ناپسندیدگی میں کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی ہے۔

(۱) تفسیر درمنثور: جلد:13: صفحہ:622: مرکز هجر للبحوث و الدراسات۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:92: رقم الحدیث:328: دار الکتب العلمیه۔
تفسیر طبری: جلد:21: صفحہ:426: مرکز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:92: رقم الحدیث:329: دار الکتب العلمیه۔
(۳) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:92: رقم الحدیث:330: دار الکتب العلمیه۔

دن اور رات کے الگ الگ کراماً کاتبین ہیں

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَی ابْنِ آدَمَ حَافِظَیْنِ فِیْ الّلَیْلِ وَحَافِظَیْنِ فِی النَّھَارِ یَحْفَظَانِ عَمْلَہٗ وَیَکْتُبَانِ اَثَرَہٗ:(۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے دو محافظ رات کے لئے مقرر فرمائے ہیں اور دو دن کے لئے جو اس کے عمل کی حفاظت کرتے ہیں اور جب وہ عمل کر چکتا ہے تو اسے لکھ لیتے ہیں۔

گناہ لکھنے کا دستور العمل

کراما کاتبین کے لکھنے کا دستور عجیب ہے ارشاد باری تعالیٰ "عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ" کی تفسیر میں حضرت احنف بن قیس فرماتے ہیں:

عَنِ الاحْنَفِ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالیٰ "عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ" قَالَ صَاحِبُ الْیَمِیْنِ یَکْتُبُ الْخَیْرَ وَھُوَ اَمِیْرٌ عَلَی صَاحِبِ الشِّمَالِ فَاِنْ اَصَابَ الْعَبْدُ خَطِیْئَۃً قَالَ اَمْسِك فَاِنْ اِسْتَغْفَرَ اللّٰہ تَعَالیٰ نَھَاہُ اَنْ یَکْتُبَھَا وَاِنْ اَبَی اِلّا اَنْ یُصِرَّ کَتَبَھَا:(۲)

ترجمہ: دائیں طرف والا فرشتہ نیکیاں لکھتا ہے اور یہ بائیں طرف والے کا امیر (بھی) ہے اگر انسان گناہ کرے تو یہ کہتا ہے ٹھہر جاؤ اگر یہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی مانگ لے تو اسے یہ گناہ لکھنے سے منع کر دیتا ہے اور اگر انسان گناہ نہ چھوڑے اس پر ڈٹا رہے تو وہ اس گناہ کو لکھوا دیتا ہے۔

فائدہ: اس روایت سے معلوم ہوا کہ اگر انسان گناہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی طلب کرے تو اس کا وہ گناہ اس کے اعمال نامہ میں نہیں لکھا جاتا ہاں اگر وہ گناہ کرنے کے بعد اس پر ڈٹا رہے اس کی بخشش طلب نہ کرے تو پھر لکھ دیا جاتا ہے لیکن استغفار میں توبہ ضروری ہے۔

(۱) تفسیر ابن جری طبری: جلد:21: صفحہ:425: مرکز ھجر للبحوث و الدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:93: رقم الحدیث:331: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) تفسیر ابن جری طبری: جلد:21: صفحہ:424: مرکز ھجر للبحوث و الدراسات مصر۔
تفسیر درمنثور: جلد:13: صفحہ:623: مرکز ھجر للبحوث و الدراسات۔
کتاب التوبہ: ابن ابی الدنیا: صفحہ:129: رقم الحدیث:168: مکتبۃ القرآن مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:93: رقم الحدیث:333: دار الکتب العلمیہ۔

ایک صورت گناہ نہ لکھے جانے کی یہ بھی ہے کہ انسان سے اگر کوئی گناہ ہوجائے تو اس کے فوراً بعد کوئی سا نیک کام کر لے تو وہ نیک کام اس کے گناہ کو مٹا دیتا ہے اس کا ثبوت قرآن مجید میں بھی ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ: (پارہ:۱۲:سورۃ ھود:آیت:۱۱۴)

ترجمہ: بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ دوسرے مقام پر فرمایا:

فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ: (پارہ:۱۹:سورۃ الفرقان:آیت:۷۰)

ترجمہ: تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا۔

اس کے علاوہ اور دلائل بھی ہیں فقیر کے ترجمہ "البدور السافرہ" بنام ''احوالِ آخرت'' کا مطالعہ کیجئے۔

کریمانہ مہلت

"باز آہرانچہ هستی باز آ" کے اعلان کے نمونے پڑھئے۔

عَنْ حِسَّانَ بْنِ عَطِیَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا عَمِلَ خَطِیْئَةً لَمْ تَكْتُبْ عَلَیْهِ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ اِنْ اِسْتَغْفَرَ وَاِلَّا كَتَبَتْ عَلَیْهِ: (۱)

ترجمہ: حضرت حسان بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (ایک مجلس میں ایک علمی مذاکرہ ہوا جس میں حضرت مکحول اور حضرت ابن ابی زکریا بھی موجود تھے جس میں یہ بیان ہوا) کہ جب انسان کوئی گناہ کرتا ہے تو تین پہر تک اگر استغفار کر لے تو نہیں لکھا جاتا ورنہ لکھ دیا جاتا ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ صَاحِبَ الشِّمَالِ لَیَرْفَعُ الْقَلَمَ سِتَّ سَاعَاتٍ عَنِ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ الْمُخْطِیْٔ فَاِنْ نَدِمَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ تَعَالٰی مِنْهَا اَلْقَاهَا عَنْهُ وَاِلَّا كَتَبَهَا وَاحِدَةً: (۲)

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:93: رقم الحدیث:334: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) کنز العمال: جلد:4: صفحہ:88: رقم الحدیث:10188: دار الکتب العلمیہ۔
مجمع الزوائد: جلد:10: صفحہ:250: رقم الحدیث:17576: دار الکتب العلمیہ۔
معجم الکبیر للطبرانی: جلد:8: صفحہ:186: دار الکتب العلمیہ۔
جمع الجوامع: جلد:2: صفحہ:315: رقم الحدیث:5952: دار الکتب العلمیہ۔

ترجمہ: بائیں ہاتھ والا (فرشتہ) خطا کار مسلمان بندہ سے چھ پہر تک اپنا قلم روکے رکھتا ہے اگر تو وہ اپنے گناہ پر شرمندہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے اس کا استغفار کر لے تو (وہ فرشتہ) اس کا گناہ اس سے ہٹا دیتا ہے ورنہ صرف ایک گناہ لکھ دیتا ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صَاحِبُ الْيَمِيْنِ أمِيْرٌ عَلَى صَاحِبِ الشِّمَالِ فَإذَا عملَ الْعَبْدُ حَسَنَةً كَتَبَتْ بِعَشَرِ أمْثَالِهَا وَإذَا عملَ سَيِّئَةً فَأرَادَ صَاحِبُ الشِّمَال أنْ يَكْتُبُهَا قَالَ صَاحِبُ الْيَمِيْنِ أمْسِكْ فَيُمْسِكُ سِتّ سَاعَات أوْ سَبْعَ سَاعَات فَإنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ تَعَالىٰ مِنهَا لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ شَيْئًا وَإنْ لَمْ يَسْتَغْفِر اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْهِ سَيِّئَةً وَاحِدَةً:(۱)

ترجمہ: دائیں طرف والا (فرشتہ) بائیں طرف والے (فرشتہ) کا سردار ہے جب کوئی بندہ نیک عمل کرتا ہے تو اس جیسی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب وہ کوئی گناہ کرتا ہے تو بائیں طرف والا (فرشتہ) اسے لکھنے کا ارادہ کرتا ہے تو دائیں والا کہتا ہے رک جاؤ تو وہ چھ یا سات گھڑیاں رک جاتا ہے پس اگر وہ (اس وقت میں) اللہ تعالیٰ سے اس کا استغفار کر لے تو وہ کچھ بھی نہیں لکھتا اور اگر وہ اللہ عزوجل سے استغفار نہ کرے تو اس کا ایک گناہ لکھ دیتا ہے۔

فائدہ: امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک بات نقل فرمائی ہے کہ جب بھی کوئی بندہ اللہ عزوجل کی نافرمانی کرتا ہے تو زمین کی وہ جگہ رب تعالیٰ سے اجازت طلب کرتی ہے کہ وہ اسے دھنسا دے اور آسمان کی وہ چھت بھی اجازت طلب کرتی ہے کہ اس پر اپنا ایک حصہ گرا دے لیکن اللہ تعالیٰ ان دونوں سے فرماتا ہے ٹھہر جاؤ اسے مہلت دے دو تم نے اسے پیدا نہیں کیا اگر تم نے اسے پیدا کیا ہوتا تو تم اس پر ضرور رحم کھاتے میں اس کی استغفار کے بعد یا اپنی رحمت کی بناء پر یا اس کی کسی نیکی کی وجہ سے (جو اس نے گناہ کے بعد نیکی کی یا اپنی عمر کے کسی حصہ میں جو مجھے پسند آئی) مغفرت کرتا ہوں شاید یہ کوئی نیک عمل کرے میں اس کے گناہ کو نیکیوں سے بدل دیتا ہوں۔

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالارْضَ اَنْ تَزُوْلَا: (پارہ:۲۲: سورۃ: فاطر: آیت:۴۱)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو، کہ جنبش نہ کریں۔ (کا یہی مفہوم ہے)۔

(۱) كنز العمال: جلد:4: صفحه:89: رقم الحديث:10208: دار الكتب العلميه۔
تفسير ابن جرير طبرى: جلد:21: صفحه:424: مركز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه:93: رقم الحديث:336: دار الكتب العلميه۔

سوال:

پیچھے ایک روایت میں تین پہر کا ذکر گذرا ہے اور اس روایت میں چھ پہر کا۔

جواب:

یہ کوئی اختلاف نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اللہ تعالی اپنے بندوں کے ساتھ مختلف اعتبارات سے رحمت فرماتا ہے۔ اس لیے ہر کسی کو اس کے حال کے مطابق مہلت دیتا ہے یا یہ مطلب ہے کہ جسے علامہ مناوی نے "فیض القدیر" میں بیان کیا ہے کہ یہ پہر عالم فلکیات کے مراد ہونگے یا زمانہ کے۔

وقتِ نزع اور کراماً کاتبین

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عِیْسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِذَا احْتَضَرَ الرَّجُلَ قِیْلَ لِلْمَلَکِ الَّذِیْ کَانَ یُکْتَبُ عَلَیْہِ کُفَّ قَالَ لَا وَمَا یدرِیْنِی لَعَلَّہُ یَقُوْلُ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَاَکْتُبُھَالَہُ:(۱)

ترجمہ: حضرت فضل بن عیسیٰ فرماتے ہیں، جب انسان پر موت کی حالت طاری ہوتی ہے اس کے فرشتہ سے کہا جاتا ہے اب ٹھہر جا (اس کا اعمال نامہ لپیٹ دے) تو وہ کہتا ہے نہیں، مجھے کیا معلوم شاید یہ (کلمہ طیبہ) لا الہ الا اللّٰہ پڑھ لے اور میں اس کے لیے اسے لکھ دوں۔ (اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہو جائے)۔

فرشتے کو مَا فِیْ الْغَدْ کا علم

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَوَّلُ مَنْ یَعْلَم بِمَوْتِ الْعَبْدِ "اَلْحَافِظُ" لِاَنَّہُ یَعْرُجُ بِعَمَلِہٖ وَیَنْزِلُ بِرِزْقِہٖ فَاِذَا لَمْ یَخْرُجُ لَہُ رِزْقٌ عُلِمَ اَنَّہُ مَیِّتٌ:(۲)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سب سے پہلے انسان کی موت کا جس کو علم ہوتا ہے وہ حافظ (انسان کی حفاظت کرنے والا فرشتہ) ہے کیونکہ وہی انسان کے اعمال کو اوپر لے جاتا ہے اور وہی اس کا رزق لیکر (زمین پر) اترتا ہے جب اس کا رزق اسے نہ ملے تو وہ جان لیتا ہے کہ اس کی موت آنے والی ہے۔

(۱) کتاب ذکر الموت: امام ابن ابی الدنیا: صفحہ:125: رقم الحدیث:231: مکتبۃ الفرقان عجمان۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:94: رقم الحدیث:237: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) کتاب ذکر الموت: امام ابن ابی الدنیا: صفحہ:124: رقم الحدیث:230: مکتبۃ الفرقان عجمان۔
شرح الصدور: صفحہ:46: باب:14: رقم الحدیث:7: دار الکتاب العربی بیروت 1425ھجری۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:94: رقم الحدیث:338: دار الکتب العلمیہ۔

فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی عطاء سے بندگانِ خدا کو مافی الغد (مستقبل) کا علم ہوتا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی:

اِنَّ الْمَلَكَ يُرْفَعِ الْعَمَلِ لِلْعَبْدِ يَرَى اَنَّ فِيْ يَدَيْهِ سُرُوْرًا حَتّٰى يَنْتَهِيْ اِلَى الْمِيْقَاتِ الَّذِىْ وَصَفَ اللّٰهُ لَهُ فَيَضَعَ الْعَمَلَ فِيْهِ فَيُنَادِيْهِ الْجَبَّارُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ فَوْقِهِ أرْمِ بِمَا مَعَكَ فِيْ سِجِّيْنٍ فَيَقُوْلُ الْمَلكُ مَا رفِعْتُ اِلَيْكَ اِلَّاحَقًّا فَيَقُوْلُ صَدَقْتَ اِرْمِ بِمَا مَعَكَ فِيْ سِجِّيْنٍ:(۱)

ترجمہ: فرشتہ انسان کے عمل کو اٹھالے جاتا ہے اور اپنے ہاتھوں میں کچھ سرور بھی محسوس کرتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اس مقام تک جا پہنچتا ہے جہاں پر اللہ تعالیٰ نے اسے ٹھہرنے کا حکم دیا ہے تو یہ اس عمل کو اس میں رکھ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ عزوجل ندا فرماتا ہے جو کچھ تیرے پاس ہے اسے سجین (ساتویں زمین سے بھی نیچے) پھینک دے تو وہ فرشتہ عرض کرتا ہے میں تو آپ کے پاس حق لایا ہوں تو بھی (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے جو کچھ تیرے پاس ہے اسے سجین میں پھینک دے (کیونکہ اس عمل کی حقیقت سے میں واقف ہوں تم نہیں)۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتہ کو عمل کی ظاہری حالت کا علم ہوتا ہے باطنی کا کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ اس نیک عمل کے پس منظر میں کونسی صورت کارفرما ہے اور وہ قبولیت کے مقام میں ہے یا نہیں۔

گناہ مٹانے کا اور نیکیاں بڑھانے کا نسخہ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا نَامَ ابْنُ آدَمَ قَالَ الْمَلكُ لِلشَّيْطَانِ اَعْطِنِيْ صَحِيْفَتِكَ فَيُعْطِيهُ اِيَّاهَا فَمَا وَجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ مِنْ حَسَنَةٍ مَحَابِهَا عَشَرَ سَيِّئَات مِنْ صَحِيْفَةِ الشَّيْطَانِ وَكَتَبَهُنَّ حَسَنَات فَإذَا أرَادَ أحَدُكُمْ أنْ يَنَامَ فَلْيُكَبِّرْ ثَلاثًا وَثَلاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً وَيحمد أرْبَعًا وَثَلاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً وَيُسَبِّحُ ثَلاثًا وَثَلاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً فَتِلْكَ مائةٌ:(۱)

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 94: رقم الحدیث: 339: دار الکتب العلمیہ۔

ترجمہ: جب کوئی انسان سوجاتا ہے تو کراماً کاتبین شیطان سے کہتا ہے اپنا صحیفہ مجھے دیدے تو وہ اسے دیدیتا ہے تو وہ فرشتہ اپنے صحیفہ میں جہاں ایک نیکی پاتا ہے تو اس کی جگہ شیطان کے صحیفہ سے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور انہیں نیکیاں لکھ دیتا ہے۔پس جب بھی تم میں سے کوئی سونے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ ۳۳ مرتبہ ''اللـــــہ اکبـــر'' اور ۳۴ مرتبہ ''الحمد لله'' اور ۳۳ مرتبہ ''سبحان الله'' کہہ لے۔تو یہ سو (نیکیاں) ہو جائیں گی۔

فائدہ: بعض احادیث میں مذکورہ تسبیحات کی تعداد ۹۹ بھی بنتی ہے تو انہیں ۱۰۰ کہنا عدد تقریبی کے طور پر ہے جب مذکورہ حدیث میں تعداد ۱۰۰ ہی بنتی ہے۔بہرحال ۹۹ کی صورت میں ۱۰۰ کہنے سے مراد سو تسبیحات کی نیکیاں ہیں۔(واللہ اعلم)

عمل تھوڑا اجر وثواب زیادہ

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْراً فَاَعْظَمُھَا الْمَلَکُ اَنْ یُکْتبَھَا حَتّٰی رَاجَعَ فِیْھَا رَبّہٗ فَقَالَ اُکْتُبُھَا کَمَا قَالَ عَبْدِیْ کَثِیْراً:(۲)

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

ایک آدمی نے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا'' کہا تو کراماً کاتبین نے اس تعریف کو لکھنے سے زیادہ سمجھا یہاں تک کہ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ سے رجوع کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے حکم فرمایا کہ اسے اسی طرح لکھو جس طرح میرے بندے نے ''کَثِیْرًا'' کہا۔

فائدہ: اسی طرح اگر کوئی آدمی ''اَللّٰہُ اَکْبَر کَبِیْرًا وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَ اَصِیْلاً'' پڑھے تو اس کے لیے بھی ثواب کے انبار لگ جائیں گے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اسے مداومت سے کرتے آپ سے پوچھا گیا کہ غزوۂ صفین میں بھی باوجود مشغولیت کے آپ نے اس عمل کو جاری رکھا۔آپ نے فرمایا ہاں:

(۱) کنز العمال: جلد:15: صفحہ:146: رقم الحدیث:41300: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:94: رقم الحدیث:340: دار الکتب العلمیہ۔
مجمع الزوائد: جلد:10: صفحہ:123: رقم الحدیث:17036: دار الکتب العلمیہ۔
معجم کبیر: جلد:3: صفحہ:297: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:95: رقم الحدیث:341: دار الکتب العلمیہ۔

کریم کا کرم نرالا

عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجُوْنِیْ رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ الْمَلائِکَةَ تَصِفُ بِکُتُبِھَا فِیْ سَمَاءِ الدُّنْیَا کُلّ عَشِیّة بَعْدَ الْعَصْرِ فَیُنَادِیْ الْمَلَك اَلْقِ تِلْكَ الصَّحِیْفَةَ وَیُنَادِیْ الْمَلَك الاخر اَلْقِ تِلْكَ الصَّحِیْفَةَ فَیَقُوْلُوْنَ رَبّنَا قَالُوْا خَیْراً وَحفظنَا عَلَیْھِمْ فَیَقُوْلُ اِنَّھُمْ لَمْ یُرِیْدُوْا بِہٖ وَجْھِیْ وَاِنِّیْ لااَقْبلُ اِلَّا مَااُرِیْدَ وَجْھِیْ وَیناَدِی الْمَلكُ الاخرُ اُکْتُبْ لِفُلان ابْنِ فُلان کَذَا وَکَذَا فَیَقُوْلُ یَارَبّ اِنَّہٗ لَمْ یَعْملہٗ یَارَبّ اِنَّہٗ لَمْ یعْملہٗ فَیَقُوْلُ لانَّہٗ نَوَاہُ:(۱)

ترجمہ: حضرت ابوعمران جونی فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ فرشتے ہر شام عصر کے بعد پہلے آسمان میں اپنے اپنے لکھے ہوئے اعمال ناموں کے احوال بیان کرتے ہیں تو فرشتہ (ایک کراماً کاتبین کو) کہتا ہے اس اعمالنامہ کو پھینک دے (اسی طرح) ایک فرشتہ بھی ندا کرتا ہے کہ اس اعمالنامہ کو پھینک دے تو یہ (اعمالنامے لکھنے والے فرشتے) عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار! (ہمارے متعلقہ افراد نے) نیکی کی بات کہی تھی اور ہم ان کے محافظ تھے (انہوں نے کوئی گناہ نہیں کیا) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان لوگوں نے اس عمل میں میری رضا کا ارادہ نہیں کیا تھا جب کہ میں قبول نہیں کرتا مگر جس عمل میں میری رضا ملتی ہو جب کہ ایک اور فرشتہ (کراماً کاتبین کو) پکار کر کہتا ہے کہ فلاں ولد فلاں کے فلاں فلاں (نیک اعمال) لکھ۔ تو وہ عرض کرتا ہے اے پروردگار اس نے تو یہ عمل نہیں کیا ہے اس نے تو یہ عمل نہیں کیا، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس نے اس کی نیت تو کی تھی (جس کا تجھے علم نہیں)۔

فائدہ: اعمال لکھنے والے فرشتوں کو صرف ظاہری اعمال کا علم ہوتا ہے باطنی اعمال کا نہیں وہ صرف اللہ تعالیٰ کے بتلانے سے ہوتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ باطنی اور ظاہری اعمال نیت کے موافق لکھواتا ہے اس کی توجیہ یوں ہوسکتی ہے کہ باطنی اعمال کا علم فرشتوں کو انسان سے نکلنے والی خوشبوؤں سے ہوتا ہے جس طرح باطنی عمل ہو خواہ برا ہو یا نیک اس کی خوشبو مقرر ہے یہ دونوں باتیں ایک ساتھ جمع ہوسکتی ہیں کہ کسی عمل میں اللہ تعالیٰ بتلا دیتا ہے اور کسی عمل کا مذکورہ ہواؤں کے ذریعہ سے علم حاصل ہوجاتا ہو۔

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 95: رقم الحدیث: 342: دار الکتب العلمیہ۔

حضرت ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَصْعِدُوْنَ بِعَمَلِ الْعَبْدِ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ يُكَثِّرُوْنَهُ وَيُزَكُّوْنَهُ حَتَّى يَنْتَهَوْا بِهِ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ سُلْطَانِهِ فَيُوْحِى اللّٰهُ اِلَيْهِمْ اَنَّكُمْ حَفَظَةٌ عَلَى عَمَلِ عَبْدِىْ وَاَنَا رَقِيْبٌ عَلَى مَا فِىْ نَفْسِهِ أَنَّ عَبْدِىْ هٰذَا لَمْ يُخْلِصْ لِىْ عَمَلَهُ اِجْعَلُوْهُ فِىْ سِجِّيْنٍ قَالَ وَيَصْعِدُوْنَ بِعَمَلِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ فَيَسْتَقِلُّوْنَهُ وَيُحَقِّرُوْنَهُ حَتَّى يَنْتَهَوْا بِهِ حَيْث شَاءَ اللّٰه مِنْ سُلْطَانِهِ فَيُوْحِى اللّٰه اِلَيْهِمْ أَنَّكُمْ حَفَظَةٌ وَأنَا رَقِيْبٌ عَلَى مَا فِىْ نَفْسِهِ فَضَاعَفُوْهُ وَلَهُ وَاجْعَلُوْهُ فِىْ عِلِّيِّيْنَ:(۱)

ترجمہ: اللہ کے بندوں میں سے کسی بندہ کے عمل کو لیکر فرشتے آسمان کی طرف جاتے ہیں (اور) اسے وہ بڑا اور پاکیزہ سمجھ رہے ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ اسے لیکر وہاں تک پہنچتے ہیں جہاں تک اللہ تعالیٰ اپنی سلطنت میں چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی فرماتا ہے کہ تم میرے بندہ کے عمل کے محافظ ہو اور جو کچھ اس کے دل میں ہے میں اس کا نگران ہوں۔ میرے اس بندہ نے اپنا (یہ) عمل میرے لئے نہیں کیا اس کا یہ عمل سجین (ساتویں زمین کے نیچے برے اعمال کے مقام) میں ڈال دو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (فرشتے) اللہ کے بندوں میں سے کسی بندہ کے عمل کو لیکر چڑھتے ہیں جسے وہ ہلکا اور گھٹیا سمجھ رہے ہوتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی سلطنت میں جہاں تک چاہتا ہے یہ (فرشتے) وہاں تک اسے لے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی فرماتا ہے کہ تم محافظ ہو اور جو کچھ اس کے دل میں ہے میں اس کا نگران ہوں اس عمل کو کئی گنا کر دو اور اسے علیین (ساتوں آسمانوں سے اوپر نیک اعمال کے مقام) میں اس کے لیے رکھ دو۔

(۱) کتاب العظمۃ: جلد 2: صفحہ 1000: رقم الحدیث 520: دار العاصمہ ریاض۔
کتاب الاخلاص و النیۃ: امام ابن ابی الدنیا: صفحہ 46: رقم الحدیث 18: دار البشائر مصر۔
کتاب الزھد لابن مبارک: صفحہ 158: رقم الحدیث 452: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 95: رقم الحدیث 343: دار الکتب العلمیہ۔

غم واندوہ کے وقت گناہ نہیں لکھے جاتے

انسان اپنی کمزوری کی وجہ سے اندوہ وغم کے وقت جزع وفزع کرتا ہے یہ اس کا نقصان ہے بلکہ اس وقت صبر کرے تو اسے اللہ تعالیٰ فضل سے نوازتا ہے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

یُوْحِی اِلَی الْحَفَظَةِ لا تَكْتُبُوْا عَلَى عَبْدِیْ عِنْدَ ضَجْرِهِ شَيْئاً:(۱)

ترجمہ:(اللہ تعالیٰ) کراماً کاتبین کی طرف وحی فرماتا ہے کہ میرے بندہ (کے اعمالنامہ میں) غم واندوہ کے وقت کے کوئی اعمال نہ لکھو۔

فائدہ:اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے وہ احوال جن میں انسان انتہائی اندوہناک حالات میں گھرا ہوتا ہے ان میں اس کے اعمال نہیں لکھے جاتے یعنی اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کا مواخذہ نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعید نہیں کہ ایسی حالت کے نیک اعمال کو لکھا اور ان کا اجر دیا جائے۔

بیماری بھی نعمت ہے

عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا ابْتَلَى اللّٰهُ الْعَبْدَ بِالسُّقْمِ قَالَ لِصَاحِبِ الشِّمَال اِرْفَعْ وَقَالَ لِصَاحِبِ الْيَمِيْنِ اُكْتُبْ لِعَبْدِیْ اَحْسَن مَاكَانَ يَعْمَلُ:(۲)

ترجمہ:حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو مرض میں مبتلا فرماتا ہے تو (انسان کے) بائیں طرف والے (فرشتہ) سے فرماتا ہے کہ تو (اس کے گناہ لکھنے سے اپنا قلم) اٹھالے اور دائیں طرف والے کو فرماتا ہے جو کچھ میرا بندہ (حالتِ صحت میں) نیک عمل کرتا تھا اب اس کے لیے اس سے بھی بہتر عمل لکھتا رہ۔

فائدہ: گویا بیمار اللہ تعالیٰ کی خصوصیت کا مستحق ہے اسی لئے اس کے وہ نیک اعمال بدستور لکھے جاتے ہیں جو وہ بحالتِ تندرستی کرتا تھا۔

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:96:رقم الحديث:344:دار الكتب العلميه۔
(۲)الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:96:رقم الحديث:345:دار الكتب العلميه۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَاابْتَلَی الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ بِبَلاءٍ فِیْ جَسَدِہٖ قَالَ اللّٰہُ لِلْمَلَكِ اُكْتُبْ لَهُ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِیْ كَانَ يَعْمَلُ فَاِنْ شَفَاهُ غَسَّلَهُ وَطَهَّرَهُ وَاِنْ قَبِضَهُ غَفَرَلَهُ وَرَحِمَهُ:(۱)

ترجمہ: جب کسی مسلمان کے بدن میں کوئی تکلیف ڈالی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتے سے فرماتا ہے اس کے وہ تمام نیک اعمال لکھتا رہ جو یہ (حالت صحت میں) کرتا تھا (اگر چہ اب اس میں کرنے کی ہمت نہیں ہے) پھر اگر (اللہ تعالیٰ) اسے شفاء عطا فرماتا ہے تو اسے دھو دیتا ہے اور اسے (گناہوں سے) پاک کر دیتا ہے اور اگر اس کی روح کو قبض کر لیتا ہے تو اسے معاف فرما دیتا ہے اور اپنی رحمت عطا فرماتا ہے۔

کراماً کاتبین کو مخفی اعمال کا علم

عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ مَعْشَرَ اَلرَّجُلُ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِیْ نَفْسِهِ كَيْفَ تَكْتُبُهُ الْمَلَائِكَةُ قَالَ يَجِدُوْنَ الرِّيْحَ:(۲)

ترجمہ: حضرت حجاج بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو معشر سے عرض کیا کہ اللہ عزوجل کا جو ذکر انسان دل ہی دل میں کرتا ہے اسے فرشتے کس طرح لکھتے ہیں؟ فرمایا! وہ اس کی خوشبو پا کر لکھتے ہیں۔

جھوٹ کی بدبو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ كَذِبَةً تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلاً مِنْ نَتْنِ مَاجَاءَ بِهِ:(۳)

ترجمہ: جب کوئی انسان ایک بار جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو سے ایک میل تک فرشتہ دور چلا جاتا ہے۔

(۱) مسند امام احمد: جلد:19: صفحہ:483: رقم الحدیث:12503: موسسة الرسالة۔
الادب المفرد للبخاری: صفحہ:111: رقم الباب:228: رقم الحدیث:509: مؤسسة الکتب الثقافية بيروت
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:96: رقم الحدیث:347: دار الکتب العلمیه۔
(۲) کتاب العظمه: جلد:3: صفحہ:1002: رقم الحدیث:522: دار العاصمه ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:96: رقم الحدیث:348: دار الکتب العلمیه۔
(۳) ترمذی شریف: باب ماجاء فی الصدق و الكذب: صفحہ:448: رقم الحدیث:1972: مکتبة المعارف ریاض
کنز العمال: جلد:3: صفحہ:247: رقم الحدیث:8199: دار الکتب العلمیه۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:96: رقم الحدیث:349: دار الکتب العلمیه۔

مریض کو انعام

حضرت عطاء بن یسار اس حدیث کو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا۔

اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ قَالَ اللّٰهُ لِلْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ اُكْتُبُوْا لِعَبْدِيْ مِثْلَ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ حَتّٰى اَقْبِضُهُ اَوْ اُعَافِيَهُ:(۱)

ترجمہ: جب کوئی بندہ بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کراماً کاتبین کو حکم فرماتا ہے کہ میرے بندہ کے لیے ویسے اعمال (صالحہ) لکھتے رہو جو وہ (حالت صحت میں) کیا کرتا تھا یہاں تک کہ میں اسے موت دیدوں یا صحت دوں۔

حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ يُقَالُ لِصَاحِبِ الشِّمَالِ اِرْفَعْ عَنْهُ الْقَلَمَ وَيُقَالُ لِصَاحِبِ الْيَمِيْنِ اُكْتُبْ لَهُ أحْسَنَ مَا كَانَ يَعْمَلُ فَإِنِّيْ أعْلَمُ بِهِ وَأنَا قَيَّدْتُهُ:(۲)

ترجمہ: جب کوئی انسان بیمار ہوتا ہے تو بائیں طرف (کے گناہ لکھنے) والے (فرشتہ کو) حکم دیا جاتا ہے کہ اس سے اپنا قلم اٹھالے، اور دائیں طرف والے (فرشتہ) سے کہا جاتا ہے کہ اس کے لیے اس سے بھی بہتر اعمال لکھتا رہ جو وہ (حالتِ صحت میں) کیا کرتا تھا کیونکہ اس کی (آنے والی حالت) کو میں جانتا ہوں میں نے ہی اسے اس حالت میں مبتلا کیا ہے (جس میں وہ میری عبادت سے مجبوراً رہ گیا ہے)۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

(۱) كنز العمال: جلد:3: صفحه:124: رقم الحديث:6668: دار الكتب العلميه۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه:97: رقم الحديث:350: دار الكتب العلميه۔
(۲) كنز العمال: جلد:3: صفحه:125: رقم الحديث:6682: دار الكتب العلميه۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه:97: رقم الحديث:351: دار الكتب العلميه۔

إنَّ الْعَبْدَ إذَا مَرِضَ أوْحَى اللّٰهُ إلَى مَلائِكَتِهِ أنَا قَيَّدْتُ عَبْدِىْ بِقَيْدٍ مِنْ قُيُوْدِىْ فَإنْ أقْبِضُهُ أغْفِرَ لَهُ وَإنْ أعَافِهُ فَحِيْنَئِذٍ يَقْعُدُ لا ذَنْبَ لَهُ:(۱)

ترجمہ: جب کوئی بندہ مرض (شدید) میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو وحی فرماتا ہے میں نے اپنے بندہ کو اپنی تکالیف میں سے ایک تکلیف میں مبتلا کیا ہے اگر میں نے اس کی روح قبض کر لی تو اسے معاف کردوں گا اور اگر عافیت دی تو جب یہ (حالتِ صحت میں) بیٹھے گا تو اس کے کوئی گناہ نہیں ہونگے۔ (یعنی اس کا مرض اس کے گناہوں کا کفارہ بن چکا ہوگا)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إنَّ الْعَبْدَ إذَا اشْتَكَى يَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلائِكَتِهِ اُكْتُبُوْا لِعَبْدِىْ مَاكَانَ يَعْمَلُ طَلْقًا حَتَّى يَبْدُو لِىْ أقْبِضُهُ أمْ أطْلِقهُ:(۲)

ترجمہ: جب (کوئی نیک) بندہ کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے بندہ کے لیے (نیک اعمال) لکھتے رہو جو وہ (حالتِ صحت میں) کرتا تھا یہاں تک کہ میں فیصلہ کروں کہ اس کی روح قبض کرنی ہے یا مہلت دینی ہے۔

حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا أحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُصَابُ بِبَلاءٍ فِىْ جَسَدِهِ إلَّا أمَرَ اللّٰهُ الْحَفَظَةَ الَّذِيْنَ يَحْفَظُوْنَهُ فَيَقُوْلُ اُكْتُبُوْا لِعَبْدِىْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مِثْلَ مَا كَانَ يَعْمَلُ مِنَ الْخَيْرِ مَا دَامَ مَحْبُوْسًا فِىْ وِثَاقِىْ:(۳)

ترجمہ: جب مسلمان کے جسم میں کوئی بیماری پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین (جو انسان کی حفاظت بھی کرتے ہیں) کو حکم فرماتا ہے کہ میرے بندہ کے لیے ہر روز اور ہر رات اتنے نیک کام لکھو جو وہ کرتا تھا جب تک کہ یہ میری گرہ میں بندھا ہوا ہے۔ (یعنی بیمار ہے)۔

(۱) كنز العمال: جلد: 3: صفحه: 124: رقم الحديث: 6664: دار الكتب العلميه۔
مستدرك للحاكم: جلد: 4: صفحه: 455: رقم الحديث: 7952: دار الحرمين۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 97: رقم الحديث: 352: دار الكتب العلميه۔
جمع الجوامع: جلد: 2: صفحه: 220: رقم الحديث: 5159: دار الكتب العلميه۔
(۲) كنز العمال: جلد: 3: صفحه: 127: رقم الحديث: 6705: دار الكتب العلميه۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 97: رقم الحديث: 353: دار الكتب العلميه۔
(۳) شعب الايمان: جلد: 12: صفحه: 322: رقم الحديث: 9460: مكتبة الرشد رياض۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 98: رقم الحديث: 354: دار الكتب العلميه۔
كنز العمال: جلد: 3: صفحه: 124: رقم الحديث: 6665: دار الكتب العلميه۔

فرشتوں کے ادب کا سبق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا قَامَ أَحَدُ كُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَلا يَبْزُقْ أمَامَهُ فَإِنَّهُ يُنَاجِيْ اللّٰه تَعَالٰى مَادَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ وَلاعَنْ يَمِيْنِهِ فَإِنَّ عَنْ يَمِيْنِهِ مَلَكًا وَلْيَبْصَق عَنْ يَسَارِهِ أوْ تَحْتَ قَدَمِهِ:(۱)

ترجمہ: تم میں سے جب کوئی نماز میں کھڑا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے مناجات کر رہا ہوتا ہے جب تک کہ وہ اپنی نماز کی جگہ میں رہے اور نہ اپنی دائیں طرف تھوکے کیونکہ اس کے داہنے فرشتے کراماً کاتبین ہے بلکہ اسے چاہیے کہ اپنے بائیں یا قدموں کے نیچے تھوکے۔

نکتہ:

اپنے سامنے اور دائیں طرف نہ تھوکنے کا حکم صرف نماز کی حالت میں مخصوص ہے بائیں طرف یا قدموں کے نیچے حالت نماز میں خارج مسجد تھوکنے کی اجازت ہے نماز کی حالت میں بائیں طرف والا فرشتہ بھی دائیں طرف آجاتا ہے کیونکہ نماز تمام بدنی عبادات کی اصل ہے اس میں گناہوں کے کاتب کا کوئی حصہ نہیں ہے اس لیے آدمی نماز میں بائیں طرف بوقتِ ضرورت تھوک سکتا ہے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اقر نَعْلَيْكَ فِيْرِ جْلَيْك اَوْ اِجْعَلْهَا بَيْنَ يَدَيْك وَلاتَجْعَلهَا عَنْ يَّمِيْنِك فَإِنَّ الْمَلكَ عَنْ يَمِيْنِك وَلا تَجْعَلهَا عَنْ يَسَارِك فَيَكُوْنَا عَنْ يَمِيْنِ اَخِيْك:(۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اپنے جوتے اپنے پاؤں کے درمیان رکھو یا اپنے سامنے رکھو، اپنے داہنے نہ رکھو کیونکہ ایک فرشتہ تیرے داہنے ہے اور انہیں اپنے بائیں (بھی) نہ رکھو کیونکہ وہ جوتے تیرے بھائی (مسلمان) کے دائیں میں ہونگے۔

(۱) بخاری شریف:كتاب الصلوة:باب دفن النخامة فى المسجد:رقم الحديث:416:دارالكتاب العربى۔
كنز العمال:جلد:7:صفحه:201:رقم الحديث:19937:دارالكتب العلميه۔
الحبائك فى اخبار الملائك:صفحه:98:رقم الحديث:355:دارالكتب العلميه۔
(۲) الحبائك فى اخبار الملائك:صفحه:98:رقم الحديث:356:دارالكتب العلميه۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا قَامَ أَحَدُ كُمْ يُصَلِّيْ فَلا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلا عَنْ يَمِيْنِهِ فَإِنَّ عَنْ يَمِيْنِهِ كَاتِبُ الْحَسَنَاتِ وَلَكِنْ يَبْزُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ خَلْفَ ظَهْرِهِ:(۱)

ترجمہ:تم میں سے جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتو اپنے سامنے اور اپنے داہنے میں نہ تھوکے کیونکہ اس کے داہنے نیکیاں لکھنے والا (فرشتہ) ہوتا ہے بلکہ اپنے بائیں یا پشت کے پیچھے تھوکے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَسْجِدَ بِيَدِهِ عُرْجُوْنَ وَكَانَ يُحِبُّ الْعَرَاجِيْنَ فَرَاٰى نُخَامَةً فِيْ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهَا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاس اِنَّ اَحَدَ كُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّى اسْتَقْبَلَهُ اللّٰهُ وَعَنْ يَمِيْنِهِ مَلَكٌ أَفَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّسْتَقْبَلَهُ الرَّجُل فَيَبْزُقَ فِيْ وَجْهِهِ ؟فَلا يَبْزُقْ اَحَدُكُمْ فِيْ الْقِبْلَةِ وَلا عَنْ يَمِيْنِهِ وَلْيَبْزُقْ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى اَوْعَنْ يَسَارِهِ فَاِنْ عَجِلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ لْيَقُلْ هٰكَذَا يَعْنِىْ فِيْ ثَوْبِهِ:(۲)

ترجمہ:حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے جبکہ آپ کے دست مبارک میں کھجور کا خوشہ تھا آپ کھجور کے خوشوں کو پسند فرماتے تھے۔تو آپ ﷺ نے قبلہ میں بلغم کو دیکھا تو اسے کھرچ دیا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو! جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوتا ہے اور اس کے داہنے میں فرشتہ ہوتا ہے کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ وہ کسی کے سامنے آئے اور اس کے سامنے تھوک دے؟ تم میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف نہ تھوکے اور نہ اپنے داہنے میں بلکہ اپنے بائیں پاوں کے نیچے یا بائیں جانب اور اگر تمہیں جلدی ہوتو اس طرح ہلکا کر یعنی اپنے کپڑے میں (تھوک) دے۔

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ:جلد:3:صفحہ:348:رقم الحدیث:7524:مکتبۃ الرشد ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:98:رقم الحدیث:357:دار الکتب العلمیہ۔
(۲) سنن ابی داؤد:کتاب الصلوۃ:باب فی کراھیۃ البزاق فی المسجد:صفحہ:89:رقم الحدیث:480:مکتبۃ المعارف
مصنف ابن ابی شیبہ:جلد:3:صفحہ:347:رقم الحدیث:7519:مکتبۃ الرشد ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:99:رقم الحدیث:358:دار الکتب العلمیہ۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مصرف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ تَقْلِیْبُ الْحَصَاءِ فِیْ الْمَسْجِدِ اَذًی لِلْمَلك:(۱)

ترجمہ: حضرت طلحہ بن مصرف (تابعی) فرماتے ہیں: مسجد میں کنکریاں الٹانا فرشتہ (کراماً کاتبین) کو تکلیف دیتا ہے۔

عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ لابْنِہِ عَبْدُ الْمَلِك وَبَصَقَ عَنْ یَمِیْنِہِ وَھُوَ فِیْ مَیْسَرَۃ اَنَّكَ تُوْذِی صَاحِبَك ابْصِقْ عَنْ شِمَالِكْ:(۲)

ترجمہ: حضرت عبدالعزیز نے اپنے صاحبزادہ عبدالملک سے فرمایا جب اس نے اپنے دائیں طرف میں تھوک دیا تھا جب کہ وہ چل رہا تھا تو نے اپنے ساتھی (فرشتہ) کو تکلیف میں مبتلا کیا ہے اپنے بائیں تھوکا کر۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لا تُقَلِّبُ الْحِصَاءَ فِیْ الصَّلٰوۃ فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الشَّیْطَان:(۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز میں کنکریاں نہ الٹانا کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہے۔

فائدہ: اس ارشاد سے ہر وہ کام بھی شیطان کی طرف سے معلوم ہوتا ہے جو نماز میں دوسری طرف متوجہ کرے جس طرح داڑھی سے کھیلنا، کپڑوں سے کھیلنا ان کو جوڑنا وغیرہ ویسے اس عمل کی رکاوٹ کا موجب بھی فرشتے کا ادب مطلوب ہے۔

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ: جلد:3: صفحہ:428: رقم الحدیث:7925: مکتبہ الرشد ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:99: رقم الحدیث:359: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:99: رقم الحدیث:360: دار الکتب العلمیہ۔
(۳) مصنف ابن ابی شیبہ: جلد:3: صفحہ:427: رقم الحدیث:7924: مکتبہ الرشد ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:99: رقم الحدیث:361: دار الکتب العلمیہ۔

کام چھوٹا انعام بڑا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان فرمائی:

إِنَّ عَبْداً مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ قَالَ يَارَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ فَعَضَّلَتْ بِالْمَلَكَيْنِ فَلَمْ يَدْرِيَا كَيْفَ يَكْتُبَانِهَا فَصَعِدَا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالا يَارَبَّنَا عَبْدُكَ قَالَ مَقَالَةً لا نَدْرِيْ كَيْفَ نَكْتُبُهَا فَقَالَ اللّٰهُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا قَالَ عَبْدُهُ مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ قَالا يَارَبِّ إِنَّهُ قَالَ يَارَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اكْتُبَاهَا كَمَا قَالَ عَبْدِيْ حَتَّى يَلْقَانِيْ عَبْدِيْ فَاجْزِيَهُ بِهَا:(۱)

ترجمہ: اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ نے اس طرح اللہ تعالیٰ کی تعریف کی:"يَارَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ" اے پروردگار تیری تعریف اسی طرح ہو جس طرح تیرے چہرہ کے جلال اور تیری سلطنت کی عظمت کے مناسب ہے۔ تو فرشتے مشکل میں پڑ گئے اور نہ سمجھ سکے کہ وہ کس طرح سے لکھیں، تو وہ آسمان کی طرف چڑھے اور عرض کیا کہ اے ہمارے پروردگار! تیرے بندہ نے ایک ایسا جملہ کہا ہے کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم اس (کا ثواب) کس طرح سے لکھیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب کہ وہ اس کو بہتر طریقہ پر جانتا ہے میرے بندہ نے کیا کہا؟ انہوں نے عرض کیا اے پروردگار اس نے کہا ہے:"يَارَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ" تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسی کلمہ کو اس طرح لکھو جس طرح سے میرے بندہ نے کہا ہے یہاں تک کہ میرا بندہ جب مجھے ملے گا تو میں اسے اس کا انعام دونگا۔

(۱) سنن ابن ماجہ شریف :کتاب الادب:باب فضل الحامدین:صفحہ:627:رقم الحدیث:3801:مکتبۃ المعارف ریاض۔
کنز العمال:جلد:2:صفحہ:297:رقم الحدیث:5124:دار الکتب العلمیہ۔
الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ:99:رقم الحدیث:362:دار الکتب العلمیہ۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ مذکورہ کلمہ پڑھنے کا عظیم ثواب ہے ہمیں اس کلمہ کو پڑھتے رہنا چاہیے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کا بہت بڑا ثواب عطا فرمائے گا اس جملہ کے ثواب لکھنے میں فرشتوں کا اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بعض اوقات کراماً کاتبین عمل کے ساتھ اس کا ثواب بھی لکھ دیتے ہیں چنانچہ یہاں پر بھی ایسا ہی ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں صرف اس کے لکھنے کا حکم فرمایا کیونکہ اس کا ثواب بڑی عظمت رکھتا ہے جس کا لکھنا بہت دشوار ہے لیکن روز قیامت اس کا اور اس جیسے دوسرے نیک عمل کا ثواب میزان ثواب میں تول کر عامل کو اس کا اجر عطاء فرمایا جائے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَامِنْ حَافِظَيْنِ يَرْفَعَانِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالىٰ مَاحَفَظَا فِيْ يَوْم فَيَرَى فِيْ أَوّلِ الصَّحِيْفَةِ وَآخرهَا اِسْتِغْفَارًا اِلّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ:" قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِىْ مَابَيْنَ طَرْفِى الصَّحِيْفَةِ ":(١)

ترجمہ: کوئی بھی کراماً کاتبین اپنے روزانہ کے (بندہ کے) اعمال محفوظ کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں جاتے مگر جب اعمالنامہ کے شروع اور اخیر میں استغفار کو دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کچھ اس اعمالنامہ کے درمیان (گناہ) ہیں میں نے وہ سب اپنے بندہ کو معاف کیے۔

فائدہ: جب کوئی آدمی نیند سے جاگنے کے بعد استغفار کر لے اور جب رات کو سونے لگے اس وقت بھی استغفار کر لے تو اللہ تعالیٰ اس استغفار کے دوران کے چھوٹے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ بڑے گناہ بغیر توبہ کیے معاف نہیں ہوتے ان سے بھی توبہ کر لی جائے۔

تبصرہ اُویسی

انسان غفلت میں زندگی گذارتا ہے جب قیامت میں حاضر ہوگا اس وقت پچھتائے گا مگر اس وقت کا پچھتاوا کام نہ آئے گا اسے چاہیئے کہ توبہ واستغفار کو اپنا شیوہ بنائے بالخصوص سوتے وقت تو اس وقت خصوصی خیال رکھے اگرچہ توبہ و استغفار زبانی کلامی عمل ہے لیکن توبہ کے شرائط کا لحاظ ضروری ہے وہ مندرج ذیل ہیں۔

(١) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:99: رقم الحديث:363: دار الكتب العلميه۔

توبہ کی شرائط

جو گناہ انسان کے اللہ عزوجل کے حق کے ساتھ وابستہ ہیں ان کے معاف ہونے کی تین شرائط ہیں: (۱) جس گناہ سے توبہ کر رہا ہے اسے توبہ کرنے کے وقت سے چھوڑ دے (۲) اس گناہ پر ندامت ظاہر کرے (۳) اس بات کا پختہ عہد کرے کہ دوبارہ یہ گناہ کبھی نہیں کرے گا ان تین شرطوں میں سے کوئی ایک بھی نہ پائی گئی تو توبہ تو بہ نہیں بنتی اور جو گناہ حقوق العباد سے متعلق ہیں تو اس کی توبہ کی چار شرائط ہیں: تین تو مذکورہ بالا اور چوتھی یہ کہ اپنے اہل حق کے حقوق سے سبکدوش ہو مال ہو تو وہ لوٹائے اگر تہمت وغیرہ ہے تو اس کی معافی مانگے اور اگر الزام گناہ لگایا ہے تو وہ معاف کرائے۔

توبہ کی برکت

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا تَابَ الْعَبْدُ اَنْسَی اللّٰهُ الْحَفَظَةَ ذُنُوْبَهٗ:(۱)

ترجمہ: جب کوئی مسلمان (اپنے گناہوں سے) توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کراماً کاتبین کو بھلا دیتا ہے۔

فائدہ: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "جامع صغیر" میں اس حدیث کو ابن عساکر ہی کے حوالہ سے کچھ طویل ذکر کیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ توبہ کرنے والے انسان کے گناہ اللہ تعالیٰ محافظین کرام کو بھلا دیتا ہے اور اس کے اعضاء کو بھی بھلا دیتا ہے اور زمین کے ان مقامات کو گناہ بھلا دیتا ہے جہاں پر اس نے گناہ کیا تھا تاکہ روز قیامت اس سچی توبہ کرنے والے انسان کے خلاف کوئی فرشتہ یا انسان اپنے اعضاء یا زمین کا وہ مقام جہاں گناہ کئے تھے گواہی نہ دے سکیں اور یہ انسان اللہ تعالیٰ کے پاس اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اس کے خلاف کوئی چیز گناہ کی گواہی دینے والی نہ ہوگی۔

(۱) کنز العمال: جلد: 4: صفحہ: 87: رقم الحدیث: 10175: دار الکتب العلمیہ۔
جمع الجوامع: جلد: 1: صفحہ: 171: رقم الحدیث: 1152: دار الکتب العلمیہ۔
تاریخ دمشق کبیر: جلد: 14: صفحہ: 17: دار الفکر بیروت 1415 ہجری۔
الحبائك في اخبار الملائك: صفحہ: 105: رقم الحدیث: 382: دار الکتب العلمیہ۔

کراماً کاتبین سے حیاء وشرم کا سبق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا أتَی أحَدُکُمْ أھْلَہٗ فَلْیَسْتَتِرْ فَاِنَّہٗ اِذَا لَمْ یَسْتَتِرْ اسْتَحِیت الْمَلائِکَۃُ وَخَرَجَت وَحَضَرَ الشَّیْطَانُ فَاِذَا کَانَ بَیْنَھُمَا وَلَدٌ کَانَ لِلشَّیْطَانِ فِیْہِ نَصِیْبٌ:(۱)

ترجمہ: تم میں سے جب کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو اسے چاہیئے کہ پردہ کرلے اگر وہ پردہ نہیں رکھے گا تو فرشتے حیا کرتے ہیں اور (اس گھر سے) نکل جاتے ہیں پھر شیطان آموجود ہوتا ہے پس اگر ان دونوں کے لیے (اس جماع کی وجہ سے) کوئی اولاد لکھی ہے تو شیطان کا اس میں بھی ایک حصہ (اثراتِ شیطانی کا) شامل ہوتا ہے۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ شیطان کی شرارت ونحوست بچے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

مسئلہ:

میاں بیوی کا حالتِ خاص میں پردہ رکھنا مستحب اور مسنون ہے اور بچے کا شیطانی اثرات سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے۔اسی لئے مستحب ہے کہ جماع کے شروع میں یہ دعاء پڑھے "**بسم اللہ جنبنا الشیطان و جنب الشیطان مارزقتنا**": (۲)

ورنہ تجربہ شاہد ہے کہ بچہ ام الصبیان اور پھر مرگی جیسی مہلک بیماریوں میں مبتلاء رہے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یَسْتَحْی أَحَدُکُمْ مِنْ مَلَکَیْہِ الَّلَذِیْنَ مَعَہٗ کَمَا یَسْتَحْی مِنْ رَجُلَیْنِ صَالِحَیْنِ مِنْ جِیْرَانِہٖ وَھُمَا مَعَہٗ بِالَّلیْلِ وَالنَّھَارِ:(۳)

(۱) کنز العمال: جلد:16: صفحہ:146: رقم الحدیث:44827: دار الکتب العلمیہ۔
مجمع البحرین فی زوائد العجمین: جلد:4: صفحہ:181: رقم الحدیث:2295: مکتبہ الرشد ریاض۔
مجمع الزوائد: جلد:4: صفحہ:385: رقم الحدیث:7557: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:100: رقم الحدیث:364: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) کتاب الاذکار: امام نووی: جلد:2: صفحہ:328: رقم الحدیث:723: مکتبہ نزار ریاض۔
(۳) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:100: رقم الحدیث:365: دار الکتب العلمیہ۔
شعب الایمان: جلد:10: صفحہ:178: رقم الحدیث:7344: مکتبۃ الرشد ریاض۔

ترجمہ:تم میں سے ہرایک اپنے ان دونوں فرشتوں سے حیا کرے جوان کے ساتھ ہوتے ہیں جس طرح سے وہ اپنے پڑوسیوں میں سے دو نیک انسانوں سے حیا کرتا ہے (اوران کے سامنے کوئی غلط کام نہیں کرتا) اور یہ دونوں فرشتے تو حیا کے زیادہ مستحق ہیں کیونکہ یہ رات اوردن (ہروقت) آدمی کے ساتھ ہوتے ہیں۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

اَلَمْ أَنْهَكُمْ عَنِ التَّعَرِّى؟ أَلَمْ أَنْهَكُمْ عَنِ التَّعَرِّىْ؟ اِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لا يُفَارِقُكُمْ فِيْ نَوْمٍ وَيَقْظَةٍ اِلَّا حِيْنَ يَأتِيْ أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ أَوْ حِيْنَ يَأتِيْ خَلائَهُ اَلا فَاسْتَحْيُوْ هُمَا أَلَا فَأَكْرِمُوْهُمَا:(۱)

ترجمہ: کیا میں نے آپ لوگوں کو کپڑے ہٹانے سے منع نہیں کیا؟ کیا میں نے آپ لوگوں کو کپڑے ہٹانے سے منع نہیں کیا؟ تمہارے ساتھ وہ (فرشتے) ہیں جو تم سے الگ نہیں ہوتے نہ نیند میں نہ بیداری میں یادرکھو جب بھی تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے یا قضائے حاجت کو جائے تو ان دونوں (فرشتوں) سے حیا کرے خبرداران دونوں کی عزت کرو۔

فائدہ:اس سے معلوم ہوا کہ انسان کوقضائے حاجت اور بیوی کے ساتھ جماع کرنے کی حالت میں کراماً کاتبین کااحترام کرنا چاہیے،اگرایسانہ کرے توان فرشتوں کوتکلیف ہوتی ہے۔

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَجْتَنِبُ الْمَلَكَ الانْسَانُ فِيْ مَوطِنَيْنِ عِنْدَ غَائِطِهِ وَعِنْدَ جِمَاعِهِ:(۲)

ترجمہ:حضرت مجاہدفرماتے ہیں انسان فرشتے سے ننگ (سِتر) کھولنے میں دو جگہوں پر اجتناب کرے قضائے حاجت کے وقت اور جماع کے وقت۔

فائدہ: اکثر یہی دومقام ہیں جہاں ننگ (سِتر) کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے اورعلاج میں اتنا کپڑا ہٹایا جائے جتنے کی ضرورت ہے جبکہ علاج کی صرف یہی شکل ہو ورنہ بلاضرورتِ شدیداس کی بھی اجازت نہیں تیسرا مقام غسل ہے۔

(۱) شعب الایمان:جلد:10:صفحہ:179:رقم الحدیث:7345:مکتبۃ الرشد ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:100:رقم الحدیث:366:دارالکتب العلمیہ۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:100:رقم الحدیث:367:دارالکتب العلمیہ۔

انتباہ:

عوام بلکہ بعض خواص بھی اس کی احتیاط نہیں کرتے حالانکہ انسان اشرف المخلوقات ہے اور نہ سہی کم از کم انسان اپنی شرافت کی لاج رکھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ یَنْھَاکُمْ عَنِ التَّعَرِّیْ فَاسْتَحْیُوْا مِنْ مَلائِکَۃِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ مَعَکُمْ الْکِرَامِ الْکَاتِبِیْنَ الَّذِیْنَ لا یُفَارِقُوْنَکُمْ اِلَّا عِنْدَ اِحْدَی ثَلاثَ حَاجَاتِ الغَائِطُ وَالْجَنَابَۃَ وَالْغُسْلُ:(۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہیں کپڑے اتار دینے سے منع فرماتا ہے۔ اللہ عزوجل کے ان فرشتوں سے حیا کرو جو تمہارے ساتھ رہتے ہیں کراماً کاتبین، جو تم سے علیحدہ نہیں ہوتے مگر تین ضرورتوں کے وقت، قضائے حاجت کے وقت، جنابت (جماع) کے وقت اور غسل کرتے وقت (کیونکہ ان تینوں اوقات میں انسان بطور ضرورت اپنا ننگ کھولتا ہے)۔

فائدہ: مذکورہ تینوں حالتوں میں انسان جتنا کوشش کرسکے اپنا ننگ ڈھانپے، ڈھانپنے کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ جماع کے وقت میاں بیوی اپنے اوپر چادر یا لحاف اوڑھ لیا کریں اور غسل کے وقت کوئی کپڑا باندھ لیا کریں عام بندوں میں یا میدان میں یا ندی دریا میں کپڑے اتار کر نہ نہائیں نہ اس طرح سے جماع کریں اور قضائے حاجت کے وقت بقدر ضرورت کپڑا ہٹالیا کریں۔

حکایت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ظہر کے وقت باہر نکلے تو ایک آدمی کو دیکھا جو وسیع میدان میں (کپڑے اتار کر) نہا رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزوجل کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا:

(۱) مسند البزار: جلد: 11: صفحہ: 89: رقم الحدیث: 4799: مکتبۃ العلوم والحکم مدینۃ المنورۃ 1409ھجری۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 101: رقم الحدیث: 368: دار الکتب العلمیہ۔
مجمع الزوائد: جلد: 1: صفحہ: 375: رقم الحدیث: 1454: دار الکتب العلمیہ۔

أَمَّا بَعْدُ! فَاتَّقُوْا اللّٰهَ وَاكْرِمُوْا الكِرَامَ الْكَاتِبِيْنَ الَّذِيْنَ مَعَكُمْ لَيْسَ يُفَارِقُوْنَكُمْ اِلَّا عِنْدَ اِحْدٰى مَنْزِلَتَيْنِ حَيْثُ يَكُوْنُ الرَّجُلُ عَلَى خَلَائِهِ أَوْ يَكُوْنُ مَعَ أَهْلِهِ اِنَّهُمْ كِرَامٌ كَمَا سَمَّاهُمُ اللّٰهُ تَعَالىٰ فَلْيَسْتَتِرْ أَحَدُكُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ بِجَرْمِ حَائِطٍ أَوْ بِبَعِيْرِهِ فَاِنَّهُمْ بِجَرْمٍ لا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ: (۱)

ترجمہ: اللہ عزوجل کی تعریف کے بعد (میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ) اللہ تعالیٰ سے ڈرو، کراماً کاتبین کی عزت کرو جو تمہارے ساتھ رہتے ہیں تم سے کبھی جدا نہیں ہوتے مگر دو مقام پر (۱) جب آدمی قضائے حاجت میں ہوتا ہے (۲) یا اپنی بیوی کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ (فرشتے) عزت والے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انکا نام (بھی ''کراماً کاتبین'' ''عزت دار'' اعمال لکھنے والے) رکھا ہے ایسی ضرورت کے وقت تم میں کا ہر ایک دیوار کے پاس یا اپنے اونٹ (سواری) کے پاس پردہ کرلے کیونکہ یہ پردہ ہے اور یہ فرشتے اس کی طرف نہیں دیکھتے۔

وہ اعمال جن سے کراماً کاتبین کو اذیت پہنچتی ہے

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حَبَّذَا الْمُتَخَلِّلُوْنَ بِالْوُضُوْءِ وَالْمُتَخَلِّلُوْنَ مِنَ الطَّعَامِ أَمَّا تَخْلِيْلُ الْوُضُوءِ فَالْمَضْمَضَةُ وَالاسْتِنْشَاقُ وَبَيْنَ الأَصَابِعِ وأَمَّا تَخْلِيْلُ الطَّعَامِ فَمِنَ الطَّعَامِ لِاَنَّهُ لَيْسَ أَشَدَّ عَلَى الْمَلَكَيْنِ مِنْ أَنْ يَرَيا بَيْنَ أَسْنَانِ صَاحِبِهِمَا طَعَامًا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ: (۲)

ترجمہ: مبارک ہوں وضو میں خلال کرنے والے، مبارک ہوں طعام میں خلال کرنے والے، وضو میں خلال (کرنے کا معنی) کلی کرنا، ناک میں پانی چڑھانا اور (ہاتھوں اور پاؤں کی) انگلیوں کے درمیان خلال کرنا اور طعام میں خلال یہ ہے کہ کوئی چیز کھانے کی دانتوں میں رہ جائے (اس کو صاف کرنا) کیونکہ یہ ان دونوں فرشتوں کو زیادہ تکلیف دہ ہے کہ وہ اپنے ساتھی کے دانتوں میں کوئی چیز کھانے کی دیکھیں جب کہ وہ نماز بھی پڑھ رہا ہو۔

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:101: رقم الحديث:369: دار الكتب العلميه۔
(۲) مجمع الزوائد: جلد:1: صفحہ:324: رقم الحديث:1199: دار الكتب العلميه۔
مجمع البحرين فی زوائد المعجين: جلد:1: صفحہ:338: رقم الحديث:419: مكتبة الرشد رياض۔
كنز العمال: جلد:9: صفحہ:133: رقم الحديث:26088: دار الكتب العلميه۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:105: رقم الحديث:383: دار الكتب العلميه۔

فائدہ: کوئی چیز کھانے کی انسان کے دانتوں میں رہ جائے یا رہ کر بدبو پیدا کردے تو اس سے کراماً کاتبین کو اذیت ہوتی ہے اور یہ بات عام ہے چاہے نماز کی حالت ہو یا نماز سے باہر۔ یہی حال حقہ نوشی اور تمباکو کے استعمال اور سگریٹ اور پان جس میں تمباکو کی آمیزش ہو یونہی کچا پیاز غرض یہ کہ منہ میں ہر طرح بدبو اور مکروہ ونفرت والی شے سے کراماً کاتبین کو اذیت پہنچتی ہے اسی لئے منہ کو ہر وقت صاف ستھرا بلکہ خوشبودار رکھنا چاہئے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نَقُّوْا أفْوَاهَكُمْ بِالْخِلالِ فَإنَّهَا مَجْلِسُ الْمَلَكَيْنِ الْكَرِيْمَيْنِ الْحَافِظَيْنِ وَإنَّ مِدَادَهُمَا الرِّيْقُ وَقَلَمَهُمَا اللِّسَانُ وَلَيْسَ عَلَيْهِمَا شَيْءٌ أضَرَّ مِنْ بَقَايَا الطَّعَامِ بَيْنَ الاسْنَانِ:(۱)

ترجمہ: اپنے مونہوں کو انگلیوں کے ذریعہ (یا مسواک کے ذریعہ) صاف رکھو کیونکہ یہ (مونہہ) دونوں کراماً کاتبین حافظین فرشتوں کی نشست گاہ ہے ان کی سیاہی (انسان کی) تھوک ہے اور ان کا قلم (انسان کی) زبان ہے اور فرشتوں پر دانتوں میں باقی رہنے والے طعام سے زیادہ کوئی چیز تکلیف دہ نہیں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ دَخَلَ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ مِئْزَرٍ لَعَنَهُ الْمَلَكَانُ:(۲)

ترجمہ: جو آدمی حمام میں بغیر تہبند کے داخل ہوا اس پر کراماً کاتبین لعنت کرتے ہیں۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ کسی بھی ایسی جگہ بغیر پردہ کے غسل کرنا جہاں سے وہ لوگ اس کا ننگ (سِتر) دیکھتے ہوں یا دیکھ سکیں جن کو اس کا ننگ دیکھنا حرام ہو ایسے شخص پر کراماً کاتبین لعنت فرماتے ہیں۔

انتباہ:

اگر ایسی محفوظ جگہ پر بغیر تہبند کے بھی غسل کرے جہاں سے کوئی بھی اسے نہ دیکھ سکے تب بھی کراماً کاتبین کو اس ننگے آدمی سے حیا آتی ہے اور تکلیف ہوتی ہے اس لئے حمام میں بھی کوئی ایسا کپڑا ضرور باندھ لینا چاہیے جس سے کم از کم ناف سے لے کر گھٹنوں تک کا حصہ ڈھک جائے۔

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:105: رقم الحدیث:385: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) کنز العمال: جلد:9: صفحہ:170: رقم الحدیث:26619: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:105: رقم الحدیث:386: دار الکتب العلمیہ۔

بیباک مسلمان

اکثر اسلامی بھائی اور دینی برادری اسلامی مسائل پر عمل کرنے میں بے اعتنائی کرتے ہیں اور غسل کے معاملہ میں تو خصوصیت سے بے باک واقع ہوئے ہیں عوام تو ہیں ہی عوام خواص کے اکثر کا یہی حال ہے کہ کمروں کو بند سمجھ کر ننگے نہاتے ہیں انہیں یہ تصور تک بھی نہیں ہوتا کہ ان کے رفقائے زندگی (کراماً کاتبین) آپ کے متعلق کیا تصور فرمائینگے۔

کراماً کاتبین کا اجتماع

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ:(۱)

ترجمہ: تمہارے پاس رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے آتے رہتے ہیں یہ فجر اور عصر کی نماز کے وقت جمع ہوتے ہیں پھر جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری وہ اوپر کو چلے جاتے ہیں تو ان سے اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے جب کہ وہ ان سے زیادہ باخبر ہے، تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں ہم نے جب انہیں چھوڑا تو بھی وہ (صبح کی) نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم انکے پاس گئے تو بھی وہ (عصر کی) نماز پڑھ رہے تھے۔

قَالَ اَبُوْحَاتِمٍ فِيْ هَذَا الْخَبَرِ بَيَانٌ وَاضِحٌ بِاَنَّ مَلَائِكَةَ اللَّيْلِ اِنَّمَا تَنْزِلُ وَالنَّاسُ فِيْ صَلَوةِ الْعَصْرِ وَحِيْنَئِذٍ تَصْعِدُ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مَلَائِكَةَ اللَّيْلِ تَنْزِلُ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ:(۲)

ترجمہ: حضرت امام ابن حبان اس جگہ حضرت امام ابو حاتم کا قول نقل فرماتے ہیں اس حدیث میں واضح بیان (موجود) ہے کہ رات کے فرشتے اس وقت نازل ہوتے ہیں جب لوگ عصر کی نماز میں ہوتے ہیں اور اسی وقت دن کے فرشتے اوپر جاتے ہیں اور یہ حدیث ان لوگوں کی بات کی مخالفت کر رہی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ رات کے فرشتے سورج غروب ہونے کے بعد اترتے ہیں۔

(۱) بخاری شریف: کتاب التوحید: باب قول اللہ تعالی تعرج الملائکۃ والروح الیہ: صفحہ: 1498: رقم الحدیث: 7429: دار الکتاب العربی
مسلم شریف: کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ: باب فضل صلاتی الصبح والعصر: صفحہ: 284: رقم الحدیث: 632: دار طیبہ
نسائی شریف: باب فضل صلاۃ الجماعۃ: صفحہ: 83: رقم الحدیث: 485: مکتبۃ المعارف ریاض۔
صحیح ابن حبان: جلد: 5: صفحہ: 28: رقم الحدیث: 1736: مؤسسۃ الرسالہ بیروت 1408 ہجری۔
(۲) صحیح ابن حبان: جلد: 5: صفحہ: 30: رقم الحدیث: 1737: مؤسسۃ الرسالہ بیروت۔

"له معقبات" کی تفسیر

عَنْ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی "لَہٗ مُعَقِّبَاتٌ" قَالَ ھُمُ الْمَلَائِکَۃُ تَعْقِب بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ تَکْتُبُ عَلَی ابْنِ آدَمَ:(۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمان باری تعالیٰ له معقبات کی تفسیر میں فرماتے ہیں یہ وہ فرشتے ہیں جو رات کو اور دن کو آتے (جاتے) رہتے ہیں (اور) انسان کے اعمال لکھتے ہیں۔

سوال:

علامہ قونوی فرماتے ہیں بعض بے دینوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ملائکہ اعمال کیسے لکھتے اور روحیں کیسے قبض کرتے ہیں جبکہ تم نے روایت کیا ہے کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو اور نہ ہی اس جماعت کے ساتھ ہوتے ہیں جس میں کتا یا گھنٹی ہو اور تم یہ بھی پڑھتے ہو۔

قُلْ یَتَوَفّٰکُمْ مَلَکُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُکِّلَ بِکُمْ: (سورہ سجدہ: آیت:۱۱)

ترجمہ: تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر (اللہ کی طرف سے) مقرر ہے:

تو ہونا تو یہ چاہئے کہ وہ آدمی نہ مرے جس کے پاس کتا یا تصویر یا گھنٹی ہو اور نہ ہی اس کے اعمال لکھے جائیں۔

اور جب کوئی بیت الخلاء میں داخل ہوتا ہے تو کیا کراماً کاتبین اس کے ساتھ ہوتے ہیں یا نہیں اور وہ کہاں بیٹھتے ہیں اور کس شئے پر بیٹھتے ہیں اور کس چیز سے لکھتے ہیں؟

جواب:

یہ حدیث اس پر محمول ہے کہ یہ فرشتے اس گھر میں صاحبِ گھر کے اکرام، دعا اور برکت کے طور پر داخل نہیں ہوتے جس میں ان مذکورہ اشیاء میں سے کوئی شئے ہو یہ اس کی ممانعت نہیں کرتی کہ فرشتے کتابت اعمال اور قبضِ ارواح کے لیے داخل نہیں ہو سکتے اور یہ ہمیں قابل تسلیم ہے۔ کیونکہ صاحبِ گھر کا بگاڑ نیک لوگوں کے دخول سے تو مانع ہو سکتا ہے جو

(۱) تفسیر ابن ابی حاتم: جلد: 7: صفحه: 2230: رقم الحدیث: 12186: مکتبة نزار ریاض۔
تفسیر ابن جریر طبری: جلد: 13: صفحه: 458: مرکز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 90: رقم الحدیث: 316: دار الکتب العلمیه۔

اس کے دوست ہوں اور اس میں آ کر پریشان ہوں لیکن وہ لوگ جو اس کے مخالف بگاڑ پیدا کرنے والے اور کوئی حق واجب وصول کرنے والے ہوں ان کو یہ صورتیں نہیں روک سکتیں۔ کتے میں دو وجہیں ہیں جو حضرات اخیار کو ان کے اختیار سے مانع ہیں ایک تو یہ ظالم درندہ ہوتا ہے دوسرے نجس ہوتا ہے اس سے بے خوفی نہیں ہوتی کہ وہ برتن کو پلید کر دے یا بستر کو یا کھانے کو کہ اس کے مالک کو اس کا علم نہ ہو یا ہو جائے اور مصور اپنی تصویر سے اللہ تعالیٰ کی تخلیق کا مقابلہ کرتا ہے جو بہت بڑا جرم ہے اسی وجہ سے مصور لوگ روز قیامت سخت ترین عذاب میں مبتلا ہونگے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے اور حضرات ملائکہ کرام ایسی اشیاء (کی صحبت پر) صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ خائف ہوتے ہیں اسی لئے وہ ایسے گھر سے واپس ہو جاتے ہیں جس میں تصویر ہو۔

اور گھنٹی کے متعلق کہا گیا ہے کہ جنات اس کا میلان رکھتے اور اس کے پاس جمع ہوتے ہیں اور اونٹ میں جنات کی مشابہت ہے اور حدیث شریف میں (بھی) ہے کہ ''یہ (اُونٹ) جنات سے پیدا کئے گئے ہیں'' اسی وجہ سے یہ بہت سے اوقات میں بلا سبب ظاہری بھاگنے لگتے ہیں ان کے اس بھاگنے کو اس پر محمول کیا جاتا ہے کہ شیاطین ان سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں جس کے سبب یہ بھاگنے لگتے ہیں پس ان پر گھنٹیوں کا لٹکانا شیاطین کو دعوت دینے کی طرح اور ان کے سبب حاضری کی تاکید ہے تو جس نے اپنے لئے خدا تعالیٰ کے دشمنوں کو بلانے کی ترجیح دی یا جن یا کتے کو سفر میں اپنی حفاظت کرنے کا اعتقاد رکھا تو وہ اس لائق ہے کہ اس کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں اور دوستوں کو متعین نہ کرے لیکن یہ کتابتِ اعمال سے متعلق فرشتوں کو منع نہیں کرتے بلکہ یہ حالتِ اطاعت کی بجائے حالت معصیت میں زیادہ اولیٰ ہے۔

رہا حضرات کراماً کاتبین کا بیت الخلاء میں داخل ہونے کا سوال تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہمیں علم نہیں اور ہمارا عدم علم ہمارے دین میں عیب نہیں لگاتا مجمل جواب یہ ہے کہ یہ دخول کے پابند ہیں ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس صورت میں ان پر اکرام فرمایا اور ان کو داخلی حالات کی اطلاع فرمائی ہو اور وہ اس کو ایسی ہی حالت میں کتابت کریں۔ (واللہ اعلم۔)

فائدہ: کراماً کاتبین کے بیٹھنے کے مقام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''عن الیمین وعن الشمال قعید'' (وہ داہنے اور بائیں ہوتے ہیں) یہ بھی محتمل ہے کہ حقیقی طور پر بیٹھنا مراد ہو یا بیٹھنے کو استعارۃً استعمال کیا گیا ہو اس بارے میں ان کے حال کو اللہ عزوجل تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے۔

سوال:

یہ کیا لکھتے ہیں اور کس شئے پر لکھتے ہیں؟

جواب:

ہمیں اس کا بھی علم نہیں اتنا ضرور ہے کہ وہ ایسی شے پر لکھتے ہیں جو لپیٹنے اور پھیلانے کا احتمال رکھتی ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَّلْقَاهُ مَنْشُوْرًا: (الاسراء: آیت:۱۳)

ترجمہ: اور اس کے لئے قیامت کے دن ایک نوشتہ نکالیں گے جسے کھلا ہوا پائے گا۔

وہ ذات جس نے ان کو پیدا کیا اور دوسروں کو بھی وہ اس سے عاجز نہیں کہ ان کے لکھنے کے لیے اوراق چمڑے اور ان چیزوں کے علاوہ کوئی شئے پیدا فرمادے جس پر لوگ لکھا کرتے ہیں یا تو وہ ایسے قلم سے لکھتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے ان (دنیاوی) قلموں کے علاوہ پیدا کیا ہے اور وہ یا تو سیاہی سے لکھتے ہیں یا بغیر سیاہی کے لکھتے ہیں اس کی حقیقت سے اللہ تعالیٰ بخوبی آگاہ ہے۔

فائدہ: لا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتاً فِيْهِ كَلْبٌ وَلا صُوْرَةٌ:(۱)

ترجمہ: جس گھر میں کتا یا تصویر موجود ہو فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے۔

اس حدیث کے متعلق امام خطابی "معالم السنن" میں فرماتے ہیں اس سے مراد وہ فرشتے ہیں جو رحمت اور برکت لے کر نازل ہوتے ہیں محافظین مراد نہیں ہیں کیونکہ وہ (انسان سے) علیحدہ نہیں ہوتے۔

فائدہ: کراماً کاتبین کے بیت الخلاء میں جانے کے متعلق حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت میں ہے کہ:

(۱)بخاری شریف:کتاب بدء الخلق:باب اذا وقع الذباب فی شراب احدکم:صفحہ:672:رقم الحدیث:3322:دارالکتاب العربی
مسلم شریف:کتاب اللباس:باب لاتدخل الملائکة بیتاً فیه کلب:صفحہ:1011:رقم الحدیث:2106:دارطیبه ریاض
ابوداؤد شریف:باب فی الصور:صفحہ:741:رقم الحدیث:4152:مکتبة المعارف ریاض۔
ترمذی شریف:باب ماجاء ان ا لملائکة لاتدخل بیتاً فیه صورة:صفحہ:628:رقم الحدیث:2804:مکتبة المعارف ریاض
ابن ماجه شریف:باب الصورفی البیت:صفحہ:606:رقم الحدیث:3649:مکتبة المعارف ریاض۔

إِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لا يُفَارِقُكُمْ فِيْ نَوْمٍ وَيَقْظَةٍ إِلّاحِيْنَ يَأْتِيْ أحَدُكُمْ أهْلَهُ أوْحِيْنَ يَأتِيْ خَلاءَ هُ:(١)

ترجمہ:تمہارے ساتھ کچھ فرشتے ایسے ہیں جو تم سے نینداور بیداری کی حالتوں میں بھی علیحدہ نہیں ہوتے مگر جس وقت تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے یا قضائے حاجت کے لئے جاتا ہے (تو الگ ہوجاتے ہیں)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے:

إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ عَنِ التَّعَرِّيْ فَاسْتَحْيُوْا مِنْ مَلائِكَةِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ مَعَكُمُ الْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ الَّذِيْنَ لا يُفَارِقُوْنَكُمْ إِلَّا عِنْدَ إِحْدَى ثَلاثِ حَاجَاتٍ الغَائِطُ وَالْجَنَابَةُ وَالْغُسْلُ:(٢)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہیں کپڑے اُتار دینے سے منع فرماتا ہے۔اللہ عزوجل کے ان فرشتوں سے حیا کرو جو تمہارے ساتھ رہتے ہیں کراماً کاتبین، جو تم سے علیحدہ نہیں ہوتے مگر تین ضرورتوں کے وقت قضائے حاجت کے وقت جنابت (جماع) کے وقت اور غسل کرتے وقت (کیونکہ ان تینوں اوقات میں انسان بطور ضرورت اپنا ننگ کھولتا ہے)۔

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَجْتَنِبُ الْمَلَكُ الانْسَانُ فِيْ مَوطِنَيْنِ عِنْدَ غَائِطِهِ وَعِنْدَ جِمَاعِهِ:(٣)

ترجمہ: حضرت مجاہد فرماتے ہیں انسان فرشتے سے ننگ (ستر) کھولنے میں دوجگہوں پر اجتناب کرے قضائے حاجت کے وقت اور جماع کے وقت۔

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لاتَشْهَدُ الْمَلائِكَةُ وَأَنْتَ عَلَى خَلائِكَ:(٤)

ترجمہ:حضرت عطاء کا اثر ہے"جب تو قضائے حاجت میں ہوتو فرشتے پاس نہیں ہوتے۔

(ان دونوں آثار کا حکم مرفوع کا ہے)

(١) شعب الایمان:جلد:10:صفحه:179:رقم الحديث:7345:مكتبة الرشد رياض۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحه:100:رقم الحديث:366:دار الكتب العلميه۔
(٢) مسند البزار:جلد:11:صفحه:89:رقم الحديث:4799:مكتبة العلوم و الحكم مدينة المنورة 1409هجری۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحه:101:رقم الحديث:368:دار الكتب العلميه۔
مجمع الزوائد:جلد:1:صفحه:375:رقم الحديث:1454:دار الكتب العلميه۔
(٣) الحبائك فی اخبار الملائك:صفحه:100:رقم الحديث:367:دار الكتب العلميه۔
(٤) الحبائك فی اخبار الملائك:صفحه:100:رقم الحديث:367:دار الكتب العلميه۔
مصنف ابی ابن شيبه:جلد:1:صفحه:209:رقم الحديث:1228:مكتبة الرشد رياض۔

حکایت

کتب حنفیہ میں سے ”مقدمہ ابو اللیث“ میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تو اپنی چادر بچھا دیتے اور فرماتے اے محافظ فرشتو! یہاں اس پر تشریف رکھو کیونکہ میں نے اللہ تعالیٰ سے معاہدہ کیا ہے کہ میں بیت الخلاء میں کوئی بات نہیں کرونگا۔

فائدہ: کراماً کاتبین کے بیٹھنے کا مقام اور کس شئے سے لکھتے ہیں تو حدیث شریف میں ہے

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ لَطَّفَ الْمَلَکَیْنِ الْحَافِظَیْنِ حَتّٰی اَجْلَسَھُمَا عَلَی النَّاجِذَیْنِ وَجَعَلَ لِسَانَہٗ قَلَمَھُمَا وَرِیْقَہٗ مِدَادَھُمَا: (۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حفاظت کرنے والے دونوں (کراماً کاتبین) فرشتوں کو لطیف بنایا ہے حتیٰ کہ ان کو (انسان کے) دونوں ڈاڑھوں پر بٹھلایا ہے اس کی زبان کو ان کا قلم اور اس کی لعاب کو ان کی سیاہی بنایا ہے۔

اس حدیث میں ”ناجذین“ کا جو لفظ آیا ہے اس سے مراد آخری ڈاڑھیں ہیں اور حدیث میں ہے:

نَقُّوْا أفْوَاھَکُمْ بِالْخِلاَلِ فَإنَّھَا مَجْلِسُ الْمَلَکَیْنِ الْکَرِیْمَیْنِ الْحَافِظَیْنِ وَاِنَّ مِدَادَھُمَا الرِّیْقُ وَقَلَمَھُمَا اللِّسَانُ وَلَیْسَ عَلَیْھِمَا شَئٌ أضَرّ مِنْ بَقَایَا الطَّعَامِ بَیْنَ الاسْنَانِ: (۲)

ترجمہ: اپنے مونہوں کو انگلیوں کے ذریعہ (یا مسواک کے ذریعہ) صاف رکھو کیونکہ یہ (مونہہ) دونوں کراماً کاتبین حافظین فرشتوں کی نشست گاہ ہے ان کی سیاہی (انسان کی) تھوک ہے اور ان کا قلم (انسان کی) زبان ہے اور فرشتوں پر دانتوں میں باقی رہنے والے طعام سے زیادہ کوئی چیز تکلیف دہ نہیں ہے۔

حضرت سفیان (بن عیینہ) کا فرمان ہے ”دو فرشتے انسان کی ڈاڑھوں کے درمیان رہتے ہیں“

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہے کہ انسان کی زبان فرشتے کا قلم ہے اور ان کا لعاب اس کی سیاہی ہے اس کا حکم بھی مرفوع کا ہے۔

(۱) کنز العمال: جلد:14: صفحہ:161: رقم الحدیث:38976: دار الکتب العلمیہ۔
جمع الجوامع: جلد:2: صفحہ:253: رقم الحدیث:5419: دار الکتب العلمیہ۔
تفسیر درمنثور: جلد:13: صفحہ:620: مرکز ھجر للبحوث و الدراسات۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:91: رقم الحدیث:322: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:105: رقم الحدیث:385: دار الکتب العلمیہ۔

سوال:

زبان کا ان کی قلم ہونے سے مراد زبان کا سبب کتابت ہونا ہے، اس لئے یہ ان کا آلہ ہوئی کیونکہ یہ وہی کچھ لکھتے ہیں جو وہ بولتی ہے۔

جواب:

(۱) کتابت صرف اقوال سے مخصوص نہیں کیونکہ یہ افعال، اعتقادات اور نیتیں بھی لکھتے ہیں۔

(۲) یہ تاویل زبان کے متعلق بہت بعید طور پر آسکتی ہے لیکن لعاب کے ان کی سیاہی بننے پر لاگو نہیں ہوسکتی جیسا کہ ظاہر ہے۔

اعمالنامہ کس پر لکھتے ہیں؟

رہا یہ مسئلہ کہ فرشتے کس شئے پر لکھتے ہیں تو اس کے متعلق کوئی حدیث یا اثر وارد نہیں ہوا۔ لیکن امام غزالی کی طرف منسوب کتاب "الدرۃ الفاخرۃ فی کشف علوم الاخرۃ" میں ہے کہ مومن کا اعمالنامہ زعفران کے پتے کا ہوگا اور کافر کا اعمالنامہ بیری کے پتے کا ہوگا۔ (واللہ اعلم)

عَنْ ابْنِ الْمُبَارَك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ مَا اَحَدٌ مِنْ بَنِيْ آدَمِ اِلَّا وَمَعَهُ خَمْسَةٌ مِنَ الْمَلائِكَةِ وَاحِدٌ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَاحِدٌ عَنْ شِمَالِهٖ وَوَاحِدٌ خَلْفَهُ وَوَاحِدٌ اَمَامَهُ وَوَاحِدٌ فَوْقَهُ يَدْفَعُ عَنْهُ مَايَنْزِلُ مِنْ فَوْقٍ اَوْ مِنَ الْهَوَاءِ: (۱)

ترجمہ: حضرت ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کوئی انسان بھی ایسا نہیں مگر اس کے ساتھ پانچ فرشتے ہوتے ہیں ایک انسان کے دائیں، ایک بائیں، ایک پیچھے، ایک آگے اور ایک اوپر ہوتا ہے جو اوپر سے یا فضاء سے نازل ہونے والی بلا سے دفاع کرتا ہے۔

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى "اِلَّالَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ" قَالَ مَلَكَان بَيْنَ نَابَى الانْسَانَ قَالَ اَحمد لَوْلَمْ يَسْمَع الرَّجل مِنَ العلم اِلَّا هَذا لَكَانَ كثيرًا: (۲)

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 106: رقم الحدیث: 388: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 106: رقم الحدیث: 389: دار الکتب العلمیہ۔

ترجمہ: حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرمان باری تعالیٰ "اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ" (پارہ:۲۶:سورۃ ق: آیت ۱۸) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ دو فرشتے ہیں جو انسان کی دو داڑھوں کے درمیان ہوتے ہیں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر انسان نے علم کی کوئی بات نہ سنی ہو تو اس کے لیے یہی بات بھی بہت ہے (کہ ہر انسان کے ساتھ ایک نگہبان فرشتہ مقرر ہے)۔

مغرب کی دو رکعت میں تعجیل کا فائدہ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حَبْسُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ مَشَقَّةٌ عَلَى الْمَلَكَيْنِ: (۱)

ترجمہ: مغرب کے بعد کی دو رکعت میں تاخیر کرنا کراماً کاتبین پر گراں گذرتا ہے۔

فائدہ: کیونکہ دن کے کراماً کاتبین اور ہوتے ہیں اور رات کے اور، چونکہ دن کے فرشتے مغرب کی نماز کو انسان کے کامل طور پر ادا کرنے کے بعد آسمان پر چڑھتے ہیں اس لئے اگر مغرب کی دوسنتوں میں تاخیر کی گئی تو یہ ان فرشتوں پر بھاری ہو جاتی ہے لہٰذا مغرب کے فرض ادا کرنے کے بعد ان سنتوں کی ادئیگی میں دیر نہیں کرنا چاہیئے۔

حضرت ابواویس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ان کی آخری عمر میں مکہ میں بیٹھے تھے تو انہوں نے ہمیں حضرت یحیٰ بن عبیداللہ تیمی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْمَلَائِكَةِ اِذَا هَمَّ عَبْدِيْ بِحَسَنَةٍ فَاكْتُبُوْهَا وَاحِدَةً فَاِنْ عَمَلَهَا فَاكْتُبُوْهَا عَشَرًا وَاِذَا هَمَّ عَبْدِيْ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوْهَا فَاِنْ عَمَلَهَا فَاكْتُبُوْهَا وَاحِدَةً: (۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ (کراماً کاتبین) فرشتوں سے فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ کسی نیکی کا خیال کرے تو اس پر نیکی لکھ دیا کرو اور اگر وہ اس پر عمل بھی کرلے تو اس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھ دیا کرو اور جب میرا کوئی بندہ کسی برائی کا خیال کرے تو اس کا گناہ نہ لکھا کرو اور اگر اس کا ارتکاب کرلے تو بس ایک گناہ لکھا کرو۔

(۱) کنز العمال: جلد: 7: صفحہ: 160: رقم الحدیث: 19442: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 106: رقم الحدیث: 390: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 106: رقم الحدیث: 387: دار الکتب العلمیہ۔

ایک آدمی نے سوال کیا کہ اے ابومحمد! (یہ امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ہے) کیا یہ غیب جانتے ہیں (کہ ان کو نیکی بدی کی نیت کا بھی علم ہو جاتا ہے؟) فرمایا کراماً کاتبین غیب نہیں جانتے لیکن جب کوئی انسان کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے منہ سے کستوری کی خوشبو آتی ہے جس سے یہ جان لیتے ہیں کہ اس نے نیکی کا ارادہ کیا ہے اور جب کسی گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے منہ سے بدبودار ہوا پھوٹتی ہے جس سے وہ جان لیتے ہیں کہ اس نے گناہ کا ارادہ کیا ہے۔ (۱)

مسئلہ:

اگر انسان نیکی یا گناہ کرنے کا پختہ ارادہ کر لے تو اس کی نیکی بھی لکھی جاتی ہے اور گناہ بھی لکھا جاتا ہے اور جس نیکی یا گناہ کا پختہ ارادہ نہ کیا جائے بلکہ صرف وہم اور خیال کی حد تک ہو تو نہ گناہ لکھا جاتا ہے اور نہ نیکی۔

کراماً کاتبین باادب

کراماً کاتبین انسان کا ادب واحترام کرتے ہیں۔

عَنْ سُفْيَانِ الثَّوْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا خَتَمَ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ قَبَّلَ الْمَلَكُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ:(۲)

ترجمہ: حضرت سفیان ثوری (مشہور محدث وفقیہ) فرماتے ہیں جب کوئی آدمی قرآن پاک کا ختم کرتا ہے تو (کراماً کاتبین) فرشتہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیتا ہے۔

ننگ (سِتر) کھولنے والے سے فرشتہ الگ ہو جاتا ہے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ كَشَفَ عَوْرَتَهُ اَعْرَضَ عَنْهُ الْمَلَكُ:(۳)

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے اپنا ننگ کھولا اس سے فرشتہ الگ ہو جاتا ہے۔

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:106: رقم الحديث:387: دار الكتب العلميه۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:101: رقم الحديث:370: دار الكتب العلميه۔
(۳) مصنف ابی شیبه: جلد:1: صفحہ:201: رقم الحديث:1180: مكتبة الرشد رياض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:101: رقم الحديث:371: دار الكتب العلميه۔

قضائے حاجت کے وقت فرشتے ساتھ نہیں ہوتے

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَاتَشْهَدُ الْمَلَائِكَةُ وَاَنْتَ عَلَى خَلَائِكَ:(۱)

ترجمہ: حضرت عطاء (مشہور تابعی مفسر رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں۔ جب تو قضائے حاجت کی حالت میں ہو اس وقت تیرے پاس فرشتے (کراماً کاتبین) نہیں آتے۔

حالتِ طہارت میں بستر پر آنے والے کے ساتھ فرشتہ پیار کا اظہار کرتا ہے

عَنْ اَبِیْ صَالِحِ الْحَنَفِیِّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ اِذَا اَوَیٰ الرَّجُلُ اِلَی فِرَاشِهِ طَاهِرًا مَسَحَهُ الْمَلَكُ:(۲)

ترجمہ: حضرت ابو صالح حنفی (تابعی) فرماتے ہیں جب کوئی انسان حالتِ طہارت میں اپنے بستر پر لیٹتا ہے فرشتہ اس (کے جسم) پر (اپنا ہاتھ) پھیرتا ہے۔

مریض کو اجر وثواب کے مزید انعامات

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا مَرَضَ يَقُوْلُ الرَّبُّ عَبْدِیْ فِیْ وِثَاقِیْ فَاِنْ كَانَ نَزَلَ بِهِ الْمَرْضِ وَهُوَ فِیْ اِجْتِهَادِهِ قَالَ اُكْتُبُوْا لَهُ مِنَ الأَجْرِ قَدَرَ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِیْ اِجْتِهَادِهِ وَاِنْ كَانَ نَزَلَ بِهِ الْمَرْضِ فِیْ فَتْرَةٍ مِنْهُ قَالَ اُكْتُبُوْا لَهُ مِنَ الأَجْرِ مَا كَانَ فِیْ فَتْرَتِهِ:(۳)

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 100: رقم الحديث: 367: دار الكتب العلميه۔
مصنف ابی ابن شيبه: جلد: 1: صفحه: 209: رقم الحديث: 1228: مكتبة الرشد رياض۔
(۲) مصنف ابی شيبه: جلد: 1: صفحه: 216: رقم الحديث 1272: مكتبة الرشد رياض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 101: رقم الحديث: 373: دار الكتب العلميه۔
(۳) شعب الايمان: جلد 12: صفحه: 372: رقم الحديث: 9466: مكتبة الرشد رياض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 102: رقم الحديث: 374: دار الكتب العلميه۔

ترجمہ: جب کوئی بندہ مریض ہوتا ہے تو رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ میری جکڑ میں ہے جب اس کو مرض لاحق ہوئی تھی اور وہ (نیک اعمال میں) محنت کر رہا تھا تو فرماتا ہے اس کے لیے اتنا ثواب لکھتے رہو جتنا وہ اپنی محنت سے عمل کرتا تھا اور اگر اس کو اس حالت میں مرض لاحق ہوئی کہ وہ کوئی بھی نیک عمل نہیں کر رہا تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کے لیے اس کا اجر لکھو جو وہ اپنی فرصت میں کر رہا تھا (یعنی اگر وہ گناہ سے رکا ہوا تھا تو اس کے لیے گناہ سے باز رہنے کا ثواب لکھتے رہو)۔

بیمار کی آرزو

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے کیوں تبسم فرمایا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَجِبْتُ لِلْمُؤْمِنِ وَجزْعِهِ مِنَ السَّقْمِ وَلَوْ يَعْلَمُ مَا فِيْ السَّقْمِ أحَبّ أنْ يَكُوْنَ سَقِيْمًا حَتَّى يَلْقَى اللّٰه

ترجمہ: میں مومن سے اور اس کی بیماری میں گھبراہٹ سے حیران ہو رہا ہوں اگر یہ بیماری کا ثواب و اجر جان لے تو پسند کرے کہ وہ بیمار پڑ جائے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کو جا ملے یعنی اسے موت آ جائے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (پھر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نظر مبارک آسمان کی طرف بلند فرمائی پھر جھکا لی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَجِبْتُ مِنْ مَلَكَيْنِ مِنَ الْمَلائِكَةِ نَزَلا إلَى الأرْضِ يَلْتَمِسَان عَبْدًا فِيْ مُصَلّاهُ فَلَمْ يَجِدَاهُ فَعَرَجَا إلَى السَّمَاءِ إلَى رَبِّهِمَا فَقَالا يَارَبِّ كُنَّا نَكْتُبُ لِعَبْدِكَ الْمُؤمِنِ فِيْ يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ مِنَ الْعَمَلِ كَذَا وَكَذَا فَوَجَدْنَاهُ قَدْ حَبَسْتَهُ فِيْ حِبَالَتِك فَلَمْ نَكْتُبْ لَهُ شَيْئًا فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ اُكْتُبًا لِعَبْدِىْ عَمَلَهُ فِيْ يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ وَلا تَنْقُصُوْهُ شَيْئًا عَلَى أجْرِ مَاحَبَسْتَهُ وَلَهُ أجْرمَا كَانَ يُعْمَلُ:(۱)

(۱) کنز العمال: جلد:3: صفحہ:125: رقم الحدیث:6684+6662: دار الکتب العلمیہ۔
مجمع الزوائد: جلد:3: صفحہ:23: رقم الحدیث:3814: دار الکتب العلمیہ۔
المطالب العالیہ: "امام ابن حجر": جلد:11: صفحہ:54: رقم الحدیث:2451: دار العاصمہ ریاض 1419ھجری۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:102: رقم الحدیث:375: دار الکتب العلمیہ۔

ترجمہ: میں فرشتوں میں سے ان دو فرشتوں پر حیران ہوں جو زمین پر نازل ہوئے اور ایک نیک آدمی کو اس کی جائے نماز پر تلاش کرتے رہے جب اسے نہ پایا تو اپنے رب تعالیٰ کے پاس آسمان پر چلے گئے اور عرض کیا اے ہمارے پروردگار! ہم آپ کے (فلاں) مومن بندے کے رات دن کے ایسے ایسے اعمال لکھتے تھے اب ہم نے اسے اس حالت میں پایا ہے کہ آپ نے اسے اپنی رسی (بیماری) میں جکڑ رکھا ہے اس لیے ہم نے اس کا کوئی عمل نہیں لکھا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا میرے بندے کے لیے اس کے دن رات کے عمل لکھتے رہو (جو وہ اپنی حالتِ صحت میں کیا کرتا تھا) اور میرے اس کو لاچار کر دینے سے اس کے اعمال صالحہ (کے لکھنے) میں اجر وثواب کی کمی نہ کرو، اس کے لیے (نیک اعمال کا) وہی اجر ہے جو یہ (حالتِ صحت میں) کیا کرتا تھا۔

فائدہ: اگر کوئی آدمی کسی بیماری اور عذر کی بناء پر کسی نیک عمل کے کرنے سے رہ جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ وہ اب بھی اپنے بندوں پر ایسی کرم نوازی کرتا ہے کہ اسے اسی بیماری کی مشقت وکلفت کے اجر وثواب کے علاوہ وہ نیکیاں بھی بدستور عطا فرماتا ہے جو بحالتِ صحت میں کرتا تھا مثلاً تہجد پڑھتا تھا تلاوتِ قرآن کرتا تھا درود وسلام پڑھتا تھا وغیرہ وغیرہ ان سب اعمال کا اجر وثواب اسے عطا ہوتا رہے گا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَيْسَ مِنْ عَمَلِ يَوْمٍ إِلَّا وَهُوَ يُخْتَمُ عَلَيْهِ وَإِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ الْمُؤمِنُ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَارَبَّنَا عَبْدُكَ فُلَانٌ قَدْحَبَسْتَهُ فَيَقُوْلُ الرَّبُّ اخْتِمُوْا لَهُ عَلَى مِثْلِ عَمَلِهِ حَتَّى يَبْرَأَ أَوْ يَمُوْتَ: (۱)

ترجمہ: روزانہ کوئی (نیک) عمل ایسا نہیں جس کو تمام کر کے (اگر کوئی) مومن (سخت) بیمار ہو جائے (جس سے نیک اعمال کرنے کی ہمت نہ ہو) فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار! آپ نے اس کو (نیک اعمال کرنے سے) بے بس کر دیا ہے تو اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے جس طرح کا اس نے (نیک) عمل کیا تھا تم اس کا (اس روز کا) عمل بھی اسی طرح کا تحریر کر دو یہاں تک کہ یہ (اپنے اس مرض سے) نجات پالے یا اسے موت آجائے۔

(۱) مجمع الزوائد: جلد:3: صفحہ:21: رقم الحديث:3708: دار الكتب العلميه۔
كنز العمال: جلد:3: صفحہ:124: رقم الحديث:6663: دار الكتب العلميه۔
مسند امام احمد بن حنبل: جلد:28: صفحہ:553: رقم الحديث:17316: موسسة الرسالة بيروت 1416 هجرى۔
مستدرك للحاكم: جلد:4: صفحہ:450: رقم الحديث:7936: دار الحرمين مصر 1417 هجرى۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحہ:102: رقم الحديث:376: دار الكتب العلميه۔

قبور پر مجاور فرشتے

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

عَنْ اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وُکّلَ بِعَبْدِہِ الْمُؤمِن مَلَکَیْنِ یَکْتُبَان عَمَلَہُ فَاِذَا مَاتَ قَالَ الْمَلَکَان اللذَان وکلا بِہِ قَدْ مَاتَ فَاذِنْ لَنَا أنْ نَصْعِدَ اِلَی السَّمَاءِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ سَمَائِیْ مَمْلُوئۃٌ مِنْ مَلائِکَتِیْ یُسَبِّحُوْنِیْ فَیَقُوْلَانِ أفَنُقِیْمُ فِیْ الارْضِ؟ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ اَرْضِیْ مَمْلُوئۃٌ مِنْ خَلْقِیْ یُسَبِّحُوْنِیْ فَیَقُوْلانِ فَاَیْنَ ؟ فَیَقُوْلُ قُوْمَا عَلَی قَبْرِ عَبْدِیْ فَسَبِّحَانِیْ وَأحْمَدانِیْ وَکَبِّرَانِیْ وَھَلّلانِیْ وَاکْتُبَا ذَالِکَ لِعَبْدِیْ اِلَی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ:(۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے دو فرشتوں کو اپنے مومن بندے کے سپرد کر رکھا ہے جو اس کے اعمال (خیر و شر) لکھتے رہتے ہیں جب یہ انسان فوت ہوجاتا ہے تو یہ دونوں فرشتے جو مومن کے سپرد کئے گئے تھے کہتے ہیں (اے ہمارے پروردگار) یہ شخص تو اب وفات پا چکا ہے آپ ہمیں اجازت مرحمت فرمائیے کہ ہم آسمان کی طرف عروج کریں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا آسمان میرے فرشتوں سے پُر ہے تم میری تسبیح بیان کرتے رہو تو وہ عرض کرتے ہیں کیا ہم زمین پر ٹھہرے رہیں؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے زمین بھی میری مخلوق سے بھری ہوئی ہے تم میری تسبیح پڑھتے رہو، تو وہ عرض کرتے ہیں (ہم تسبیح) کہاں پر بیان کریں؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے (اس) بندے کی قبر پر رکے رہو اور میری تسبیح، تعریف، کبریائی اور کلمہ طیبہ کہتے رہو اور یہ سب کچھ میرے (اسی) بندے کے لیے قیامت تک کے لئے لکھتے رہو (جس طرح کہ اس کی زندگی میں تم اس کے اعمال لکھا کرتے تھے)۔

فائدہ: امام دارقطنی نے اپنی کتاب "الافراد" میں روایت کی ہے جس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جب کافر فوت ہوتا ہے تو یہ فرشتے آسمان کی طرف عروج کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے تم (یہاں) کیوں آئے ہو؟ تو وہ عرض کرتے ہیں اے پروردگار! آپ نے اپنے بندے کی روح قبض کر لی ہے اس لئے ہم آپ کے ہاں لوٹ آئے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے تم اس (کافر) کی قبر کی طرف لوٹ جاؤ اور قیامت تک اس پر لعنت بھیجو کیونکہ اس نے مجھے جھٹلایا تھا اور میرا منکر ہوا تھا میں تمہاری اس لعنت کو عذاب بنا کر روز قیامت اس پر مسلط کروں گا۔

(۱) کنز العمال: جلد: 15: صفحہ: 316: رقم الحدیث: 42960: دار الکتب العلمیہ۔
المطالب العالیہ: امام ابن حجر عسقلانی: جلد: 12: صفحہ: 305: رقم الحدیث: 2879: دار العاصمہ ریاض 1420ھجری۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 103: رقم الحدیث: 377: دار الکتب العلمیہ۔
کتاب العظمہ: جلد: 3: صفحہ: 979: رقم الحدیث: 503: دار العاصمہ ریاض۔

مزارات کی حاضری ومجاوری

اہلسنت کی اولیاء وانبیاء علیہم السلام سے محبت وعقیدت کی بنا پر مزارات اور عام قبور پر آنے جانے بلکہ چند راتیں گذارنے کی عادت ہے انہیں مخالفین شرک وبدعت کے فتویٰ سے داغتے ہیں ان کے جواب میں ہمارے اکابر کی تصانیف بکثرت ہیں۔مخالفین کو جواب کے لئے کراماً کاتبین کا تا قیامت قبور پر اوقات گذارنا بحکم الٰہی ہے اس سے ثابت ہوا کہ مزارات وقبور کی حاضری ومجاوری نہ شرک ہے نہ بدعت بلکہ بحکم الٰہی اس میں اجر وثواب ہے۔

کراماً کاتبین کا الوداعی خطاب

عَنْ وُهَيْبِ ابْنِ الْوَرْدِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّهُ مَامِنْ مَيِّتٍ يَمُوْت حَتّٰى يَتَرَايَا لَهُ الْمَلَكَان اللذَان كَانَا يَحْفَظَان عَلَيْهِ عَمَلَهُ فِيْ الدُّنْيَا فَاِنْ كَانَ صَحِبَهُمَا بِطَاعَةِ اللهِ قَالَا لَهُ جَزَاكَ اللهُ عَنَّا مِنْ جَلِيْسٍ خَيْرًا فَرُبَّ مَجْلِسِ صِدْقٍ قَدْاَجْلَسْتَنَاهُ وَعَمَلَ صَالِحٍ قَدْ اَحْضَرْتَنَاهُ وَكَلَام حَسَن قَد اَسْمِعْتَنَاه فَجَزَاكَ اللهُ تَعَالٰى عَنَّا مِنْ جَلِيْسٍ خَيْرًا وَاِنْ كَانَ صَحِبَهُمَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّالَيْسَ لِلهِ تَعَالٰى فِيْهِ رِضًا قَلْبًا عَلَيْهِ الثَّنَاء فَقَالَا: لَاجَزَاكَ اللهُ عَنَّامِنْ جَلِيْسٍ خَيْرًا فَرُبَّ مَجْلِسِ سُوْءٍ قَد اَجْلَسْتَنَاهُ وَعَمَلَ غَيْرِ صَالِح قَدْ اَحْضَرْتَنَاهُ وَكَلَام قَبِيْح قَدْ اَسْمِعْتَنَاهُ فَلَا جَزَاكَ اللهُ عَنَّا مِنْ جَلِيْسٍ خَيْرًا قَالَ فَذَاكَ شُخُوْص بَصَرَ الْمَيّت اِلَيْهَا:(١)

ترجمہ: حضرت وھیب بن الورد (تابعی) رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ کوئی میت بھی جب فوت ہونے لگتی ہے تو اسے اس کے کراماً کاتبین نظر آتے ہیں اگر تو اس آدمی نے ان کی ہم نشینی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گذاری تھی تو یہ فرشتے اس کو مخاطب کر کے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تجھے ہماری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے تو (ہمارا) بہترین ہم نشین تھا بہت سی نیک مجلسوں میں تو نے ہمیں ہم نشین بنایا اور نیک اعمال ہمارے سامنے لایا اور نیک باتیں سنوائیں اللہ تعالیٰ بہترین ہم نشین کو ہماری طرف سے جزائے خیر عطاء فرمائے اور اگر اس نے اچھی صحبت اختیار نہ کی اور اس میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی نہیں تھی تو اس کی تعریف کی بجائے یہ کہتے ہیں تجھے اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے بہترین ہم نشینی کی جزائے خیر نہ دے تو نے ہمیں اکثر بری مجالس میں بٹھایا اور برے اعمال ہمارے سامنے پیش کئے اور گندی باتیں سنائیں اللہ تعالیٰ تجھے ہماری طرف سے بہترین ہم نشینی کی جزائے خیر نہ دے بس اسی وقت جب یہ گناہگار یہ باتیں سنتا ہے تو اس کی آنکھیں ان کی طرف کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں۔

(١) شرح الصدور: الباب الخامس عشر: صفحہ:63: رقم الحدیث:71: دارالکتاب العربی 1425ھجری۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:104: رقم الحدیث:380: دارالکتب العلمیہ۔

فائدہ: مردے کی مرتے وقت عموماً آنکھیں کھلی ہوئی نظر آتی ہیں اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ اپنے ہمیشہ کے ساتھیوں کراماً کاتبین کی تقریر سننے میں مشغول ہوتا ہے پھرانہیں بند کرنے کا حکم ہے کہ وہ ہمیشہ کھلی کی کھلی نہ رہ جائیں اور ایسا ہونا عیب ہے۔

حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ (بن عیینہ) فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جب کسی مومن انسان پر موت طاری ہوتی ہے تو وہ فرشتے جو اس کے ساتھ ایام زندگانی میں محافظ (اور کراماً کاتبین) کے طور پر رہتے تھے اس کے اہل خانہ کے آہ وفغان کے وقت کہتے ہیں ہمیں بھی موقعہ دو تا کہ ہم بھی اپنے رفیق کی اپنے علم کے مطابق تعریف بیان کریں۔ اس کے بعد وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے اور جزائے خیر عطاء کرے تو اطاعت خداوندی میں چست تھا اب تیری وفات کے بعد تیرا ذکر فرشتوں میں کرتے رہیں گے اور جب کسی بدکار پر موت طاری ہوتی ہے اور اس کے اہل خانہ روتے چلاّتے ہیں تو کراماً کاتبین (محافظین) فرشتے کہتے ہیں ہمیں بھی موقعہ دو کہ ہم اپنے رفیق کی اپنے علم کے مطابق تعریف کریں اس کے بعد وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر غضب فرمائے کہ تو اطاعت خداوندی میں سست تھا۔ (۱)

نکیرین یعنی منکر نکیر ملائکہ

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے "شرح الصدور" میں لکھا ہے کہ اس سلسلہ میں احادیث متواترہ موجود ہیں مندرجہ ذیل اصحاب رضی اللہ عنہم کی روایات سے ان احادیث کی تائید ہوتی ہے:

انس، براء، تمیم داری، بشیر بن کمال، ثوبان، جابر بن عبداللّٰہ، عبداللّٰہ بن رواحہ، عبادہ بن صامت، حذیفہ، ضمرۃ بن حبیب ، ابن عباس، ابن عمر، ابن مسعود، عثمان بن عفان، عمرو بن عاص، معاذ بن جبل، ابو امامہ، ابو الدرداء، ابو رافع، ابو سعیدخدری، ابو قتادۃ، ابو ھریرۃ، ابو موسیٰ،اسماء وعائشہ(رضی اللہ عنہم)۔ (۲)

(۱)شرح الصدور:الباب الخامس عشر:صفحہ:64:رقم الحدیث:72:دارلکتاب العربی بیروت۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:104:رقم الحدیث:381:دارالکتب العلمیہ۔
(۲)شرح الصدور:باب:24:صفحہ:87:دارالکتاب العربی بیروت۔

سماعِ موتیٰ

عَنْ اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَتَوَلّٰی عَنْہُ اَصْحَابُہٗ اِنَّہٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِھِمْ قَالَ یَاتِیْہِ مَلَکَانِ فَیُقْعِدَا نِہٖ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھَذَا الرَّجُلِ؟ فَاَمَّا الْمُؤمِنُ فَیَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنَّہٗ عَبْدُاللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ فَیُقَالُ لَہٗ اُنْظُرْ اِلَی مَقْعَدِکَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَکَ اللّٰہُ بِہٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّۃِ قَالَ النَّبِیّ ﷺ فَیَرَاھُمَا جَمِیْعًا قَالَ قَتَادَۃُ وَذُکِرَلَنَا اَنَّہٗ یُفْسَحُ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَیَمْلاعَلَیْہِ خِضْرًا وَاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْکَافِرُ فَیُقَالُ لَہٗ مَاکُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھَذَا الرَّجُلِ ؟ فَیَقُوْلُ لَااَدْرِیْ کُنْتُ اَقُوْلُ مَایَقُوْلُ النَّاسُ فَیُقَالُ لَادَرَیْتَ وَلَاتَلَیْتَ وَیُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِیْدٍ ضَرْبَۃً فَیَصِیْحُ صَیْحَۃً یَسْمَعُھَا مَنْ یَلِیْہِ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ:(۱)

ترجمہ: شیخین نے حضرت انس سے روایت کیا لوگ جب مردے کو قبر میں رکھ کر چلتے ہیں تو وہ مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے پھر دو فرشتے آکر اس کو بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تیرا اس مقدس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو تم ہی لوگوں میں رہتا تھا جس کا نام (محمد ﷺ) تھا؟ تو اگر وہ مومن ہوگا تو کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ﷺ ہیں۔ پھر اس سے کہا جائے گا تو اپنا جہنم کا ٹھکانہ دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض تجھے بہشت عطا کیا ہے تو وہ دونوں کو دیکھتا ہے اور اس کی قبر ستر گز وسیع کر دی جاتی ہے اور اس میں سبزہ زار بنا دیا جاتا ہے پھر منافق اور کافر سے بھی یہی سوال ہوتا ہے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ مجھے تو کوئی علم نہیں جو لوگ کہتے تھے، میں وہی کہتا تھا یہ سن کر فرشتے اسے جواب دیتے ہیں کہ تو تو کچھ نہیں جانتا پھر اسے لوہے کے گرزوں سے پیٹا جاتا ہے جس کو انسان و جنات کے علاوہ سب ہی سنتے ہیں۔

(۱)بخاری شریف:کتاب الجنائز:باب ماجاء فی عذاب القبر:صفحہ:277:رقم الحدیث:1374:دارالکتاب العربی بیروت۔
مسلم شریف:کتاب الجنۃ :باب عرض مقعد المیت:صفحہ:1313:رقم الحدیث:2870:دارطیبہ ریاض۔
ابو داؤد شریف:کتاب الجنائز:باب المشی بین القبور:صفحہ:581:رقم الحدیث:3231:مکتبۃ المعارف ریاض۔
نسائی شریف:کتاب الجنائز:باب التسھیل فی غیر السبتیۃ:صفحہ:327:رقم الحدیث:2049:مکتبۃ المعارف
شرح الصدور:باب:24:صفحہ:88:رقم الحدیث:1:دارالکتاب العربی بیروت۔

عَنْ اَنس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَفَعہُ:قَالَ یَدْخُلُ مُنْکِرٌ وَنَکِیْرٌ عَلَی الْمَیِّتِ فِیْ قَبْرِہٖ فَیُقْعِدَانِہٖ فَاِنْ کَانَ مُؤمِناً قَالَا مَنْ رَبُّکَ ؟ قَالَ اللّٰہُ قَالَا مَنْ نَبِیُّکَ ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَا وَمَنْ اِمَامُکَ قَالَ الْقُرآن فَیُوَسِّعَانِ عَلَیْہِ قَبْرِہٖ وَاِنْ کَانَ کَافِرًا یَقُوْلَانِ لَہُ مَنْ رَبُّکَ ؟ قَالَ لَااَدْرِی قَالَ مَنْ نَبِیُّکَ لَااَدْرِیْ وَمَنْ اِمَامُکَ ؟ قَالَ لَااَدْرِیْ فَیَضْرِبَانِہٖ بِالْعُمُوْدِ ضَرْبَۃً حَتّٰی یَلْتَھِبَ الْقَبْرِ نَارًا وَیَضِیْقَ عَلَیْہِ حَتّٰی تَخْتَلِفَ اَضْلَاعَہُ:(۱)

ترجمہ: حضرت انس سے مرفوعاً روایت ہے کہ منکر ونکیر میت کی قبر میں داخل ہوکر اس کو بٹھلاتے ہیں تو اگر وہ مومن ہوتا ہے تو اس سے دریافت کرتے ہیں من ربك؟(تیرا رب کون ہے)تو وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ۔ پھر وہ پوچھتے ہیں من نبیك ؟(تیرا نبی کون ہے)وہ کہتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر پوچھتے ہیں کہ من امامك ؟(تیرا امام کون ہے)وہ کہتا ہے قرآن۔ پھر وہ اس کی قبر کو کشادہ کردیتے ہیں پھر یہی سوالات کافر سے کئے جاتے ہیں لیکن وہ ہر سوال کے جواب میں لا ادری کہتا ہے تو اس کو خوب طور پر زدوکوب کیا جاتا ہے کہ جس سے آگ کے شعلے نکلیں اور تمام قبر کو آگ سے بھر دیتے ہیں پھر اس کی قبر کو اتنا تنگ کیا جاتا ہے کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا قُبِرَ الْمَیِّتُ أتَاہُ مَلَکَان أزْرَقَان یُقَالُ لأحَدِ ھِمَا مُنْکِرٌ وَلِلآخِرِ نَکِیْرٌ فَیَقُوْلَانِ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھَذَا الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ مَاکَانَ یَقُوْلُ ھُوَعَبْدُاللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ فَیَقُوْلَانِ قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ أنَّکَ تَقُوْلُ ھَذَا ثُمَّ یُفْسَحُ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِیْنَ ثُمَّ یُنَوَّرُ لَہٗ فِیْہِ فَیُقَالُ لَہٗ نَمْ فَیَقُوْلُ أرْجِعُ اِلَی اَھْلِیْ فَأخْبِرَھُمْ فَیَقُوْلُ نَمْ کَنَوْمَۃِ الْعُرُوْسِ الَّذِیْ لا یُوْقِظُہٗ اِلَّا أحَبُّ أھْلِہٖ اِلَیْہِ حَتّٰی یَبْعَثَہُ اللّٰہُ مِنْ مَضْجَعِہٖ ذٰلِکَ فَاِنْ کَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ فَقُلْتُ مِثْلَہٗ لا أدْرِیْ فَیَقُوْلُوْنَ قَدْ عَلِمْنَا أنَّکَ تَقُوْلُ ذٰلِکَ فَیُقَالُ لِلأرْضِ الْتَئِمِیْ عَلَیْہِ فَتَلْتَئِمُ عَلَیْہِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُہٗ فَلا یَزَالُ فِیْھَا مُعَذَّبًا حَتّٰی یَبْعَثَہُ اللّٰہُ مِنْ مَضْجَعِہٖ ذٰلِکَ:(۲)

(۱) الفردوس بمأثور الخطاب:جلد:5:صفحہ:509:رقم الحدیث:8916:دار الکتب العلمیہ1406ہجری۔
شرح الصدور:باب:24:صفحہ:88:رقم الحدیث:3:دار الکتاب العربی بیروت۔
(۲) ترمذی شریف:کتاب الجنائز:باب ماجاء فی القبر:صفحہ:253:رقم الحدیث:1071:مکتبۃ المعارف ریاض
موارد الظمان:جلد:3:صفحہ:55:رقم الحدیث:780:دار الثقافۃ العربیۃ بیروت 1411ہجری۔
اثبات عذاب القبر للبیھقی:صفحہ:61:رقم الحدیث:67:دار الفرقان عمان 1403ہجری۔
کتاب الشریعۃ آجری:جلد:3:صفحہ:1288:رقم الحدیث:858:دار الوطن ریاض 1418ہجری۔
شرح الصدور:باب:24:صفحہ:97:رقم الحدیث:36:دار الکتاب العربی بیروت۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:86:رقم الحدیث:302:دار الکتب العلمیہ۔

ترجمہ: جب میت قبر میں رکھ دی جاتی ہے تو اس کے پاس دو نیلگوں فرشتے آتے ہیں ایک کا نام منکر ہے دوسرے کا نکیر۔تو وہ میت کو کہتے ہیں ''تو اس آدمی (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق کیا کہتا ہے؟ تو وہ (وہی) کہتا ہے جو (دنیا میں) کہا کرتا تھا کہ یہ اللہ کے بندہ اور اس کے رسول ہیں تو وہ کہتے ہیں ہم (تمہارے نیک آثار یا اللہ کی اطلاع سے) جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا۔اس کے بعد اس کی قبر ستر ستر ہاتھ وسیع کر دی جاتی ہے اور اسے اس کے لئے (نور سے) منور کر دیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے اب سو جایئے تو وہ کہتا ہے میں اپنے متعلقین کے پاس لوٹنا چاہتا ہوں تاکہ انہیں (اپنے انجام خیر کی) اطلاع کروں تو (ان میں سے ایک فرشتہ) کہتا ہے (نہیں اب دنیا میں واپس نہیں جا سکتے اب تو) سو جایئے جیسے دولہا سوتا ہے جسے کوئی نہیں جگاتا سوائے اس کے جو اس کے متعلقین میں سے زیادہ پسندیدہ ہو، یہاں تک کہ اسے اس کے اس ٹھکانے سے اللہ تعالیٰ ہی اٹھائے اور اگر وہ (میت) منافق (کی ہوتی) ہے تو جواب دیتی ہے میں نے لوگوں سے سنا تھا جو وہ کہا کرتے تھے میں بھی اسی طرح کہہ دیا کرتا تھا میں (آپ کے سوال کا جواب) نہیں جانتا۔تو وہ کہتے ہیں ہم بھی جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا پھر زمین کو کہا جاتا ہے کہ اس پر مل جا،تو وہ اس پر مل جاتی ہے اور اس کی پسلیاں توڑ دیتی ہے بس وہ اسی (قبر میں یا اسی حالت) میں عذاب میں رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے اس ٹھکانے سے (روز قیامت میں) اٹھائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ واپس جا رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّهُ الانَ يَسْمَعُ خَفقَ نِعَالِكُمْ أتَاهُ مُنْكَرٌ وَنَكِيْرٌ أعْيُنُهُمَا مِثْلَ قُدُوْرِ النُّحَاسِ وَاَنْيَابُهُمَا مِثْلَ صَيَاصِي الْبَقَرِ وَأصْوَاتُهُمَا مِثْلَ الرَّعْدِ فَيَجْلِسَانِهِ فَيَسْئالانِهِ مَا كَانَ يعْبد ؟ وَمَنْ كَانَ نَبِيَّهُ ؟ فَاِنْ كَانَ مِمَّنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ قَالَ كُنْتُ أعْبُدُ اللّٰهَ وَنَبِيّ مُحَمَّدٌ ﷺ جَاءَ نَا بِالْبَيِّنَاتِ فَآمَنَّا بِهِ وَاتَّبَعْنَاهُ فَيُقَالُ لَهُ عَلَى الْيَقِيْنِ حَيِيْت وَعَلَيْهِ مِتُّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ وَيُوَسَّعُ لَهُ فِيْ حفْرَتِهِ وَاِنْ كَانَ مِنْ أهْلِ الشَّك قَالَ لا أدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئاً فَقُلْتُهُ فَيُقَالُ لَهُ عَلَى الشَّك حَيِيْت وَعَلَيْهِ مِتُّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ اِلَى النَّارِ:(۱)

(۱) مجمع البحرين :جلد:2:صفحه:439:رقم الحديث:1319:مكتبة الرشد رياض۔
مجمع الزوائد:جلد:3:صفحه:136:رقم الحديث:4276:دار الكتب العلميه۔
الحبائك فى اخبار الملائك:صفحه:86:رقم الحديث:303:دار الكتب العلميه۔

ترجمہ: یہ اس وقت تمہارے جوتوں کی کھسکھساہٹ سن رہا ہے اس کے پاس منکر اور نکیر آئے ہیں جن کی آنکھیں تانبے کی دیگوں جیسی (بڑی اور خوفناک) ہیں، ان کی ڈاڑھیں بیل کے سینگوں جیسی (بڑی اور خوفناک) ہیں اور ان کی آوازیں بادل کی گرج جیسی (خطرناک) ہیں یہ اسے بٹھا لیتے اور سوال کرتے ہیں کہ وہ کس کی عبادت کرتا تھا تو کہے گا ''میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں جو ہمارے پاس معجزات لیکر آئے پس ہم آپ ﷺ پر ایمان لائے اور ان کی پیروی کی'' تو اسے یقین کے لہجے میں کہا جائے گا تجھے خوش آمدید ہو اسی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس کی قبر فراخ کر دی جاتی ہے اور اگر اہل شک منافقین اور کافرین میں سے تھا تو کہے گا مجھے کچھ علم نہیں میں نے لوگوں سے سنا جو وہ کہتے تھے میں نے بھی (وہی) کہہ دیا تھا تو اسے شک (کے لہجہ) میں کہا جائے گا تو نے اچھا کیا؟ تو اسی پر مرا (اب تو) اسی حالت پر (روز قیامت میں) اٹھے گا۔ پھر اس کے لئے (قبر سے) دوزخ کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ ابْنَ آدَمَ لَفِيْ غَفْلَة عَمَّا خَلَقَ اللّٰه اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِذَا أَرَادَ خَلْقَهُ قَالَ لِمَلَكٍ اُكْتُبْ رِزْقَهُ اُكْتُبْ أثرَهُ اُكْتُبْ أجَلَهُ اُكْتُبْ شَقِيًّا أمْ سَعِيْدًا، ثُمَّ يَرتَفِعُ ذَلِكَ الْمَلَك وَيَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَكًا فَيَحْفَظهُ حَتَّى يُدْرِكُ ثُمَّ يَرْتَفِعُ ذَلِكَ الْمَلَك ثُمَّ يُوَكّل اللّٰهُ بِهِ مَلَكَيْنِ يَكْتُبَانِ حَسَنَاتِهِ وَسَيِّئَاتِهِ فَإذَا حَضَرَهُ الْمَوْت اِرْتَفَعَ ذَلِكَ الْمَلَكَان وَجَاءَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ لِيَقْبِضَ رُوْحَهُ فَإذَا دَخَلَ قَبْرَهُ رَدَّ الرُّوْحَ فِيْ جَسَدِهِ وَجَاءَهُ مَلَكَاالْقَبْرِ فَامْتَحَنَاهُ ثُمَّ يَرْتَفِعَان فَإذَا قَامَتِ السَّاعَة اِنْحَطَّ عَلَيْهِ مَلَك الْحَسَنَات وَمَلَك الْسَيِّئَات فَانْتَشَطَا كِتَاباً مَعْقُوْداً فِيْ عُنُقِهِ ثُمَّ حَضَرَا مَعَهُ وَاحِدُ سَائِقٌ وَآخِرُ شَهِيْدٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ قُدَّامَكُمْ لأمْراً عَظِيْمًا مَا تُقَدّرُوْنَهُ فَاسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ الْعَظِيْم: (۱)

ترجمہ: جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تخلیق کیا ہے انسان اس سے غفلت میں ہے جب اللہ تعالیٰ نے اس کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو ایک فرشتہ کو فرمایا اس کا رزق لکھ دے اس کا اجل لکھ دے، اس کا بد بخت یا نیک بخت ہونا لکھ دے اس کے (لکھنے کے) بعد یہ فرشتہ چلا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائے۔

(۱) تفسير قرطبي: جلد: 19: صفحه: 444: سورة ق: موسسة الرسالة بيروت 1427هجرى۔
تفسير ابن كثير: جلد: 8: صفحه: 361: دار طيبه رياض 1420هجرى۔
كتاب ذكر الموت: امام ابن ابى الدنيا: صفحه: 44: رقم الحديث: 68: مكتبة الفرقان عجمان 1423هجرى۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 87: رقم الحديث: 304: دار الكتب العلميه۔

پھر یہ فرشتہ بھی چلا جاتا ہے،اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس پر دوفرشتے مقرر کر دیتا ہے جو اس کی نیکیاں اور برائی لکھتے ہیں پھر جب اسے موت پیش آتی ہے تو یہ دونوں فرشتے بھی چلے جاتے ہیں اور موت کا فرشتہ آجاتا ہے تا کہ اس کی روح قبض کرے۔ (موت واقع ہونے کے بعد) جب وہ قبر میں پہنچتا ہے تو اس کے جسم میں روح لوٹا دی جاتی ہے اور اس کے پاس قبر کے دو فرشتے آجاتے ہیں جو اس کا امتحان لیتے ہیں (یعنی منکر نکیر سوال و جواب کرتے ہیں) جب قیامت قائم ہوگی تو اس پر نیکیوں اور برائی کے (دونوں) فرشتے اتریں گے اور اس کا نامہ اعمال کھول کر اس کی گردن میں باندھ دیں گے پھر اس کے ساتھ (خدا کے روبرو) پیش ہوں گے ایک (اس کا چلانے والا ہوگا) اور ایک نگران ہوگا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ تمہارے سامنے ایک بہت بڑا مرحلہ (پیش) آنے والا ہے جو تمہارے بس کا نہیں۔ بس اللہ عظیم سے مدد مانگو (اسی کی مدد سے یہ مرحلہ طے ہوسکتا ہے)۔

منکر نکیر کی شکل وصورت اور قبر کی وحشت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كَيْفَ أَنْتَ يَاعُمَر إِذَا انْتَهَى بِكَ إِلَى الأَرْضِ فَحفِرَ لَكَ ثَلاثَةَ أَذْرَعٍ وَشِبْرٍ فِيْ ذِرَاعَيْنِ وَشِبْر ثُمَّ أَتَاكَ مُنْكِرٌ وَنَكِيْرٌ أَسْوَدَانِ يَجُرَّان أشعَارِ هِمَا كَأَنَ أَصْوَاتَهِمَا الرَّعْدُ الْقَاصِفُ وَكَأنَ أَعْيُنُهُمَا الْبَرْقُ الْخَاطِفُ يَحْفَرانِ الأَرْضِ بِأنْيَا بِهِمَا فَأَجْلَسَاكَ فَزْعاً فَتَلْتَلاكَ وَتَوَهّلاك قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ ؟ قَالَ " نَعَمْ" قَالَ أَكْفِيْكَهُمَا بِإذْنِ اللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ:(۱)

ترجمہ: اے عمر! تیری کیا حالت ہوگی جب تجھے زمین میں دفن کیا جائے گا اور تیرے لئے تین ہاتھ کا گڑھا کھودا جائے اور دو ہاتھ ایک بالشت ناپی جائے گی پھر (دفن کے بعد) تیرے پاس کالے سیاہ منکر اور نکیر آئیں گے جو اپنے بالوں کو گھسیٹتے ہوں گے ان کی آوازیں گویا کہ سخت کڑکڑانے والی گرج ہیں اور ان کی آنکھیں گویا کہ اندھا کر دینے والی بجلی ہیں زمین (قبر) کو اپنے دانتوں سے کھودیں گے اور تجھے گھبراہٹ کی حالت میں بٹھا دیں گے اور تیرے ساتھ سختی سے پیش آئیں گے اور تجھے خوفزدہ کر دیں گے؟

(۱) كتاب اثبات عذاب القبر للبيهقي :صفحه:81:رقم الحديث:104:دار الفرقان عمان 1403هجرى۔
الحبائك في اخبار الملائك:صفحه:87:رقم الحديث:305:دار الكتب العلميه۔
مجمع الزوائد:جلد:3:صفحه:128:رقم الحديث:4262:دار الكتب العلميه۔
موارد الظمان:جلد:3:صفحه52:رقم الحديث:778:دار الثقافية العربية بيروت 1411هجرى۔

انہوں نے عرض کیا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس دن اسی (ایمان کی) حالت میں ہوں گا جس پر اب ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں (اسی حالت پر ہوگے) تو عرض کیا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اللہ کے حکم سے ان دونوں کو کافی ہو جاؤں گا۔

منکر نکیر کا گُرز

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

كَيْفَ أَنْتَ إِذَا رَأَيْتَ مُنْكِر وَ نَكِيْراً ؟ قَالَ وَمَا مُنْكِرٌ وَنَكِيْرٌ قَالَ فَتَّانَا الْقَبْرِ أَصْوَاتُهُمَا كَالرَّعْدِ الْقَاصِفِ وَأَبْصَارُهُمَا كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ يَطآن فِيْ أَشعَارِهُمَا وَيَحفرَان بِأَنْيَابِهُمَامَعَهُمَا عَصًا مِنْ حَدِيْدٍ لَوْاجْتَمَعَ عَلَيْهَا أَهْل مِنًى لَمْ يَقِلُّوْهَا: (۱)

ترجمہ: کیا حالت ہوگی جب تم منکر اور نکیر کو دیکھو گے؟ انہوں نے عرض کیا یہ منکر اور نکیر کون ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا یہ قبر میں امتحان لینے والے (فرشتے) ہیں ان کی آوازیں کڑکتی گرج کی طرح ہیں ان کی آنکھیں چندھیا دینے والی بجلی کی طرح (چمکدار) ہیں یہ اپنے بالوں کو روندتے (آئیں) گے اور اپنے دانتوں سے (قبر کو) کھودیں گے (اور اس میں داخل ہو جائیں گے) ان کے پاس لوہے کا ایک گُرز ہوتا ہے اگر اس کے گرد سب اہل منٰی (جو لاکھوں کی تعداد میں دورانِ حج موجود ہوتے ہیں) جمع ہو جائیں تو اسے نہ اٹھا سکیں۔

منکر نکیر کے سوال و جواب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میت کے متعلق ارشاد فرمایا:

اِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِكُمْ اِذَا وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِيْن فَتَأتِيَهُ أَمْلاك ثَلاثَةٌ مَلَكَانِ مِنْ مَلائِكَةِ الرَّحْمَةِ وَمَلك مِنْ مَلائِكَةِ الْعَذَابِ ثُمَّ يَصْعِدُ مَلَك الْعَذَابِ فَيَقُوْلُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَرْفِقْ بِوَلِيِّ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ مَنْ رَبُّك ؟ فَيَقُوْلُ اللّٰه فَيَقُوْلُ مَا دِيْنُك ؟ قَالَ دِيْنِى الاسْلام: فَيَقُوْلُ مَنْ نَبِيُّك ؟ قَالَ مُحَمّد: فَيَقُوْلان وَمَا يُدْرِيْك قَالَ قَرَأتُ كِتَابَ اللّٰهِ فآمَنْتُ بِهِ وَ صَدقتُ: (۲)

(۱) کتاب اثبات عذاب القبر للبیهقی: صفحه: 82: رقم الحدیث: 105: دار الفرقان عمان 1403 هجری۔
کنز العمال: جلد: 15: صفحه: 313: رقم الحدیث: 42939: دار الکتب العلمیه۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 88: رقم الحدیث: 307: دار الکتب العلمیه۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 88: رقم الحدیث: 308: دار الکتب العلمیه۔

ترجمہ: یہ تمہارے جوتوں کی آواز بھی سنتا ہے جب تم پشت کر کے لوٹتے ہو پس اس وقت اس کے پاس تین فرشتے آجاتے ہیں دو تو رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں اور ایک عذاب کا فرشتہ ہوتا ہے پھر عذاب کا فرشتہ او پر چلا جاتا ہے اس کے بعد ان دونوں میں سے ایک دوسرے سے کہتا ہے اللہ کے ولی کے ساتھ نرمی اختیار کر تو وہ (اس سے نرم لہجہ میں) پوچھتا ہے آپ کا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے (میرا رب) اللہ ہے۔ پھر وہ کہتا ہے آپ کا دین کیا ہے تو وہ جواب دیتا ہے (کہ میرے نبی) محمد ﷺ ہیں۔ تو وہ کہتے ہیں (یہ) تجھے کس نے بتلایا؟ تو جواب دیتا ہے میں نے اللہ عزوجل کی کتاب پڑھی تھی پس میں اس پر ایمان لایا تھا اور اسکی تصدیق کی تھی۔

قبر کے فرشتوں کے اور نام

عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَتَّانُ الْقَبْرِ ثَلَاثَةٌ اَنْكَرُ وَنَاكُوْرُ وَرُوْمَان: (١)

ترجمہ: حضرت ضمرہ بن حبیب فرماتے ہیں قبر میں امتحان کرنے والے (فرشتے) تین ہیں (۱) انکر (۲) ناکور (۳) رومان۔

عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَتّانُ الْقَبْرِ اَرْبَعَةٌ مُنْكِرٌ نَكِيْرٌ وَنَاكُوْرُ وَسَيِّدُهُمْ رُوْمَان: (٢)

ترجمہ: حضرت ضمرہ ہی فرماتے ہیں کہ قبر میں امتحان لینے والے (فرشتے) چار ہیں (۱) منکر (۲) نکیر (۳) ناکور (۴) اور ان کا سردار رومان ہے۔

دن کے فرشتے رات والوں سے زیادہ نرم ہیں

محمد بن عبداللہ اسدی فرماتے ہیں کہ میں عبدالصمد بن علی کے خاندان کے آدمی کے جنازہ میں شریک ہوا تو وہ ان کو تنبیہ کرتے تھے اور جلدی کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ ہمیں شام ہونے سے پہلے راحت پہنچاؤ۔ تو ہم نے ان سے کہا اللہ عزوجل آپ سے بھلا فرمائے اس (شام سے پہلے پہلے دفن کرنے کے متعلق) آپ کوئی حدیث روایت کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں مجھے میرے باپ نے میرے دادا سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

(١) شرح الصدور: باب:24: صفحه:90: رقم الحديث:10: دار الكتاب العربي بيروت۔
الحبائك في اخبار الملائك: صفحه:88: رقم الحديث:309: دار الكتب العلميه۔
(٢) شرح الصدور: باب:24: صفحه:90: رقم الحديث:11: دار الكتاب العربي بيروت۔
الحبائك في اخبار الملا ئك: صفحه:88: رقم الحديث:310: دار الكتب العلميه۔

اِنَّ مَلائِکَةَ النَّهَارِ أرْفَق مِنْ مَلائِکَةِ اللَّيْلِ: (۱)

ترجمہ: بلاشبہ (قبر میں) دن کے فرشتے رات کے فرشتوں سے زیادہ نرم ہیں۔

منکر نکیر تمام اموات کو کیسے خطاب کرتے ہیں

قَالَ الْقُرْطَبِیُّ فِیْ التَّذْکِرَةِ :قِیْلَ کَیْفَ یُخَاطِبُ مُنْکِرٌ نَکِیْرٌ جَمِیْعَ الْمَوْتٰی فِیْ الامَاکِنِ الْمُتَبَاعِدَةِ فِیْ الْوَقْتِ الْوَاحِدِ ؟

فَالْجَوَابُ :اِنَّ عِظْمَ جُثَّتِهِمَا تَقْتَضِیْ ذٰلِکَ،فَیُخَاطَبَان الْخَلْقِ الْکَثِیْرِفِیْ الْجِهَةِ الْوَاحِدَةِ فِیْ الْمَرَّةِ الْوَاحِدَةِ مُخَاطَبَةً وَاحِدَةً بِحَیْث یُخَیِّل لِکُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْمُخَاطِبِیْنَ اَنَّهٗ الْمُخَاطَب دُوْنَ مَنْ سِوَاهُ وَیَمْنَعهُ اللهُ مِنْ سِمَا ع جَوَاب بَقِیَّةِ الْمَوْتٰی ، وَقَالَ الْحَلِیْمِیُّ فِیْ الْمِنْهَا ج وَالَّذِیْ یَشْبهُ اَنْ یَکُوْنَ مَلائِکَة السُّؤال جَمَاعَةٌ کَثِیْرَةٌ یُسَمّی بَعْضُهُمْ مُنْکَرًا وَبَعْضُهُمْ نَکِیْرًا فَیَبْعَث اِلَی کُلّ مَیِّت اِثْنَان مِنْهُمْ کَمَا کَانَ الْمُوَکّل عَلَیْهِ لِکِتَابَةِ اَعْمَالِهِ مَلَکَیْن:(۲)

ترجمہ: علامہ قرطبی ”تذکرہ“ میں فرماتے ہیں سوال کیا گیا ہے کہ منکر اور نکیر تمام اموات کو دور دراز مقامات پر بیک وقت کس طرح سے خطاب کرتے ہیں؟

جواب: ان کا جثہ عظیم اسی کا تقاضا کرتا ہے پس یہ ایک ہی خطاب سے ایک ہی مرتبہ ایک جہت میں بہت سی مخلوق کو مخاطب ہو جاتے ہیں جس سے ہر مخاطب یہ خیال کرتا ہے کہ صرف اسے خطاب کیا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو باقی اموات کے جواب سننے کی قوت نہیں دیتا۔

اور علامہ حلیمی ”المنہاج“ میں فرماتے ہیں وہ بات جو قرین قیاس ہے وہ یہ کہ سوال کرنے والے فرشتوں کی جماعت بہت زیادہ ہے ان میں سے بعض کا نام منکر اور بعض کا نکیر ہے ان میں سے ہر میت کی طرف دو فرشتوں کو بھیجا جاتا ہے جس طرح کہ اعمال کی کتابت کے ذمہ دار دو فرشتے ہوتے ہیں۔

لیکن یہ قول جمہور کے قول کے خلاف ہے ایک علامہ حلیمی کا قول جمہور کے خلاف غیر معتبر ہے۔ (اُویسی غفرلہٗ)

(۱) کنز العمال: جلد:4: صفحہ:101: رقم الحدیث:10336: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:88: رقم الحدیث:311: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) التذکرہ للقرطبی: جلد:1: صفحہ:385: دار المنهاج ریاض 1425ھجری۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:271: رقم الحدیث:795: دار الکتب العلمیہ۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ

نکیرین صرف یہی دو ہیں اور بس انہیں اللہ عزوجل سے اتنا تصرف عطا ہوا ہے کہ ہر قبر میں مردہ کے پاس پہونچتے ہیں اور فوراً قبر میں پہونچ جاتے ہیں اس سے منصف مزاج سمجھے کہ ایک لمحہ میں کہاں کہاں کون کون مرتا ہے منکر نکیر ہر مرنے والے اوراس کی موت کو جانتے ہیں پھر بیک وقت ہر قبر موجود بھی ہوتے ہیں اس کی تفصیل آنے والے صفحہ میں ملاحظہ ہو۔

انتباہ اُویسی غفرلہٗ

دنیا کے چپہ چپہ پر روزانہ کئی مردے دفن ہوتے ہیں یہاں تک فضاؤں میں کوئی مرے اسے پرندے کھائیں، دریاؤں میں مرے اسے جانور کھائیں ان کے لئے بھی قبر میں سوالات کی ڈیوٹی انہی دو فرشتوں کی ہے گویا وہ بیک وقت زمین کے چپہ چپہ ہر قبر میں فی نفسہما، خود موجود ہوتے ہیں اور یہ فرشتے عامیانہ حیثیت رکھتے ہیں جن کے کمالات اولیاءکرام سے کم ہیں لیکن افسوس ہے کمالاتِ انبیاء واولیاء کے منکرین نکیرین کو مانتے ہیں لیکن سیدالکونین ﷺ کے لیے یہ کمال نہیں مانتے حالانکہ قبر میں حضور علیہ السلام کے متعلق سوال ہوتا ہے تو اسوقت آپ قبر والے کے سامنے ہوتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ قبیلہ بنومعاویہ میں کچھ اختلاف ہوگیا تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام صلح کرانے کو تشریف لے گئے تو آپ نے ایک قبر کی طرف متوجہ ہوکر **لادریـــت** کہا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ یہ معاملہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اس قبر والے سے میرے بارے میں پوچھا جارہا تھا تو اس نے کہا کہ **لا ادری** (میں نہیں جانتا)۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ

ہر قبر میں نکیرین کا آنا سب کو مُسلّم ہے اور رسول اللہ ﷺ کا ہر صاحبِ قبر کو زیارت سے مشرف فرمانے کا منکرینِ کمالاتِ مصطفیٰ ﷺ کو انکار ہے حالانکہ نکیرین نبی پاک ﷺ کے ادنیٰ غلام ہیں جس طرح نکیرین کیلئے احادیث صحیحہ مذکور ہوئیں یونہی حضور علیہ السلام کے لئے بخاری شریف میں **"ما تقول ھذاالرجل محمد"** موجود ہے لیکن افسوس کہ اس روایت میں تصریح کے باوجود اس کی تاویلات کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے جب کہ قبیلہ بنومعاویہ کے فیصلہ والی مذکورہ حدیث میں صاف ہے کہ آپ اہلِ قبر کے سامنے موجود ہوتے ہیں اس مسئلہ کی تحقیق فقیر کی تصنیف **"القول المؤید فی ما تقول لھذا الرجل لمحمد"** عرف "ہر قبر میں رسول اللہ کی زیارت" کا مطالعہ کیجئے۔

تدفین میں شرکت کرنے والوں سے فرشتے کا عمل

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لِلّٰہِ تَعَالیٰ مَلَکٌ مُؤَکّلٌ بِالْمَقَابِرِ فَاِذَا دُفِنَ الْمَیّت وَسُوّی عَلَیْهِ وَتَحَوّلُوْا لِیَنْصَرِفُوْا قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابِ الْقَبْرِ فَرَمَی بِهَا أقْفَیْتِهِمْ وَقَالَ انْصَرِفُوْا اِلَی دُنْیَاکُمْ وَانْسُوْا مَوْتَاکُمْ:(۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو قبروں سے متعلق ہے جب میت کو دفن کیا جاتا ہے اور اس پر مٹی برابر کردی جاتی ہے اور واپس جانے کے لئے لوگ مڑتے ہیں تو یہ فرشتے اس قبر کی مٹی سے ایک مشت اٹھا کر ان جانے والوں کی گدیوں پر پھینکتا ہے اور کہتا ہے ''اپنی دنیا کی طرف لوٹ جاؤ اور اپنے مُردوں کو بھول جاؤ''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ مُشیِعِی الْجَنَازَةَ قَدْ وکّلَ اللّٰهُ بِهِمْ مَلَکًا فَهُمْ مُهْتَمونَ مَحْزُوْنُونَ حَتَّی اِذَا أسْلَمُوْهُ فِیْ ذٰلِكَ الْقَبْرِ وَرَجَعُوْا رَأجِعِیْنَ أخَذَ کَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَرَمَی بِهٖ وَهُوَ یَقُوْلُ ارْجِعُوْا اِلَی دُنْیَاکُمْ انْسَاکُمْ اللّٰه مَوْتَاکُمْ فَیَنْسُوْنَ مَیّتهُمْ وَیَأخُذُوْنَ فِیْ شِرَائِهِمْ وَبَیْعِهِمْ'':(۲)

ترجمہ: جنازہ لے جانے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ سپرد فرمایا ہے اہلِ میت غمگین ہوتے ہیں لیکن جب اسے قبر میں دفناتے ہیں اور گھروں کو لوٹتے ہیں تو وہ فرشتہ مٹھی مٹی کی بھر کر ان پر پھینکتا اور کہتا ہے اپنی دنیا کی طرف لوٹ جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہارے مُردے بھلوادئے اب تم ان کو بھول جاؤ پس لوگ مردے کو بھول جاتے ہیں اس کے بعد بیع شراء یعنی حسبِ دستور کاروبار میں لگ جاتے ہیں:

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ

تجربہ شاہد ہے کہ مردہ جب تک دفنایا نہیں جاتا اس وقت تک اعزہ واقارب دوست احباب چیختے چلّاتے رہتے ہیں لیکن دفنانے کے بعد وہ جوش یا بالکل ختم ہوجاتا ہے یا کم از کم ضرور ہوجاتا ہے اسی لئے مردے کو جلد دفنانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔

(۱) شرح الصدور:باب:20:صفحہ:79:رقم الحدیث:24:دار الکتاب العربی بیروت۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:271:رقم الحدیث:795:دار الکتب العلمیہ۔
(۲) الفردوس بمأ ثور الخطاب:جلد:1:صفحہ:236:رقم الحدیث:908:دار الکتب العلمیہ 1406ھجری۔
التذکرہ للقرطبی:جلد:1:صفحہ:343:دار المنہاج ریاض 1425ھجری۔
شرح الصدور:باب:20:صفحہ:78:رقم الحدیث:23:دار الکتاب العربی بیروت۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:112:رقم الحدیث:414:دار الکتب العلمیہ۔

ہاروت وماروت

ان کے متعلق تفصیل وتحقیق فقیر کے رسالہ "سلب الطاغوت فی ما قالوا فی ھاروت وماروت" میں ہے یہاں چند ضروری امورعرض کرتا ہوں ہاروت و ماروت کا قصہ قرآن مجید میں ہے لیکن مجمل ہے اور تفصیل مفسرین کی تفاسیر میں ہے۔ تفاسیر کی عبارات ہم عرض کرتے ہیں۔

ہاروت وماروت کے متعلق عقیدہ

"شرح عقائد" کی " شرح نبراس "میں ہے

وَاَمَّا ھَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ فَقَدْ اخْتلفَ فِیْہِ فَذُکِرَ بَعْض الافَاضِل اَنَّھُمَا مَلِکَان بِکَسْرِ الْلام وَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصرِیِّ اَنَّھُمَارَجُلَان مِنْ اَھْلِ بَابُل وَالْمَرْوِی عَنْ ابْنِ عَبَّاس اَنَّھُمَا شَیْطَانَان بِبَابُل وَاَمَّا الاثَارُ الْمَرْوِیَّۃُ فِیْ قِصَّۃِ زُھْرَۃَ فَقَالَ الامَامُ الرَّازِیْ وَالْقَاضِیْ الْبَیْضَاوِیْ وَ الْقَاضِیْ عِیَاض مَوْضُوْعَۃٌ اَوْ مَنْقُوْلَۃٌ عَنْ مُفْتَرِ یَاتِ الْیَھُوْدِ:(۱)

خلاصہ ترجمہ: ہاروت و ماروت تو ان کے بارے میں اختلاف ہے یہی وجہ ہے کہ بعض بہت سے حضرات نے ہاروت وماروت کو ملکانِ لام کے کسرہ کے ساتھ ذکر کیا ہے یعنی ہاروت وماروت دو بادشاہ تھے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہاروت وماروت دونوں اہل بابل میں سے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ہاروت و ماروت شہر بابل میں دو شیطان تھے اور رہے وہ اخبار وآثار جو زہرہ نامی عورت کے قصہ کے بارے میں کئے گئے ہیں ان کے بارے میں حضرت امام فخر الدین رازی، حضرت قاضی بیضاوی، حضرت قاضی عیاض بن موسیٰ علیہم الرحمۃ نے فرمایا کہ وہ روایات واخبار من گھڑت اور محض کہاوتیں ہیں جو یہود کی بنائی ہوئی ہیں۔

اورآیت مبارکہ کی تفسیر کے بارے میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح مروی ہے کہ

وَمَا انْزلَ نَفْیٌ وَالْمَلَکَیْنِ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ اَیْ لَمْ یَنْزل عَلَیْھِمَا السِّحْرَ کَمَا زَعَمَ الْیَھُوْدُ وَ ھَارُوْتَ وَمَارُوْتَ عَطْفُ بِیَانٍ لِلشَّیَاطِیْن:(۲)

(۱) نبراس شرح عربی علی شرح العقائد للامام الفرھاروی :صفحہ: 289:ملخصاً:مکتبہ حقانیہ ملتان۔
(۲) نبراس:صفحہ: 289:مکتبہ حقانیہ ملتان۔

ترجمہ: آیت مبارکہ وما انزل میں نفی ہے اس بات کی کہ دو فرشتے حضرت جبرائیل وحضرت میکائیل علیھم السلام اترے تھے ان پر جادو نہ اترا تھا جیسا کہ یہود کا خیال ہے اور ہاروت وماروت میں عطف بیان شیطانوں کے لئے ہے۔

اور تفسیر روح المعانی میں ہے:

وَنَصّ الشِّهَابُ الْعِرَاقِي اَنَّ عَلَى مَنْ اعْتَقَدَ فِيْ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ اِنَّهُمَا مَلَكَان يُعَذّبَانِ عَلَى خَطِيْتِهِمَامَعَ الزُّهْرَةِ فَهُوَ كَافِرٌ بِاللّٰهِ تَعَالىٰ الْعَظِيْم: (١)

ترجمہ: حضرت شیخ شہاب العراقی علیہ الرحمۃ نے صریح حکم لگایا ہے کہ جو یقین رکھتا ہے ہاروت اور ماروت کے بارے میں کہ وہ دونوں فرشتے ہیں زہرہ نامی عورت کے ساتھ خطا کرنے پر عذاب دیئے جارہے ہیں تو وہ شخص کافر ہے۔

فائدہ: واضح ہوگیا کہ یقیناً فرشتے کے عبث کام کرنے سے من گھڑت قصہ پر اعتقاد ہرگز نہ رکھنا چاہیئے کہ اس واقعہ کا تعلق مفتریاتِ یہود سے ہے۔امید واثق ہے کہ اس تحقیق انیق کے بعد کوئی مسلمان بھائی ہاروت وماروت کے من گھڑت قصہ کی بنا پر ملائکہ کرام کے کاموں کو عبث خیال نہ کرے گا۔

اصل صورت:

ہاروت وماروت دونوں فرشتے ہیں ان کا حکم قرآن مجید فرقان حمید میں ہے۔

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ: (پارہ:١٧:سورۃ الانبیاء:آیت:٢٧)

ترجمہ: بات میں اس سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اسی کے حکم پر کاربند ہوتے ہیں: (کنزالایمان)

اقوال العلماء والمشائخ

حضرت مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی سندھی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔

وَوَرَدَ فِيْ الاحَادِيْثِ اِنَّهُمْ كَامِلُوْنَ فِيْ الْعَقْلِ وَاِنَّهُمْ مَعْصُوْمُوْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ الصَّغَائِرِ وَالْكَبَائِرِ:

ترجمہ: اوراحادیث مبارکہ میں آیا ہے کہ تمام فرشتے عقل میں کامل ہیں اور بلاشبہ تمام فرشتے صغیرہ وکبیرہ گناہ کرنے سے پاک ومنزہ ہیں۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ رَجُلٌ عَابَ مَلَكًا مِنَ الْمَلائِكَةِ كفر: (٢)

ترجمہ: کسی شخص کا ملائکہ کرام میں سے کسی فرشتہ کو عیب دار ٹھہرانا کفر ہے۔

(١) فتاوی عالمگیری: جلد:2: صفحہ:287: کتاب السیر: باب احکام المرتدین: قدیمی کتب خانہ کراچی۔
(٢) فتاوی عالمگیری: جلد:2: صفحہ:287: کتاب السیر: باب احکام المرتدین: قدیمی کتب خانہ کراچی۔

اسی فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

قَالَ اَبُوْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اِلْاسْتِخْفَافُ بِالْمَلَك كفرٌ:(۱)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ، نے فرمایا کہ کسی فرشتہ کو ذلیل و ہلکا سمجھنا کفر ہے۔

فائدہ: قرآن مجید کی آیت مبارکہ وعبارات مطابقہ سے بخوبی واضح ہوگیا کہ اسلامی عقیدہ ملائکہ کرام کے بارے میں یہی ہے کہ تمام ملائکہ معصوم ہیں فرشتوں کو معصوم نہ سمجھنا اوران کی طرف گناہ صغیرہ وکبیرہ کی نسبت کرنا کفر ہے یونہی فرشتوں کو معمولی یا حقیر وذلیل سمجھنا بھی کفر ہے مسلمان وہ ہے جو ملائکہ کرام کے بارے میں قرآن وسنت کے موافق عقیدہ وایمان رکھتا ہے۔

قاعدہ:

اسلامی قاعدہ ہے کہ جو اخبار وروایات کتاب اللہ کے موافق ہوں انہی پر عمل کرنا مسلمان کی شان ہے کتاب اللہ کے مخالف روایات پر عمل کرنا مسلمان کی شان سے بعید از قیاس ہے اور یہ اصول احادیث کو پرکھنے کے لئے بے مثل ہے اور بے مثال قانون وقاعدہ کیوں نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے بے مثل و بے مثال محبوب حضور محمد عربی ﷺ کا فرمودہ ہے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب میرے بعد میری نسبت احادیث کی بہتات ہوجائیگی تو جو شخص تم کو میری حدیث پیش کرے تو اسے کتاب اللہ پر پیش کرنا۔

فَمَا وَافَقَ كِتَابَ اللّٰهِ فَانَا قُلْتهُ وَمَا لَمْ يُوَافِقْ كِتَابَ اللّٰهِ فَلَمْ قُلْتهُ:

ترجمہ: جو حدیث کتاب اللہ کے موافق ہو وہ میرا ہی فرمان ہوگا اور جو حدیث کتاب اللہ کے موافق نہ ہو تو وہ حدیث میرا فرمان نہ ہوگی۔ قرآن وسنت میں فرشتوں کو نورانی مخلوق، مذکر ومؤنث کے وصف سے پاک، شہوت بطن وشہوت فرج سے پاک، نکاح کرنے اولاد جننے اور باہم نسل بڑھانے سے پاک فرمایا گیا ہے۔

(۱) فتاویٰ تاتارخانیہ: جلد:5: صفحہ:3 32: کتاب احکام المرتدین: فصل فیما یعود الی الملائکۃ: قدیمی کتب خانہ کراچی
فتاوی عالمگیری: جلد:2: صفحہ:287: کتاب السیر: باب احکام المرتدین: قدیمی کتب خانہ کراچی۔

ملائکہ کی عبادت گذاری

ان کی عبادت کا حال یہ ہے کہ بعض ملائکہ کرام کی جماعت ہمیشہ قیام میں ہے بعض ملائکہ کی جماعت دائماً رکوع میں ہے اور بعض ملائکہ کرام دائما سجود میں تو بعض فرشتگان قعود کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہمیشہ سے مصروف ہیں تا قیامت ہر ایک جماعت مصروفِ عبادت رہے گی۔

رؤیت الملائکہ

یہ مسلمہ عقیدہ ہے کہ ملائکہ کرام کو بجز انبیاء کرام علیہم السلام و بعض اولیاء اللہ و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ان حضرات قدسیہ نے فرشتوں کو طاقت قدسیہ سے دیکھا جیسا کہ ''فرائض اسلام'' وغیرہ کتبِ عقائد میں مرقوم ہے۔

یَجُوْزُ اَنْ یَرَاهُمُ الْخَوّاصُ مِنَ النَّاسِ کَالانْبِیَاءِ وَالصَّحَابَةِ وَالاوْلِیَاءِ۔

☆ الحاوی للفتاوی جلد 2 صفحہ 242 تا 255 پر امام جلال الدین سیوطی نے اس موضوع پر اپنے رسالہ ''تنویر الحلك فی امكان رویة النبی والملك'' میں نہایت شاندار گفتگو کی ہے تفصیل کے لئے وہاں رجوع کریں۔

فائدہ: اگر کوئی عام انسان کسی فرشتہ کو اس کی اصلی صورت میں دیکھے تو فوراً مر جائے۔ نبی پاک ﷺ کی نگاہ پاک کی وہ اعلیٰ شان ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اس کی اصلی صورت ملکیہ میں دیکھا اور کئی بار دیکھا، ہاں ملائکہ کرام کو انسانی صورت میں دیکھنا ممکن ہے کیوں کہ انبیاء کرام علیہم السلام صحابہ کرام علیہم الرضوان، اولیاء اللہ اور صلحاء کرام علیہم الرحمۃ جو خواص انسان نے ملائکہ کرام کو دیکھا ہے یہ بنیادی عقیدہ کتبِ معتبرہ میں مرقوم ہے۔ ''تفسیر جلالین'' میں زیر آیت وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَکًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا (پارہ:۷:سورۃ الانعام: آیت:۹)

ترجمہ: اور اگر ہم نبی کو فرشتہ کرتے جب بھی اسے مرد ہی بناتے۔

اِذْ لا قُوَّةَ لِلْبَشَرِ عَلَى رُؤْیَةِ الْمَلَكِ:(۱)

ترجمہ: کسی بشر کو یہ طاقت نہیں کہ وہ کسی فرشتہ مکرم کو دیکھ سکے۔

(۱) تفسیر جلالین :صفحه:112:قدیمی کتب خانه کراچی۔
تفسیر صاوی:جلد:2:صفحه:563:مکتبه روضة القرآن پشاور۔
تفسیر جمل:جلد:2:صفحه:319:قدیمی کتب خانه۔

فائدہ: اسلامی عقیدہ سے واضح ہو گیا کہ جب کوئی انسان فرشتوں کو دیکھنے کی تاب ہی نہیں رکھتا تو پھر اگر ہاروت وماروت بھی فرشتے تھے تو انہیں تو کوئی انسان دیکھ ہی نہ سکا ہوگا ان کی نسبت شراب نوشی وزنا کاری تو دور کی بات ہے اگر جواب ہو کہ ہاروت وماروت فرشتے تھے اور انسانی لباس میں آئے تھے پھر بھی شراب نوشی کی نسبت ان کی طرف کرنا درست نہ ہوگا۔

ملائکہ لباسِ بشریٰ میں اور اُن کا حکم

فرشتے اگر چہ لباسِ انسانی میں انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے جیسا کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں فرشتے خوشخبری لے کر حاضر ہوئے سلام عرض کرنے لگے جوابِ سلام دیکر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام بلا تاخیر ایک بچھڑا ذبح کے بعد بھون کر فرشتوں کے سامنے لائے مگر انہوں نے وہ بھنا ہوا گوشت نہ کھایا چنانچہ قرآن کریم میں ہے:

فَلَمَّا رَاٰۤ اَیۡدِیَهُمۡ لَا تَصِلُ اِلَیۡهِ نَكِرَهُمۡ وَاَوۡجَسَ مِنۡهُمۡ خِیۡفَةً: (پارہ:۱۲:سورۃ ھود: آیت:۷۰)

ترجمہ: پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں پہنچتے ان کو اوپری سمجھا اور جی ہی جی میں ان سے ڈرنے لگا۔

اس طرح قرآن کریم میں ہے کہ:

فَرَاغَ اِلٰۤی اَهۡلِهٖ فَجَآءَ بِعِجۡلٍ سَمِیۡنٍ ○ فَقَرَّبَهٗۤ اِلَیۡهِمۡ قَالَ اَلَا تَاۡكُلُوۡنَ:

(پارہ:۲۶:سورۃ الذاریات، آیت:۲۶،۲۷)

ترجمہ: پھر اپنے گھر گیا تو ایک فربہ بچھڑا لے آیا پھر اسے ان کے پاس رکھا کہا کیا تم کھاتے نہیں؟

ان آیات مبارکہ سے واضح ہو گیا کہ اگر فرشتے انسانی شکل میں انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے مگر وصف ان کا فرشتوں والا ہی رہا اگر فرشتے مہمان بن کر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی مہمان نوازی کا جائزہ لینے حاضر ہوئے اور حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بھی مہمانوں کی خاطر فربہ بچھڑا ذبح کر کے بھون کر ان کے سامنے رکھا مگر فرشتوں نے بچھڑے کا گوشت نہ کھایا تو جب فرشتے انسانی لباس میں مہمان بن کر بھی کھانا نہ کھائیں تو پھر اگر ہاروت وماروت کو فرشتے تسلیم کر لئے جائیں اور یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ وہ انسانی لباس میں آئے تھے لیکن یہ کیونکر تسلیم کر لیا جائے کہ انہوں نے انسانی لباس میں آ کر شراب نوشی اور زنا کاری کا ارتکاب کیا جب مہمان بن کر انسانی لباس میں آنے والے فرشتے نے بھنا ہوا گوشت نہ کھایا تو ہاروت وماروت انسانی لباس میں آ کر زنا کیسے کر سکتے تھے۔

فائدہ: عوام الناس کو کیسے علم ہوگیا کہ ہاروت وماروت انسانی لباس میں دوفرشتے ہیں اور یہ اس صورت میں تو پہچانا جا سکتا کہ ہاروت وماروت دوفرشتے ہیں انسانی لباس میں آئے کہ وہ نہ کھاتے تھے نہ پیتے تھے اور نہ ہی ان کے اندر انسانی شہوت تھی، اس صورت کے برعکس کسی صورت میں ہاروت وماروت کو فرشتے معلوم کر لینا ممکن نہ تھا یا پھر ہاروت وماروت کے بارے میں کسی نبی علیہ السلام نے بتایا ہو کہ وہ انسانی لباس میں فرشتے ہیں نہ وہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ ہی وہ کوئی اور انسانی وصف اپنے اندر رکھتے ہیں یعنی جماع وغیرہ ان دوصورتوں کے علاوہ کوئی صورت ایسی نہیں کہ جس کی بنا پر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ ہاروت وماروت انسانی لباس میں دوفرشتے تھے تو پھر کیسے عقیدہ رکھا جائے کہ ہاروت وماروت دوفرشتے تھے، احادیث مبارکہ میں وارد ہے کہ حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام انسانی لباس میں بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوتے تھے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان انہیں دیکھتے بھی تھے مگر سرکار دو عالم حضور نبی پاک محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فرمانے سے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو معلوم ہوتا تھا کہ یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتہ ہے جیسا کہ ''مشکوٰۃ شریف''،''بخاری شریف'' میں حدیث پاک سے واضح ہے۔

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے فرماتے تھے کہ ایک صاحب ہمارے سامنے نمودار ہوئے جن کے کپڑے خوب سفید تھے اور بال بہت سیاہ تھے اس صاحب پر سفر کے کوئی آثار ظاہر نہ تھے اور ہم میں سے کوئی انہیں پہچانتا بھی نہ تھا حتیٰ کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے اور اپنے گھٹنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں مبارک سے ملا دیئے اور اپنے ہاتھ آپ کے زانوؤں پر رکھے اور چند مسائل پوچھے۔ جب وہ صاحب چلے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں میں کچھ دیر ٹھہرا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ اے عمر! جانتے ہو یہ سائل کون ہے۔

قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرِيْلٌ اَتَاكُمْ يُعَلِّمكُمْ دِيْنَكُمْ: (۱)

ترجمہ: میں نے عرض کیا اللہ اور رسول جانیں۔ ارشاد فرمایا یہ حضرت جبرائیل تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

(۱) بخاری شریف:کتاب الایمان:باب سؤ ال جبریل:صفحہ:24 :رقم الحدیث:50:دارالکتاب العربی بیروت۔
مسلم شریف:کتاب الایمان:باب معرفۃ الایمان:صفحہ:23:رقم الحدیث:8:دارطیبہ ریاض 1426۔
ترمذی شریف:کتاب الایمان:باب ماجاء فی وصف جبریل:صفحہ:588:رقم الحدیث:2610:مکتبۃ المعارف
ابوداؤد شریف:کتاب السنۃ:باب فی القدر:صفحہ:848:رقم الحدیث:4695:مکتبۃ المعارف ریاض۔
نسائی شریف :کتاب الایمان:باب نعت الاسلام:صفحہ:757:رقم الحدیث:4990:مکتبۃ المعارف ریاض۔
ابن ماجہ شریف:مقدمہ:باب فی الایمان:صفحہ:25:رقم الحدیث:63:مکتبۃ المعارف ریاض۔

واضح ہوگیا کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضور ﷺ کے بتائے بغیر جبرائیل علیہ السلام کے لباس انسانی میں آنے کے باوجود علم نہ ہوسکا تو ہاروت و ماروت کے لباسِ انسانی میں آنے کا کسی نبی علیہ السلام کے بتائے بغیر اس دور کے شہر بابل کے لوگوں کو کیسے علم ہوگیا کہ وہ دو فرشتے ہیں یقیناً ماننا پڑے گا کہ واقعی وہ فرشتے نہ تھے بلکہ وہ شہر بابل کے دو شیطان تھے جیسا کہ اس بارے میں تحقیق ہوچکی ہے **(و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب)**

حضرت سیدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ نے زہرہ نامی عورت پر لعنت فرمائی کہ اس عورت نے ہارورت و ماروت دو فرشتوں کو فتنہ میں ڈال دیا جیسا کہ ''تفسیر مظہری'' میں ہے:

عَنْ عَلِیّ قَوْلُہٗ ﷺ لَعَنَ اللّٰہ الزھْرَۃ فَاِنَّمَافِیْ الّتِیْ فتنت الْمَلَکَیْنِ ھَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ ۔

فائدہ: اس حدیث سے پہلے یہ عبارت **''فھما ببابل یعذبان معلقان بشعورھما''** اس سے واضح ہے کہ شہر بابل میں دونوں فرشتے عذاب دیئے جارہے ہیں اور لٹکے ہوئے ہیں اسی طرح دیگر کتب تفاسیر میں بھی ثبوت ملتا ہے کہ وہ دونوں فرشتے ہاروت و ماروت زہرہ عورت کے ساتھ زنا کاری و شراب نوشی کے ارتکاب میں شہر بابل کے کنویں میں عذاب دیئے جارہے ہیں اور آپ اس کی نفی کئے جارہے ہیں کیا یہ سب روایات غلط ہیں اگر غلط ہیں تو ثابت کریں۔

جواب:

اس اعتراض کا جواب گذشتہ صفحات پر آچکا ہے نیز اسی ''تفسیر مظہری'' ہی سے جو کچھ سوالاً واعتراضاً پیش کیا ہے اس کے ساتھ ہی اس قصہ اور قصہ کی تائیدی روایات کی تردید بھی موجود ہے حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ متوفی ۱۲۲۵ھ نے اس قصہ مخترعہ کی خوب تردید فرمائی ہے ارقام فرماتے ہیں:

وَھَذِہِ الْقِصَّۃ مِنْ اَخْبَارِ الاٰحُادِ بَلْ مِنَ الرِّوَایَاتِ الضَّعِیْفَۃِ الشَّاذَۃِ وَلا دَلالَۃَ عَلَیْھَا فِیْ الْقُرْآن بِشَیءٍ:

ترجمہ: یہ قصہ احاد خبروں سے بلکہ روایاتِ ضعیفہ شاذہ سے تعلق رکھتا ہے اور قرآن مجید میں اس قصہ کا کسی طرح کوئی ثبوت نہیں ہے۔

نیز حضرت شیخ قاضی صاحب علیہ الرحمۃ نے ارقام فرمایا ہے کہ یہ قصہ صحیح نہیں ہے اور نہ ہی حضرت سیدنا علی مرتضٰی اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے کوئی روایت اس قصہ کے بارے میں ثابت ہے فرماتے ہیں کہ نہ کوئی صحیح اور نہ غیر صحیح روایت ان سے مروی دیکھی گئی اور اس قصہ کی جملہ خبریں یہود کے کعب شخص کی جھوٹی گھڑی ہوئی ہیں چنانچہ عربی عبارت ملاحظہ ہو:

وَ ائمَّةُ النَّقْلِ لَمْ يُصَحّحُوْا لِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَلا اَثْبَتُوْا رِوَايَتَهَا عَنْ عَلِيّ وَلا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الْقَاضِىْ اِنَّ هَذِهِ الاخْبَار لَمْ يَروِمْنهَا شَئ صَحِيْح وَلا سَقِيْم عَنِ النَّبِىِّ ﷺ:

قاعدہ:

ایک قاعدہ ہم ذکر کرآئے ہیں کہ وہ اخبار وروایات جو کتاب اللہ کے خلاف ہوں قابلِ اعتماد نہیں۔

قاعدہ:

دوسرا یہ ہے کہ جو روایت عقل، اصول مسلمہ، محسوسات ومشاہدہ، قرآن مجید واحادیث متواتر یا اجماع قطعی کے خلاف ہوں اور روایت رکیک المعنی یا ایسی روایت جو صرف ایک راوی سے مروی ہو جبکہ اس روایت سے واقفیت عام لوگوں کے لئے ضروری ہو قابل اعتبار نہیں ہے اور اس قصہ کی تمام خبریں اور اکا دکّا روایت ہوں بھی تو قرآن مجید، احادیث متواتر، اجماع قطعی، اصول مسلمہ، عقل محسوسات اور مشاھدہ کے خلاف ہوکر کسی طرح قابل اعتماد نہیں ہوسکتیں۔

''مسلم شریف'' کی حدیث ہے ام المومنین سیدہ عائشہ الصدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔

خُلِقَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ نُوْرٍ:(١)

ترجمہ: تمام فرشتے نور سے پیدا کئے گئے۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ نوری مخلوق ملائکہ کرام کے بارے میں جماع اور شراب نوشی کی نسبت کرنا قرآن وسنت اجماع قطعی اور نقل وعقل کے خلاف ہے۔ ''تفسیر مظہری'' میں ہے۔

لا يَأكُلُوْنَ وَ لا يَشْرِبُوْنَ وَ لا يَنْكِحُوْنَ قُوّتُهُم التَّسْبِيْح وَالتَّهْلِيْلِ۔

ترجمہ: فرشتے کھاتے پیتے نہیں ان کی غذا بس تسبیح وتھلیل ہے۔

(١) مسلم شريف: كتاب الزهد: باب فى احاديث متفرقه: صفحه: 1364: رقم الحديث: 2996: دار طيبه رياض۔
صحيح ابن حبان: كتاب التاريخ: باب بدء الخلق: جلد: 14: صفحه: 25: رقم الحديث: 6155: مؤسسة الرسالة بيروت
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 10: رقم الحديث: 2: دار الكتب العلميه۔
مجمع الزوائد: جلد: 8: صفحه: 172: رقم الحديث: 13376: دار الكتب العلميه۔

ہاروت وماروت کے متعلق روایات

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے فرماتے سنا کہ:

إِنَّ آدَمَ لَمَا أَهْبَطَهُ اللَّهُ إِلَى الأَرْضِ قَالَتِ الْمَلائِكَةُ أَىْ رَبِّ ﴿أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّى أَعْلَمُ مَا لا تَعْلَمُوْنَ﴾ قَالُوْا رَبَّنَا نَحْنُ أَطْوَعُ لَكَ مِنْ بَنِىْ آدَمَ ، قَالَ اللَّهُ تَعَالىٰ: هَلُمُّوْا مَلَكَيْنِ مِنَ الْمَلائِكَةِ حَتَّى نُهْبِطُهُمَا إِلَى الأَرْضِ فَنَنْظُرُ كَيْفَ يَعْمَلان فَقَالُوا: رَبَّنا هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ فَأُهْبِطَا إِلَى الأَرْضِ فَتَمَثَّلَتْ لَهُمَا الزُّهْرَةُ اِمْرَأَةً مِنْ أَحْسَنِ الْبَشَرِ فَجَاءَتْهُمَا فَسَأَلاهَا نَفْسَهَا فَقَالَتْ: لا وَاللّٰه حَتَّى تَكَلَّمَا بِهَذِهِ الْكَلِمَةِ مِنَ الاشْرَاكِ قَالَ لا وَاللّٰه لا نُشْرِكُ بِاللّٰهِ أَبَدًا فَذَهَبَتْ عَنْهُمَا ثُمَّ رَجَعَتْ بِصَبِيٍّ تَحْمِلُهُ فَسَأَلاهَا نَفْسَهَا فَقَالَتْ لا وَاللّٰه حَتَّى تَقْتُلا هَذِهِ الصَبِيَّ قَالا وَاللّٰهِ لا نَقْتُلُهُ أَبَدًا فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ بِقَدْحٍ مِنْ خَمْرٍ تَحْمِلُهُ فَسَأَلاهَا نَفْسَهَا فَقَالَتْ لا وَاللّٰه حَتَّى تَشْرِبَا هَذَا الْخَمْرَ فَشَرِبَا فَسَكِرَا فَوَقَعَا عَلَيْهَا وَقَتَلا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَفَاقَا قَالَتِ الْمَرْأَةُ وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُمَا شَيْئاً أَبَيْتُمَاهُ عَلَيَّ إِلّا قَدْ فَعَلْتُمَاهُ حِيْنَ سَكِرْتُمَا، فَخُيِّرَا عِنْدَ ذَلِكَ بَيْنَ عَذَابِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ فَاخْتَارَا عَذَابَ الدُّنْيَا: (۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم (علیہ السلام) کو زمین پر اتارا تو فرشتوں نے عرض کیا اے پروردگار! تو زمین میں ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جو اس میں فساد کرے گا اور خوں ریزیاں کریں گے اور ہم برابر تسبیح کرتے رہتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں جانتا ہوں اس بات کو جس کو تم نہیں جانتے انہوں نے عرض کیا اے ہمارے پروردگار! ہم تو انسانوں سے زیادہ آپ کے تابع فرمان ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا (تو پھر) تم فرشتوں میں سے دو فرشتوں کو پیش کرو ہم ان کو زمین پر اتارتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ کیسے عمل کرتے ہیں تو انہوں نے عرض کیا اے ہمارے پروردگار (اس آزمائش کے لئے) ہاروت اور ماروت (موزوں ہیں کیونکہ یہ بہت پارسا ہیں) تو انہیں زمین پر اتار دیا گیا تو ان کے لئے زہرہ (ستارہ) کو انسانوں سے زیادہ حسین بنا (کر بھیج) دیا گیا جب یہ ان دونوں کے پاس آئی تو انہوں نے اس سے اس کا جسم طلب کیا

(۱) مسند امام احمد: جلد: 10: صفحہ: 317: رقم الحدیث: 6178: مؤسسة الرسالة بیروت۔
صحیح ابن حبان: کتاب التاریخ: باب بدء الخلق: جلد: 14: صفحہ: 63: رقم الحدیث: 6186: مؤسسة الرسالة
تفسیر ابن جریر طبری: جلد: 2: صفحہ: 341: سورۃ البقرہ آیت: 102: مرکز هجر للبحوث والدراسات مصر۔
تفسیر ابن کثیر: جلد: 1: صفحہ: 353: دار طیبہ ریاض۔

تو اس نے کہا قسم بخدا بالکل نہیں جب تک کہ تم شرک کا یہ کلمہ نہیں کہتے انہوں نے کہا! نہیں خدا کی قسم ہم خدا کے ساتھ کبھی شرک نہیں کریں گے تو وہ ان کے ہاں سے چلی گئی پھر ایک بچے کو اٹھا کر (ساتھ) لے آئی تب بھی انھوں نے اس سے اس کا جسم طلب کیا تو اس نے کہا بالکل نہیں قسم بخدا یہاں تک کہ تم اس بچے کو قتل کر دو انھوں نے کہا خدا کی قسم ہم اس بچے کو کبھی قتل نہیں کریں گے تب بھی وہ چلی گئی پھر ایک پیالہ شراب کا اٹھا کر لوٹی تو بھی انہوں نے اس سے اس کا جسم طلب کیا جب بھی اس نے کہا بالکل نہیں خدا کی قسم یہاں تک کہ تم اس شراب کو پیو، تو انہوں نے شراب پی تو نشہ میں آ گئے اور اس پر واقع ہو گئے اور بچے کو بھی قتل کر ڈالا پھر جب ہوش میں آئے تو اس عورت نے کہا خدا کی قسم تم نے کچھ نہیں چھوڑا جس کا تم نے میرے سامنے انکار کیا وہ سب تم نے نشہ میں کر ڈالا ہے۔

پھر ان دونوں کو (سزا کے لئے) دنیا اور آخرت کے عذاب میں اختیار دیا گیا تو انہوں نے عذابِ دنیا کو اختیار کر لیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَشْرَفَتِ الْمَلائِكَةُ عَلَى الدُّنْيَا فَرَأَتْ بَنِيْ آدَمَ يَعْصُوْنَ فَقَالَتْ يَارَبِّ مَا أَجْهلَ هَؤلاءِ ؟ مَا أَقَلَّ مَعْرِفَةَ هَؤلاءِ بِعَظْمَتِك ؟ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَوْ كُنْتُمْ فِيْ مِسْلاخِهِمْ لَعَصَيْتُمُوْنِيْ قَالُوْا كَيْفَ يَكُوْنُ هَذَا وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ فَاخْتَارُوْا مِنْكُمْ مَلَكَيْنِ فَاخْتَارُوْا هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ،ثُمَّ أهْبِطَا اِلَى الأرْضِ وَرُكِّبَتْ فِيْهِمَا شَهْوَاتُ بَنِيْ آدَمَ وَمُثِّلَتْ لَهُمَا اِمْرَأَةٌ فَمَا عُصِمَا حَتَّى وَاقَعَا الْمَعْصِيَّةَ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُمَا اِخْتَارَا عَذَابَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ فَنَظَرَ أحَدُهُمَا اِلَى صَاحِبِهِ قَالَ مَا تَقُوْلُ فَاخْتَرْ قَالَ أقُوْلُ اِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا يَنْقَطِعُ وَاِنَّ عَذَابَ الآخِرَةِ لا يُنْقَطِعُ فَاخْتَارَا عَذَابَ الدُّنْيَا فَهُمَا اللذانِ ذكرَ اللّٰهِ فِيْ كِتَابِهِ ﴿وَمَا أنزل عَلَى الْمَلَكَيْنِ﴾:(۱)

ترجمہ: فرشتوں نے دنیا میں جھانکا تو انسانوں کو دیکھا اور عرض کیا اے پروردگار! یہ کتنے بڑے جاہل ہیں ان کو آپ کی عظمت سے کتنا کم واقفیت ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم ان کے روپ میں ہوتے تو تم بھی میری نافرمانی کرتے انہوں نے عرض کیا یہ کیسے ہوسکتا ہے ہم تو آپ کی حمد کے ساتھ تسبیح پڑھتے اور آپ کی تقدیس بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو پھر تم اپنے میں سے دو فرشتوں کو منتخب کر لو تو انہوں نے ہاروت اور ماروت کو منتخب کیا تو انہیں زمین پر اتارا گیا اور ان میں اولاد آدم کی خواہشات سوار کردیں اور ان کے لئے ایک عورت کی صورت بنا دی گئی تو وہ اپنی حفاظت نہ کر سکے یہاں

(۱) كنز العمال: جلد: 2: صفحه: 159: رقم الحديث: 4266: دارلكتب العلميه۔
شعب الايمان: جلد: 1: صفحه: 321: رقم الحديث: 161: مكتبة الرشد رياض۔
الحبائك في اخبار الملائك: صفحه: 70: رقم الحديث: 249: دار الكتب العلميه۔

تک کہ وہ گناہ میں مبتلا ہو گئے (اس کی سزا میں) اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ دنیا یا آخرت کا عذاب پسند کرلو تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھا اور کہا تو کیا کہتا ہے (جو کہے) اسے پسند کرلے تو اس نے کہا میں کہتا ہوں کہ دنیا کا عذاب منقطع ہونے والا ہے اور آخرت کا عذاب ختم ہونے والا نہیں تو انہوں نے دنیا کے عذاب کو منتخب کرلیا یہ وہی دو (فرشتے) ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں "و ما انزل على الملكين" میں فرمایا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ أَطْلَعَتِ الْحَمَرَاء يعد ؟ فَإِذَا رَاهَا قَالَ لامَرْحَبًا ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَلَكَيْنِ مِنَ الْمَلائِكَةِ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ سَأَلا الله اَنْ يُهْبَطَا اِلَى الارْضِ فَكَانَ يَقْضِيَانِ بَيْنَ النَّاسِ فَإِذَا اَمْسَيَا تَكَلَّمَا بِكَلِمَاتٍ فَعَرَجَا بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَقَيّض الله لَهُمَا اِمْرَأَةً مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ وَاُلْقِيَتْ عَلَيْهِمَا الشَّهْوَة وَالقِيتْ فِيْ اَنْفُسِهِمَا فَلَمْ يَزَالا حَتّٰى وَعَدتّهُمَا مِيْعَادًا فَاَتَتْهُمَا لِلمِيْعَادِ فَقَالَتْ عَلّمَانِي الْكَلِمَة الَّتِيْ تعْرجَانِ بِهَا فَعَلّمَاهَا فَتَكَلَّمَتْ بِهَا فَعَرَجَتْ اِلَى السَّمَاءِ فَمَسّخَتْ فَجَعَلَتْ كَمَا تَرَوْنَ فَلَمَّا اَمْسَيَا تَكَلَّمَا بِالْكَلِمَةِ فَلَمْ يَعْرَجَا فَبَعَثَ اِلَيْهَا اِنْ شِئْتُمَا فَعَذَابُ الاخِرَة وَاِنْ شِئْتُمَا فَعَذَابُ الدُّنْيَا فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ بَلْ نَخْتَارُ عَذَابَ الدُّنْيَا:(۱)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (جب سے مجھے یہ بات معلوم ہوئی تو) میں نے زہرہ کو دیکھا، جب دیکھا تو کہا (تمہیں) مرحبا نہ ہو۔ پھر بتلایا کہ فرشتوں میں سے دو فرشتے ہاروت و ماروت تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ انہیں زمین پر اتارا جائے (جب یہ زمین پر اتر گئے) تو لوگوں کے درمیان فیصلے کیا کرتے تھے جب شام آتی تو یہ کچھ ایسے کلمات پڑھتے جن سے آسمان کی طرف عروج کر جاتے، پھر اللہ تعالیٰ نے ایک انتہائی حسین عورت کو ان کے قابو میں کر دیا اور ان میں شہوت بھڑکا دی اور ان کے دلوں میں اس عورت کو سوار کر دیا بس وہ اس کی محبت میں گرفتار رہے یہاں تک کہ اس عورت نے ان کے ساتھ ایک وقت طے کر دیا جب وہ ان کے پاس وقت پر پہنچی تو کہا مجھے وہ کلمہ سکھلا دو جس کی وجہ سے تم (آسمان پر) عروج کرتے ہو تو انھوں نے وہ کلمہ سکھلا دیا تو جب اس نے وہ کلمہ پڑھا تو آسمان کی طرف چڑھ گئی اور (اس کی شکل) مسخ کر دی گئی اور اسے اس شکل میں کر دیا گیا جسے تم دیکھتے ہو۔ جب ان (ہاروت اور ماروت) نے شام کی اور یہ کلمہ پڑھا تو اوپر کو نہ چڑھ سکے (اس گناہ کی پاداش میں) ان کی طرف (اللہ تعالیٰ نے یہ پیغام) بھیجا کہ اگر تم چاہو تو آخرت کا عذاب (دیدوں) اور اگر چاہو تو دنیا کا عذاب (دیدوں) تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ہم دنیا کا عذاب قبول کرتے ہیں۔

(۱) مستدرك للحاكم: جلد: 5: صفحه: 73: رقم الحديث: 8857: دار الحرمين مصر۔
الحبائك في اخبار الملائك: صفحه: 70: رقم الحديث: 250: دار الكتب العلميه۔
تفسير ابن كثير: جلد: 2: صفحه: 356: د ارطيبه رياض۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ هَذِهِ الزُّهْرَةَ تُسَمِّيْهَا الْعَرَبُ "الزُّهْرَة" وَالْعَجَمُ "اَنَاهِيْدُ" وَكَانَ الْمَلَكَان يَحْكُمَان بَيْنَ النَّاسِ فَاَتَتْهُمَا فَرَاهَا فَقَالَتْ لَهُمَا الزُّهْرَةُ اَلا تُخْبِرَانِيْ بِمَا تَصْعُدَانِ بِهِ اِلَى السَّمَاءِ وَبِمَا تَهْبَطَانِ بِهِ اِلَى الارْضِ فَقَالا بِاسْمِ اللّٰهِ الاعْظَمُ قَالَتْ مَا اَنَا بِمَوَاتِيْكَا حَتّٰى تُعَلِّمَانِيْهِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ عَلِّمْهَا اِيَّاهُ فَقَالَ كَيْفَ بِنَا بِشِدَّةِ عَذَابِ اللّٰه ؟ قَالَ الآخَر اِنَّا نَرْجُوْا سعةِ اللّٰهِ فَعَلَّمَهَا اِيَّاهُ فَتَكَلَّمَتْ بِهِ فَطَارَتْ اِلَى السَّمَاءِ فَفَزِعَ مَلَكٌ فِيْ السَّمَاءِ لِصُعُوْدِهَا فَطَاطَا رَاسهُ فَلَمْ يَجْلِسْ بَعْدَ وَمَسَخهَا اللّٰهُ فَكَانَتْ كَوْكَبًا:(١)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ زہرہ (ستارہ) جسے عربی "الزھرۃ" کہتے ہیں اور عجمی "اناہید" کہتے ہیں دو فرشتے تھے جو لوگوں کے درمیان فیصلے کیا کرتے تھے یہ (زہرہ) ان کے پاس آئی اور انہوں نے اسے دیکھا تو ان سے زہرہ نے کہا تم مجھے نہیں بتلاتے جس کے ساتھ تم آسمان کی طرف چڑھتے ہو اور جس کے ساتھ زمین کی طرف اترتے ہو؟ تو انہوں نے بتلایا کہ (ہم) اللہ کے اسم اعظم کے ساتھ چڑھتے اور اترتے ہیں تو اس نے کہا کہ تم مجھے اپنے پاس نہیں بلا سکتے یہاں تک تم یہ (کلمات) مجھے سکھا دو۔ تو ایک نے اپنے دوسرے ساتھی کو کہا کہ اسے یہ (کلمات) سکھلا دے تو اس نے کہا خدا تعالیٰ کے عذاب کی سختی کو ہم کس طرح برداشت کریں گے؟ تو دوسرے نے کہا کہ (اس وقت) ہم اللہ کی وسعت رحمت کی امید کریں گے تو اس نے اسے وہ کلمات سکھلا دیئے تو اس عورت نے وہ کلمات پڑھے اور آسمان کی طرف اڑ گئی جس سے آسمان میں ایک فرشتہ گھبرا گیا اور اپنے سر کو جھکا دیا اور بعد میں کبھی نہ بیٹھا اور اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو مسخ کر دیا تو وہ ستارہ بن گئی۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ اَهْلَ سَمَاءِ الدُّنْيَا اَشْرَفُوْا عَلَى الارْضِ فَرَأَوْهُمْ يَعْمَلُوْنَ بِالْمَعَاصِيْ فَقَالُوْا يَارَبِّ اَهْلَ الارْضِ يَعْمَلُوْنَ بِالْمَعَاصِيْ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْتُمْ مَعِيَ وَهُمْ غَيْبٌ عَنِّيْ فَقِيْلَ لَهُمْ اخْتَارُوا مِنْكُمْ ثَلاثَةً فَاخْتَارُوْا مِنْهُمْ ثَلاثَة عَلَى اَنْ يَهْبِطُوْا اِلَى الارْضِ فَيَحْكُمُوْا مَابَيْنَ اَهْلِ الارْضِ وَجَعَلَ فِيْهِمْ شَهْوَةَ الآدمِيِّين فَامَرُوْا اَنْ لايَشْرِبُوْا خَمْرًا وَلايَقْتُلُوْا نَفْسًا وَلايَزْنُوْا وَلايَسْجُدُوْا

(١) کتاب العقوبات: امام ابن ابی الدنیا: صفحہ:148: رقم الحدیث:223: دار ابن حزم بیروت 1416ھجری۔
کتاب العظمہ: جلد:4: صفحہ:1223: رقم الحدیث:698: دار العاصمہ ریاض۔
تفسیر ابن کثیر: جلد:1: صفحہ:355: دار طیبہ ریاض۔

لِوَثَنٍ فَاستَقَالَ مِنْهُمْ وَاحِدٌ فَأَقِيلَ وَاُهْبِطَ اِثْنَانِ اِلَى الارْضِ فَاَتَتْهُمَا اِمْرَاةٌ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ يُقَالُ لَهَا "اَنَاهِيْدُ"فَهْوِيَاهَا جَمِيعًا ثُمَّ أتيَا مَنْزِلهَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهَا فَاَرَادَاهَا فَقَالَتْ لَهُمَا لا حَتّٰى تَشْرِبَا خَمْرِىْ وَتَقْتُلا اِبْنُ جَارِىْ وَتَسْجُدَا لِوَثْنِى فَقَالا لا نَسْجُدَا ثُمَّ شَرِبَا مِنَ الْخَمْرِ ثُمَّ قَتَلا ثُمَّ سَجَدَا فَاَشْرَفَ اَهْلُ السَّمَاءِ عَلَيْهِمَا وَقَالَتْ لَهُمَا اَخْبِرَانِىْ بِالْكَلِمَةِ الَّتِىْ اِذَا قُلْتُمَاهَا طِرتُمَا فَاخْبِراهَا فَطَارَتْ فَمَسَخَتْ وَهِىَ هَذِهِ الزُّهْرَةَ وَاَمَّا هُمَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمَا سُلَيْمَانَ بْن دَاوُدَ فَخُيِّرَهُمَا بَيْنَ عَذَابِ الدُّنْيَا وَالاخِرَةِ فَاخْتَارَ عَذَابَ الدُّنْيَا فَهُمَا مَنَاطَان بَيْنَ السَّمَاءِ وَالارْضِ:(۱)

ترجمہ:حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آسمانِ دنیا کے فرشتوں نے زمین کی طرف جھانکا تو انسانوں کو گناہوں میں مبتلا پایا تو عرض کیا اے پروردگار!اہلِ زمین تو گناہوں میں مبتلا ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم تو میرے ساتھ ہو(اس لئے گناہ نہیں کر سکتے)اور وہ مجھ سے پردہ میں ہیں(اس لئے گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں)پھر ان سے فرمایا گیا کہ تم اپنوں سے تین(فرشتوں)کو منتخب کرلو تو انہوں نے اپنے(اندر)سے تین فرشتوں کو منتخب کیا تا کہ وہ زمین پر اتر جائیں اور اہل زمین کے مابین فیصلے کریں اور ان میں انسانوں کی شہوت رکھ دی گئی لیکن انہیں حکم دیا گیا کہ نہ تو وہ شراب پئیں نہ کسی کو قتل کریں،نہ زنا کریں اور نہ بت کو سجدہ کریں تو ان میں سے ایک نے تو معذرت کر لی اور دو نے قبول کیا تو انہیں زمین پر اتار دیا گیا ان کے پاس لوگوں میں سے حسین ترین عورت آئی جس کا نام"اناھید"تھا تو ان دونوں نے اس کی خواہش کی اور اس کے گھر چلے گئے یہ دونوں اس کے پاس پہنچے اور اس کا ارادہ کیا تو اس نے ان کو کہا اس وقت تک نہیں جب تک کہ تم میری یہ شراب نہیں پی لیتے اور میرے پڑوسی کے بچے کو قتل نہیں کر دیتے اور میرے(اس)بت کو سجدہ نہیں کر دیتے،انہوں نے جواب دیا ہم سجدہ نہیں کریں گے۔پھر انہوں نے شراب پی پھر(اس کے نشہ میں آ کر)بچے کو قتل کیا پھر(بت کو)سجدہ کیا تو آسمان والوں نے ان کو(گناہ میں مبتلا ہوتے)دیکھ لیا اس عورت نے ان دونوں کو کہا مجھے وہ کلمہ بتلاؤ جس کو تم پڑھ کر اڑتے(ہوئے آسمان پر جاتے)ہو تو انہوں نے اسے وہ کلمہ بتلا دیا تو وہ(زمین سے)اڑ گئی اور انگارے کی شکل میں مسخ کر دی گئی یہی وہ زہرہ ہے اور ان دونوں کے پاس حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کو مبعوث فرمایا گیا تو انہوں نے ان دونوں کو دنیا یا آخرت کے عذاب سہنے میں اختیار دے دیا تو انہوں نے دنیا کے عذاب کو پسند کر لیا تو یہ دونوں(سزا کے طور پر)آسمان اور زمین کے درمیان لٹکے ہوئے ہیں۔

(۱) تفسیر ابن کثیر:جلد:1:صفحہ:358:دار طیبہ ریاض۔
تفسیر ابن ابی حاتم:جلد:1:صفحہ:191:رقم الحدیث:1008:مکتبہ نزار ریاض 1417ھجری۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:71:رقم الحدیث:253:دار الکتب العلمیہ۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَقَعَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِ آدَمَ فِيْمَا وَقَعُوْا فِيْهِ مِنَ الْمَعَاصِىْ وَالْكُفْرِ بِاللّٰهِ قَالَتِ الْمَلائِكَةُ فِيْ السَّمَاءِ: رَبِّ هَذَا العَالَمُ الَّذِىْ اِنَّمَا خَلَقْتَهُمْ لِعَبَادَتِكَ وَطَاعَتِكَ قَدْ وَقَعُوْا فِيْمَا وَقَعُوْا فِيْهِ وَرَكِبَ الْكُفْرَ وَقَتلَ النَّفْسِ وَاَكْلَ مَالِ الْحَرَامِ وَالزِّنَا وَالسرقَةَ وَشرْبَ الْخَمْرِ فَجَعَلُوْا يَدْعُوْنَ عَلَيْهِمْ وَلا يَعْذِرُوْنَهُمْ فَقِيْلَ اِنَّهُمْ فِيْ غَيْبٍ فَلَمْ يَعْذِرُوْهُمْ فَقِيْل لَهُمْ: اخْتَارُوْا مِنْكُمْ مِنْ اَفْضَلِكُمْ مَلَكَيْنِ آمَرَهُمَا وَاَنْهَاهُمَا فَاخْتَارُوْا هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ فَاُهْبِطَا اِلَى الارْضِ وَجعلَ لَهُمَا شَهْوَات بَنِىْ آدَمَ وَاَمَرَهُمَا اَنْ يَعْبُدَاهُ وَلا يُشْرِكَا بِهِ شَيْئًا وَنَهَاهُمَا عَنْ قَتْلِ النَّفْسِ الْحَرَامِ وَاَكْلِ مَالِ الْحَرَامِ وَعَنِ الزِّنَا وَالسرقَةِ وَشرْبِ الْخَمْرِ فَلَبِثَا فِيْ الارْضِ زَمَانًا يَحْكُمَانِ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَذٰلِكَ فِيْ زَمَانِ اِدْرِيْس عَلَيْهِ السَّلام وَفِيْ ذٰلِكَ الزَّمَان اِمْرَاةٌ حُسْنُهَا فِيْ النِّسَاءِ كَحُسْنِ الزُّهْرَةِ فِيْ سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَاِنَّهُمَا اَتيَا عَلَيْهَا فَخَضَعَا لَهَا فِيْ الْقَوْلِ وَاَرَادَاهَا عَلَى نَفْسِهَا فَاَبَتْ اِلّاَانْ يَكُوْنَا عَلَى اَمْرِهَا وَدِيْنِهَا فَسَأَلاهَا عَنْ دِيْنِهَا فَاَخْرَجَتْ لَهُمَا صَنَمًا فَقَالَتْ هَذَااَعْبُدُه فَقَالا لاحَاجَةَ لَنَا فِيْ عِبَادَةِ هَذَا فَذَهَبَا فَغَابَا مَاشَاءَ اللّٰه ثُمَّ اتيَا عَلَيْهَا فَاَرَادَاهَا عَلَى نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ فَذَهَبَا ثُمَّ اتيَا عَلَيْهَا فَاَرَادَاهَا عَلَى نَفْسِهَا فَلَمَّا رَاَتْ اَنَّهُمَا اَبَيَا اَنْ يَعْبُدَا الصَّنَمَ فَقَالَتْ لَهُمَا اخْتَارَا اِحْدَى الْخِلالِ الثَّلاثِ اِمَّا اَنْ تَعْبُدَا هذا الصَّنَمَ وَاِمَّا اَنْ تَقْتُلا هَذَا النَّفْسَ وَاِمَّا اَنْ تَشْرِبَا الْخَمْرَ فَقَالا هَذَا لا يَنْبَغِىْ وَاَهْوَنُ الثَّلاثَةِ شُرْبُ الْخَمْرِ فَشَرِبَا الْخَمْرَ فَاَخَذَتْ مِنْهُمَا فَوَاقَعَا الْمَرْاَةَ فَخَشِيَا اَنْ يُخْبِرَ الانْسَانُ عَنْهُمَا فَقَتَلاهُ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُمَا السُّكْرُ وَعَلِمَا مَا وَقَعَا فِيْهِ مِنَ الْخَطِيْئةِ اَرَادَ اَنْ يَصْعَدَا اِلَى السَّمَاءِ فَلَمْ يَسْتَطِيْعَا وَحِيْلَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَكُشِفَ الْغِطَاءُ فِيْمَا بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ اَهْلِ السَّمَاءِ فَنَظَرَتِ الْمَلائِكَةُ اِلَى مَاوَقَعَا فِيْهِ فَعَجَبُوْا كُلّ الْعَجَبِ وَعَرَفُوْا اَنَّهٗ مَنْ كَانَ فِيْ غَيْبٍ فَهُوَ اَقَلُّ خَشْيَةً فَجَعَلُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِيْ الارْضِ فَقِيْلَ لَهُمَا اخْتَارَا عَذَابَ الدُّنْيَا اَوْ عَذَابَ الاخِرَةِ فَقَالا اَمَّا عَذَابُ الدُّنْيَا فَاِنَّهٗ يَنْقَطِعُ وَيَذْهَبُ وَاَمَّا عَذَابُ الاخِرَةِ فَلا اِنْقِطَاعَ لَهٗ فَاخْتَارَا عَذَابَ الدُّنْيَا فَجُعَلا بِبَابِلَ فَهُمَا يُعَذَّبَانِ:(١)

(١) تفیسرابن کثیر: جلد:1: صفحہ:357: دارطیبہ ریاض۔
تفسیر ابن ابی حاتم: جلد:1: صفحہ:189: رقم الحدیث:1005: مکتبۃ نزار ریاض۔
تفسیر ابن جریر طبری: جلد:2: صفحہ:345: مرکزھجر للبحوث والدراسات مصر۔
تفسیر درمنثور: جلد:1: صفحہ:515: مرکزھجر للبحوث والدراسات مصر۔
الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ:72: رقم الحدیث:254: دارالکتب العلمیہ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے بعد لوگ گناہوں اور انکارِ خدا میں مبتلا ہو گئے تو فرشتوں نے آسمان میں (رہتے ہوئے) کہا اے اس جہاں کے پروردگار! آپ نے تو ان کو عبادت و اطاعت کے لئے تخلیق کیا تھا یہ تو گناہوں میں پڑ گئے اور کفر کرنے، زندوں کو قتل کرنے، مال حرام کھانے، زنا اور چوری کرنے اور شراب نوشی میں مبتلا ہو گئے پھر ان کے لئے بددعا کرنے لگ گئے اور ان کا کوئی عذر قبول نہیں کرتے تھے تو انہیں تنبیہ کی گئی کہ وہ پردہ میں ہیں ان کا یہ عذر قابل قبول ہے پھر انہیں کہا گیا (اگر تم یہ عذر قبول نہیں کرتے تو) اپنے سے افضل ترین فرشتے منتخب کر لو میں انہیں (کچھ باتوں کا) حکم دیتا ہوں اور (کچھ باتوں سے) منع کرتا ہوں۔ تو انہوں نے ہاروت اور ماروت کو منتخب کیا تو انہیں زمین پر اتار دیا گیا ان کی اولاد آدم جیسی خواہشات بنا دی گئیں اور انہیں حکم دیا کہ وہ صرف اسی (خدا) کی عبادت کریں گے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے اور انہیں نفس حرام کے قتل سے اور مالِ حرام کھانے سے زنا، چوری اور شراب نوشی سے منع کیا تو یہ زمین میں ایک زمانہ تک لوگوں میں حق کے فیصلے کرتے رہے اور یہ حضرت ادریس علیہ السلام کا زمانہ تھا اسی زمانہ میں ایک عورت تھی اس کا حسن عورتوں میں اس طرح تھا جس طرح زہرہ (ستارے) کا سب ستاروں میں ہے۔ تو یہ دونوں اس کے پاس پہنچے اور اس کے ساتھ بات میں نرمی کی اور اس کے بدن کا ارادہ کیا تو اس نے انکار کر دیا مگر یہ کہ وہ اس کی بات مانیں اور اس کے دین پر چلیں جب انہوں نے اس کے دین کے بارہ میں پوچھا تو اس نے اپنا ایک بت نکالا اور کہنے لگی یہ ہے میں اس کی عبادت کرتی ہوں، تو انہوں نے جواب دیا ہمیں اس کی عبادت کرنے کی کوئی حاجت نہیں۔ یہ چلے گئے جب تک اللہ عزوجل نے چاہا غائب رہے، اس کے بعد پھر اس کے پاس آئے اور اس کا ارادہ کیا تو بھی اس (عورت) نے ویسا ہی کیا وہ پھر چلے گئے اس کے بعد جب آئے تو اس کے بدن کا ارادہ کیا تو اس نے جب یہ دیکھا کہ انہوں نے بت پرستی سے انکار کر دیا تو کہنے لگی (اچھا تو پھر ان) تین باتوں میں سے کوئی سی پسند کر لو یا تو اس بت کی عبادت کر و یا اس آدمی کو قتل کر و یا شراب پی لو، تو انہوں نے کہا یہ سب شرطیں کرنے کی (تو) نہیں لیکن ان تینوں میں شراب نوشی کم گناہ ہے تو انہوں نے شراب پی لی، عقل جاتی رہی پھر یہ عورت پر واقع ہوئے پھر انہیں خطرہ لگا انسان ان کے گناہ کی اطلاع نہ کر دے تو انہوں نے اسے قتل کر ڈالا پھر جب ان کا نشہ ہرن ہوا اور پتہ چلا کہ وہ کس گناہ میں ملوث ہوئے تو انہوں نے آسمان پر عروج کا ارادہ کیا تو توفیق نہ ہوئی ان کے اور آسمان کے درمیان رکاوٹ آ گئی اور فرشتوں اور ان کے درمیان سے پردہ ہٹا دیا گیا تو فرشتوں نے اس کو دیکھ لیا جس میں وہ مبتلا ہوئے تھے تو وہ ششدر رہ گئے اور پہچان ہو گئی کہ جو پردہ میں ہو (خدا کے سامنے نہ ہو) اس میں (خدا کا) خوف بہت کم ہوتا ہے اس کے بعد سے زمین کے سب (مومنین) کے لئے استغفار کرنے لگ گئے انہیں (ہاروت و ماروت کو) کہا گیا دنیا کا عذاب یا آخرت کا عذاب چن لو (تو انہوں نے سوچا کہ) عذابِ دنیا تو ختم ہونے اور مٹ جانے والا ہے لیکن عذاب آخرت کبھی ختم نہیں ہوگا تو انہوں نے عذاب دنیا کا چُن لیا تو انہیں بابل میں (قید) کر دیا گیا اور وہ اب تک عذاب میں مبتلا ہیں۔

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ نَازِلًا عَلَى عَبْدَاللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ فِىْ سَفرٍ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَالَ لِغُلامِهٖ اُنْظُرْ طَلَعَتِ الْحَمْرَاءُ لامَرْحباً بِهَا وَلا اَهْلًا وَلاحَيَّاهَا اللهُ هِىَ صَاحِبَةُ الْمَلَكَيْنِ قَالَتِ الْمَلائِكَةُ رَبِّ كَيْفَ تَدَعُ عُصَاةَ بَنِىْ آدَمَ وَهُمْ يَسْفِكُوْنَ الدَّمَ الْحَرَامِ وَيَنْتَهِكُوْنَ مَحَارِمَك وَيُفْسِدُوْنَ فِىْ الارْضِ قَالَ اِنِّىْ قَدْ ابْتَلَيْتُهُمْ فَلَعَلَّ اِنْ اِبْتَلَيْتُكُمْ مِثْلَ الَّذِىْ ابْتَلَيْتُهُمْ بِهٖ فَعَلْتُمْ كَالَّذِىْ يَفْعَلُوْن قَالُوْا لا قَالَ فَاخْتَارُوْا مِنْ خِيَارِكُمْ اِثْنَيْنِ فَاخْتَارُوْا هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ فَقَالَ لَهُمَا اِنِّىْ مُهْبِطُكُمَا اِلَى الارْضِ وَعَاهَدٌ اِلَيْكُمَا اَنْ لا تُشْرِكَا وَلا تزْنِيَا وَلا تَخُوْنَا فَاُهْبِطَا اِلَى الارْضِ والْقِىَ عَلَيْهِمَا الشَّبَقُ وَاُهْبِطَتْ لَهُمَا الزُّهْرَةُ فِىْ اَحْسَنِ صُوْرَةِ اِمْرَاةٍ فَتَعَرَّضَتْ لَهُمَا فَاَرَادَاهَا عَلَى نَفْسِهَا فَقَالَتْ اِنِّىْ عَلَى دِيْنٍ لايَصْلُحُ لاحَدٍ اَنْ يَاتِيَنِىْ اِلَّا مَنْ كَانَ عَلَى مِثْلِهٖ قَالاوَمَا دِيْنُكِ ؟ قَالَت:الْمَجُوْسِيَّةُ:قَالا:الشِّرْك هَذَا شَئى لانَقْرِبُهُ فَمَكَثَتْ عَنْهُمَا مَاشَاءَ اللهُ ثُمَّ تَعَرَّضَتْ لَهُمَا فَاَرَادَاهَا عَلَى نَفْسِهَا فَقَالَتْ مَاشِئْتُمَا غَيْرَ اَن لِىْ زَوْجًا اكْرِهُ اَن يَطَّلِعَ عَلَى هَذَا مِنِّىْ فَاَفْتَضِحَ فَاِنْ اَقْرَرْتُمَا لِىْ بِدِيْنِىْ وَشَرَطتُمَا اَنْ تَصْعَدَا بِىْ اِلَى السَّمَاءِ فَعَلْتُ :فَاَقَرَّا لَهَا بِدِيْنِهَا وَاَتَيَاهَا فِيْمَا يَرَيَان ثُمَّ صَعِدَا بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا انْتَهَيَا اِلَى السَّمَاءِ اخْتُطِفَتْ مِنْهُمَا وَقُطِعَتْ اَجْنِحَتُهُمَا فَوَقَعَا خَائِفَيْنِ خَادِمَيْنِ يَبْكِيَانِ وَفِىْ الارْضِ نَبِىٌّ يَدْعُوْ بَيْنَ الْجُمْعَتَيْنِ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ اُجِيْبَ فَقَالا لَوْ اتَيْنَا فُلانًا فَسَاَلْنَاهُ يَطْلُبُ لَنَا التَوْبَةَ فَاتيَاهُ فَقَالَ رَحِمَكُمَا اللهُ كَيْفَ يَطْلُبُ اَهْلُ الارْضِ لِاَهْلِ السَّمَاءِ ؟ قَالا اِنَّا قَدْ ابْتُلِيْنَا قَالا ائتِيَانِى فِىْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاتِيَاهُ فَقَالَ مَا اُجِبْتُ فِيْكُمَا بِشَى ائتِيَانِىْ فِىْ الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ فَاتيَاهُ فَقَالَ اخْتَارَا فَقَدْ خُيِّرْ تُمَا فَاِنْ اَحْبَبْتُمَا مُعَافَاةَ الدُّنْيَا وَعَذَابَ الاخِرَةِ وَاِنْاَحْبَبْتُمَا فَعَذَابُ الدُّنْيَا وَاَنْتُمَا يَوْمُ الْقِيَامَةِ عَلَى حُكْمِ اللهِ قَالَ اَحَدُهُمَا الدُّنْيَا لَمْ يَمْضِ مِنْهَا اِلَّا الْقَلِيْلُ وَقَالَ الآخرُ وَيْحَك اِنِّىْ قَدْ اَطَعْتُكَ فِىْ الاوَّلِ فَاطِعْنِىْ الآنَ فَاخْتَارَ عَذَابَ الدُّنْيَا:(۱)

(۱) تفسیر ابن ابی حاتم: جلد:1: صفحہ:190: رقم الحدیث:1007: مکتبۃ نزار ریاض۔
تفیسر ابن کثیر: جلد:1: صفحہ:356: دار طیبہ ریاض۔
تفسیر درمنثور: جلد:1: صفحہ:513: مرکز ھجر للبحوث والدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:73: رقم الحدیث:255: دار الکتب العلمیہ۔

ترجمہ: حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے حالتِ سفر میں ملا جب رات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے غلام سے فرمایا! دیکھو حمراء طلوع ہوگئی اسے مرحبانہ ہواور نہ خوش آمدید ہواور نہ ہی اسے اللہ تر وتازگی بخشے، یہ دو فرشتوں کی ہم نشین تھی فرشتوں نے کہا تھا، اے پروردگار! تو بدکار انسانوں کو کیسے چھوڑ دیتا ہے جبکہ وہ ناجائز خون بہاتے، تیری محرمات کی خلاف ورزی کرتے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں؟ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا میں نے تو امتحان لیا ہے پس اگر میں تمہارا بھی انہیں کی طرح کا امتحان لےلوں تو تم بھی وہی کرو جو وہ کرتے ہیں انہوں نے عرض کیا نہیں (ایسا تو نہ ہو گا) اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو پھر تم اپنے نیک ترین میں سے دو کو منتخب کرلو تو انہوں نے ہاروت اور ماروت کو منتخب کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں سے فرمایا میں تمہیں زمین پر اتار رہا ہوں اور تاکید کرتا ہوں کہ نہ تو تم شرک کروگے، نہ زنا کروگے اور نہ خیانت کروگے پھر انہیں زمین پر اتار دیا گیا اور ان پر جماع کی شہوت مسلط کردی گئی اور ان کے لئے زہرہ کو حسین ترین عورت کی صورت میں اتارا گیا پس جب وہ ان کے سامنے آئی تو انہوں نے اس کے جسم کا ارادہ کیا تو اس نے کہا میں تو ایک ایسے دین پر ہوں کہ کسی کو زیب نہیں دیتا کہ وہ میرے پاس آئے سوائے اس کے کہ وہ بھی وہی دین اپنالے انہوں نے پوچھا کہ تیرا کیا دین ہے؟ اس نے کہا (میرا دین) مجوسیت ہے انہوں نے کہا یہ تو شرک ہے (اور) یہ ایسی شئے ہے کہ ہم اس کا اقرار نہیں کرسکتے تو جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ عورت (اتنے عرصہ تک) دور رہی پھر ان کے سامنے آئی تو بھی انہوں نے اس سے اس کا نفس طلب کیا، تو اس نے کہا تم جو چاہتے ہو میں ناپسند کرتی ہوں کہ اس کی اطلاع میرے خاوند کو ہو جائے اور میں شرمندہ ہو جاؤں پس اگر تم میرے لیے میرے دین کا اقرار کرلو اور یہ شرط بھی تسلیم کرو کہ تم مجھے ساتھ لیکر آسمان کی طرف پرواز کروگے تو میں تیار ہوں تو انہوں نے اس کے دین کا اقرار کیا اور جو چاہتے تھے وہ کیا پھر وہ اس سمیت آسمان کی طرف پرواز کرنے لگے پس جب وہ آسمان تک جا پہنچے تو وہ (زہرہ) ان سے اچک لی گئی اور ان کے پر کاٹ دیئے گئے تو یہ خوفزدہ اور شرمندہ ہوکر روتے ہوئے (زمین پر) گر گئے (اس زمانہ میں) زمین پر ایک نبی تھے جو دو جمعوں کے درمیان دعا کیا کرتے تھے جب جمعہ کا دن ہوتا تو ان کی دعا پوری ہو جاتی تھی انہوں نے کہا کہ اگر ہم فلاں (نبی) کے پاس حاضر ہوں اور ان سے سوال کریں تاکہ وہ ہمارے لئے (اللہ تعالیٰ سے) توبہ (کرنے کی اجازت) طلب کرے تو اس (نبی) نے فرمایا تم میرے پاس جمعہ کے روز آنا تو وہ ان کے پاس (جمعہ کے روز) آئے۔ تو انہوں نے فرمایا تمہارے متعلق میری کوئی دعا قبول نہیں ہوئی تم میرے پاس دوسرے جمعہ کو آنا تو وہ (دوسرے جمعہ کو) آئے تو اس (نبی علیہ السلام) نے فرمایا تم منتخب کرلو تمہیں اختیار دیا گیا ہے اگر تمہیں پسند ہو دنیا میں معافی ہو جائے اور آخرت میں اللہ عزوجل کے حکم (عذاب سے محفوظ) رہو۔ تو ان میں سے ایک نے کہا کہ دنیاوی عذاب کو منتخب کرلیں، تو دوسرے نے کہا تم پر افسوس ہے میں نے پہلے تمہاری مانی ہے اب تم میری مانو پھر انہوں نے دنیاوی عذاب کو منتخب کرلیا۔

کیا قصہ ہاروت وماروت صحیح ہے؟

اس قصہ کے اور بھی بہت طرق ہیں جن کو حافظ ابن حجر عسقلانی نے ایک مستقل جزء کی شکل میں جمع فرمایا ہے۔اور اپنی کتاب"القول المسدد فی الذب عن مسند احمد"میں فرماتے ہیں اس قصہ کا واقف کار کثرت طرق اور اکثر (روایات) کے قوت مخارج کی وجہ سے اس کے وقوع پر یقین کر ہی لے گا:(۱)

اور میں (سیدی فیض ملت علیہ الرحمہ) علامہ سیوطی کے بھی اس جزء کا واقف ہوں (اس کا نام''جزء فی ھاروت و ماروت'' ہے) جسے انہوں نے جمع کیا ہے جس میں انہوں نے تقریباً انیس طریق (سندیں) ذکر کئے ہیں۔اور میں نے بھی تفسیر اویسی میں اس کے طرق جمع کئے ہیں جو بیس سے زائد ہیں۔

معروضِ اُویسی غفرلہٗ

ہاروت و ماروت کو من حیث الملائکہ معصوم ماننا فرض ہے اور وہ واقعی اپنے فریضہ کی ادائیگی کے لئے زمین پر اترے۔ لیکن ان کی داستانیں اسرائیلیات ہیں ان کے متعلق تین قاعدے ہیں:

(۱) اگر قرآن مجید واحادیث مبارکہ کے مطابق ہیں تو انہیں تسلیم کرنا جائز ہے:

(۲) اگر مخالف ہو تو رد کرنا واجب ہے:

(۳) اگر نہ موافق ہو نہ مخالف تو عمل کرنا مباح ہے۔

اس مسئلہ میں عوام کو توقف کرنا چاہیے علماء کرام کے لئے تحقیق لکھدی گئی ہے۔ (واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلی اعلم)

ہاروت وماروت کے گناہ کیسز کا عقیدہ رکھنے والے کا حکم

قَالَ الامَامُ الْقِرَفِیْ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ وَمَنْ اعْتقَدَ فِیْ ھَارُوْتَ وَمَارُوْتَ اَنَّھُمَا بِاَرْضِ الْھِنْدِ یُعَذّبَان عَلَی خَطِیئتِھِمَا مَعَ الزُّھْرَةَ فَھُوَ کَافِرٌ بَلْ ھُمْ رُسُلُ اللہِ وَخَاصَّتہُ یَجبُ تَعْظِیْمُھُمْ وَتَوْقِیْرُ ھُمْ وَتَنْزِیْھُھُمْ عَنْ کُلِّ مَایَخِلُّ بِعَظِیْمِ قَدْرِھِمْ وَمَنْ لَمْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ وَجَبَ اِرَاقَةَ دَمِہٖ۔

(۱)القول المسدد فی الذب عن المسند:لامام احمد:صفحہ:39:رقم الحدیث:8:مکتبة ابن تیمیہ مصر۔

ترجمہ: امام قرافی فرماتے ہیں جس نے ہاروت وماروت کے متعلق یہ عقیدہ رکھا کہ وہ ہندوستان میں ہیں ان کو زہرہ کے ساتھ گناہ کرنے پر سزادی جارہی ہے تو وہ کافر ہے فرشتے تو اللہ تعالیٰ کے رسول اور خواص ہیں ان کی تعظیم توقیر اور تنزیہ ہراس بات سے واجب ہے جو انکی عظمت مقام میں خلل انداز ہو جو ایسا نہ کرے گا اس کی گردن مارنا (حکومت اسلام کے ذمہ)واجب ہے۔

انتباہ:

بہت سے امور عام رائج ہوتے ہیں انہیں بلا سمجھے ہم عقیدہ بنا لیتے ہیں یا کم از کم انہیں صحیح اور سچ سمجھتے ہیں ان کے بعض امور کفر تک پہونچا دیتے ہیں جن پر لاشعوری میں زندگی تو بہ کئے بغیر ختم ہو جاتی ہے لیکن قیامت کی سزا کا استحقاق باقی رہتا ہے اسی لئے امت کے شفیق نبی ﷺ نے امت کو بکثرت استغفار وتوبہ کا حکم فرمایا ہے کیونکہ توبہ سے انسان تمام گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے گویا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

اُویسی غفرلہٗ کا مشورہ:

عزیزان گرامی ویسے تو ہر وقت توبہ واستغفار ضروری ہے لیکن سوتے وقت عادت بنائیں کہ یااللہ تعالیٰ ! میں گناہ کبیرہ وصغیرہ عمداً خطاً سہواً سے توبہ کرتا ہوں آپ کو یہ عادت جنت میں لے جائیگی۔ (انشاء اللہ)

عجیب وغریب فرشتے

ویسے تو ہر فرشتہ عجیب وغریب ہے ان کو انسان اپنے اوپر قیاس کرے تو گمراہ بھی ہو سکتا ہے اور دماغ بھی چکرائے گا اسی لئے مسلمان کو چاہئے کہ وہ یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ بڑی قدرت کا مالک ہے وہ جیسے چاہے کرے۔ ملائکہ کرام کے عجائب وغرائب سے بڑھ کر اور بہت بڑے اُمور ہیں جن کو تسلیم کرنا ہوگا کہ ’’اِنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ‘‘ اس باب میں چند عجیب الخلقۃ ملائکہ کا ذکر کیا جائے گا۔ (انشاء اللہ)

فرشتہ روح علیہ السلام

اس فرشتہ کا ذکر خیر قرآن مجید میں متعدد مقامات پر آیا ہے اس کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں ہم اُنہیں ایک تفسیر کے مطابق متعارف کراتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے:

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ مِنْ کُلِّ اَمْرٍ : (پارہ:۳۰:سورۃالقدر:آیت:۴)

ترجمہ:اس (شب قدر) میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے۔

یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِکَۃُ صَفًّا : (پارہ:۳۰:سورۃالنباء:آیت:۳۸)

ترجمہ:جس دن (مراد قیامت ہے) جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے (صف بستہ)۔

فائدہ:ان دونوں آیات میں روح کا جو ذکر آیا ہے ایک تفسیر میں اس سے مراد یہی فرشتہ ہے اور اسی تفسیر کی بنا پر ہم نے ان دونوں آیات کو اس فرشتہ کے حالات کی ابتداء میں ذکر کیا ہے۔

روح علیہ السلام سب فرشتوں سے بڑا ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ الرُّوْحُ مِنْ اَعْظَمِ الْمَلائِکَۃِ خَلْقًا:(۱)

ترجمہ:حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ روح تخلیق کے اعتبار سے سب فرشتوں سے بڑا ہے۔

خدا کا دربان

جبریل دربان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو روح فرشتہ دربانِ خدا تعالیٰ ہے۔

عَنِ الضّحاکِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَلرُّوْحُ حَاجِبُ اللّٰہِ :یَقُوْمُ بَیْنَ یَدَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَھُوَ اَعْظَمُ الْمَلائِکَۃِ لَوْفَتَحَ فَاہُ لَوَسِعَ جَمِیْعَ الْمَلائِکَۃِ فَالْخَلْقُ اِلَیْہِ یَنْظُرُوْنَ فَمِنْ مَخَافَتِہٖ لایَرْفَعُوْنَ طَرْفَھُمْ اِلٰی مَنْ فَوْقَہٗ:(۲)

(۱)کتاب العظمہ:جلد:3:صفحہ:871:رقم الحدیث:411:دار العاصمہ ریاض۔
تفسیر ابن جریر طبری:جلد:24:صفحہ:47:مرکز ھجر للبحوث و الدرسات مصر۔
تفسیر ابن ابی حاتم :جلد:10:صفحہ:3396:رقم الحدیث:19109:مکتبۃ نزار ریاض۔
تفسیر درمنثور:جلد:15:صفحہ:212:مرکز ھجر للبحوث و الدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:62:رقم الحدیث:210:دار الکتب العلمیہ۔
(۲)کتاب العظمہ:جلد:3:صفحہ:867:رقم الحدیث:285:دار العاصمہ ریاض۔
تفسیر درمنثور:جلد:15:صفحہ:212:مرکز ھجر للبحوث و الدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:62:رقم الحدیث:211:دار الکتب العلمیہ۔

ترجمہ: حضرت ضحاک فرماتے ہیں روح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا دربان ہے یہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوگا۔ یہ سب فرشتوں سے بڑا ہے۔ اگر اپنا منہ کھولے تو سب فرشتوں سے بھی وسیع ہو جائے ساری (فرشتوں کی) مخلوق اس کی طرف دیکھتی ہے اور اس کے خوف سے اپنی نظر اپنے سے بلند نہیں کرتی۔

یہ اللہ تعالیٰ کا دربان ہے تو جبریل علیہ السلام حضور علیہ السلام کے دربان ہیں۔ ''قسمت اپنی اپنی نصیب اپنا اپنا''

۳۴ پدم ۳۰ کھرب بولیاں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الرُّوْحُ مَلَكٌ لَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفَ وَجْهٍ لِكُلِّ وَجْهٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ لِسَانٍ لِكُلِّ لِسَانٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ لُغَةٍ يُسَبِّحُ اللّٰهُ بِتِلْكَ اللُّغَاتِ كُلِّهَا يُخْلَقُ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ تَسْبِيْحَةٍ مَلَكًا يَطِيْرُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ:(۱)

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک روح فرشتہ ہے جس کے ستر ہزار منہ ہیں ہر منہ میں ستر ہزار زبانیں ہیں ہر زبان کی ستر ہزار لُغتیں ہیں یہ ان سب لغات کے ساتھ اللہ عز وجل کی تسبیح بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو روز قیامت تک فرشتوں کے ساتھ اڑتا رہے گا۔

فائدہ: جب ستر ہزار مونہوں کو ستر ہزار زبانوں سے ضرب دیں تو ۴۹۰۰۰۰۰۰۰۰ (چار ارب نوے کروڑ) بنتے ہیں جب ان کو ستر ہزار لغتوں کے ساتھ ضرب دیں تو ۳۴۳۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ (چونتیس پدم تیس کھرب) لغتیں بنتی ہیں جن میں حضرت روح فرشتہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھتا ہے۔

دس ہزار پَروں والا فرشتہ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الرُّوْحُ مَلَكٌ وَاحِدٌ لَهُ عَشَرَةَ آلَاف جَنَاحٌ جناحَانِ مِنْهُمَا مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَهُ اَلْف وَجْهٍ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ اَلْف لِسَانٍ وَعَيْنَان شَفَتَان يُسَبِّحَان اللّٰهَ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ:(۲)

(۱) تفسیر ابن جریر طبری: جلد:15: صفحہ:71: مرکز هجر للبحوث والدراسات مصر۔
كتاب العظمه: جلد:3: صفحه:868: رقم الحديث:408: دار العاصمه رياض۔
تفسير ابن كثير: جلد:4: صفحه:151: دار طيبه رياض۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه:62: رقم الحديث:212: دار الكتب العلميه۔
(۲) كتاب العظمه: جلد:3: صفحه:869: رقم الحديث:409: دار العاصمه رياض۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه:62: رقم الحديث:213: دار الكتب العلميه۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس کے پَر پانچ ہزار زمینوں کی مسافت کے برابر فاصلہ رکھتے ہیں (اور پر خود کتنے بڑے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے) اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہزار منہ، دس لاکھ زبانیں، بیس لاکھ آنکھیں اور بیس لاکھ ہونٹ ہیں جو قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھتے رہیں گے۔

عَنْ وَهْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ الرُّوْحُ مَلَکٌ مِنَ الْمَلائِکَۃِ لَہُ عَشَرَۃَ الآف جَنَاحٌ جَنَاحَان مَابَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَہٗ الْفُ وَجْہ لِکُلّ وَجْہ الْفُ لِسَان وَشَفَتَان یُسَبّحَان اللّٰہ اِلَی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ:(۱)

ترجمہ: حضرت وہب فرماتے ہیں کہ روح فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے جس کے دس ہزار پر ہیں اس کے پروں کے درمیان مشرق ومغرب کا فاصلہ ہے اس کے ہزار منہ ہیں (اور) ہر منہ میں ہزار زبانیں اور (دو ہزار) ہونٹ ہیں یہ قیامت تک اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتے رہیں گے۔

مقرب ترین فرشتہ

عَنْ مُقَاتَلِ بْنِ حَیّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ الرُّوْحُ اَشْرَفُ الْمَلائِکَۃِ وَاَقْرَبُھُمْ مِنَ الرَّبّ وَھُوَ صَاحِبُ الْوَحی:(۲)

ترجمہ: حضرت مقاتل بن حیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ روح سب فرشتوں سے اشرف اور رب تعالیٰ کا مقرب ترین ہے اور یہی صاحب الوحی ہے۔

فائدہ: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ روح سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں کیونکہ عام طور پر یہی وحی لاتے رہے ہیں۔ یہ اسی تفسیر کے مطابق ہے جس میں روح سے مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں کیونکہ آپ صاحبِ وحی بھی ہیں اور مقرب بھی۔

(۱) کتاب العظمہ: جلد:3: صفحہ:866: رقم الحدیث:405: دار العاصمہ ریاض۔
تفیسر درمنثور: جلد:15: صفحہ:213: مرکز ھجر للبحوث و الدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:63: رقم الحدیث:214: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) کتاب العظمہ: جلد:3: صفحہ:875: رقم الحدیث:416: دار العاصمہ ریاض۔
تفیسر قرطبی: جلد:22: صفحہ:31: مؤسسۃ الرسالۃ بیروت 1427ھجری۔
تفیسر درمنثور: جلد:15: صفحہ:213: مرکز ھجر للبحوث و الدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:63: رقم الحدیث:215: دار الکتب العلمیہ۔

روحانی جماعت

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ الرُّوْحُ فِیْ السَّمَاءِ الرَّابِعَۃِ وَھُوَ اَعْظَمُ مِنَ السَّمٰوَاتِ وَالْجِبَالِ وَالْمَلَائِکَۃِ یُسَبِّحُ کُلَّ یَوْمٍ اِثْنَی عَشَرَ اَلْفَ تَسْبِیْحَۃٍ یَخْلُقُ اللّٰہُ تَعَالیٰ مِنْ کُلِّ تَسْبِیْحَۃٍ مَلَکًا مِنَ الْمَلَائِکَۃِ یَجِئُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ صَفًّا وَحْدَہٗ:(۱)

ترجمہ:حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روح چوتھے آسمان میں ہے اور یہ آسمانوں، پہاڑوں اور سب فرشتوں سے بڑا ہے ہر روز بارہ ہزار تسبیحات پڑھتا ہے اس کی ہر تسبیح سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ یہ (فرشتہ) روز قیامت مکمل ایک صف کی شکل میں حاضر ہوگا۔

لسانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ذکرِ روح

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ وَسُجُوْدِہٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِکَۃِ وَالرُّوْحِ:(۲)

ترجمہ:حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدہ میں یہ پڑھا کرتے تھے فرشتوں اور روح کا رب پاکیزہ اور مقدس ہے۔

(۱) تفسیر ابن جریر طبری:جلد:24:صفحہ:46:مرکز ھجر للبحوث والدراسات مصر۔
الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ:63:رقم الحدیث:216:دارالکتب العلمیہ۔
(۲)ابوداؤد شریف:کتاب الصلوۃ:باب مایقول الرجل فی رکوعہ:صفحہ:153:رقم الحدیث:872:مکتبۃ المعارف ریاض۔
نسائی شریف:کتاب الصلوۃ:باب الدعا فی السجود:صفحہ:184:رقم الحدیث:1134:مکتبۃ المعارف ریاض۔
کنز العمال:جلد:8:صفحہ:107:رقم الحدیث:22668:دارالکتب العلمیہ۔
الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ:63:رقم الحدیث:217:دارالکتب العلمیہ۔

فرشتہ روح کی صورت

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الرُّوْحُ خَلقٌ عَلَی صُوْرَةِ بَنِیْ آدَمَ:(۱)

ترجمہ:حضرت مجاہدفرماتے ہیں حضرت روح (علیہ السلام)انسان کی شکل پر پیدا کئے گئے ہیں۔

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الرُّوْحُ یَأكُلُوْنَ وَلَهُمْ اَیْدٌ وَاَرْجُلٌ وَرُؤوسٌ وَلَیْسُوْاا بِمَلائِكَة:(۲)

ترجمہ:حضرت مجاہدفرماتے ہیں روح (مخلوقِ خدا کی ایک قسم ہے جو) کھاتے پیتے ہیں ان کے ہاتھ اور پاؤں اور سر ہیں یہ فرشتے نہیں ہیں۔

فائدہ: مخالفین کا کہنا کہ رسول اللہ ﷺ نور ہیں تو پھر کھاتے پیتے کیوں تھے ثابت ہوا کہ کھانا پینا نور کے منافی نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روح فرشتوں کے علاوہ کسی اور مخلوقِ خدا کا نام ہے کیونکہ فرشتے کھاتے پیتے نہیں لیکن ہیں وہ نور۔

ہر فرشتہ کے ساتھ روح علیہ السلام کا نزول

عَنْ عِكْرَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَعْظَمُ خَلْقًا مِنَ الْمَلائِكَةِ وَلایَنْزِلُ مَلَكٌ اِلّاوَمَعَهُ رُوْحٌ:(۳)

ترجمہ:حضرت عکرمہ فرماتے ہیں روح فرشتوں سے خلقت میں بڑا ہے اور کوئی فرشتہ (آسمان سے) نازل نہیں ہوتا مگر روح علیہ السلام اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

فائدہ:اس روایت سے بھی معلوم ہوا کہ روح فرشتوں سے علاوہ ایک مخلوق ہے اور یہ بھی کہ یہ فرشتوں کی طرح تعداد میں بہت ہیں اور ہر اترنے والے فرشتے کے ساتھ ایک روح علیہ السلام ہوتا ہے۔

(۱) تفسیر ابن جریر طبری:جلد:24:صفحہ:48:مرکز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:63:رقم الحدیث:218:دار الكتب العلمیه۔
تفیسر درمنثور:جلد:15:صفحہ:211:مرکز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
(۲) تفسیر ابن جریر طبری:جلد:24:صفحہ:48:مرکز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
كتاب العظمه:جلد:3:صفحہ:880:رقم الحدیث:422:دار العاصمه ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:63:رقم الحدیث:219:دار الكتب العلمیه۔
(۳)كتاب العظمه:جلد:3:صفحہ:881:رقم الحدیث:424:دار العاصمه ریاض۔
تفیسر درمنثور:جلد:9:صفحہ:8:مرکز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:64:رقم الحدیث:220:دار الكتب العلمیه۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ الرُّوْحُ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ عَلَی صُوْرَۃِ بَنِیْ آدَمَ وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ مَلَکٌ اِلّا وَمَعَہُ وَاحِدٌ مِنَ الرُّوْحِ:(۱)

ترجمہ:حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ روح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے جو انسان کی صورت میں ہے اور کوئی فرشتہ نہیں اترتا مگر ایک روح علیہ السلام اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

فائدہ: ثابت ہوا کہ روح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا لشکر ہیں جیسا کہ حدیث ذیل اس کی مؤید ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلرُّوْحُ جُنْدٌ مِنْ جُنُوْدِ اللّٰہِ لَیْسُوْا بِمَلائِکَۃِ لَھُمْ رُؤوسٌ وَ اَیدٍ وَاَرْجُلٌ ثُمَّ قَرَأَ﴿یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلائِکَۃُ صَفًّا﴾ قَالَ:ھٰؤلاءِ جُنْدٌ وَھٰؤلاءِ جُنْدٌ :(۲)

ترجمہ:روح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے یہ فرشتے نہیں ہیں ان کے سر بھی ہیں اور ہاتھ بھی اور پاؤں بھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی "یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِکَۃُ صَفًّا" (پارہ:۳۰:سورۃ النباء:آیت:۳۸)

ترجمہ:جس دن (مراد قیامت ہے) جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے (صف بستہ)۔

اور فرمایا (روح علیہ السلام) بھی لشکر ہے اور یہ فرشتے بھی لشکر ہیں۔

(۱) تفیسر درمنثور:جلد:9:صفحہ:8:مرکز ھجر للبحوث و الدراسات مصر۔
تفسیر ابن ابی حاتم:جلد:7:صفحہ:2276:رقم الحدیث:12462 :مکتبۃ نزار ریاض۔
تفسیر قرطبی:جلد:12:صفحہ:269:مؤسسۃ الرسالۃ بیروت۔
الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ:64:رقم الحدیث:221:دار الکتب العلمیہ۔
(۲)کتاب العظمۃ:جلد:3:صفحہ:870:رقم الحدیث:410:دار العاصمۃ ریاض۔
تفیسر درمنثور:جلد:15:صفحہ:210:مرکز ھجر للبحوث و الدراسات مصر۔
تفسیر ابن ابی حاتم:جلد:10:صفحہ:3396:رقم الحدیث:19106:مکتبۃ نزار ریاض۔
تفسیر قرطبی:جلد:22:صفحہ:31:مؤسسۃ الرسالۃ بیروت۔
الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ:64:رقم الحدیث:222:دار الکتب العلمیہ۔

ملائکہ روحانی جماعت کی کثرت

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ بَرِیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَایَبْلُغُ الْجِنّ وَالانْسُ وَالْمَلائِکَۃُ وَالشَّیَاطِیْنُ عَشْرَالرُّوْح:(۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بریدہ فرماتے ہیں جن، انسان، فرشتے اور شیطان (سب مل کر) روح کے دسویں حصہ تک بھی نہیں پہنچ سکتے۔

عَنِ الشَّعْبِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی ''یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلائِکَۃُ صَفًّا'' ھُمَا سِمَاطَا رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ سِمَاطٌ مِنَ الرُّوْحِ سِمَاطٌ مِنَ الْمَلائِکَۃِ:(۲)

ترجمہ: (جس دن (مراد قیامت ہے) جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے (صف بستہ)) چنانچہ ﴿یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِکَۃُ صَفًّا﴾ کی تفسیر میں امام شعبی فرماتے ہیں کہ یہ دونوں (روح اور فرشتے) روز قیامت رب العالمین کے دائیں بائیں ہوں گے ایک طرف روح صف بستہ ہوں گے دوسری طرف فرشتے صف بستہ ہوں گے۔

اس روایت سے بھی فرشتوں کے ساتھ ساتھ روح فرشتوں کی کثرت تعداد معلوم ہوتی ہے تب ہی تو یہ فرشتوں کے مقابلہ میں دوسری جانب میں موجود ہوں گے۔

(۲) یہ بھی احادیث سے ثابت ہے کہ سوائے کروبیون (فرشتوں) کے روح فرشتے سب مخلوقات سے زیادہ ہیں۔

(۱) کتاب العظمہ: جلد: 3: صفحہ: 867: رقم الحدیث: 407: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 64: رقم الحدیث: 224: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) تفسیر زاد المسیر: لابن جوزی: صفحہ: 1509: مکتب الاسلامی بیروت 1423 ہجری۔
تفسیر ابن جریر طبری: جلد: 24: صفحہ: 50: مرکز ھجر للبحوث و الدراسات مصر۔
کتاب العظمہ: جلد: 3: صفحہ: 874: رقم الحدیث: 415: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 64: رقم الحدیث: 225: دار الکتب العلمیہ۔

عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ الانْسُ وَالجِنُّ عَشَرَۃُ اَجْزَاءٍ فَالانْسُ جُزْءٌ وَالْجِنُّ تِسْعَۃُ اَجْزَاء وَ الْمَلائِکَۃُ وَالْجِنُّ عَشَرَۃُ اَجْزَاء فَالْجِنُّ جُزْءٌ وَالْمَلائِکَۃُ تِسْعَۃٌ وَالْمَلائِکَۃُ وَالرُّوْحُ عَشَرَۃُ اَجْزَاء فَالْمَلائِکَۃُ جُزْء وَالرُّوْحُ تِسْعَۃٌ وَالرُّوْحُ وَالکُرُوْبِیُّوْنَ عَشَرَۃُ اَجْزَاء فَالرُّوْحُ جُزْء وَالْکُرُوْبِیُّوْنَ تِسْعَۃُ اَجْزَاء:(۱)

ترجمہ: حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ انسان اور جنات دس جزء ہیں انسان جنات کا ایک جزء ہیں اور جنات (انسان کے) نو جزء ہیں ملائکہ اور جنات دس جزء ہیں پھر جنات (فرشتوں کے مقابلہ میں) ایک جزء ہیں اور فرشتے (جنات کے مقابلہ میں) نو جزء ہیں فرشتے اور روح دس جزء ہیں پھر فرشتے (روح کے مقابلہ میں) ایک جزء ہیں اور روح (فرشتوں کے مقابلہ میں) نو جزء ہیں اور روح اور کروبیون دس جزء ہیں پھر روح کروبیون کے مقابلہ میں ایک جزء ہیں اور کروبیون (روح کے مقابلہ میں) نو جزء ہیں۔

روح فرشتے دوسرے فرشتوں کے محافظ ہیں

عَنْ اِبْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ قَالَ الرُّوْحُ حَفَظَۃٌ عَلَی الْمَلائِکَۃِ:(۲)

ترجمہ: حضرت ابن ابی نجیح فرماتے ہیں روح فرشتے دوسرے فرشتوں کے محافظ ہیں۔

روح فرشتے کو دوسرے فرشتے نہیں دیکھ سکتے

عَنْ مُجَاھِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ الرُّوْحُ خَلْقٌ مِنَ الْمَلائِکَۃِ لاتَرَاھُمُ الْمَلائِکَۃُ کَمَا لاتَرَوْنَ اَنْتُمُ الْمَلائِکَۃَ:(۳)

ترجمہ: حضرت مجاہد فرماتے ہیں روح ملائکہ میں سے ایک مخلوق ہے ملائکہ ان کو نہیں دیکھتے جس طرح تم (انسان) فرشتوں کو نہیں دیکھتے۔

(۱) کتاب العظمہ: جلد: 3: صفحہ: 877: رقم الحدیث: 420: دار العاصمہ ریاض۔
تفسیر درمنثور: جلد: 9: صفحہ: 435: مرکز ھجر للبحوث و الدراسات مصر۔
الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ: 64: رقم الحدیث: 226: دار الکتب العلمیہ۔
تفسیر ابن ابی حاتم: جلد: 7: صفحہ: 2387: رقم الحدیث: 12968: مکتبۃ نزار ریاض۔
(۲) الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ: 65: رقم الحدیث: 227: دار الکتب العلمیہ۔
(۳) الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ: 65: رقم الحدیث: 228: دار الکتب العلمیہ۔

کمالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

عام بشر کسی بھی فرشتے کو نہیں دیکھ سکتے اور عام فرشتے روحانی جماعت (فرشتے) کو نہیں دیکھ سکتے اور روحانی فرشتے ذات باری تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتے لیکن ہمارے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب کو دیکھتے ہیں اور انہی چشمانِ سرمبارک سے دیکھتے ہیں۔

کیا خوب فرمایا امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

صَدلُقَن علیہ السلام

ملائکہ کرام میں ایک صدلقن علیہ السلام بھی ہیں جن کی عظمت جسمانی کا یہ حال ہے :

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا يُقَالُ لَهٗ صَدْلُقَنْ اِنَّ بُحُوْرَ الدُّنْيَا لَتَسعَ نَفْرَةَ اِبْهَامِهٖ:(۱)

ترجمہ: حضرت شہر بن حوشب فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ (وہ) ہے جس کا نام صدلقن ہے ساری دنیا کے سمندر (اگر جمع کردیئے جائیں) تو بھی اس کے انگوٹھے کا گڑھا وسیع ہوجائے۔

فائدہ: ''کتاب العظمۃ'' ابوالشیخ کے ایک نسخہ میں صداق ہے دونسخوں میں صدلقن ہے اور'' حلیہ الاولیاء'' میں صدیقا ہے۔

(۱) کتاب العظمه: جلد:3: صفحه:747: رقم الحديث:330: دار العاصمه رياض۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه:78: رقم الحديث:274: دار الكتب العلميه۔

ملائکہ ملاء اعلیٰ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ أحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَامُحَمَّد هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلأُ الأعْلٰى ؟ قُلْتُ: لا: فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَهَا فِيْ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰواتِ وَمَا فِي الأرْضِ فَقَالَ يَامُحَمّدُ: هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلأُ الاعْلٰى ؟ قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالدَّرَجَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلوٰاتِ وَالْمَشْيُ عَلَى الأقْدَامِ إلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَالدَّرَجَاتُ إفْشَاءُ السَّلامِ وَإطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ: (۱)

ترجمہ: آج رات میرے پاس (خواب میں) حضرت باری تعالیٰ خوبصورت ترین صورت میں نظر آئے اور پوچھا اے محمد! کیا آپ جانتے ہیں مقرب فرشتے کس بات میں بحث کررہے ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، تو اللہ تعالیٰ نے اپنا دست مبارک میرے کندھوں کے درمیان رکھا جس کی میں نے اپنے سینے میں ٹھنڈک محسوس کی اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں تھا اس کا علم ہوگیا۔ پھر پوچھا اے محمد! کیا آپ جانتے ہیں مقرب فرشتے کس بارے میں بحث کررہے ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں کفارات اور درجات کے بارے میں، کفارات یہ ہیں نمازوں کے بعد مساجد میں ٹھہرے رہنا، جماعت کی طرف قدموں سے چلنا، وضو کرتے وقت پانی کو مبالغہ کے ساتھ ان اعضاء کا دھونا جو وضو میں فرض اور سنت ہیں۔ اور درجات یہ ہیں سلام کو پھیلانا، کھانا کھلانا، رات کو (تہجد کی) نماز ادا کرنا جب کہ لوگ نیند میں ہوں۔

فائدہ: حضرات انبیاء کرام کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں چنانچہ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خواب میں دیکھا وہ بھی حق ہے حضرت باری تعالیٰ کا خواب میں بھی دیدار حق ہے۔

(۱) ترمذی شریف: کتاب التفسیر: باب سورۃ: "ص": صفحہ: 730: رقم الحدیث: 3233: مکتبة المعارف ریاض۔
کنز العمال: جلد: 15: صفحہ: 378: رقم الحدیث: 43537: دار الکتب العلمیہ۔
مجمع الزوائد: جلد: 7: صفحہ: 265: رقم الحدیث: 11744: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 191: رقم الحدیث: 709: دار الکتب العلمیہ۔

دیوبندی وہابی

بعض حضرات اس روایت سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خواب کے بعد تمام کائنات کا علم عطاء فرمادیا گیا ہے، اولاً تو یہ بات اس لئے درست نہیں کیونکہ اس میں صرف آسمان اور زمین کے علم کا ذکر ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی اور بھی بہت سی کائنات پیدا کردہ ہے جو اس روایت میں مذکور نہیں ہے دوسرے یہ کہ آسمان اور زمین کی بھی وہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں آئی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال فرمایا تھا ورنہ قرآن پاک میں جو یہ ارشاد ہے: مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ: (پارہ:۲۳:سورۃ ص: آیت:۶۹)

ترجمہ: مجھے عالمِ بالا کی کیا خبر تھی جب وہ جھگڑ رہے تھے۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ

اس میں تین دھوکے دئے۔

(۱) حدیث میں صرف آسمانوں اور زمینوں کا ذکر ہے تو گویا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو صرف زمین وآسمان کا علم ہے باقی علوم سے آپ بےخبر ہیں (معاذ اللہ) پھر اسے بھی رد کر دیا:

(۲) آسمان اور زمین کا علم بھی اتنا محدود کہ جتنا اللہ تعالیٰ نے سوال کیا یعنی صرف ملاء اعلیٰ کے تین سوالات اور بس۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی نفی میں آخر میں فیصلہ کر دیا:

(۳) کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام بالکلیہ ملأ الاعلیٰ کے متعلق لاعلم ہیں (معاذ اللہ) کیونکہ اگر یہ مان لیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ملاء اعلیٰ کا علم ہے تو قرآن کی آیت کے خلاف لازم ہوتا ہے۔ (معاذ اللہ)

انتباہ:

دیوبندی وہابی نے اپنے ہر تین دعاوی میں کوئی حوالہ کسی شارح حدیث کا نہیں دیا جو کچھ بیان کیا اپنی رائے ہے اور رائے بھی اتنی گھٹیا کہ سن کر شرمائیں یہود۔

جواب:

(۱) اگر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو علم نہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے آپ سے ملاء اعلیٰ کے متعلق سوال کیوں کیا؟ سوال علم والے سے کیا تھا لاعلم سے نہیں:

(۲) آپ ﷺ کا پہلے نفی میں جواب دینا لاعلمی سے نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس سے محبت کا اظہار تھا کہ میں تجھے دیکھتا ہوں مجھے ملاء اعلیٰ سے کیا غرض:

(۳) زمین وآسمان کے علم کا اظہار تحدید کے لئے نہیں بلکہ محاورۃً جملہ علوم مراد ہیں اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے علم کے لئے آسمانوں اور زمینوں کا اظہار فرمایا ہے:

(۴) ملاء اعلیٰ اتنا عرصہ مسائل میں جھگڑتے رہے ان کے مسائل کا اللہ تعالیٰ نے حل خود کیوں نہ فرمایا بلکہ حضور ﷺ کی طرف سپرد فرمایا تاکہ آپ کی عزت وعظمت کا اظہار ہو مزید جوابات اور تحقیق فقیر کی کتاب "غاية الما مول في علم الرسول" اور "الفيض الجاری شرح صحيح البخاری" میں پڑھئے۔

عجیب وغریب فرشتے

تمام آسمانوں زمینوں کو ایک لقمہ کرسکنے والا فرشتہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَلَكًا لَوْ قِيْلَ لَهُ الْتَقِمِ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرْضِيْنَ بِلُقْمَةٍ وَاحِدَةٍ لَفَعَلَ: تَسْبِيْحُهُ: سُبْحَانَكَ حَيْثُ كُنْتَ: (۱)

ترجمہ: اللہ عزوجل کا ایک فرشتہ ایسا ہے کہ اگر اسے کہا جائے تو ساتوں آسمانوں اور سب زمینوں کو ایک لقمہ کرلے تو وہ ایسا کرسکتا ہے اس کی تسبیح یہ ہے سبحانك حيث كنت (تو پاک ہے جہاں بھی ہے)۔

(۱) کنز العمال: جلد: 10: صفحہ: 164: رقم الحدیث: 29818: دار الکتب العلمیه۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 133: رقم الحدیث: 493: دار الکتب العلمیه۔
جمع الجوامع: جلد: 2: صفحہ: 334: رقم الحدیث: 6117: دار الکتب العلمیه۔
معمجم کبیر للطبرانی: جلد: 11: صفحہ: 195: رقم الحدیث: 11476: مکتبة ابن تیمیه قاهره۔
مجمع البحرین: جلد: 1: صفحہ: 105: رقم الحدیث: 66: مکتبة الرشد ریاض۔

کندھے سے اخیر سر تک طویل فاصلہ والا فرشتہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اُمِرْتُ اَنْ أحَدِّثُ عَنْ مَلَكٍ فِيْ السَّمَاءِ مَا بَيْنَ عَاتِقِهِ اِلَى مُنْتَهٰى رَأسِهِ كَطَيْرَانِ مَلَك سَبْعَ مائةَ عَام وَمَا يَدْرِىْ أيْنَ رَبّهُ: فَسَبّحَانهُ: (۱)

ترجمہ: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آسمان کے ایک فرشتہ کے متعلق بتلاؤں اس کے کندھے سے سر کے آخری حصہ تک کا فاصلہ ایک فرشتہ کے سات سو سال تک چلنے کے برابر ہے وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کا رب کہاں ہے بس وہ اس کی تسبیح بیان کرتا رہتا ہے۔

شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اتنی بڑی قدر ومنزلت والے فرشتے تا حال دیدار خدا تعالیٰ سے محروم ہیں اور وصل وصال تو دور کی بات ہے اور یہ ہمارے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا "**دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین**" اور فرمایا: "**مازاغ البصر و ما طغی**" ایسے بلند قدر نبی کریم علیہ السلام کو صرف اپنے جیسا سمجھنے والوں کو یہی کہا جا سکتا ہے:

"دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے"

(۱) کتاب العظمه: جلد: 3: صفحه: 998: رقم الحديث: 518: دار العاصمه رياض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 134: رقم الحديث: 494: دار الكتب العلميه۔
تاريخ دمشق الكبير: ابن عساكر: جلد: 43: صفحه: 60: تحت رقم الاسم: 4958: دار الفكر بيروت۔

میطاطروش علیہ السلام

اس فرشتہ کی ڈیوٹی ہے کہ وہ پردوں پرنگران رہے اسی طرح سے گویا وہ ساتوں آسمان کے پردوں کا سربراہ ہے۔
معلوم ہاد کہ ساتوں آسمان کس کس چیز کے بنے ہوئے ہیں۔

عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ السَّمَاءُ الدُّنْيَا مَوْجٌ مَكْفُوْفٌ وَالثَّانِيَةُ مَرْمَرَةٌ بَيْضَاءُ وَالثَّالِثَةُ حَدِيْدٌ وَالرَّابِعَةُ نُحَاسٌ وَالْخَامِسَةُ فِضَّةٌ وَالسَّادِسَةُ ذَهْبٌ وَالسَّابِعَةُ يَاقُوْتَةٌ حَمْرَاءُ وَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ صَحَارِىْ مِنْ نُوْرٍ وَلَايَعْلَمُ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِالْحُجبِ يُقَالُ لَهُ مِيْطَا طَرُوْشْ:(١)

ترجمہ: حضرت ربیع بن انس فرماتے ہیں کہ پہلا آسمان جمع شدہ لہر ہے دوسرا سفید مرمر کا ہے تیسرا لوہے کا ہے چوتھا تانبے کا ہے پانچواں چاندی کا ہے چھٹا سونے کا ہے ساتواں سرخ یاقوت کا ہے ان کے اوپر نور کے صحرا ہیں ان کے اوپر کا علم اللہ تعالیٰ اور موکل (پردوں کے فرشتہ) کے سوا کوئی نہیں جانتا اس فرشتہ کا نام میطاطروش ہے۔

فائدہ: اس روایت میں خدا تعالیٰ کے ایک مقرب فرشتہ کا ذکر ہے جو ایسے رازوں کا علم رکھتا ہے جو دوسرے فرشتوں کے علم میں نہیں اس فرشتہ کا نام میطاطروش (سیطاطروش نام بھی آیا) ہے۔

کمالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اس بیان سے اپنے رسول پاک ﷺ کے کمالات سے غافل نہ رہئے کہ اتنے بڑے علوم کے اظہار کے ساتھ آپ ﷺ ان اسرار ورموز سے آگاہ ہیں جن سے فرشتے بھی بے خبر ہیں دیکھئے میطاطروش فرشتے کو دوسرے فرشتے نہیں جانتے لیکن ہمارے نبی پاک ﷺ نہ صرف اس کے نام سے باخبر ہیں بلکہ اس کی ڈیوٹی بھی جانتے ہیں۔

(١) تفسیر درمنثور: جلد: 1: صفحہ: 238: مرکز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
كتاب العظمه: جلد: 3: صفحہ: 1044: رقم الحديث: 562: دار العاصمه رياض۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحہ: 55: رقم الحديث: 178: دار الكتب العلميه۔

ریافیل علیہ السلام

بعض فرشتے ایسے ہیں جن کی بعض انسانوں سے دوستی ہوتی ہے ان میں ایک یہی ریافیل علیہ السلام بھی ہیں اس کی ذوالقرنین بادشاہ سے دوستی تھی۔

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ لِذِیْ الْقَرْنَیْنِ عَلَیْہِ السَّلام خَلِیْلٌ مِنَ الْمَلائِکَۃِ یُقَالُ لَہٗ رِیَافِیْلُ وَکَانَ یَاتِیْہِ فَیَزُوْرُہٗ فَقَالَ لَہٗ حَدِّثْنِیْ کَیْفَ عِبَادَتکُمْ فِیْ السَّمَاءِ ؟ قَالَ فِیْ السَّمَاءِ مَلائِکَۃٌ قِیَام لایَجْلِسُوْنَ اَبَدًا وَمِنْھُمْ سَاجِدٌ لایَرْفَعُ رَأسَہٗ اَبَدًا وَرَاکِعٌ لایَسْتَوِیْ اَبَدًا وَرَافِعُ وَجْھِہٖ لایَطْرُقْ شَاخِص اَبَدًا یَقُوْلُ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ رَبّ الْمَلائِکَۃِ وَالرُّوْح رَبّ مَا عَبَدْنَاکَ حَقّ عِبَادَتِکَ:(۱)

ترجمہ: حضرت امام ابوجعفر اپنے باپ (علی بن حسین بن علی بن ابی طالب) سے نقل کرتے ہیں کہ ذوالقرنین علیہ السلام کا ایک دوست فرشتوں میں سے تھا جن کا نام ریافیل ہے یہ ان کے پاس آتا اور ان کی زیارت کرتا تھا تو انہوں نے (ایک بار) فرمائش کی کہ مجھے بتاؤ آسمان میں تم کس طرح عبادت کرتے ہو؟ تو انہوں نے بتلایا کہ آسمان میں کچھ فرشتے قیام میں ہیں جو کبھی نہیں بیٹھیں گے اور کچھ سجدہ میں ہیں جو کبھی سر نہیں اٹھائیں گے، اور بعض رکوع میں ہیں جو کبھی سیدھے (کھڑے) نہیں ہوں گے اور بعض اپنا چہرہ اٹھائے ہوئے ہیں جو کبھی اپنا سر نہیں جھکائیں گے ہمیشہ ٹکٹکی باندھے رہیں گے ان کی عبادت یہ کلمہ ہے:

سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ رَبّ الْمَلائِکَۃِ وَالرُّوْح رَبّ مَا عَبَدْنَاکَ حَقّ عِبَادَتِکَ

اے بادشاہ وقدوس تو پاک ہے تو ہی فرشتوں علیہم السلام اور روح علیہ السلام کا پروردگار ہے اے ہمارے پروردگار! جس طرح تیری عبادت کا حق ہے ہم نے اس طرح سے تیری عبادت نہ کی:

فائدہ: اس کے نام میں اختلاف ہے چنانچہ ابوالشیخ کے مطبوعہ نسخہ میں ''زیافیل'' ہے اور ''درمنثور'' میں ''زرافیل'' ہے۔ اور درمنثور کے ایک نسخہ میں ''زراقیل'' ہے:

(۱) کتاب العظمہ: جلد:4: صفحہ:1461: رقم الحدیث:966: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:78: رقم الحدیث:275: دار الکتب العلمیہ۔

آبِ حیات کی اطلاع

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرَ مُحَمّد بْنِ عَلِیّ بْنِحُسَیْنِ بْنِ عَلِیّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ کَانَ لِذِی الْقَرْنَیْنِ صَدِیْقٌ مِنَ الْمَلائِکَةِ یُقَالُ لَهُ رِیَافِیْلُ وَکَانَ لایَزَالُ یَتَعَاهَدُہُ بِالسّلام فَقَالَ لَهُ ذُوْالْقَرْنَیْنِ یَارِیَافِیْلُ هَلْ تَعْلَمُ شَیْئًا یَزِیْدُ فِیْ طُوْلِ الْعُمْرِ لِیَزْدَادَ شُکْرًا وَعِبَادَةً قَالَ مَالِیْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْم وَلٰکِنْ سَأَسْئَلُ لَكَ عَنْ ذٰلِكَ فِیْ السَّمَاءِ فَعَرَجَ رِیَافِیْلُ اِلَی السَّمَاءِ فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ یَلْبَثَ ثُمَّ هَبَطَ فَقَالَ اِنِّیْ سَأَلْتُ عَمَّا سَاَلْتَنِیْ عَنْهُ فَاُخْبِرْتُ اَنَّ لِلّٰهِ عَیْنًا فِیْ ظُلْمَةٍ هِیَ اَشَدُّ بِیَاضاً مِنَ الْلَبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الشَّهْدِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا شَرْبَةً لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَکُوْنَ هُوَالَّذِیْ یَسْأَلُ اللهُ الْمَوْتَ:(۱)

ترجمہ: امام ابوجعفر محمد بن علی بن حسین بن علی ابن ابی طالب فرماتے ہیں حضرت ذوالقرنین کا فرشتوں میں سے ایک دوست تھا جسے ریافیل کہا جاتا ہے وہ ہمیشہ (آکر) ان کو سلام کہتا تو اس کو حضرت ذوالقرنین نے فرمایا اے ریافیل آپ کوئی ایسی چیز جانتے ہیں جو عمر میں اضافہ کرے تاکہ شکر اور عبادت میں اضافہ ہو سکے انہوں نے فرمایا مجھے تو اس کا پتہ نہیں لیکن آپ کی خاطر اس کے متعلق آسمان میں عنقریب سوال کروں گا پس حضرت ریافیل علیہ السلام آسمان کی طرف چڑھ گئے پس جتنی مدت اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ رہے پھر (جب) اترے تو بتایا کہ جس کے متعلق آپ نے سوال کیا تھا اس کے متعلق میں نے پوچھا ہے تو مجھے (یہ) بتایا گیا ہے کہ اندھیرے میں اللہ تعالیٰ کا ایک چشمہ ہے جو دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے جس نے بھی اس سے ایک گھونٹ پی لیا وہ کبھی نہیں مرے گا یہاں تک کہ وہ خود ہی اللہ تعالیٰ سے موت کا سوال کرے۔

(۱)تفسیر درمنثور: جلد:9: صفحہ:650: سورۃ الکھف: آیت:83: مرکز ھجر للبحوث والدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:79: رقم الحدیث:276: دار الکتب العلمیہ۔

ذوالقرنین علیہ السلام

عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اَنَّ ذَاالْقَرْنَیْنِ مَلَکٌ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ اھْبَطَ اللّٰہُ الارْضَ وَآتَاہُ مِنْ کُلِّ شَئٍی سَبَبًا:(۱)

ترجمہ: حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں کہ ذوالقرنین (بادشاہ) فرشتوں میں سے ایک فرشتہ تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتارا تھا اور انہیں ہر قسم کا ساز و سامان عطا فرمایا تھا۔

فائدہ: بعض علما کہتے ہیں کہ حضرت ذوالقرنین بادشاہ کو فرشتہ بتانا بہت ہی کمزور رائے ہے لیکن اس میں حکمت بھی ہے۔

ذوالنورین علیہ السلام

اِنَّ رَجُلاً ذکرَ ذَاالنُّوْرَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ لَقَدْ ذکرَ مَلَکًا عَظِیْماً:(۲)

ترجمہ: ایک آدمی نے ذوالنورین کا ذکر کیا تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تو نے ایک عظیم فرشتہ کو یاد کیا ہے۔

اہلِ جنت کے زیور تیار کرنے والا فرشتہ

عَنْ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلَکًا یَصُوْغُ حُلیّ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنْ یَوْم خَلْقٍ اِلَی اَنْ یَقُوْمَ السَّاعَۃَ:(۳)

ترجمہ: حضرت کعب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ وہ بھی ہے جو کائنات کی تخلیق کے وقت سے قیامت قائم ہونے تک جنتیوں کے لئے زیور تیار کر رہا ہے۔

(۱)تفسیر درمنثور: جلد: 9: صفحہ: 632: مرکز ھجر للبحوث والدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 79: رقم الحدیث: 277: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 79: رقم الحدیث: 279: دار الکتب العلمیہ۔
(۳)کتاب العظمہ: جلد: 3: صفحہ: 752: رقم الحدیث: 335: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 122: رقم الحدیث: 448: دار الکتب العلمیہ۔

رمیائیل علیہ السلام

یہ فرشتہ ارواحِ مؤمنین کا خزانچی ہے۔

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا قُبِضَتْ تُرْفَعُ اِلَى مَلَكٍ يُقَالُ لَهُ رَمْيَائِيْلُ وَهُوَ خَازِنُ اَرْوَاحِ الْمُؤْمِنِيْنَ:(۱)

ترجمہ: حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں جب مؤمنین کی ارواح قبض کی جاتی ہیں تو ان کو ایک فرشتہ کے سپرد کر دیا جاتا ہے جس کا نام رمیائیل علیہ السلام ہے اور یہ ارواح مومنین کا خازن ہے۔

نوٹ: امام سیوطی نے الحبائک میں امام ابن ابی الدنیا کی کتاب ''ذکر الموت'' کے حوالے سے ''رمیائیل'' نقل کیا ہے جبکہ موجودہ کتاب ذکر الموت میں ''رفائیل'' درج ہے نیز امام زبیدی کی ''الاتحاف'' میں ''رمائیل'' کے لفظ سے روایت موجود ہے۔

دومہ علیہ السلام

عَنْ اَبَانِ بْنِ تغلب عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ الْمَلَكُ الَّذِىْ عَلَى اَرْوَاحِ الْكُفَّارِ يُقَالُ لَهُ دومة:(۲)

ترجمہ: ابان بن تغلب ایک اہل کتاب (یہودی) سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرشتہ جو ارواح کفار پر مقرر ہے اس کا نام ''دومہ'' ہے۔

(۱) كتاب ذكر الموت: صفحه: 271: رقم الحديث: 540: مكتبة الفرقان عجمان۔
شرح الصدور: باب: 39: صفحه: 168: رقم الحديث: 51: دار الكتاب العربى بيروت۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 85: رقم الحديث: 300: دار الكتب العلميه۔
(۲) كتاب ذكر الموت: صفحه: 271: رقم الحديث: 539: مكتبة الفرقان عجمان۔
شرح الصدور: باب: 39: صفحه: 168: رقم الحديث: 52: دار الكتاب العربى بيروت۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 85: رقم الحديث: 301: دار الكتب العلميه۔

محیط الکائنات فرشتے

شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ فرماتے ہیں روایت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ایسا ہے جس نے کائنات کی تہائی کو پُر کر رکھا ہے اور ایک فرشتہ ایسا ہے جس نے کائنات کی دو تہائیوں کو پُر کر رکھا ہے اور ایک فرشتہ ایسا ہے جس نے ساری کائنات کر پُر کر رکھا ہے خود فرمایا کہ جب اس فرشتہ نے ساری کائنات کو پُر کر رکھا ہے تو باقی دو فرشتے کہاں ہیں؟ پھر فرمایا اس کا جواب یہ ہے کہ لطائف آپس میں نہیں ٹکراتے اس کی نظیر یہ ہے کہ ایک کمرہ میں ایک دیا روشن کیا جاتا ہے تو اسکی روشنی اس کمرے کو پُر کر دیتی ہے جب اس میں اور دیئے روشن کئے جاتے ہیں تو ان کی روشنی آپس میں نہیں ٹکراتی۔

وحی لانے والے ایک فرشتہ کے قد کی لمبائی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَتَانِیْ مَلَکٌ لَمْ یَنْزِلْ اِلَی الأَرْضِ قَبْلَهَا قَطُّ بِرِسَالَةٍ مِنَ اللّٰهِ ثُمَّ رَفَعَ رِجْلَهُ فَوَضَعَهَا فَوْقَ السَّمَاءِ وَرِجْلَهُ الأُخْرٰی ثَابِتَةٌ فِیْ الأَرْضِ لَمْ یَرْفَعْهَا:(۱)

ترجمہ: میرے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر ایک فرشتہ آیا ہے جو اس سے پہلے زمین پر کبھی نہیں اترا (وحی پہنچانے کے بعد) اس نے اپنا ایک پاؤں آسمان پر رکھا جب کہ اس کا دوسرا پاؤں زمین پر موجود تھا اس کو اس نے نہیں اٹھایا تھا۔

فائدہ: یہ حدیث اس فرشتہ کے جسم کی عظمت پر دلالت کرتی ہے اور اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس فرشتہ کے قدم کا درمیانی فاصلہ آسمان و زمین کی مسافت جتنا ہے۔

(۱) مجمع الزوائد: جلد:1: صفحہ:106: رقم الحدیث:258: دار الکتب العلمیہ۔
مجمع البحرین: جلد:1: صفحہ:107: رقم الحدیث:69: موسسة الرسالة بیروت۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:146: رقم الحدیث:544: دار الکتب العلمیہ۔

کان کی لَو سے ہنسلی کی ہڈی تک فاصلہ والا فرشتہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سرور کائنات علیہ افضل التسلیمات والتحیات نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلّٰهِ مَلائِكَةً مَا بَيْنَ شَحْمَةَ أُذُنِ اَحَدِ هِمْ إِلَى تَرْقُوَتِهِ مَسِيْرَةُ سَبْعَ مائةَ عَامٍ لِلطَّيْرِ السَّرِيْعِ الطَّيْرَان: (۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتہ ایسے ہیں جن کے کان کی لو سے اس کی ہنسلی کی ہڈی تک کا فاصلہ تیز ترین پرواز کرنے والے پرندے کے سو سال کے سفر کے برابر ہے۔

عظمتِ مصطفیٰ ﷺ

ان تمام قد آور ملائکہ کرام کے قد ذہن میں رکھ کر حضور سرور عالم ﷺ کا وہ معجزہ اقدس یاد کیجئے کہ نبی پاک ﷺ بڑے قد والوں کے ساتھ چلتے یا بیٹھتے تو آپ کا قد مبارک ان تمام سے اونچا نظر آتا اور یہ آپ کا دائمی معجزہ تھا اب ان ملائکہ کو عالم تصور میں نبی پاک ﷺ کے سامنے لائیے تو لازماً ماننا پڑیگا ::

سب اونچوں سے اونچا ہے ہمارا نبی (ﷺ)

حاضر وناظر

اس قاعدہ کو تسلیم کرنے کے بعد یقین کر لینا چاہئے کہ جو جتنا اونچا ہوتا ہے وہ اپنے سے نیچے والی اشیاء کیلئے حاضر بھی ہے ناظر بھی ہے اس سے یقین کرنا ہوگا کہ حضور سرور عالم ﷺ کائنات پر حاضر بھی ہیں ناظر بھی ہیں اس مسئلہ کی تفصیل و تحقیق کے لئے دیکھئے فقیر کی تصنیف ''دلوں کا چین''۔

(۱) کنز العمال: جلد: 6: صفحہ: 55: رقم الحدیث: 15156: دار الکتب العلمیہ۔
کتاب العظمہ: جلد: 3: صفحہ: 731: رقم الحدیث: 313: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 146: رقم الحدیث: 545: دار الکتب العلمیہ۔

آدھی آگ آدھی برف والا فرشتہ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کائنات علیہ افضل الصلوات والتحیات نے ارشادفرمایا:

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا نِصْفُهُ مِنْ نُوْرٍ وَنِصْفُهُ مِنْ ثَلْجٍ يَقُوْلُ :سُبْحَانَكَ يَامُؤَلِّفَ الثَّلْجَ اِلَى النُّوْرِ وَلا يُطْفِئُ النُّوْرُ بَرْدَ الثَّلْجِ وَلا بَرْدُ الثَّلْجِ حَرَّ النُّوْرِ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِ عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ:(۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کا نصف (جسم) آگ کا ہے اور نصف برف کا ہے وہ یہ دعا کرتا ہے (اے اللہ عزوجل) تیری ذات پاک ہے اے برف کی آگ سے الفت قائم کرنے والے (جس سے) آگ برف کی ٹھنڈک کو اور برف کی ٹھنڈک آگ کی گرمی کو نہیں بجھاتی اپنے مؤمن بندوں کے دلوں میں الفت اور محبت قائم فرما۔

فائدہ: نور کو آگ اس لئے کہا گیا ہے کہ ابوالشیخ کی دوسری روایات میں نور کی بجائے نار کے الفاظ آئے ہیں اسی طرح کنزالعمال اور جمع الجوامع میں بھی ''نار'' ہی کا لفظ مروی ہے۔

۴۲۶۶۵۶۰۰۰ بولیوں والا فرشتہ

عَنِ الضَّحاكِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا اِذَا جَهَرَ بِصَوْتِهٖ صَمَتَتِ الْمَلائِكَةُ كُلُّهَا تَعْظِيْمًا لِذٰلِكَ الْمَلَكِ لايَذْكُرُوْنَ اِلّا فِىْ اَنْفُسِهِمْ لاَنَّهُمْ لايَفْتَرُّوْنَ عَنِ التَّسْبِيْحِ قِيْلَ وَمَاذٰلِكَ الْمَلَكِ قَالَ مَلَكٌ لَهُ سِتُّوْنَ وَثَلَثَمَائَةَ رَأسٍ فِىْ كُلِّ رَأسٍ سِتُّوْنَ وَثلثَمائةَ لِسَانٍ لِكُلِّ لِسَانٍ سِتُّوْنَ وَثَلثَمَائة لُغَةٍ:(۲)

ترجمہ: حضرت ضحاک (جلیل القدر تابعی مفسر رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جب وہ اپنی آواز بلند کرتا ہے تو سب فرشتے اس کی تعظیم کی وجہ سے خاموش ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر اپنے دلوں میں کرنے لگتے ہیں کیونکہ فرشتے تسبیح (خداوندی) میں وقفہ نہیں کرتے عرض کیا گیا وہ فرشتہ کیسا ہے؟ فرمایا اس کے ۳۶۰ سر ہیں ہر سر میں ۳۶۰ زبانیں ہیں اور ہر زبان میں ۳۶۰ لغتیں ہیں۔

(۱) کتاب العظمه: جلد: 3: صفحه: 749: رقم الحديث: 333: دار العاصمه رياض۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 134: رقم الحديث: 495: دار الكتب العلميه۔
كنزا لعمال: جلد: 6: صفحه: 56: رقم الحديث: 15170: دار الكتب العلميه۔
جمع الجوامع: جلد: 3: صفحه: 130: رقم الحديث: 7783: دار الكتب العلميه۔
(۲) كتاب العظمه: جلد: 3: صفحه: 740: رقم الحديث: 322: دار العاصمه رياض۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 134: رقم الحديث: 498: دار الكتب العلميه۔

زمین کے ذرات سے زیادہ آنکھوں اور زبانوں والا فرشتہ

عَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ رَضِىَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ فِيْ بَعْضِ السَّمٰوَاتِ مَلَائِكَةٌ كُلُّهَا تُسَبِّحُ فَمِنْهُمْ مَلَكٌ وَقَعَ مِنْ تَسْبِيْحِهِ مَلَكٌ قَائِمٌ يُسَبِّحُ وَفِيْ بَعْضِ السَّمٰوَاتِ مَلَكٌ لَهُ مِنَ الْعُيُوْنِ عَدَدَ الْحِصَى وَالثَّرَى وَعَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَافِيْهَا عَيْنٌ اِلَّاوَتَحْتَهَا لِسَانٌ وَشَفَتَانِ يُحَمِّدُاللهَ بِلُغَةٍ لا تَفْقَهُهَا صَاحِبَتَهَا وَاِنَّ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لَهُمْ قُرُوْنٌ بَيْنَ اَطْرَافِ قُرُوْنِهِم وَرُؤُوسِهِمْ مِقْدَارَ خَمْسَ مائةَ سَنَةٍ وَالْعَرْشُ فَوْقَ الْقُرُوْنِ:(۱)

ترجمہ:حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ کسی آسمان میں کچھ فرشتے ایسے ہیں جو سب کے سب تسبیح کرتے ہیں اور کوئی تو تسبیح کرتے ہوئے سجدہ میں ہے اور کوئی قیام میں ہے اور ایک آسمان میں ایسا فرشتہ ہے جس کی کنکریوں زمین کے ذرات اور آسمان کے ستاروں کی تعداد میں آنکھیں ہیں اور ہر آنکھ کے نیچے ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں جو ایسی زبان میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کہتی ہے جس کو دوسری زبان نہیں سمجھ سکتی، اور عرش بردار فرشتوں کے سینگ ہیں ان کے سینگوں اور سروں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور عرش ان کے سینگوں پر ہے۔

چار ارب اسی کروڑ پروں کی قوت والا فرشتہ

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْعَرْشُ يَا قُوْتَةٌ حَمْرَاءَ وَاِنَّ مَلَكًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ نَظَرَ اِلَيْهِ رَأٰى عَظْمَته فَأَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ فِيْكَ قُوَّةَ سَبْعِيْنَ ألفَ مَلَكٍ لِكُلِّ مَلَكٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ جَناحٌ فَطَارَ الْمَلَكُ بِمَا فِيْهِ مِنَ الْقُوَّةِ وَالأجْنِحَةِ مَاشَاءَ اللّٰهُ أنْ يَطِيْرَ فَوَقَفَ فَنَظَرَ مَكَانَهُ لَمْ يَرِم:(۲)

ترجمہ:عرش (خداوندی) سرخ یاقوت کا ہے (اللہ عزوجل کے) فرشتوں میں سے ایک فرشتہ نے (جب) اسے دیکھا تو اس کی نظر میں اس کی بڑی عظمت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے تیرے اندر ستر ہزار فرشتوں کی طاقت رکھی ہے جن میں ہر ایک کے ستر ہزار پر ہوں (تو تو اس عظیم قوت کے ساتھ میرے عرش کی طرف پرواز کر) تو یہ فرشتہ اپنی پوری قوت اور پروں کے ساتھ اڑتا رہا جتنا اللہ عزوجل نے چاہا اڑا جب وہ رکا تو اس نے دیکھا کہ وہ اپنے مقام پر ہے:(اور اس مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکا)۔

(۱)كتاب العظمه:جلد:3:صفحه:747:رقم الحديث:331:دار العاصمه رياض۔
الحبائك فى اخبار الملائك:صفحه:135:رقم الحديث:499:دار الكتب العلميه۔
(۲)كتاب العظمه:جلد:3:صفحه:631:رقم الحديث:247:دار العاصمه رياض۔
كنز العمال:جلد:6:صفحه:59:رقم الحديث:15191:دار الكتب العلميه۔
الحبائك فى اخبار الملائك:صفحه:139:رقم الحديث:511:دار الكتب العلميه۔

فائدہ: اپنی پوری قوت سے اڑنے کے باوجود عرش تک نہ پہنچ سکا بلکہ اسے ایسے معلوم ہوا جیسے وہ اپنے مقام سے اڑا ہی نہیں ہے اس طرح کی ایک روایت ''تفسیر قرطبی'' میں بھی ہے کہ اس فرشتے کے عاجز آنے پر اللہ تعالیٰ نے اس کو مزید ستر ہزار فرشتوں والے پر لگائے اور اتنی قوت اور عطاء فرمائی اور حکم دیا کہ اب پرواز کر تو پھر اس نے پرواز کی تب بھی وہ تھک کر رہ گیا اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اقرار کیا۔

عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

یہاں سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا اندازہ لگائیے کہ اتنی بڑی قوت والا فرشتہ جہاں عاجز ہو کر رہ گیا وہاں سے آگے ہمارے نبی پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پرواز جاری رہی یہاں تک کہ عرش کو شرف بخشتے ہوئے لا مکان تک پہونچے۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ نے کیا خوب فرمایا:

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہیں جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

(۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰) ایک پدم زبانوں میں تسبیح کہنے والا فرشتہ

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آسمان میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کے ایک لاکھ سر ہیں اور ہر سر میں ایک لاکھ منہ ہیں اور ہر منہ میں ایک لاکھ زبانیں ہیں اور ہر زبان سے ایک الگ لغت میں اللہ عزوجل کی تسبیح کہتا ہے۔ حضرت حسن فرماتے ہیں اس فرشتہ نے (اللہ تعالیٰ سے) پوچھا کیا آپ نے کوئی ایسی مخلوق بھی پیدا فرمائی جو مجھ سے زیادہ آپ کی تسبیح کہتی ہو؟ تو رب تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہاں زمین میں میرا ایک بندہ ہے جو تسبیح کہنے کے لحاظ سے تم سے آگے ہے۔ تو فرشتہ نے درخواست کی کہ اے پروردگار کیا تو مجھے اجازت عنایت فرمائے گا کہ اس کے پاس حاضری دوں؟ فرمایا اجازت ہے۔ تو وہ فرشتہ اس بندہ کے پاس پہنچا اور اس کی تسبیح کو دیکھنے لگا تو وہ بندہ کہہ رہا تھا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا سَبَّحَهُ الْمُسَبِّحُوْنَ مُنْذُ قَطُّ اِلَى الأَبَدِ أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً أَبَدًا سَرمَداً اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا حَمَّدَهُ الْحَامِدُوْنَ مُنْذُ قَطُّ اِلَى الأَبَد أَضْعَافاً كَذَلِكَ وَلا اِلٰه اِلَّااللّٰه عَدَدَ مَا هَلَّلَهُ الْمُهَلِّلُوْنَ مُنْذُ قَطُّ اِلَى الأَبَد كَذَلِك وَاللّٰهُ أَكْبَر عَدَدَ مَا كَبَّرَهُ الْمُكَبِّرُوْنَ مُنْذُ قَطُّ اِلَى الأَبَد كَذَلِكَ

وَلاحَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ عَدَدَ مَا مَجّدہُ الْمُمَجّدُوْنَ مُنْذُ قَطُّ اِلَی الأبَد کَذٰلِکَ:(۱)

ترجمہ:اتنی تعداد میں ''سبحان اللہ'' پڑھتا ہوں جتنی مقدار میں اللہ عزوجل کی تسبیح کہنے والوں نے کہا ہے ازل سے ابد تک دگنا دردگنا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے قیامت تک،اور ''الحمدللّٰہ'' پڑھتا ہوں جتنی مقدار میں اللہ عزوجل کی حمد اور تعریف کرنے والوں نے پڑھا ہے شروع سے اسی طرح ہمیشہ تک دگنا دردگنا لا الہ الا اللّٰہ پڑھتا ہوں اتنی تعداد میں جتنا اس کی تہلیل کہنے والوں نے شروع سے ہمیشہ تک کہا ہے اسی طرح (یعنی قیامت تک)اور ''اللّٰہ اکبر'' بھی اتنی تعداد میں ادا کرتا ہوں جتنی مقدار میں اس کی بڑائی بیان کرنے والوں نے بڑائی بیان فرمائی ہے شروع سے ہمیشہ تک اسی طرح (دگنا دردگنا قیامت تک)اور ''لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ'' کہتا ہوں اتنی مقدار میں جتنی اس کی بزرگی بیان کرنے والوں نے اس کی بزرگی بیان فرمائی ہے شروع سے ہمیشہ تک اسی طرح (دگنا دردگنا قیامت تک)۔

نکتہ:

اسے کہتے ہیں کم خرچ بالانشین ۔اعمال صالحہ کے عشاق کو چاہیئے کہ اس مذکورہ بالا تسبیح کا کثرت سے ورد کر کے ڈھیروں ڈھیر نیکیاں کمائیں۔

ازالۂ وہم دیوبند:

''براہین قاطعہ'' میں ایک واقعہ لکھ کر یہ تاثر دیا گیا ہے کہ اردو زبان نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوبند میں آنے جانے سے آگئی گویا آپ نے اردو زبان دیوبندیوں سے سیکھی (معاذ اللہ) یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا فرشتہ مذکور کو اردو آتی تھی تو پھر ہم کیوں نہ اعتراف کریں کہ (یہ فرشتہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ادنیٰ غلام ہے بلکہ اسے اتنی بولیاں آپ کے صدقے نصیب ہوئیں) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مذکورہ بالا تصور گستاخی ہے۔

(۱) الحبائك في اخبار الملائك: صفحه:154: رقم الحديث:581: دار الكتب العلميه۔

مشرق ومغرب کے آٹھ فرشتے اوراُن کا وظیفہ

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ ثَمَانِيَةَ املاكٍ اَرْبَعَةٌ بِالْمَشْرِقِ وَاَرْبَعَةٌ بِالْمَغْرِبِ فَاِذَا اَمْسَى الَّذِىْ بِالْمَشْرِقِ قَالَ يَا بَاغِىَ الْخَيْرِ اقْبِلْ فَيَقُوْلُ الَّذِىْ بِالْمَغْرِبِ يَا بَاغِىَ الشَّرِّ اقْصِرْ فَاِذَا مَضَى ثُلُث اللَّيْلِ قَالَ الَّذِىْ بِالْمَشْرِقِ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ لِكُلِّ مُنْفِقٍ خَلَفًا وَيَقُوْلُ الَّذِىْ بِالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ اَعْطِ لِكُلِّ مُمْسِكٍ تَلْفًا فَاِذَا مَضَى ثُلُثَا اللَّيْلِ قَالَ الثَّالِثُ الَّذِىْ بِالْمَشْرِقِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ وَيَقُوْلُ الَّذِىْ بِالْمَغْرِبِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ وَالرَّابِعُ وَاضِعُ الصّوْرِ عَلَى فِيْهِ يَنْتَظِرُ مَتَى يُؤمَرُ بِالنَّفْخَة وَالا خِرُ مُقَابِلُهُ:(١)

ترجمہ: حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے آٹھ فرشتے ایسے ہیں جن میں سے چار مشرق میں اور چار مغرب میں ہیں جب مشرق والوں کی شام آتی ہے تو وہ یہ کہتے ہیں اے نیکی سے دور بھاگنے والے نیکی کی طرف متوجہ ہو اور جو مغرب میں ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں اے گناہ میں رغبت کرنے والے رک جا جب تہائی رات گزر جاتی ہے تو مشرق والا فرشتہ کہتا ہے اے اللہ! ہر ایک (انسان) کو ایسا نصیب عطا فرما جو (اس کے مرنے کے بعد بھی) اس کو فائدہ پہنچائے (مثلاً صدقہ وغیرہ سے) اور جو مغرب میں ہوتا ہے وہ کہتا ہے ہر ایک کو ایسا مال دے جو اس کے پاس ہی رہے مگر بے کار اور جب رات کی دو تہائی گزر جاتی ہے تو تیسرا فرشتہ جو مشرق میں ہوتا ہے کہتا ہے ''سبحان الملک القدوس'' اور جو مغرب میں ہوتا ہے وہ بھی کہتا ہے ''سبحان الملک القدوس'' اور چوتھے نے صور اپنے منہ میں رکھا ہوا ہے اور اس انتظار میں ہے کہ اسے صور پھونکنے کا حکم کب ملتا ہے اور باقی (فرشتے) اس کے بالمقابل ہیں۔

(١) كتاب العظمه: جلد: 3: صفحه: 963: رقم الحديث: 487: دار العاصمه رياض۔
كتاب الزهد: لامام وكيع بن جراح: صفحه: 669: رقم الحديث: 381: مكتبة الدار المدينة المنورة 1404 هجرى۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 136: رقم الحديث: 501: دار الكتب العلميه۔

روحانیون علیہم السلام

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ فِیْ السَّمَاءِ السَابِعَةِ حَظِیْرَةٌ یُقَالُ لَهَا حَظِیْرَةُ الْقُدْسِ فِیْهَا مَلائِكَةٌ یُقَالُ لَهُمُ الرُّوْحَانِیُّوْنَ فَاِذَا كَانَ لَیْلَةُ الْقَدْرِ اسْتَاْذَنُوْا رَبَّهُمْ فِیْ النُّزُوْلِ اِلَى الدُّنْیَا فَیَاذنُ لَهُمْ فَلایَمُرُّوْنَ عَلَى مَسْجِدٍ یُصَلِّیْ فِیْهِ وَلا یَتَقَبَّلُوْنَ اَحَدًا فِیْ طَرِیْقٍ اِلَّا دَعوْا لَهُ فَاَصَابَهُ مِنْهُمْ بَرَكَةٌ: (۱)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب فرماتے ہیں ساتویں آسمان پر ایک مقام ہے جس کا نام حظیرۃ القدس ہے اس میں (بہت سے) فرشتے ہیں جن کو ''روحانیون'' کہا جاتا ہے جب لیلۃ القدر آتی ہے تو یہ رب تعالیٰ سے دنیا کی طرف اترنے کی اجازت مانگتے ہیں جب ان کو اجازت دی جاتی ہے تو یہ (کسی) مسجد سے نہیں گزرتے جس میں نماز پڑھی جا رہی ہو یا یہ راستہ میں کسی کا استقبال نہیں کرتے مگر ان دونوں کے لئے دعائے خیر فرماتے ہیں تو ان (مسجد والوں اور راستہ میں ملنے والوں) کو ان فرشتوں کی طرف سے برکت عطاء کی جاتی ہے۔

روحانیون کی حقیقت اور وجہ تسمیہ

ملائکہ کرام کا ایک نام ''رَوْحَانِیُّوْن'' راء کی زبر اور ''رُوْحَانِیُّوْن'' پیش کے ساتھ، پیش کے ساتھ تو اس لئے کہ یہ روحیں ہیں نہ تو ان کے ساتھ پانی ہے نہ آگ نہ مٹی جو لوگ کہتے ہیں کہ روح جوہر ہے (جو اعراض کی محتاج نہیں) یہ بھی جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ ان ارواح کو جمع کر کے جسم عطا فرمائے اور ان سے ایسی مخلوق تیار کرے جو بولنے والی عاقل ہو تو ان کی روح تو اختراعی ہوگی لیکن اس کے بعد اس کا جسم اس کے ساتھ نطق اور عقل کا لزوم حادث ہوگا اور یہ بھی جائز ہے کہ فرشتوں کے اجسام جیسا کہ آج تک ہیں سب اختراعی ہوں جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی اختراعی تھی۔

اور (اگر روح کی ''را'' پر) زبر پڑھی جائے تو پھر معنی یہ ہوگا کہ وہ عمارات اور سائبانوں میں محصور نہیں ہیں بلکہ وہ کشادہ جگہوں اور وسیع وعریض زمینوں میں رہتے ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ رحمت کے فرشتوں کو روحانیون کہتے ہیں اور عذاب کے فرشتوں کو ''کروبیون'' کہتے ہیں ''کروبیون'' کَرُبَ سے (مشتق) ہے۔

(۱) شعب الایمان: جلد 5: صفحہ 279: رقم الحدیث: 3422: مکتبۃ الرشد ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ 133: رقم الحدیث 492: دار الکتب العلمیہ۔

کروبیون علیہم السلام

کَرُوْبٌ ''کَرُبَ'' سے مشتق ہے ان کے جسم کی عظمت کا یہ حال ہے کہ:

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِلّٰهِ مَلائِكَةٌ وَهُمُ الْكُرُوْبِيُّوْن مِنْ شَحْمَةِ أُذُنِ أحَدِهِمْ اِلَى تَرْقُوْتِهِ مَسِيْرَةَ خَمْسَمِائَةَ عَامٍ لِلطَّائِرِ السَّرِيْعِ فِيْ اِنْحِطَاطِهِ:(۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے وہ ہیں جن کو ''کروبیون'' کہا جاتا ہے ان میں سے (ہر) ایک کے کان کی لو سے اس کی ہنسلی کی ہڈی تک اترنے میں تیز پرندے کی رفتار کے حساب سے پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔

ہواؤں کے خزانے اُن کے پروں کے نیچے

عَنْ عُثْمَانَ الاعْرَجَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ مَسَاكِنَ الرِّيَاحِ تَحْتَ اَجْنِحَةِ الْكُرُوْبِيِّيْنَ حَمْلَةَ الْعَرْشِ:(۲)

ترجمہ: حضرت عثمان الاعرج رحمۃ اللہ علیہ (تابعی) فرماتے ہیں کہ ہواوں کے خزانے عرش کو اٹھانے والے کروبی فرشتوں کے پروں کے نیچے ہیں۔

کروبیون فرشتوں کے سردار ہیں

کروبیون سردار فرشتوں کو کہتے ہیں جن میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت میکائیل علیہ السلام حضرت اسرافیل علیہم السلام شامل ہیں یہ مقرب فرشتے ہیں اور کروبیون '' کَرُبَ'' سے مشتق ہے جب کہ وہ کَرُبَ کے معنی میں ہو۔

(۱) تاریخ دمشق الکبیر: ابن عساکر: جلد:43: صفحہ:60: تحت رقم الاسم:4958: دار الفکر بیروت۔
جمع الجوامع: جلد:3: صفحہ:130: رقم الحدیث:7784: دار الکتب العلمیه۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:133: رقم الحدیث:490: دار الکتب العلمیه۔
(۲) کتاب العظمة: جلد:4: صفحہ:1335: رقم الحدیث:841: دار العاصمه ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:133: رقم الحدیث:491: دار الکتب العلمیه۔

حضرت ابو الخطاب ابن دحیہ سے کروبیون کے بارہ میں سوال کیا گیا کہ کروبیون کا لفظ لغت میں آیا ہے یا نہیں؟ فرمایا: کروبیون راء کی تخفیف کے ساتھ ہے یہ فرشتوں کے سردار ہیں اور مقربان (بارگاہ خداوندی) بھی ہیں کروبیون "کَرُبَ" سے مشتق ہے جب کہ وہ قرب کے معنی میں ہو۔ابوعلی بغدادی نے یہ مصرعہ کہا ہے۔(۱)

کروبیة منهم رکوع وسجد

ترجمہ: کوئی کروبی رکوع میں ہے تو کوئی سجدہ میں ہے۔

نوٹ: یہ شعر امیة بن ابی الصلت کا ہے جو اس کے دیوان میں صفحہ 28 پر موجود ہے۔

فائدہ: اس لفظ میں تین مبالغے ہیں:

(۱) جب "کَرُبَ" کو "کَادَ" کی جگہ استعمال کیا جائے تو یہ قرب سے ابلغ ہوتا ہے جیسے کوئی کہے "کَرُبَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَغْرُبَ" یہاں کَادَتْ سے زیادہ ابلغ ہے:

(۲) یہ فَعُوْلٌ کے وزن پر ہے جو کہ مبالغہ کے لئے استعمال ہوتا ہے:

(۳) اس میں یاء کا اضافہ ہے جو مبالغہ کو اور بڑھا دیتی ہے جیسے "احمری" (بہت ہی زیادہ سرخ) کروبیون راء کی تخفیف کے ساتھ ہے اس سے مراد بڑے درجے کے فرشتے ہیں۔

فرشتہ سجل علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ: (پارہ:۱۷:سورۃ الانبیاء: آیت:۱۰۴)

ترجمہ: جس دن ہم آسمان کو لپیٹیں گے جیسے سجل فرشتہ نامہ اعمال کو لپیٹتا ہے۔

عَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالَى كَطَيِّ السِّجِلِ قَالَ" مَالِكٌ"۔ (۲)

ترجمہ: فرمان باری تعالیٰ ﴿کطی السجل﴾ کی تفسیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت مالک علیہ السلام ہیں۔

(۱) نسیم الریاض: جلد:6: صفحہ:5: دار الکتب العلمیہ۔
لسان العرب: جلد:43: صفحہ:3846: دار المعارف مصر۔
تاج العروس: جلد:4: صفحہ:139: مطبوعہ بیروت۔
تهذیب اللغه: جلد:10: صفحہ:207: بیروت۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:68: رقم الحدیث:243: دار الکتب العلمیہ۔

سجل فرشتہ کی ڈیوٹی نمبر۱

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ السِّجْلُ مَلَکٌ فَاِذَا صُعِدَ بِالاسْتِغْفَارِ قَالَ اُکْتُبْھَا نُوْرًا:(۱)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''سجل'' ایک فرشتہ ہے جب یہ آسمان کی طرف بندوں کے استغفار لیکر چڑھتا ہے تو (اللہ تعالیٰ فرشتوں کو) فرماتا ہے اسے نور کی شکل میں تحریر کرو۔

فائدہ: ''کنز العمال'' باب الاستغفار میں ہے کہ روز قیامت مؤمن کے اعمالنامے میں کلمات استغفار کے مقامات روشن نظر آئیں گے۔

سجل کے لئے موت کے بعد ڈیوٹی نمبر۲

عَنِ السُّدیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ السِّجْلُ مَلَکٌ مُوَکّلٌ بِالْصُّحفِ فَاِذَا مَاتَ الانْسَان دَفَعَ کِتَابُہٗ اِلَی السِّجْلِ فَطَوّاہُ وَرَفَعَہٗ اِلَی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ:(۲)

ترجمہ: حضرت سدی (مفسر) فرماتے ہیں سجل وہ فرشتہ ہے جو اعمالناموں پر مقرر ہے جب انسان فوت ہوجاتا ہے تو اس کا نامہ اعمال سجل (علیہ السلام) کے سپرد کردیا جاتا ہے جو اسے لپیٹتا اور قیامت تک کے لئے داخل دفتر کردیتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ مُحَمّد الْبَاقِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ السِّجْلُ مَلَکٌ وَکَانَ ھَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ مِمَّنْ اَعْوَانِہٖ وَکَانَ لَہٗ کُلّ یَوْمٍ ثَلاثَ لَمْحَاتٍ یَنْظُرھُنَّ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ فَنَظَرَ نَظْرَۃً لَمْ تَکُنْ لَہٗ فَاَبْصَرَ فِیْھَا خَلْقَ آدَمَ وَمَا فِیْہِ مِن الاُمُوْرِ فَاسَرّ ذٰلِکَ اِلَی ھَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ فَلَمَّا قَالَ تَعَالیٰ''اِنِّیْ جَاعِلٌ فِیْ الارْضِ خَلِیْفَۃً قَالُوْا أتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُفْسِدُ فِیْھَا'' قَالا ذٰلِکَ اِسْتِطَالَۃَ عَلَی الْمَلائِکَۃِ:(۳)

(۱)الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:68:رقم الحدیث:245:دارالکتب العلمیہ۔
تفسیر ابن جریر طبری:جلد:16:صفحہ:423:مرکز ہجر للبحوث والدراسات مصر۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:69:رقم الحدیث:246:دارالکتب العلمیہ۔
تفسیر ابن کثیر:جلد:5:صفحہ:382:دارطیبہ ریاض۔
(۳) الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:69:رقم الحدیث:247:دارالکتب العلمیہ۔
تفسیر درمنثور:جلد:10:صفحہ:396:مرکز ہجر للبحوث والدراسات مصر۔

ترجمہ: حضرت ابوجعفر باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''سجل'' ایک فرشتہ ہے ہاروت و ماروت اس کے معاون تھے یہ روزانہ لوح محفوظ میں تین بار دیکھا کرتا تھا تو ایک بار اس نے ایسی چیز دیکھی جو اس نے کبھی نہ دیکھی تھی اس نے لوح محفوظ میں آدم علیہ السلام کی تخلیق اور ان کے متعلق امور دیکھ لئے تھے اور ان کو ہاروت و ماروت کے پاس مخفی طریقہ سے پہنچا دیا پھر جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''میں زمین میں ایک خلیفہ بنانا چاہتا ہوں تو (ہاروت اور ماروت نے) کہا'' کیا تو اس زمین میں اس کو پیدا کرنا چاہتا ہے جو اس میں فساد برپا کرے گا'' یہ جواب انہوں نے باقی فرشتوں پر (اپنا علمی) فضل جتلانے کے لئے کہا تھا۔

فائدہ: قَالَ الامَامُ السُّهَيْلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذكرَ مُحَمّد بْن حَسَنِ الْمُقْرِىْ عَنْ جَمَاعَةٌ مِنَ الْمُفَسِّرِيْنَ اِنَّ السِّجْلَ مَلَكٌ فِىْ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ تَرْفَعُ اِلَيْهِ اَعْمَالُ الْعِبَادِ تَرْفَعُهَا اِلَيْهِ الْحَفَظَةِ الْمُوَكّلُوْنَ بِالْخَلْقِ فِىْ كُلِّ خَمِيْسٍ وَاِثْنَيْنِ وَكَانَ مِنْ اَعْوَانِهِ فِيْمَا ذكروْا هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ:(۱)

ترجمہ: امام سہیلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ محمد بن حسن مقری سے مذکور ہے مفسرین کی ایک جماعت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ السجل ایک فرشتے کا نام ہے جو تیسرے آسمان پر ہے اور تمام بندوں کے اعمال انہیں کے ہاں جمع ہوتے ہیں یعنی تمام ملائکہ حفظ (کراماً کاتبین) بندوں کے اعمال لکھ کر اسی فرشتے کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور کراماً کاتبین کی حاضری اس فرشتے کے ہاں خمیس (جمعرات) اور پیر کے دن ہوتی ہے اور ہاروت و ماروت اس سجل فرشتے کے اعوان سے ہیں۔

اعجوبہ

''سنن ابی داؤد'' میں ہے کہ سجل حضور سرور عالم ﷺ کے کاتب تھے لیکن حضور سرور عالم ﷺ کے کاتبین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اس نام کا کوئی آدمی نہیں ہے سوائے اسی حدیث کی کتاب کے کسی اور حدیث کی کتاب میں یہ روایت نہیں ملتی۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ السِّجْلُ كَاتِبٌ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ:(۲)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سجل حضور ﷺ کا کاتب تھا۔

(۱) تفسیر روح البیان: جلد 5: صفحہ 526: مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ پاکستان۔
(۲) سنن ابی داؤد شریف: کتاب الخراج: باب اتخاذ الکاتب: صفحہ: 523: رقم الحدیث: 2935: مکتبۃ المعارف بیروت

قبروں کا مجاور فرشتہ

یہاں مجاور کا لغوی معنی مراد ہے نہ کہ عرفی اگر چہ وہ بھی شرعاً ممنوع نہیں۔اس فرشتے کا کام ہے کہ مردے کو دفنانے کے بعد لوگوں کو فوراً گھروں کے لئے جانے پر مجبور کرے:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لِلّٰہِ تَعَالیٰ مَلَکٌ مُوَکّلٌ بِالْمَقَابِرِ فَاِذَا دُفِنَ الْمَیّت وَسوّی عَلَیْہِ وَتَحَوَّلُوْا لِیَنْصَرِفُوْا قَبضَ قَبْضَۃً مِنْ تُرَابِ الْقَبْرِ فَرَمَی بِھَا أَقْفِیَتِھِمْ وَقَالَ انْصَرِفُوْا اِلَی دُنْیَا کُمْ وَانسُوْا مَوْتَاکُمْ:(۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو قبروں سے متعلق ہے جب میت کو دفن کیا جاتا ہے اور اس پر مٹی برابر کر دی جاتی ہے اور واپس جانے کے لئے لوگ مڑتے ہیں تو یہ فرشتہ اس قبر کی مٹی سے ایک مشت اٹھا کر ان جانے والوں کی گدیوں پر پھینکتا ہے اور کہتا ہے''اپنی دنیا کی طرف لوٹ جاؤ اور اپنے مُردوں کو بھول جاؤ''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ مُشِیْعِی الْجَنَازَۃَ قَدْ وکّلَ اللّٰہُ بِھِمْ مَلَکًا فَھُمْ مُھْتَمونَ مَحْزُوْنُوْنَ حَتَّی اِذَا أَسْلَمُوْہُ فِیْ ذَلِکَ الْقَبْرِ وَرَجَعُوْا رَأجِعِیْنَ أخَذَ کَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَرَمَی بِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ ارْجِعُوْا اِلَی دُنْیَاکُمْ اَنْسَاکُمُ اللّٰہ مَوْتَاکُمْ فَیَنْسُوْنَ مَیّتھُمْ وَیَأخُذُوْنَ فِیْ شِرَائِھِمْ وَبَیْعِھِمْ:(۲)

ترجمہ: جنازہ لے جانے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ سپرد فرمایا ہے اہلِ میت غمگین اور رنجور ہوتے ہیں لیکن جب اسے قبر میں دفن کر دیتے ہیں اور لوٹتے ہیں تو یہ (فرشتہ) ایک مشت (میت کی قبر کی) مٹی سے اٹھا کر ان پر پھینکتا اور کہتا ہے''تم اپنی دنیا کی طرف لوٹ جاؤ (اس کا غم نہ کھاؤ) اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے اموات بھلا دے'' تو یہ اپنی میت کو بھول جاتے ہیں اور اپنی خرید وفروخت میں لگ جاتے ہیں۔

(۱) شرح الصدور: باب:20: صفحہ:78: رقم الحدیث:24: دار الکتاب العربی بیروت۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:112: رقم الحدیث:413: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) الفردوس بمأثور الخطاب: جلد:1: صفحہ:236: رقم الحدیث:908: دار الکتب العلمیہ 1406ھجری۔
التذکرۃ اللقرطبی: جلد:1: صفحہ:343: دار المنھاج ریاض 1425 ھجری۔
شرح الصدور: باب:20: صفحہ:78: رقم الحدیث:23: دار الکتاب العربی۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:112: رقم الحدیث:414: دار الکتب العلمیہ۔

مرغ نما مؤذن فرشتہ

حضرت ام سعد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ:

اَلْعَرْشُ عَلَى مَلَكٍ مِنْ لُؤْلُوءٍ عَلَى صُوْرَةِ دِيْكٍ رِجْلَاهُ فِيْ تُخُوْمِ الأَرْضِ وَجنَاحَاهُ فِيْ الْمَشْرِقِ وَعُنُقُهُ تَحْتَ الْعَرْشِ:(١)

ترجمہ: عرش موتی کے بنے ہوئے مرغ کی شکل کے فرشتہ پر ہے جس کے پاؤں زمین کی تہ میں اور مشرق میں ہیں اور اس کی گردن عرش کے نیچے ہے۔

حلیہ واوصاف

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَمْلَةُ الْعَرْشِ مَا بَيْنَ كَعْبِ اَحَدِهِمْ اِلَى اَسْفَلَ قَدَمِهِ مَسِيْرَةُ خَمْسَ مائة عَام وَذُكِرَ اَنَّ خَطْوَةَ مَلَكِ الْمَوْتِ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ:(٢)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عرش برداروں کے ٹخنے اور قدم کے تلوے کے درمیان پانچ سو برس کا فاصلہ ہے اور یہ بھی ذکر فرمایا کہ ملک الموت کے ایک قدم کا فاصلہ مشرق سے مغرب کے درمیان کے فاصلہ کے برابر ہے۔

سر جھکے ہوئے

عَنْ عِكْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَمْلَةُ الْعَرْشِ كُلّهُمْ صُورٌ قِيْلَ لِعِكْرَمَةَ وَمَا صُورٌ؟ فَاَمَالَ خَدَّهُ قَلِيْلاً:(٣)

ترجمہ: حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عرش بردار سب مائل ہیں حضرت عکرمہ سے پوچھا گیا کہ مائل ہونے کا مطلب کیا ہے؟ تو انہوں نے (جواب میں) اپنا رخسار تھوڑا سا جھکا دیا۔

(١) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 60: رقم الحدیث: 201: دار الکتب العلمیہ۔
تفسیر درمنثور: جلد: 13: صفحہ: 19: مرکز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
(٢) تفسیر درمنثور: جلد: 13: صفحہ: 20: مرکز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
کتاب الاسماء و الصفات: للبیهقی: جلد: 2: صفحہ: 287: رقم الحدیث: 848: مکتبة السوادی مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 61: رقم الحدیث: 202: دار الکتب العلمیہ۔
(٣) تفسیر درمنثور: جلد: 13: صفحہ: 20: مرکز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 61: رقم الحدیث: 203: دار الکتب العلمیہ۔

اُوپرنہیں دیکھتے

عَنْ مَیْسَرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لا تَسْتَطِیْعُ الْمَلائِکَۃُ الَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ اَنْ یَنْظُرُوْا اِلَی مَا فَوْقَھُمْ مِنْ شُعَاعِ النُّوْرِ:(۱)

ترجمہ۔حضرت میسرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جوفرشتے عرش کواٹھائے ہوئے ہیں ان میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ نور کی شعاع کی وجہ سے اپنے سے اوپرکو دیکھ سکیں۔

شراہیل اور ہراہیل علیہم السلام کی ڈیوٹی

رات اور دن ان دونوں کے سپرد ہے رات شراہیل کے سپرد ہےاور دن ہراہیل کے سپرد ہے جب تک یہ اپنی اپنی جھنڈیاں نہیں دکھاتے نہ سورج طلوع کرسکتا ہےاور نہ غروب۔چنانچہ امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

عَنْ سَلْمَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اللَّیْلُ مُوَکّلٌ بِہٖ مَلَکٌ یُقَالُ لَہٗ شَرَاھِیْلُ فَاِذَا حَانَ وَقْتُ اللَّیْلِ اَخَذَ خَرْزَۃٌ سَوْدَاء فَدَلّاھَا مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ فَاِذَا نَظَرَتْ اِلَیْھَا الشَّمْسُ وَجَبَتْ فِیْ اُسْرَعِ مِنْ طَرْفَۃِ الْعَیْنِ وَقَدْ اُمِرْتِ الشَّمْسَ اَنْ لاتَغْرُبَ حَتّٰی تَرَی الْخَرْزَۃَ فَاِذَا غَرَبَتْ جَاءَ الْلَّیْلُ فَلا تَزَالُ الْخَرْزَۃُ مُعَلّقَۃ حَتّٰی یَجِیْئَ مَلَکُ آخَرِ یُقَالُ لَہٗ ھَرَاھِیْلُ بِخَرْزَۃٍ بَیْضَاءَ فَیُعَلّقھَا مِنْ قِبَلِ الْمَطْلَعِ فَاِذَا رَآھَا شَرَاھِیْلُ مُدَّ اِلَیْھَا خَرْزَتَہٗ وَتَرَی الْخَرْزَۃَ الْبَیْضَاء فَتَطْلِعُ وَقَدْ اُمِرْتَ اَنْ لاتَطْلِعَ حَتّٰی تَرَاھَا فَاِذَاطَلَعَتْ جَاءَ النَّھَا:(۲)

ترجمہ:حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ رات جس فرشتے کے سپرد ہےاس کا نام شراہیل ہے جب رات کا وقت قریب ہوتا ہےتو یہ غروب آفتاب سے پہلے آفتاب کے سامنے سیاہ دھاگہ دکھاتا ہےتو جب اسے سورج دیکھتا ہےتو پلک جھپکنے کی دیر میں غروب ہوجاتا ہےاور سورج کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس وقت تک غروب نہ ہو جب تک کہ وہ اس دھاگے کو نہ دیکھ لے اور جب یہ غروب ہوتا ہےتو رات آجاتی ہےاور یہ دھاگہ اسی طرح لٹکتا رہتا ہے یہاں تک کہ ایک اورفرشتہ دھاگہ لے کر آتا ہے اس (فرشتہ) کا نام ہراہیل ہےتو یہ اس دھاگے کوسورج طلوع ہونے سے پہلے لٹکا دیتا ہےتو جب حضرت شراہیل اس کو دیکھتے ہیں تو اپنا دھاگہ سمیٹ لیتے ہیں تو سورج سفید دھاگے کو دیکھتا ہےتو طلوع ہوجاتا ہےاور سورج کو اس کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ طلوع نہ ہو یہاں تک کہ اس (دھاگہ) کو دیکھ لےتو جب سورج طلوع ہوتا ہےتو دن چڑھ جاتا ہے۔

(۱) تفسیر درمنثور:جلد:13:صفحہ:20:مرکز هجر للبحوث والدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:61:رقم الحدیث:204:دار الکتب العلمیہ۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:111:رقم الحدیث:409:دار الکتب العلمیہ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت خزیمہ بن حکیم السلمی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے رات کی تاریکی اور دن کی روشنی کے متعلق ارشاد فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أمَّا ظُلْمَةُ اللَّيْلِ وَضُوْءُ النَّهَارِ فَإنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلْقاً مِنْ غُثَاءِ الْمَاءِ بَاطِنُهُ أسْوَدُ وَظَاهِرُهُ أبْيَضُ وَطَرْفُهُ بِالْمَشْرِقِ وَطَرْفُهُ بِالْمَغْرِبِ تَمُدُّهُ الْمَلائِكَةُ فَإذَا أشْرَقَ الصُّبْحَ طَرَدَتِ الْمَلائِكَةُ الظُّلْمَةَ حَتّٰى تَجْعَلَهَا فِيْ الْمَغْرِبِ وَيَنْسَلِخَ الْجُلْبَابِ وَإذَا اَظْلَمَ اللَّيْلَ طَرَدَتِ الْمَلائِكَةُ الضُّوْءَ حَتّٰى تَجْعَلَهُ فِيْ طَرْفِ الْهَوَاءِ فَهُمَا كَذٰلِكَ يَتَرَا وَحَانِ لا يَبْلَيَانِ وَلا يَنْفَذَانِ:(۱)

ترجمہ: رات کی تاریکی اور دن کی روشنی اس طرح سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پانی کے کیچڑ سے ایک مخلوق پیدا کی جس کا اندرونی حصہ سیاہ ہے اور ظاہر کا حصہ سفید اس کا ایک کنارہ مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں جس کی ذمہ داری فرشتوں پر ہے پس جب صبح طلوع ہوتی ہے تو فرشتے تاریکی کو ہٹا کر مغرب کی طرف کر دیتے ہیں اور پردہ کو کھینچ لیتے ہیں اور جب رات تاریک ہوتی ہے تو فرشتے روشنی کو ہٹا دیتے ہیں اور اس کا رخ فضا کی طرف کر دیتے ہیں تو یہ (دن اور رات) باری باری آتے جاتے ہیں نہ تو پرانے ہوتے ہیں اور نہ ہی ختم ہوتے ہیں۔

ارتیائیل علیہ السلام غم مٹانے والے

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا مُسْلِم الْخَوْلانِيْ اسْتَبطَأ خَبرِجَيْشٍ كَانَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ فَبَيْنَا هُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ اِذْ دَخَلَ طَائِرٌ فَوَقَعَ فَقَالَ اَنَا اِرْتِيَائِيْلُ الْمَلَكُ مُسْلِي الْحُزْنَ عَنْ قُلُوْبِ بَنِيْ آدَمَ فَاخبِرَهُ خَبْرُ ذٰلِكَ الْجَيْشِ :فَقَالَ لَهُ اَبُوْمُسْلِم مَاجِئْتَ حَتّٰى اسْتَبطَاتِكَ:(۲)

ترجمہ: حضرت سعید بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابومسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ ملک روم میں جہاد میں مصروف تھے۔ لشکر اسلام کی خبر میں تاخیر ہوگئی اور یہ اسی حال میں (منتظر) تھے کہ ایک پرندہ آیا اور زمین پر بیٹھ گیا اور کہا کہ میں ارتیائیل ہوں انسانوں کے دلوں سے غم کو مٹاتا ہوں پھر اس نے اس لشکر کی (حضرت ابومسلم کو) اطلاع کی تو حضرت ابومسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے فرمایا تو بہت تاخیر کر کے آیا ہے۔

(۱) تاریخ دمشق الکبیر لابن عساکر: جلد:16: صفحہ:374: دار الفکر بیروت۔
کنز العمال: جلد:13: صفحہ:167: رقم الحدیث: 37039: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:111: رقم الحدیث:410: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:111: رقم الحدیث:411: دار الکتب العلمیہ۔

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ شَيْخاً مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَقْبِضَ فَكَانَ يَدْعُوْ ۔ اَللّٰهُمَّ كبرت سِنِّيْ وَوَهُنَ عَظْمِيْ فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا يَوْماً فِيْ مَسْجِدِ دِمِشْقَ وَاَنَا اُصَلِّيْ وَاَدْعُوْاَنْ اُقْبِضَ اِذَا اَنَا بِفَتى شَابٌ مِنْ اَجْمَلِ الرِّجَالِ وَعَلَيْهِ دُوَّاجٌ اَخْضَر فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِيْ تَدْعُوْبِهِ ؟ قُلْتُ وَكَيْفَ اَقُوْلُ يَاابْنَ اَخِيْ ؟ قَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ حَسِّنِ الْعَمَلَ وَ بَلِّغِ الاجَلَ قُلْتُ مَنْ اَنْتَ ؟ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ :قَالَ اَنَا اِرْتِيَائِيْلُ الَّذِيْ يُسلّي الْحُزْنَ مِنْ صُدُوْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ثُمَّ التَفتُّ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا:(۱)

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے صحابہ کرام میں سے تھے اور بوڑھے ہو چکے تھے اور وہ چاہتے تھے کہ ان کی روح قبض ہو جائے، یہ دعا کر رہے تھے کہ۔

''اے اللہ! میری عمر بہت ہوگئی ہے، میری ہڈیاں لاغر ہوگئی ہیں، اب تو مجھے اپنے ہاں بلا لے''۔

حضرت عرباض فرماتے ہیں میں اسی حال میں ایک دن دمشق کی مسجد میں بیٹھا نماز پڑھ رہا تھا اور دعا کر رہا تھا کہ میری وفات ہو جائے (اس حالت میں یہ دیکھتا ہوں کہ) میں انسانوں میں سے حسین ترین نوجوان کے پاس ہوں جس پر سبز جبہ بھی ہے اس نے کہا یہ کیا طریقہ ہے جو تم دعا کر رہے ہو؟ میں نے کہا اے بھائی! میں کس طرح دعا کروں؟ تو اس نے کہا یوں کہو '' اَللّٰهُمَّ حَسِّنِ الْعَمَلَ وَ بَلِّغِ الاجَلَ '' (اے اللہ میرے) اعمال بہتر فرما اور میری اجل (مجھ تک) پہنچا۔ میں نے اس سے کہا آپ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے اس نے کہا کہ میں ارتیائیل ہوں جو مومنوں کے دلوں سے غم مٹاتا ہے پھر میں نے مڑ کر جو دیکھا تو کسی کو نہ پایا۔

نوٹ: تاریخ دمشق اور کتاب ''ذکــر الـمـوت'' میں ''رتائیل'' ہے اور سیر اعلام النبلاء میں ''رتائیل'' ہے جبکہ مختصر میں '' ربائیل'' اور ''الحبائك'' میں ''ارتیائیل'' ہے۔

(۱) کتاب ذکر الموت: امام ابن ابی الدنیا: صفحہ:29: رقم الحدیث:34: مکتبة الفرقان عجمان۔
تاریخ دمشق الکبیر: لابن عساکر: جلد:40: صفحہ:181: دار الفکر بیروت۔
شرح الصدور: باب:4: صفحہ:18: رقم الحدیث:28: دار الکتاب العربی بیروت۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:112: رقم الحدیث:412: دار الکتب العلمیه۔

سکینت علیہ السلام

بعض ملائکہ کرام ایسے بھی ہیں جو اللہ والوں کی زبان پر بولتے ہیں ان میں ایک سَکِیْنَتُ علیہ السلام بھی ہیں۔

عَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِذَاذُکِرَالْصَّالِحُوْنَ فَحَیّ ھَلّا بِعُمَرَ مَاکُنَّا اَصْحَاب مُحَمّد نَبْعُد اِنَّ السَّکِیْنَۃَ تَنْطِقُ عَلَی لِسَانِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:(۱)

ترجمہ:حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب نیکوکاروں کا ذکر کیا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یاد کیا جائے ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اس بات کو بعید نہیں سمجھتے تھے کہ حضرت سکینت علیہ السلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر بولتے ہیں۔

قَالَ اِبْنُ الاثِیْر فِیْ النِّھَایَۃ اَلسَّکِیْنَۃُ ھُنَا مَلَکٌ: (۲)

ترجمہ:امام ابن اثیر(جزری)''نہایہ''میں فرماتے ہیں سکینت سے یہاں فرشتہ مراد ہے۔

عَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ اَتَی النَّبِیّ ﷺ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللہ ﷺ اِنِّیْ کُنْتُ اَقْرَاءُ الْبَارِحَۃَ سُوْرَۃَ الْکَھْفِ فَجَاءَ شَئیٌ حَتَّی غُطّیَ فِمِیْ فَقَالَ النَّبِیّ ﷺ تِلْکَ السَّکِیْنَۃُ جَاءَ تْ حَتَّی تسمعَ الْقُرْآنَ:(۳)

ترجمہ۔حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! رات میں نے سورہ کہف پڑھی تو کوئی چیز آئی تھی جس نے میرا منہ ڈھانپ لیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تِلْکَ السَّکِیْنَۃُ جَاءَ تْ حَتَّی تسمعَ الْقُرْآنَ

یہ سکینت علیہ السلام تھے جو قرآن پاک سننے کے لئے آئے تھے۔

(۱) مجمع البحرين فی زوائد المعجمين :جلد:6:صفحہ:247:رقم الحديث:3664:مکتبة الرشدرياض۔
فضائل الصحابة :امام احمد بن حنبل:صفحہ:270:رقم الحديث:356:دارالعلم جدہ1403ھجری۔
مجمع الزوائد:جلد:9:صفحہ:53:رقم الحديث:14473:دارالکتب العلميه۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:83:رقم الحديث:295:دارالکتب العلميه۔
(۲)الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:83:رقم الحديث:295:دارالکتب العلميه۔
النهاية فی غريب الحديث:جلد:2:صفحہ:386:داراحياء الترات العربی بيروت۔
(۳) تفسير درمنثور:جلد:9:صفحہ:474:مرکز هجر للبحوث والدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:83:رقم الحديث:296:دارالکتب العلميه۔

عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَا اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرِ الانْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُصَلِّی بِاللَّیْلِ فَاِذَا غَشِیَتِنِیْ مِثْلَ السَّحَابَۃِ فِیْھَا مِثْلَ الْمَصَابِیْحِ وَالْمَراۃ نَائِمَۃٌ اِلَی جَنْبِیْ وَھِیَ حَامِلٌ وَالْفَرَسُ مَرْبُوْطٌ فِیْ الدَّارِ فَخَشِیْتُ اَنْ تَنْفِرَ الْحِصَانَ فَتَفْزَعِ الْمَرْاَۃَ فَتَلْقِیْ وَلَدَھَا فَانْصَرِفْتُ مِنْ صَلاتِیْ فَقَالَ اِقْرَاءِ یَااُسَیْدُ فَاِنَّ ذٰلِکَ مَلَکٌ اِسْتَمِعَ الْقُرْآنَ: (۱)

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت اسید بن حضیر انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کو نماز میں مشغول تھے پس اچانک بادل کی مانند کسی شے نے مجھے ڈھانپ لیا اس میں ستاروں کی مانند کچھ تھا اور میری بیوی میرے ایک طرف میں سوئی ہوئی تھی اور وہ حاملہ بھی تھی اور گھوڑا بھی دیوار سے بندھا ہوا تھا مجھے خطرہ لاحق ہوا کہ گھوڑا بھاگ نہ جائے اور عورت گھبرا نہ جائے کہ اس کا بچہ بھی ضائع ہو جائے میں نے اپنی نماز توڑ دی آپ نے اسید سے مخاطب ہو کر کہا اے اسید یہ ایک فرشتہ ہے جو قرآن سننے آیا ہے۔

فوائد: (۱) سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہت بڑی شان ہے کہ ان کی زبان پر فرشتہ بحکم رحمٰن بولتا ہے (۲) نبی پاک ﷺ کی علمی وسعت کہ کوئی امر کہیں بھی واقع ہو آپ اسے بخوبی جانتے ہیں (۳) جیسا کہ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے ثابت ہوتا ہے (۴) تلاوتِ قرآن کے وقت نزول ملائکہ ہوتا ہے۔

دیک علیہ السلام کی تسبیح کی برکت

عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلَکًا فِیْ السَّمَاءِ یُقَالُ لَہُ الدِّیْکُ فَاِذَا سَبَّحَ فِیْ السَّمَاءِ سَبَّحَتِ الدِّیُوْکُ فِیْ الارْضِ یَقُوْلُ سُبْحَانَ السُّبُّوْحِ الْقُدُّوْسِ الْمَلِکِ الدَّیَّانِ الَّذِیْ لااِلٰہ اِلَّاھُوَ فَمَا قَالَھَا مَکْرُوْبٌ اَوْ مَرِیْضٌ عِنْدَ ذٰلِکَ اِلَّا کَشَفَ اللّٰہُ ھَمَّہُ:(۲)

ترجمہ: حضرت ابوسفیان فرماتے ہیں کہ آسمان میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو دیک (مرغ) کہا جاتا ہے جب وہ آسمان میں تسبیح کہتا ہے تو زمین کے مرغ (بھی) تسبیح کہتے ہیں اس کی تسبیح یہ ہے:

سُبْحَانَ السُّبُّوْحِ الْقُدُّوْسِ الْمَلِکِ الدَّیَّانِ الَّذِیْ لااِلٰہ اِلَّاھُوَ

سبوح وقدوس پاک ہے جو بادشاہ حاکم ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں۔

جس پریشان حال یا مریض نے یہ کلمات پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔

(۱) مشکوۃ شریف: کتاب فضائل القرآن: صفحہ: 184: قدیمی کتب خانہ۔
معرفۃ الصحابہ: لامام ابو نعیم: جلد: 1: صفحہ: 259: رقم الحدیث: 879: دار الوطن ریاض 1419 ھجری۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 83: رقم الحدیث: 297: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) کتاب العظمہ: جلد: 3: صفحہ: 1013: رقم الحدیث: 533: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 79: رقم الحدیث: 280: دار الکتب العلمیہ۔

دیک فرشتے کی ڈیوٹی

عَنْ يُوْسُف بْنِ مِهْرَانَ قَالَ حَدّثنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰن رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ تَحْتَ الْعَرْشِ مَلَكًا فِيْ صُوْرَةِ دِيْكٍ بُرَاثِنُهُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَ صِيْصَيتهُ مِنْ زَبَرْجُدٍ اَخْضَر فَاِذَا مَضَى ثُلُث الَّيْلِ الاوّلِ ضَرَبَ بِجَنَاحِهِ وَزِقا وَقَالَ لِيَقِم الْقَائِمُوْنَ فَاِذَا مَضَى نِصْف الَّيْلِ ضَرَبَ بِجَنَاحِهِ وزقاوقَالَ لِيَقِم الْمُجْتَهِدُوْن فَاِذَا مَضَى ثُلثاَ الَّيْلِ ضَرَبَ بِجَنَاحِهِ وَزِقا وَقَالَ لِيَقِم الْمُصَلُّوْن فَاِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ ضَرَبَ بِجَنَاحِهِ وَزِقا وَقَالَ لِيَقِم الْقَائِمُوْن وَعَلَيْهِمْ اَوْزَارهُمْ:(۱)

ترجمہ: حضرت یوسف بن مہران فرماتے ہیں کہ مجھے کوفہ کے ایک آدمی عبدالرحمٰن نے یہ حدیث بیان کی کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عرش کے نیچے مرغ کی شکل میں ایک فرشتہ ہے اس کے پنجے موتی کے ہیں اس کا خار سبز زبرجد کا ہے جب رات کی پہلی تہائی گزرتی ہے تو وہ اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتا اور چہچہاتا ہے اور کہتا ہے رات میں عبادت کرنے والوں کو کھڑے ہو جانا چاہیے پھر جب رات کی دوتہائیاں گزر جاتی ہیں تو یہ اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتا اور چہچہاتا اور کہتا ہے، نماز پڑھنے والوں کو کھڑے ہو جانا چاہیے جب فجر طلوع ہوتی ہے تو اپنے پر پھڑ پھڑاتا اور چہچہاتا ہے اور کہتا ہے بیدار ہونے والوں کو بیدار ہو جانا چاہیے اب ان کی غلطیاں انہیں کے ذمہ ہوں گی۔

اوقاتِ نماز میں اذان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

اِنَّ لِلّٰهِ دِيْكًا رِجْلَاهُ تَحْتَ سَبْعِ أَرْضِيْنَ وَرَأسُهُ قَدْ جَاوَزَ سَبْعَ سَمَاوَات يُسَبِّحُ فِيْ أوْقَاتِ الصَّلاةِ فَلا يَبْقى دِيْكٌ مِنْ دِيْكَةِ الأرْضِ اِلَّا أجَابَهُ:(۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا (ایک فرشتہ) دیک (مرغ) ہے اس کے پاؤں ساتوں زمینوں سے نیچے ہیں اور اس کا سر ساتوں آسمانوں سے تجاوز کر گیا ہے یہ اوقاتِ نماز میں تسبیح کہتا ہے زمین کے مرغوں میں سے کوئی مرغ بھی باقی نہیں رہتا مگر اس کا (اپنی اذان) سے جواب دیتا ہے۔

فائدہ: اس فرمان کے بعد آپ نے یہ بھی فرمایا مجھے پسند نہیں کہ میرا گھر خالی ہو اور مرغ نہ رکھوں۔

(۱) کتاب العظمہ: جلد: 3: صفحہ: 1010: رقم الحدیث: 530: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحہ: 80: رقم الحدیث: 281: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) کتاب العظمہ: جلد: 3: صفحہ: 1003: رقم الحدیث: 523: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحہ: 80: رقم الحدیث: 282: دار الکتب العلمیہ۔

فائدہ: گویا مرغا وقت پر بیدار کرنے کا الارم ہے۔

انتباہ:

ہر مرغ کا دور سے آواز سننے کو نہ بھولنا جبکہ یہ قوت مرغ کو ماننے میں تو کوئی حرج نہیں لیکن انبیاء واولیاء کے لئے ماننا شرک کیوں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ أذِنَ لِیْ أنْ اُحَدِّثَ عَنْ دِیْكٍ قَدْ مَرَقَتْ رِجْلَاہُ الأرْضَ وَرَأسُہُ مُثْنِیَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ وَھُوَ یَقُوْلُ سُبْحَانَكَ مَا اَعْظَمَك فَیَرُدّ عَلَیْہِ مَاعَلِمَ ذٰلِكَ مَنْ حلِفَ بِیْ کَاذِبًا: (۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مجھے اجازت عطا فرمائی ہے کہ میں دیک (علیہ السلام) کے متعلق (کچھ) بیان کروں اس کے پاؤں زمین سے گزر گئے ہیں اور اس کا سر عرش کے نیچے لگا ہوا ہے وہ یہ پڑھتا ہے: "**سبحانك ما اعظمك**" (تو پاک ہے تو بہت عظمت والا ہے) تو اس کو اس تسبیح کا یہ جواب دیا جاتا ہے کہ جس نے میرے نام کی جھوٹی قسم کھائی اس نے اس عظمت کو نہیں جانا۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِلّٰہِ دِیْکًا بَرَاثِنَہُ فِیْ الأرْضِ السُّفْلٰی وَعُنُقَہُ مَثْنِیٌّ تَحْتَ الْعَرْشِ وَجَنَاحَاہُ فِیْ الْھَوَاءِ یَخْفِقُ بِھِمَا سَحَرَ کُلِّ لَیْلَةٍ سَبِّحُوْا الْقُدُّوْسَ رَبَّنَا الرَّحْمٰنُ لا اِلٰہ غَیْرُہُ: (۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ایک (فرشتہ) دیک علیہ السلام ہے اس کے پنجے سب سے نچلی زمین میں ہیں اور اس کی گردن عرش کے نیچے (پہنچتی) ہے اس کے پر فضا میں ہیں ہر رات سحری کے وقت ان پروں کو ہلا کر کہتا ہے اس پاک کی تسبیح کرو وہی ہمارا پروردگار مہربان ہے اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

(۱) کتاب العظمه: جلد: 3: صفحه: 1004: رقم الحدیث: 524: دار العاصمه ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 80: رقم الحدیث: 283: دار الکتب العلمیه۔
تفسیر درمنثور: جلد: 3: صفحه: 640: مرکز هجر للبحوث و الدراسات مصر۔
مستدرك للحاکم: جلد: 4: صفحه: 436: رقم الحدیث: 7893: دار الحرمین مصر۔
(۲) کتاب العظمه: جلد: 3: صفحه: 1006: رقم الحدیث: 525: دار العاصمه ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه: 81: رقم الحدیث: 284: دار الکتب العلمیه۔
جمع الجوامع: جلد: 3: صفحه: 125: رقم الحدیث: 7755: دار الکتب العلمیه۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ دِيْكًا فِيْ السَّمَاءِ الدُّنْيَا كلْكِلُهُ مِنْ ذَهْبٍ وَبَطنُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَقَوَايِمُهُ مِنْ يَاقُوْتٍ وَبَرَاثِنُهُ مِنْ زَمُرّدٍ بَرَاثِنُهُ تَحْتَ الارْضِ السُّفْلٰى جَنَاحٌ لَهُ بِالْمَشْرِقِ وَجَنَاحٌ لَهُ بِالْمَغْرِبِ عُنُقُهُ تَحْتَ الْعَرْشِ وَعرفُهُ مِنْ نُوْرٍ حِجَابٌ مَابَيْنَ الْعَرْشِ وَالْكُرْسِيّ يَخْفِقُ بِجَنَاحِهِ كُلّ لَيْلَةٍ ثَلاثَ مَرَّاتٍ:(۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا (فرشتہ) دیک علیہ السلام ہے آسمان دنیا میں اس کا سینہ سونے کا ہے، پیٹ چاندی کا ہے، ٹانگیں یاقوت کی ہیں، پنجے زمرد کے ہیں (اور یہ) پنجے سب سے نچلی زمین میں نیچے ہیں اس کا ایک پر مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے اس کی گردن عرش کے نیچے ہے اس کی کلغی نور کی ہے (یہ) عرش اور کرسی کے درمیان حجاب ہے اپنے پر کو ہر رات تین بار اڑاتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِلّٰهِ دِيْكًا جَنَاحَاهُ مُوَشَّيَانِ بِالزَّبَرْجَدِ وَاللُّؤلُؤ وَالْيَاقُوْتِ جَنَاحٌ لَهُ بِالْمَشْرِقِ وَجَنَاحٌ لَهُ بِالْمَغْرِبِ وَقَوَايِمُهُ فِي الْأَرْضِ السُّفْلٰى وَرَأسُهُ مَثْنِيٌّ تَحْتَ الْعَرْشِ فَإِذَا كَانَ فِيْ السَّحَرِ الاعْلَى خَفَقَ بِجَنَاحَيْهِ ثُمَّ قَالَ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا اللّٰهُ لا اِلٰهَ غَيْرُهُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَضْرِبُ الدِّيَكَةُ أَجْنِحَتَهَا وَتَصِيْحُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَالَ اللّٰهُ ضُمَّ جَنَاحَكَ وَغُضَّ صَوْتَكَ فَيَعْلَمُ أَهْلُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ أَنَّ السَّاعَةَ قَدْ اِقْتَرَبَتْ:(۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ایک (فرشتہ) دیک علیہ السلام ہے جس کے پر زبرجد، موتی اور یاقوت سے مزین ہیں اس کا ایک پر مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں، اس کی ٹانگیں نچلی زمین میں ہیں، اس کا سر عرش سے پیوست ہے، جب بڑی سحری کا وقت آتا ہے تو یہ اپنے پروں کو اڑاتا ہے پھر "سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا اللّٰهُ لا اِلٰهَ غَيْرُهُ" پڑھتا ہے اسی وقت مرغ اپنے پر مارتے اور چیختے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنے پروں کو تہ کر لے اور اپنی آواز پست کر لے، پس اس وقت آسمانوں اور زمین والے (فرشتے) جان لیں گے کہ قیامت قریب آ چکی ہے۔

(۱) کتاب العظمہ: جلد: 3: صفحہ: 1007: رقم الحدیث: 526: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 81: رقم الحدیث: 285: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) کنز العمال: جلد: 12: صفحہ: 150: رقم الحدیث: 35726: دار الکتب العلمیہ۔
کتاب العظمہ: جلد: 3: صفحہ: 1008: رقم الحدیث: 527: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 81: رقم الحدیث: 286: دار الکتب العلمیہ۔
جمع الجوامع: جلد: 3: صفحہ: 125: رقم الحدیث: 7756: دار الکتب العلمیہ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ مِمَّا خلقَ اللّٰهُ دِيْكًا بَرَاثِنهُ عَلَى الأَرْضِ السَّابِعَة وَعِرفُهُ مَنْطُوٌ تَحتَ الْعَرْشِ قَدْ أَحَاطَ جَنَاحُهُ بِالأُفُقَيْنِ فَإِذَا بَقِيَ ثُلُث اللَّيْلِ الآخِرِ ضَرَبَ بِجَنَاحَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَبِّحُوْا الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ سُبْحَانَ رَبُّنَا الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ لا اِلٰه لَنَا غَيْرُهُ فَيَسْمَعُهَا مَنْ بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ اِلّا الثَّقَلَيْنِ فَيَرَوْنَ أَنَّ الدِّيْكَةَ اِنَّمَا تُضْرِب بِأَجْنِحَتِهَا وَتُصْرِخ اِذَا سَمِعت ذَلِكَ:(۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے جو پیدا کیا ہے اس میں ایک دیک (فرشتہ) بھی ہے اس کے پنجے ساتویں زمین پر ہیں اس کی کلغی عرش کے نیچے لگی ہوئی ہے اس کے پروں نے دونوں افق کو سمیٹا ہوا ہے جب رات کی آخری تہائی باقی رہتی ہے تو وہ اپنے پروں کو ہلاتا ہے پھر کہتا ہے (اے مخلوقات) ملک قدوس کی تسبیح کرو پاک ہے ہمارا رب ملک قدوس ہے ہمارا اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اس کی اس بات کو مغرب ومشرق کے درمیان میں جن وانسان کے علاوہ سب (مخلوقات) سنتے ہیں یہ جو (لوگ) دیکھتے ہیں کہ مرغ اپنے پر مارتے ہیں اور اذان دیتے ہیں یہ اسی وقت کرتے ہیں جب یہ (اس کی تسبیح) سنتے ہیں۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ:

یہ حدیث مختلف عنوانات اور مختلف سندات کے ساتھ امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "الحبائك" میں کئی صفحات پر درج فرمائی اور اس مرغ نما فرشتہ کے مختلف کمالات کا ذکر فرمایا ہے۔

نوٹ:

اس مرغ نما فرشتہ کے کمالات سن کر منکرین کو انکار نہیں کہ بیک وقت وہ کائنات کے ذرہ ذرہ کو دیکھ بھی رہا ہے اور حاضر وناظر بھی ہے اور دنیا کے مرغوں کا یہ حال ہے کہ اس کی آواز پر زمین کے چپہ چپہ پر اذانیں دے رہے ہیں اور اس کی پروں کی پھڑ پھڑاہٹ پر پھڑ پھڑاتے اور اذانیں پڑھتے ہیں نہ ان کے پاس الارم ہے اور نہ ان کے گلے میں گھڑی لیکن غور فرمائیے کہ مکان بند اور اندھیری رات میں اپنے ٹائم پر اذان دیگا اور تمام دنیا کے مرغوں کا انداز دیکھئے کہ ایک ہی وقت میں تمام دنیا کے مرغے پھڑ پھڑاتے ہوئے ایک ہی آواز میں اذان دیتے رہینگے نہ ان کے پاس وائرلیس ہے نہ فون ہے اور نہ تار وغیرہ۔ وہ برادری بڑی بدقسمت ہے کہ مرغوں کا سماع وعلم مانتے ہیں لیکن نہیں مانتے تو رسول اللہ ﷺ کے کمالات نہیں مانتے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

(۱) کتاب العظمه: جلد: 3: صفحه: 1009: رقم الحديث: 528: دار العاصمه رياض۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 82: رقم الحديث: 287: دار الكتب العلميه۔

دور سے سننا

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ایک روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ اَبِیْ صَادِقٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ الدِّیْکَۃُ تُجَاوِبُ الْمَلَائِکَۃَ بِالتَّسْبِیْحِ ھَلْ رَأَیْتُمْ طَیْرًا یَصِیْحُ بِاللَّیْلِ:(۱)

ترجمہ: حضرت ابوصادق فرماتے ہیں کہ مرغ (رات کو) فرشتوں کی تسبیح کا جواب دیتے ہیں کیا تم نے رات کے وقت کسی (اور) پرندہ کو چلاتے ہوئے دیکھا ہے؟ (تو صرف اسی کا چلاّ نا اسی بات کا اشارہ کرتا ہے)۔

اس کی دلیل عقلی بھی روایت ذیل سے بیان فرمائی:

عَنْ اِبْنِ اَبِیْ عَمْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ حِیْنَ یَقُوْلُ الْمَلَكُ سَبِّحُوْا الْقُدُّوْسَ فَحِیْنَئِذٍ تُحَرِّكُ الطَّیْرُ اَجْنِحَتَھَا:(۲)

ترجمہ: حضرت ابن ابی عمر فرماتے ہیں جب فرشتہ (دیک علیہ السلام) خدا کی تسبیح پڑھنے کو کہتا ہے تو اس وقت پرندے اپنے پروں کو حرکت دیتے ہیں۔

ہر مرغ کا ہر انسان کو انتباہ

عَنْ عَبْدِالْحَمِیْدِ بْنِ یُوْسُفَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَاحَ دِیْكٌ عِنْدَ سُلَیْمَانَ عَلَیْہِ السَّلام فَقَالَ سُلَیْمَانُ عَلَیْہِ السَّلام ھَلْ تَدْرُوْنَ مَایَقُوْلُ ھٰذَا ؟ قَالُوْا: لا: قَالَ فَاِنَّہٗ یَقُوْلُ اذْکُرُوا اللّٰہَ یَاغَافِلِیْنَ:(۳)

ترجمہ۔ عبدالحمید بن یوسف فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے ایک مرغ نے اذان کہی تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تمہیں معلوم ہے یہ کیا کہہ رہا ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں معلوم۔ فرمایا یہ کہتا ہے ''اے غافلو! اللہ کو یاد کرو''۔

(۱) کتاب العظمہ: جلد: 3: صفحہ: 1010: رقم الحدیث: 529: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 82: رقم الحدیث: 288: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) کتاب العظمہ: جلد: 3: صفحہ: 1012: رقم الحدیث: 531: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 82: رقم الحدیث: 289: دار الکتب العلمیہ۔
(۳) کتاب العظمہ: جلد: 3: صفحہ: 1013: رقم الحدیث: 532: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 82: رقم الحدیث: 290: دار الکتب العلمیہ۔

فائدہ: تجربہ کرلیں کہ مرغ اپنے لہجہ میں زور سے پکار کر گویا یہ الفاظ بار بار دہراتا ہے ''اُذْكُـرُوْا الـلّٰـهَ اَيُّهَا الْغَافِلُوْنَ'' اے غافلو! اللہ کو یاد کرو۔

اذان کا جواب

عَنْ صِفْوَانَ بْنِ عَسّال رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ دِيْكًا تَحْتَ الْعَرْشِ جَنَاحُهُ فِیْ الْهَوَاءِ وَبَرَاثِنُهُ فِیْ الارْضِ فَاِذَا كَانَ فِیْ الاسْحَارِ وَاذّانَ الصَّلٰوات خَفَقَ بِجَنَاحِهِ وَصَفِقَ بِالتَّسْبِيْحِ فَتسَبِّحَ الدِّيْكَة تُجِيْبُهُ بِالتَّسْبِيْحِ:(۱)

ترجمہ: حضرت صفوان بن عسال فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ایک مرغ ہے عرش کے نیچے اس کا پر فضا میں ہے اور پنجے زمین میں ہیں جب صبح کا وقت ہوتا ہے اور اذانیں ہوتی ہیں تو یہ اپنے پر ہلاتا ہے اور تسبیح کہتا ہے تو (دنیا کے) مرغ بھی اس کی تسبیح کے جواب میں تسبیح کہتے ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِلّٰهِ دِيْكًا رِجْلَاهُ فِیْ التُّخُوْمِ وَعُنُقهُ تَحْتَ الْعَرْشِ مُنْطَوِيَّةٌ فَاِذَا كَانَ هِنَةٌ مِنَ اللَّيْلِ صَاحَ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ فَصَاحَتِ الدِّيْكَةُ:(۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ایک مرغ ہے جس کے پاؤں زمین کی جڑ میں ہیں اور سر عرش کے نیچے سمٹا ہوا ہے جب رات کا اخیر ہوتا ہے تو وہ ''سبوح قدوس'' کہتا ہے تو فرشتے بھی ''سبوح قدوس'' کہتے ہیں۔

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:82: رقم الحديث:291: دار الكتب العلميه۔
جمع الجوامع: جلد:3: صفحه:126: رقم الحديث:7757: دار الكتب العلميه۔
كنز العمال: جلد:12: صفحه:150: رقم الحديث:35277: دار الكتب العلميه۔
(۲) شعب الايمان: جلد:7: صفحه:157: رقم الحديث:4812: مكتبة الرشد رياض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:83: رقم الحديث:292: دار الكتب العلميه۔
جمع الجوامع: جلد:3: صفحه:126: رقم الحديث:7759: دار الكتب العلميه۔
كنز العمال: جلد:12: صفحه:150: رقم الحديث:35279: دار الكتب العلميه۔

حضرت عرش بن عمیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالیٰ دِيْكًا بَرَاثِنُهٗ فِيْ الأَرْضِ السُّفْلٰى وَعُنُقُهٗ تَحْتَ الْعَرْشِ يَصْرِخُ عِنْدَ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ وَيَصْرِخُ لَهٗ دِيْكُ السَّمَاوات سَمَاءً سَمَاءً ثُمَّ يَصْرِخُ بِصَرَاخِ دِيْكُ السَّمَاوَات دِيْكَةُ الأَرْضِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ:(١)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ دیک علیہ السلام (مرغ) ہے جس کے پنجے نچلی زمین میں ہیں اور کلغی عرش کے نیچے ہے یہ نمازوں کے اوقات میں چیختا ہے اور اس کی وجہ سے آسمان بہ آسمان آسمانوں کے مرغ چیختے ہیں پھر آسمانوں کے مرغوں کے چیخنے سے زمین کے مرغ چیختے (یعنی اذان دیتے) ہیں (اور ان کی چیخ اور اذان یہ ہوتی ہے) "سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ" وہ پاک اور قدوس ہے (اور) فرشتوں اور روح کا رب ہے۔

حضرت ام سعد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْعَرْشُ عَلَى مَلَكٍ مِنْ لُؤْلُؤ عَلَى صُوْرَةِ دِيْكٍ رِجْلَاهُ فِيْ التُّخُوْمِ السُّفْلٰى وَعُنُقُهٗ مُثْنِيَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ وَجَنَاحَاهُ بِالْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَإِذَا سَبَّحَ اللّٰهَ ذٰلِكَ الْمَلَكُ لَمْ يَبْقَ شَيْءٌ إِلَّا سَبَّحَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ:(٢)

ترجمہ۔ عرش موتی کے ایک فرشتہ پر ہے جس کی شکل مرغ کی ہے اس کے پاؤں نچلی زمین کی تہ میں ہیں اور اس کی گردن عرش کے نیچے لگی ہوئی ہے اس کے دونوں پر مشرق و مغرب میں ہیں جب یہ فرشتہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھتا ہے تو کوئی چیز بھی باقی نہیں رہتی مگر وہ بھی اللہ عزوجل کی تسبیح کہنے لگ جاتی ہے۔

(١) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:83: رقم الحديث:293: دار الكتب العلميہ۔
(٢) الفردوس بمأ ثور الخطاب: جلد:3: صفحہ:91: رقم الحديث:4256: دار الكتب العلميہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:83: رقم الحديث:294: دار الكتب العلميہ۔

مرغ فرشتے کو دیکھ کراذان دیتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیْکَۃِ فَاسْأَلُوْا اللّٰہ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّھَا رَأَتْ مَلَکًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَھِیْقَ الْحَمِیْرِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِنَّھَا رَأَتْ شَیْطَانًا:(۱)

ترجمہ: جب تم مرغ کی اذان سنوتو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو کیونکہ یہ اس وقت فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب گدھے کی ھینک سنوتو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیطان سے پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ:

جب مخالفین مرغے کی دورنگاہی اور غیبی فرشتے کی آوازشنوائی کوآنکھیں بند کرکے مانتے ہیں اگرانبیاء واولیاء بالخصوص امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات میں اس طرح کا کمال بیان کیا جائے تو انہیں شرک کے فتوی صادر کرنے کے سوااور کوئی بات نہ آئیگی۔

ایک عجیب الخلقت فرشتہ

☆حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے شب معراج سدرۃ المنتہٰی پر ایک فرشتہ دیکھا جسے میں نے اس سے قبل کبھی نہیں دیکھا تھا اس کے طول وعرض کی مسافت لاکھ سال کے برابر تھی اس کے ستر ہزار سر تھے اور ہر سر میں ستر ہزار منہ اور ہر منہ میں ستر ہزار زبانیں اور ہر سر پر ستر ہزار نورانی چوٹی تھی اور ہر چوٹی کے سر پر بال میں لاکھ لاکھ موتی لٹکے ہوئے تھے ہر ایک موتی کے پیٹ کے اندر بہت بڑا دریا ہے اور ہر دریا کے اندر بہت بڑی مچھلیاں ہیں اور ہر مچھلی کا طول دوسال کی

(۱) بخاری شریف:کتاب بدء الخلق: باب خیر مال المسلم غنم:صفحہ:669: رقم الحدیث 3303:دارالکتاب العربی
مسلم شریف:کتاب الذکر و الدعاء:باب استحباب الدعا عند صیاح الدیك: صفحہ:1253: رقم الحدیث:2729 :دارطیبہ ریاض
ابو داؤد شریف:کتاب الادب:باب ماجاء فی الدیك:صفحہ:923:رقم الحدیث:5102:مکتبۃ المعارف ریاض۔
ترمذی شریف:کتاب الدعوات:باب مایقول اذ سمع نصیق الحماد:صفحہ:786:رقم الحدیث:3459:مکتبۃ المعارف ریاض
صحیح ابن حبان:کتاب الرقائق:باب الاستعاذہ:جلد:3: صفحہ:285:رقم الحدیث:1005:مؤسسۃ الرسالۃ بیروت
کنز العمال:جلد:12:صفحہ:149:رقم الحدیث:35267:دار الکتب العلمیہ۔

مسافت کے برابر ہے اور ہر مچھلی کے پیٹ پر لکھا ہوا ہے۔"**لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ**"اور اس فرشتے نے اپنا سر اپنے ایک ہاتھ پر رکھا ہے اور دوسرا ہاتھ اس کی پیٹھ پر ہے اور وہ حظیرۃ القدس یعنی بہشت میں ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھتا ہے تو اسکی خوش آواز سے عرش الٰہی کانپ جاتا ہے میں نے جبریل علیہ السلام سے ان کے متعلق پوچھا تو انہوں نے عرض کیا کہ یہ وہ فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا تھا پھر میں نے کہا اس کی لمبائی چوڑائی کہاں سے کہاں تک ہے انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے بہشت میں ایک چراگاہ بنائی ہے اور یہ اسی میں رہتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ وہ آپ کے اور آپ کی امت کے ہر اس شخص کے لئے تسبیح پڑھے جو روزہ رکھتے ہیں حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اس فرشتہ کے آگے دو صندوق دیکھے اور ہر صندوق پر ہزار نورانی تالے تھے میں نے پوچھا اے جبریل علیہ السلام! یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا اس فرشتہ سے پوچھئے میں نے اس سے پوچھا یہ صندوقیں کیسی ہیں اس نے کہا اس میں آپ کی روزہ رکھنے والی امت کی برأت کا ذکر ہے آپ کو آپ کی امت کے روزہ رکھنے والوں کو مبارک ہو۔

ملائکہ خدامِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ویسے تو ہر فرشتہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم ہے لیکن خصوصی اوقات میں بعض ملائکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے حاضر ہوتے بعض ملائکہ کرام مستقل طور پر خدمت کے لئے مقرر تھے۔حضرت جبریل علیہ السلام تو تھے ہی خادم رسول ان کی تخلیق کی غرض وغایۃ بھی خدمت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھی: جیسا کہ نسیم الریاض وغیرہ کتب میں مذکور ہے۔

قرآن مجید

اللہ تعالیٰ نے مطلقًا کل ملائکہ کی خدمت کا ذکر قرآن مجید میں یوں ارشاد فرمایا:

وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ: (پارہ:۲۸:سورۃ التحریم:،آیت:۴)

ترجمہ: اور اگر ان پر زور باندھو تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

اور مزید ارشاد فرمایا:

اِذْ يُوْحِىْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّىْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا: (پارہ:۹:سورۃ الانفال:آیت:۱۲)

ترجمہ: جب اے محبوب تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو ثابت رکھو۔

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّىْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ: (پارہ:۹:سورۃالانفال:آیت:۹)

ترجمہ: جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری سُن لی کہ میں تمہیں مدد دینے والا ہوں ہزار فرشتوں کی قطار سے۔

احادیثِ مبارکہ

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ہم سے فقیہ سفیان بن العاص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشادِ باری تعالیٰ ولقد رای من ایاته ربه الكبرى کی تفسیر میں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا اور ان کے چھ سو پر تھے۔

احادیثِ مطہرہ میں آپ کے حضرت جبرئیل علیہ السلام اور دیگر فرشتوں سے باتیں کرنے کی خبریں مشہور ہے اور معراج میں آپ نے کثرت سے ملائکہ کو دیکھا اور بڑی بڑی صورتوں میں ان کا معائنہ فرمایا اور نیز آپ کی مختلف مجالس میں بعض صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے فرشتوں کو دیکھا تھا صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ نبی کریم ﷺ سے نور ایمان کی حقیقت دریافت کررہے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس وحضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حضرت دحیہ کلبی کی شکل میں دیکھا اور حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے نبی آخرالزمان ﷺ کے دائیں اور بائیں جانب حضرت جبرائیل علیہ السلام وحضرت میکائیل علیہ السلام کو آدمی کی شکل میں دیکھا انہوں نے سفید کپڑے زیب تن فرمائے ہوئے تھے۔ایسی روایت اور بھی ہیں جو کتب احادیث کے مطالعے سے معلوم ہوں گی۔

غزوۂ بدر میں صحابۂ کرام نے سنا کہ فرشتے اپنے گھوڑوں کو ڈانٹ رہے تھے بعض اصحاب نے کافروں کے سر قلم ہوتے تو دیکھے لیکن مارنے والا کوئی نظر نہیں آیا۔اُس روز ابوسفیان بن الحارث نے بعض ایسے سفید پوش (ملائکہ کے فوجی) بھی دیکھے جو ابلق گھوڑوں پر سوار ہوکر زمین وآسمان کے درمیان فضا میں ٹھہرے ہوئے تھے، حالانکہ وہاں کوئی ایسی چیز نہ تھی جس پر وہ ٹھہرتے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرشتے مصافحہ کیا کرتے تھے ایک روز سرورِ عالم ﷺ نے خانۂ کعبہ میں حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت جبرئیل علیہ السلام دکھائے تو وہ بے ہوش ہوکر گر پڑے تفصیل

دیکھئے فقیر کا رسالہ "فضائلِ امیر حمزہ"۔

فائدہ: ابن سعد علیہ الرحمۃ نے ذکر کیا ہے کہ غزوۂ احد میں جب حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو فرشتے نے ان کی شکل میں آ کر اسلام کا جھنڈا اٹھا لیا ایک موقع پر نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے مصعب! آگے بڑھو، فرشتے نے عرض کی آقا! یہ غلام مصعب تو نہیں ہے پھر آپ پر منکشف ہوا کہ یہ تو فرشتہ ہے۔

ازالۂ وہم:

اس سے یہ نہ سمجھنا کہ حضور علیہ السلام کو پہلے علم کیوں نہ ہوا یہ عدم التفات کے قبیل سے ہے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عدم التفات لاعلمی نہیں (شمائم امدادیہ) تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ "لاعلمی میں علم"۔

جبرائیل علیہ السلام

جبریل امین صرف اور صرف خدمتِ رسول ﷺ کے لئے پیدا کئے گئے دوسرے امور انجام دیئے تو وہ بھی طفیلی، اس کا مختصر بیان اسی کتاب میں گزر چکا ہے تفصیل کے لئے فقیر کا رسالہ "جبریل امین خادم دربار" پڑھئے یہاں موضوع کے لحاظ سے ایک روایت حاضر ہے۔

حضرت عائشہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَتَانِیْ مَلَكٌ جِرْمُهُ یُسَاوِیْ الْكَعْبَةَ فَقَالَ: اخْتَرْ اَنْ تَكُوْنَ نَبِیًّا مَلِكًا اَوْ نَبِیّاً عَبْدًا فَاَوْمَاً اِلَیَّ جِبْرِیْلُ اَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ فَقُلْتُ بَلْ اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ عَبْداً نَبِیًّا فَشَكَرَ رَبِّی ذٰلِكَ فَقَالَ اَنْتَ اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الارْضُ وَ اَوَّلُ شَافِعٍ:(۱)

(۱) تاریخ دمشق الکبیر: باب ذکر تواضعه لربه: جلد:4: صفحه:74: دار الفکر بیروت۔
جمع الجوامع: جلد:1: صفحه:74: رقم الحدیث:37: دار الکتب العلمیه۔
کنز العمال: جلد:11: صفحه:194: رقم الحدیث:32023: دار الکتب العلمیه۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:136: رقم الحدیث:502: دار الکتب العلمیه۔

ترجمہ: میرے پاس ایک فرشتہ آیا جس کا جسم کعبہ شریف کے مساوی تھا اس نے کہا (اے محمد!) آپ پسند کریں کہ نبی ہونے کے ساتھ بادشاہ بنیں گے یا نبی ہونے کے ساتھ اللہ کے بندے بنیں گے؟ تو جبرائیل علیہ السلام نے مجھے اشارہ کیا کہ آپ اللہ عزوجل کے لئے عاجزی اختیار فرمائیں تو میں نے کہا بلکہ میں پسند کرتا ہوں کہ خدا کا بندہ نبی بنوں۔ تو اللہ تعالیٰ کو میری یہ بات پسند آئی اور ارشاد فرمایا آپ سب سے پہلے ہوں گے جس سے زمین شق ہوگی (یعنی روز قیامت قبر شریف سب سے پہلے آپ کی کھلے گی) اور آپ سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہوں گے (اس شفاعت سے شفاعت کبریٰ مراد ہے جس سے پہلے کسی نبی اور ولی کو شفاعت کرنے کی ہمت نہ ہوگی، بعید نہیں کہ شفاعت کبریٰ کے بعد دوسری شفاعت میں بھی آپ سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہوں)۔

ازالۂ وہم:

اس سے یہ سمجھنا کہ حضور علیہ السلام جبرئیل علیہ السلام کے مشورے کے محتاج تھے غلط فہمی ہے حدیث میں حضور علیہ السلام کا مشورہ طلب کرنے کا ذکر ہی نہیں جبریل علیہ السلام نے از خود مشورہ پیش کیا جیسے عام خدام کی عادت ہوتی ہے کہ اگر مشورہ طلبی اشارۃً مان لی جائے تو مشورہ اعزازاً وا کراماً بھی ہوتا ہے جیسے اللہ عزوجل نے ملائکہ سے مشورہ کیا۔

درود وسلام کے متعلق ملائکہ کرام کی مختلف ڈیوٹیاں

اللہ تعالیٰ مالک الملک اور جملہ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے قبضۂ قدرت میں ہے وہ کسی کا محتاج نہیں اور نہ ہی کسی کی ضرورت ہے جملہ اُمور اپنی قدرت کاملہ سے خود کرتا ہے محض اعزاز واکرام کے طور ملائکہ کرام کی ڈیوٹیاں لگاتا ہے اس کے متعلق ان کی ڈیوٹیوں کی تفصیل آئے گی یہاں وہ امور عرض کروں گا جو رسول اکرم ﷺ کے لئے ملائکہ سے کام لیا جاتا ہے۔

خادمانِ درودوسلام

درودوسلام کے مختلف شعبے ہیں منجملہ ان کے چند ایک یہ ہیں:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی درودوسلام کا شرف پاتے ہیں تو ملائکہ کرام ان پر رحمت کے پھول برساتے ہیں۔

عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ مَا مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا صَلَّتْ عَلَیْهِ الْمَلائِکَةُ مَا دَامَ یُصَلِّیْ عَلَیَّ فَلْیقَلّ الْعَبْدُ مِنْ ذٰلِكَ اَوْ لِیَکثُرْ:(۱)

ترجمہ: جو بندہ بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ مجھ پر درود بھیجے۔پس اب اس شخص کی مرضی کم پڑھے یا زیادہ۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ بِبِشَارَةٍ مِنْ رَبِّیْ قَالَ:اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی بَعَثَنِیْ اِلَیْكَ اُبَشِّرُكَ اَنَّهٗ لَیْسَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِكَ یُصَلِّیْ عَلَیْكَ صَلاةً اِلَّا صَلَّی اللّٰهُ وَمَلائِکَةٌ عَلَیْهَا بِهَا عَشَرًا:(۲)

ترجمہ:اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے پاس جبرائیل ایک بشارت لے کرآئے ہیں اور کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ میں آپ کو خوشخبری سناؤں کہ آپ کی امت میں ایسا کوئی آدمی بھی نہیں جو آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے مگر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر اس کے ثواب میں دس مرتبہ رحمت بھیجتے ہیں۔

(۱) الاحادیث المختارہ:لامام مقدسی:جلد:8:صفحہ:190:رقم الحدیث:218:دارخضر بیروت1420ھجری۔
کنز العمال:جلد:1:صفحہ:248:رقم الحدیث:2152:دارالکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:177:رقم الحدیث:661:دارالکتب العلمیہ۔
(۲) کنز العمال:جلد:1:صفحہ:253:رقم الحدیث:2206:دارالکتب العلمیہ۔
جمع الجوامع:جلد:1:صفحہ:71:رقم الحدیث:357:دارالکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:122:رقم الحدیث:446:دارالکتب العلمیہ۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول انور ص صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْكَ صَلَّیْتُ عَلَیْهِ اَنَا وَمَلاَئِكَتِیْ عَشَرًا وَمَنْ سَلَّم عَلَیْكَ سَلَّمْتُ عَلَیْهِ اَنَا وَمَلاَئِكَتِیْ عَشَرًا:(۱)

ترجمہ: میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے آپ پر (ایک مرتبہ) درود پڑھا تو خود میں اور میرے فرشتے اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرتے ہیں، اور جس نے آپ پر (ایک مرتبہ) سلام بھیجا تو خود میں اور میرے فرشتے اس پر دس مرتبہ سلامتی نازل کرتے ہیں۔

فائدہ: پہلی حدیث میں صرف اس درود کا ذکر تھا جس میں صرف صلوٰۃ ہو اور اس حدیث میں اس کا ذکر بھی ہے اور اس کا بھی کہ جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا تو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سلامتی نازل کرتے ہیں نیز اللہ تعالیٰ تو خود ایسا کرتا ہے اور فرشتے رحمت اور سلامتی کی دعا کرتے ہیں تو گویا کہ وہ بھی اس دعا کی وجہ سے نزول اور سلامتی کا سبب بن گئے اور نزول رحمت میں ایک طرح سے شریک ہو گئے ورنہ حقیقت میں سلامتی اللہ عزوجل کی نازل کردہ ہے اور فرشتے اس میں تابع ہیں۔(و اللہ اعلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا كَانَ یَوْمُ الْخَمِیْسِ بَعَثَ اللّٰهُ مَلاَئِكَةً مَعَهُمْ صُحُفٌ مِنْ فِضَّةٍ وَ اَقْلاَم مِنْ ذَهْبٍ یَكْتُبُوْنَ یَوْم الْخَمِیْسِ وَ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ اَكْثَرُ النَّاسِ صَلاَةً عَلَى النَّبِیِّ ﷺ:(۲)

ترجمہ: جب جمعرات کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کچھ فرشتے بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے اوراق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، یہ جمعرات کے دن اور شب جمعہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے زیادہ درود پیش کرنے والوں کے نام درج کرتے ہیں۔

(۱) کنز العمال: جلد:1: صفحہ:253: رقم الحدیث:2207: دار الکتب العلمیہ۔
جمع الجوامع: جلد:1: صفحہ:71: رقم الحدیث:358: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:122: رقم الحدیث:447: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) تاریخ دمشق الکبیر: جلد:43: صفحہ:142: دار الفکر بیروت۔
کنز العمال: جلد:1: صفحہ:250: رقم الحدیث:2174: دار الکتب العلمیہ۔
جمع الجوامع: جلد:1: صفحہ:243: رقم الحدیث:1746: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:161: رقم الحدیث:605: دار الکتب العلمیہ۔

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الاسْقَعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ الْمَلائِکَۃَ تُغَشِّی مَدِیْنَتَکُمْ ھٰذِہٖ یَعْنِیْ دِمشْقَ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ فَاِذَا کَانَ بُکْرَۃً اِفْتَرَقُوْا عَلٰی اَبْوَابِ دِمِشْقَ بُرَایَاتُھُمْ وَبَنُوْدُھُمْ فَیَکُوْنُوْنَ سَبْعِیْنَ رَجُلاً ثُمَّ ارْتَفِعُوْا وَیَدْعُوْنَ اللّٰہ لَھُمْ اللّٰھُمَّ اشْفِ مَرِیْضِھِمْ وَرَدّ عَلَیْھِمْ:(۱)

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: فرشتے تمہارے اس دمشق شہر کو جمعہ کی رات کو ڈھانپ لیتے ہیں جب صبح پھوٹتی ہے تو یہ اپنے اپنے (چھوٹے اور بڑے) جھنڈوں کے ساتھ دمشق کے مختلف دروازوں پر پہنچ جاتے ہیں اور یہ ستر افراد ہوتے ہیں (پھر یہ آسمان کی طرف) چڑھ جاتے ہیں اور یہ دعا کرتے (جاتے) ہیں:

اللّٰھُمَّ اشْفِ مَرِیْضِھِمْ وَرَدّ عَلَیْھِمْ:

ترجمہ: اے اللہ! ان کے بیماروں کو شفاء عطا فرما اور ان کے گھروں سے باہر گئے ہوئے لوگوں کو واپس لوٹا دے۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمّد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْخَمِیْسِ عِنْدَ الْعَصْرِ اھْبِطَ اللّٰہُ مَلائِکَۃً مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الارْضِ مَعَھُمْ صَحَائِفٌ عَنْ فِضَّۃٍ وَاَقْلام مِنْ ذَھْبٍ تکْتَبُ الصَّلوٰۃ عَلٰی مُحَمّدٍ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْم وَتِلْکَ اللَّیْلَۃِ اِلَی الْغَد اِلٰی غُرُوْبِ الشَّمْس:(۲)

ترجمہ: حضرت جعفر بن محمد فرماتے ہیں جب جمعرات کو عصر کا وقت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو آسمان سے زمین کی طرف بھیجتا ہے ان کے ساتھ چاندی کے اوراق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں اور اس دن اور اس رات کا صبح سے لے کر سورج غروب ہونے تک کا حضور ﷺ پر پڑھا جانے والا درود شریف لکھتے ہیں۔

(۱) تاریخ دمشق الکبیر: جلد:1: صفحہ:129: دار الفکر بیروت۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:161: رقم الحدیث:606: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) شعب الایمان: جلد:4: صفحہ:436: رقم الحدیث:2775: مکتبۃ الرشد ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:161: رقم الحدیث:607: دار الکتب العلمیہ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالیٰ مَلائِکَۃً خلقوْا مِنَ النُّوْرِ لا یھْبِطُوْنَ اِلَّا لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ وَ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ بِاَیْدِیْھِمْ اَقْلامٌ مِنْ ذَھْبٍ وَدُوّی مِنْ فِضَّۃٍ وَقَرَاطِیْسُ مِنْ نُوْرٍ لا یَکتبُوْنَ اِلاَّ الصَّلاۃ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم :(۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے فرشتے ایسے ہیں جو نور سے پیدا کئے گئے اور شب جمعہ اور جمعہ کے دن کے علاوہ (کسی اور دن میں) نہیں اترتے ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم، چاندی کے دوات اور نور کے کاغذات ہوتے ہیں جو صرف اور صرف حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر (شب جمعہ اور روز جمعہ میں) پڑھا جانے والا درود شریف لکھتے ہیں۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وُکّلَ بِی مَلَکَیْنِ لا اذکرَ عِنْدَ عَبْدٍ مُسْلِم فَیُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا قَالَ ذَانكَ الْمَلَکَان غَفَرَ اللّٰہ لَکَ وَقَالَ اللّٰہُ وَمَلائِکَتِہٖ جَوَابًا لِذَیْنكَ الْمَلَکَیْنِ ''آمین'':(۲)

ترجمہ: اللہ عزوجل نے دو فرشتے میرے متعلق (مقرر) فرمائے ہیں میرا ذکر کسی مسلمان بندے کے سامنے نہیں کیا جاتا مگر وہ مجھ پر درود پڑھتا ہے تو یہ دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تجھے معاف فرمادے، اور اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان دونوں فرشتوں کے جواب میں فرماتے ہیں آمین۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ کا دونوں فرشتوں کے جواب میں آمین کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول فرماتا ہے، اور اس کے گناہ معاف کردیتا ہے۔

(۱) کنز العمال: جلد:1: صفحہ:255: رقم الحدیث:2235: دار الکتب العلمیہ۔
جمع الجوامع: جلد:3: صفحہ:128: رقم الحدیث:7773: دار الکتب العلمیہ۔
الفردوس بمأ ثور الخطاب: جلد:1: صفحہ:184: رقم الحدیث:688: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:161: رقم الحدیث:608: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:123: رقم الحدیث:455: دار الکتب العلمیہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

اِنَّ اَقْرَبَكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ كُلِّ مَوْطِنٍ اَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلاةً فِي الدُّنْيَا مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ قَضَى اللّٰهُ لَهُ مائة حَاجَةً سَبْعِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الاخِرَةِ وَ ثَلاثِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا يُوَكِّلُ اللّٰهُ تَعَالىٰ بِذَلِكَ مَلَكًا يدخِلُهُ فِيْ قَبْرِيْ كَمَا يَدْخُلُ عَلَيْكُمُ الْهَدَايَا يخبِرُنِيْ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ بِاِسْمِهِ وَنَسَبِهِ اِلَى عَشِيْرَتِهِ فَاَثْبِته عِنْدِيْ فِيْ صَحِيْفَةٍ بَيْضَاء:(۱)

ترجمہ: قیامت کے دن ہر مقام پر میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا میں سب سے زیادہ درود پڑھا ہوگا۔ جس نے مجھ پر جمعہ کے دن میں یا جمعہ کی شب میں درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک سو حاجتیں پوری کرتا ہے ستر حاجتیں آخرت سے اور تیس حاجتیں دنیا سے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس درود کے متعلق ایک فرشتہ کی ذمہ داری لگا دیتا ہے اور اس کو میرے پاس جس شخص نے بھی مجھ پر درود پڑھا وہ (فرشتہ) مجھے اس کے نام نسب اور قبیلہ کی اطلاع کرتا ہے تو میں اس (نام ونسب مع قبیلہ) کو سفید صحیفہ میں لکھ دیتا ہوں۔

فائدہ: علامہ سیوطی کی کتاب "الحاوی للفتاوی" میں امام بیہقی کے حوالے سے ہے۔

كَمَا يَدْخُلُ عَلَيْكُمُ الْهَدَايَا " کے بعد فرمایا " عِلْمِيْ بَعْدَ مَوْتِيْ كَعِلْمِيْ فِي الْحَيَاةِ:(۲)

ترجمہ: میرا علم میری موت کے بعد بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ میری حیات میں۔

(۱) شعب الایمان: جلد: 4: صفحہ: 435: رقم الحدیث: 2773: مکتبۃ الرشد ریاض۔
تاریخ دمشق الکبیر: جلد: 54: صفحہ: 301: دار الفکر بیروت۔
کنز العمال: جلد: 1: صفحہ: 255: رقم الحدیث: 2234: دار الکتب العلمیہ۔
جمع الجوامع: جلد: 3: صفحہ: 70: رقم الحدیث: 7377: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 124: رقم الحدیث: 456: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) الحاوی للفتاوی للسیوطی: انباء الاذکیاء: جلد: 2: صفحہ: 140: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ پاکستان۔

جن سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضہ اطہر میں درود وسلام خود سنتے ہیں خواہ کوئی دور سے پڑھے یا قریب سے۔اس کی تائید حدیث شریف سے ہوتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَسْمَعُ صَلٰوۃ اَھْلِ مُحَبَّتِیْ وَ اَعْرِفُھُمْ:(۱)

ترجمہ: میں محبت والوں کا درودوسلام سنتا ہوں اورانہیں پہچانتا بھی ہوں۔مزید تفصیل فقیر کے رسالہ ''حضور علیہ السلام کا دور سے درود وسلام سننا'' میں ہے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلاۃِ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلائِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدًا مِنْکُمْ لَمْ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلاتُہٗ حِیْنَ یَفْرُغَ مِنْھَا قِیْلَ وَ بَعْدَ الْمَوْتِ ؟ قَالَ وَبَعْدَ الْمَوْتِ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الارْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الانْبِیَاءِ:(۲)

ترجمہ: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ یہ حاضری کا دن ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں کوئی ایک بھی مجھ پر درود نہیں بھیجتا مگر جب اس سے فارغ ہوتا ہے تو اس کا درود مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے عرض کیا گیا آپ کی وفات کے بعد بھی ہمارا درود آپ کو پہنچایا جائے گا؟ فرمایا ہاں موت کے بعد بھی کیونکہ اللہ عزوجل نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ حضرات انبیاء کرام کے اجسام کو کھائے۔

فائدہ: اس حدیث سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بعدالوفات ثابت ہوتی ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تک تو درودشریف کے پہنچنے کا حضرات صحابہ کو یقین تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تردد تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں اس شبہ کا دفعیہ فرما دیا کہ حضرات انبیائے کرام اپنی وفات کے بعد بھی زندہ ہوتے ہیں ان کے اجسام قبر میں محفوظ رہتے ہیں۔فلہٰذا وہ زندوں سے بڑھ کر سنتے ہیں، جانتے ہیں۔

(۱) دلائل الخیرات لامام جزولی :''مقدمہ'':صفحہ:43:مکتبہ قادریہ لاھور پاکستان

(۲) جمع الجوامع:جلد:2:صفحہ:65:رقم الحدیث:3938:دارالکتب العلمیہ۔

کنز العمال:جلد:1:صفحہ:247:رقم الحدیث:2137:دارالکتب العلمیہ۔

سنن ابن ماجہ:کتاب الجنائز:باب ذکر وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم:صفحہ:288:رقم الحدیث:1637:مکتبہ المعارف ریاض۔

الترغیب والترھیب لامام منذری:جلد:2:صفحہ:673:مکتبہ ضیاء القرآن لاھور پاکستان۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِلّٰہِ مَلائِکَۃٌ سَیَّاحِینَ فِیْ الارْضِ یُبَلِّغُوْنِی عَنْ اُمَّتِی السَّلامَ: (۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں چلتے رہتے ہیں جو مجھے میری امت سے (مسلمان لوگوں کا) درود وسلام پہنچاتے ہیں۔

فائدہ: چاہے زمین کا دور دراز کا کونہ بھی کیوں نہ ہو اگر کوئی شخص وہاں سے بھی درود وسلام عرض کرے تو اس کو بھی یہ فرشتے حضور ﷺ تک پہنچا دیتے ہیں اور اس میں حضور ﷺ کی جلالت شان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کرام کو اس کام کے لئے مقرر فرمایا ہے اس کا یہ مطلب لینا کہ آپ خود دور سے نہیں سنتے غلط ہے تفصیل آتی ہے۔

حکایت

عَنْ اِبْرَاھِیم بْنِ بَشَّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ قَالَ حَجَجْتُ فِیْ بَعْضِ السِّنِیْنَ فَجِئتُ الْمَدِیْنَۃَ فَتَقَدّمتُ اِلَی قَبْرِ رَسُوْلِ اللہ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَسَمِعْتُ مِنْ دَاخِلِ الْحُجْرَۃِ "وَعَلَیْکَ السَّلام": (۲)

ترجمہ: علامہ سبکی فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن بشار رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ میں حضور ﷺ کے روضہ اطہر پر حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو میں نے حجرہ شریف کے اندر سے وَعَلَیْکَ السَّلام کی آواز سنی۔

(۱) نسائی شریف: کتاب السھو: باب السلام علی النبی: صفحہ: 208: رقم الحدیث: 1282: مکتبۃ المعارف ریاض۔
صحیح ابن حبان: کتاب الرقائق: باب الادعیۃ: جلد: 3: صفحہ: 195: رقم الحدیث: 914: موسسۃ الرسالۃ بیروت
مستدرک للحاکم: کتاب التفسیر: جلد: 2: صفحہ: 495: رقم الحدیث: 3633: دار الحرمین مصر۔
الفردوس بمأ ثور الخطاب: جلد: 1: صفحہ: 183: رقم الحدیث: 686: دار الکتب العلمیہ۔
شعب الایمان: جلد: 3: صفحہ: 140: رقم الحدیث: 1480: مکتبۃ الرشد ریاض۔
(۲) شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام: لامام سبکی: صفحہ: 51: نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاھور۔
اتحاف الزائر واطراف المقیم للسائر: لامام ابن عساکر: صفحہ: 60: مرکز اھل سنت برکات رضا انڈیا۔

ازالۂ وہم:

ملائکہ کرام کا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے حضور میں درودوسلام پہونچانے سے سمجھنا کہ حضور علیہ السلام خود نہیں سنتے غلط ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی فرشتے انسانوں کے اعمالنامے پیش کرتے ہیں تو اس سے غلط مفہوم ثابت کرنا حماقت ہے۔ یہ ملائکہ کرام کے اعزاز واکرام کے لئے ہے کہ وہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں غلامانہ خدمت سرانجام دیتے ہیں مزید تفصیل آئے گی۔

رسول اللہ ﷺ کے روضہ اطہر پر فرشتے کی سلامی

عَنْ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَامِنْ فَجْرٍ یَطْلِعُ اِلَّا نزلَ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَك حَتّٰی یَحفُّوْا بِقَبْرِ النَّبِیِّ ﷺ یَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ حَتّٰی اِذَا اَمْسُوْا عَرِجُوْا وَهَبطَ اَمْثَالُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰی اِذَا انْشَقَّتِ الارْضُ خَرَجَ فِیْ سَبْعِیْنَ الفًا مِنَ الْمَلائِکَةِ یُوَقِّرُوْنَهٗ:(۱)

ترجمہ: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کوئی فجر ایسی طلوع نہیں ہوتی مگر ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور حضور علیہ السلام کے روضہ اطہر کے پاس جمع ہوتے اور خوشی سے اپنے پر ہلاتے ہیں اور آپ ﷺ پر صلوۃ وسلام پڑھتے ہیں جب شام ہوتی ہے تو یہ اوپر چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی فرشتے شام کے وقت اور اترتے ہیں وہ بھی ایسا ہی کرتے ہیں جب زمین (قبر شریف) کھلے گی تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کی تعظیم وتکریم کے ساتھ باہر تشریف لائیں گے۔

فوائد: رسول اللہ ﷺ کی علمی وسعت کہ وصال کے بعد کی ایک خبر سنائی کہ روضہ اطہر پر صبح وشام ستر ستر ہزار ملائکہ صلوۃ وسلام کے لئے حاضر ہوا کریں گے یہ سلسلہ بلا انقطاع تا قیامت جاری رہے گا۔ اس سے حضور علیہ السلام کی علمی وسعت پر یقین فرمایئے کہ آپ ﷺ ملائکہ کی تعداد جانتے ہیں۔

(۱) کتاب العظمہ: جلد: 3: صفحہ: 1018: رقم الحدیث: 537: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 132: رقم الحدیث: 488: دار الکتب العلمیہ۔

وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ: (پارہ:۲۹:سورۃ المدثر:آیت:۳۱)

ترجمہ:اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اس آیت میں حصر اضافی ہے کہ ذاتی علم اللہ تعالیٰ کا ہے عطائی علم مصطفیٰ کا صلی اللہ علیہ وسلم نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ قیامت کب قائم ہوگی۔

فوائد:اس میں اہل ایمان کی سعادت کا اندازہ لگائیے کہ ان کے لئے فضل وکرم کی وسعت ہے کہ زندگی بھر دراقدس پہ پڑے رہیں اجازت ہے لیکن ملائکہ کرام کے لئے پابندی ہے وہ ایک بار حاضر ہوتے ہیں اور بس۔

حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما کی بشارت

اہل بیت رضی اللہ عنہم سے عقیدت کے پھول نچھاور کرنے والے فرشتے:

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گزاری اور میں نے ایک شخص کو دیکھا تو مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

هَلْ رَأَيْتَ؟ قُلْتُ:نَعَمْ:قَالَ "هَذَا مَلَكٌ هَبطَ عَلَيَّ مِنَ السَّمَاءِ لَمْ يهبِطْ عَلَيَّ مُنْذُ بُعِثْتُ اِلَّا لَيْلَتِيْ هَذِهِ فَبَشَّرَنِيْ أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ:(۱)

ترجمہ:تونے (اس کو) دیکھا؟ میں نے عرض کیا ہاں،فرمایا یہ فرشتہ تھا جو آسمان سے زمین پر نازل ہوا تھا جب سے میں نبی بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں اس رات کے علاوہ یہ کبھی نازل نہیں ہوا اس نے مجھے بشارت سنائی ہے کہ حسن وحسین جنتی جوانوں کے سردار ہوں گے۔

(۱) تاریخ دمشق الکبیر:جلد:12:صفحہ:269:دار الفکر بیروت۔
مجمع البحرین فی زوائد المعجمین:جلد:6:صفحہ:326:رقم الحدیث:3782:مکتبۃ الرشد ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:130:رقم الحدیث:478:دار الکتب العلمیہ۔
معجم الکبیر للطبرانی:جلد:3:صفحہ:28:رقم الحدیث:2609:مکتبۃ ابن تیمیہ مصر۔
کنز العمال:جلد:13:صفحہ:286:رقم الحدیث:37694:دار الکتب العلمیہ۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار

حضرت حذیفہ سے مذکورہ روایت اس طرح بھی مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا لَمْ يُهبِطْ إِلَى الأَرْضِ قَبْلَ السَّاعَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ السَّلام عَلَيَّ فَسَلَّم عَلَيَّ وَبَشَّرْنِيْ:أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّة وَأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّة:(۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ایسا ہے جو اس وقت سے قبل کبھی نازل نہیں ہوا اس نے اپنے پروردگار عزوجل سے مجھے سلام عرض کرنے کی اجازت طلب کی ہے اور مجھے سلام بھی کیا اور خوشخبری سنائی کہ حسنین کریمین جنتی جوانوں کے سردار ہونگے اور سیدہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہونگی۔ (صلی اللہ علیہ وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

هَذَا مَلَكٌ مِنَ الْمَلائِكَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ لِيُسَلِّمُ عَلَيَّ وَيَزُوْرَنِيْ لَمْ يُهبِطْ إِلَى الأَرْضِ قَبْلَهَا فَبَشَّرْنِيْ أَنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّة:(۲)

ترجمہ: یہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے جس نے اپنے رب سے مجھے سلام کرنے اور میری زیارت کرنے کے لئے اجازت طلب کی ہے اور یہ اس سے قبل زمین پر (کبھی) نہیں اترا اس نے مجھے بشارت سنائی ہے کہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما نوجوانانِ جنت کے سردار ہوں گے۔

انتباہ:

ایسی روایات میں یہ یاد رکھنا کہ رسول اللہ ﷺ ملائکہ کے ایک ایک فرد کو جانتے ہیں اور ان کے ذرہ ذرہ کے حالات بھی نیز ان سب احادیث و روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نوجوان جنتیوں کے سردار ہوں گے اور نوجوان جنتیوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو دنیا میں جوانی میں فوت ہوئے اور جو لوگ دنیا میں

(۱) تاریخ دمشق الکبیر:جلد:12:صفحہ:269:دارالفکر بیروت۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:130:رقم الحدیث:479:دارالکتب العلمیہ۔
(۲) ترمذی شریف:کتاب المناقب الحسن والحسین:صفحہ:854:رقم الحدیث:3781:مکتبۃ المعارف ریاض۔
معجم الکبیر للطبرانی:جلد:3:صفحہ:27:رقم الحدیث:2606:مکتبۃ ابن تیمیہ مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:131:رقم الحدیث:482:دارالکتب العلمیہ۔

بڑھاپے میں فوت ہوئے ان کے جنت میں سردار حضرات شیخین ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ہوں گے چاہے وہ حضرات امتِ محمدیہ سے ہوں یا سابقہ امتوں سے ہوں۔

فوائد:

(۱) اہل بیت اور شیخین سے بُغض رکھنے والے عبرت حاصل کریں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کتنا اعزاز بخشا اور یہ لوگ اپنا انجام برباد کررہے ہیں۔

(۲) حسنین کریمین ودیگر اہل بیت اور شیخین ودیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنتی ہیں جو لوگ ان حضرات کو دوزخی سمجھتے ہیں وہ خود دوزخ کے ایندھن ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور چلے گئے تو میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے ہولیا پس اچانک ایک شخص حضور ﷺ کے سامنے رک گیا تو حضور ﷺ نے مجھے فرمایا:

يَاحُذَيْفَةَ هَلْ رَأَيْتَ الْعَارِضَ الَّذِیْ عرِضَ لِیْ قُلْتُ: نَعَمْ: قَالَ "ذَاكَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلائِكَةِ لَمْ يُهبِطْ اِلَى الأَرْضِ قَبْلَهَا اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فَسَلَّم عَلَيَّ وَبَشَّرْنِي بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَنَّهُمَا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَانَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّة: (۱)

ترجمہ: اے حذیفہ تم نے میرے سامنے آنے والے شخص کو دیکھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، تو آپ نے فرمایا یہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ تھا جو اس سے قبل (کبھی) نہیں اترا اس نے اپنے رب عزوجل سے (میری زیارت کی) دعا مانگی تھی اس نے مجھے سلام بھی کیا ہے اور حسن وحسین کے بارے میں بشارت بھی سنائی ہے کہ یہ دونوں جنت کے جوانوں کے سردار ہوں گے اور فاطمہ (میری بیٹی) جنت کی عورتوں کی سردار ہوگی۔

(۱) فضائل الصحابة: لامام احمد بن حنبل: صفحه: 788: رقم الحديث: 1406: دار العلم جده۔
دلائل النبوة للبيهقي: جلد: 7: صفحه: 78: دار الكتب العلميه 1408 هجرى۔
الحبائك فى اخبار الملائك: صفحه: 131: رقم الحديث: 484: دار الكتب العلميه۔

درود رسانی کی ڈیوٹی پر مامور فرشتہ

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

أَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَقَالَ: یَامُحَمَّدُ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ مِنْ أُمَّتِکَ صَلاۃً کَتَبَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہُ بِھَا عَشَرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْہُ عَشَرَ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَہُ بِھَا عَشَرَ دَرَجَاتٍ وَقَالَ لَہُ الْمَلَکُ مِثْلَ مَا قَالَ لَکَ قُلْتُ یَا جِبْرِیْلُ وَمَا ذَاکَ الْمَلَکُ ؟ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَکَّلَ بِکَ مَلَکًا مِنْ لَدُنْ خَلَقَکَ اِلَی أَنْ یَبْعَثَکَ لَا یُصَلِّیْ عَلَیْکَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِکَ اِلَّا قَالَ وَأَنْتَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ: (۱)

ترجمہ: میرے پاس حضرت جبرائیل آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی امت سے جو بھی ایک مرتبہ آپ پر درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے ثواب میں دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور دس درجات بلند کر دیتا ہے اور اسے ایک فرشتہ بھی (جواب میں) ویسا ہی کہتا ہے جیسا اس نے آپ کے لئے کہا تھا میں نے پوچھا اے جبرائیل یہ فرشتہ کون ہے؟ اور کیا کرتا ہے؟ تو انہوں نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت سے ایک فرشتہ آپ کے متعلق کر رکھا ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا یہاں تک کہ آپ کو نبی بنایا آپ کی امت میں سے کوئی بھی آپ پر درود نہیں پڑھتا مگر یہ فرشتہ کہتا ہے اور تجھ پر بھی اللہ تعالیٰ رحمت بھیجے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَکْثِرُوْا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ فَإِنَّ اللّٰہَ وَکَّلَ بِیْ مَلَکًا عِنْدَ قَبْرِیْ فَإِذَا صَلّٰی عَلَیَّ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِیْ قَالَ لِیْ ذٰلِکَ الْمَلَکُ: یَامُحَمَّدُ اِنَّ فُلَانَ بْنِ فُلَان صَلّٰی عَلَیْکَ السَّاعَۃَ: (۲)

ترجمہ: مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر میرے لئے ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جب بھی میری امت کا کوئی آدمی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو مجھے یہ فرشتہ کہتا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فلاں بن فلاں نے اس وقت آپ پر درود بھیجا ہے۔

(۱) جمع الجوامع: جلد: 1: صفحہ: 53: رقم الحدیث: 228: دار الکتب العلمیہ۔
مجمع الزوائد: جلد: 10: صفحہ: 181: رقم الحدیث: 17286: دار الکتب العلمیہ۔
کنز العمال: جلد: 1: صفحہ: 249: رقم الحدیث: 2170: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ: 121: رقم الحدیث: 445: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) جمع الجوامع: جلد: 2: صفحہ: 55: رقم الحدیث: 3850: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ: 123: رقم الحدیث: 454: دار الکتب العلمیہ۔
کنز العمال: جلد: 1: صفحہ: 250: رقم الحدیث: 2178: دار الکتب العلمیہ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا أعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلائِق كُلّهُمْ فَهُوَ قَائِمٌ عَلَى قَبْرِیْ إِذَا مُتُّ إِلَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَيْسَ أحَدٌ مِنْ أُمَّتِيْ يُصَلّی عَلَیَّ صَلاةً اِلَّا أسماهُ بِاسْمِهِ وَاِسْمِ أَبِيْهِ فَقَالَ :يَامُحَمّدُ صَلَّى عَلَيْكَ فُلانُ بْنِ فُلان:(١)

ترجمہ: اللہ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوقات کی باتیں سننے کی طاقت عطا کر رکھی ہے یہ میری قبر پر کھڑا ہے جب سے مجھ پر وفات آئے گی قیامت تک میری امت سے کوئی بھی ایسا نہیں جو مجھ پر درود پیش کرے مگر یہ فرشتہ اس کا اور اس کے باپ کا نام لیکر کہتا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر فلاں بن فلاں نے درود بھیجا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّی عَلَيَّ نَائِيًا وُكّل اللّٰهُ بِهَا مَلَكًا يُبَلّغُنِیْ:(٢)

ترجمہ: جو شخص مجھ پر درود وسلام پیش کرے اس کو میں خود سنتا ہوں اور جو مجھ پر درود پڑھے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو اس پر متعین کیا ہے جو اسے مجھ تک پہنچا دیتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث بہت سی چھوٹی بڑی حدیث کی کتابوں میں مختلف سندوں سے مروی ہے ان میں سے کئی کتابوں میں اس حدیث کو صحیح تسلیم کیا ہے جیسا کہ حدیث کی کتب اور شروح "فتح الباری" حافظ ابن حجر عسقلانی "حیاۃ الانبیاء" امام بیہقی میں وغیرہ موجود ہے اور اس مسئلہ میں اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے روضہ اطہر میں حیاتِ دنیاوی حاصل ہے۔

(١) کنز العمال: جلد: 1: صفحہ: 253: رقم الحدیث: 2215: دار الکتب العلمیہ۔
کتاب العظمہ: جلد: 3: صفحہ: 763: رقم الحدیث: 339: دار العاصمہ ریاض۔
مجمع الزوائد: جلد: 10: صفحہ: 183: رقم الحدیث: 17292: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 122: رقم الحدیث: 449: دار الکتب العلمیہ ۔
(٢) کنز العمال: جلد: 1: صفحہ: 252: رقم الحدیث: 2194: دار الکتب العلمیہ۔
شعب الایمان: جلد: 3: صفحہ: 141: رقم الحدیث: 1481: مکتبۃ الرشد ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 123: رقم الحدیث: 452: دار الکتب العلمیہ ۔

انتباہ:

ایک نوکر وغلام فرشتے کو اتنی قدرت منجانب اللہ حاصل ہے کہ کائنات کے ذرہ ذرہ کے اس معاملہ سے باخبر ہے کہ جہاں کوئی درود وسلام پڑھتا ہے اسے وہ خود سنتا ہے اور اس کا نام اور اس کے باپ کو جانتا ہے لیکن اس قوم کے عقل پر تالے لگ گئے کہ نوکر اور غلام کے لئے مانتے ہیں لیکن اس کے آقا کریم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے انکار۔ حالانکہ حضور علیہ السلام کے لئے بھی براہ راست درود وسلام کا سننا احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ تفصیل فقیر کے رسالہ ''حضور علیہ السلام درود وسلام خود سنتے ہیں'' میں ہے۔

اِنَّ عَمَّارَ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ وُکِّلَ بِقَبْرِیْ مَلَکًا اَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلَی یَوْمِ الْقِیَامَةِ اِلَّا اُبَلِّغُنِیْ بِاسْمِهٖ وَاِسْمِ اَبِیْهِ هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَان قَدْ صَلّٰی عَلَیْكَ:(۱)

ترجمہ: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے حضور کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا کر رکھی ہے پس جو شخص بھی مجھ پر قیامت تک درود بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر درود پہنچاتا ہے کہ فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرشتگانِ رحمت مقرر کئے ہوئے ہیں کہ جب کوئی مومن درود بھیجے فوراً اس کا نام اور اس کے والد کا نام امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش گذار کر دیتے ہیں اور مسلمان کی خوش بختی اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ وہ بار بار درود وسلام بھیجے اور حضور اس پر دس مرتبہ سلام بھیجیں۔

فائدہ: علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''القول البدیع'' میں بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ پر درود بھیجا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اللہ جل شانہ اس ایک درود کے بدلہ میں اس پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجتا ہے ایک اور حدیث سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی بات سننے کی قوت عطا فرمائی ہے وہ قیامت تک میری قبر پر متعین رہے گا جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجے گا۔

(۱) مجمع الزوائد: جلد:10: صفحہ:183: رقم الحدیث:17291: دار الکتب العلمیہ۔

تو وہ فرشتہ اس شخص کا اوراس کے باپ کا نام لے کر مجھ سے کہتا ہے کہ فلاں نے جوفلاں کا بیٹا ہے آپ پر درود بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ نے مجھ سے یہ ذمہ لیا ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ شانۂ اس پر دس دفعہ درود بھیجے گا ایک اور حدیث سے بھی یہی فرشتہ والا مضمون نقل کیا ہے اوراس کے آخر میں یہ مضمون ہے کہ میں نے اپنے رب سے یہ درخواست کی تھی کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ جل شانۂ اس پر دس دفعہ درود بھیجے۔حق تعالیٰ شانہ نے میری یہ درخواست قبول فرمالی۔حضرت ابوامام رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود (رحمت) بھیجتا ہے اورایک فرشتہ اس پر مقرر ہوتا ہے جو اس درود کو مجھ تک پہنچا تا ہے ایک جگہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص میرے اوپر جمعہ کے دن یا جمعہ کی شب میں درود بھیجے اللہ جل شانۂ اس کی سو حاجتیں پوری کرتا ہے اوراس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اس کو میری قبر میں مجھ تک اسی طرح پہنچا تا ہے جیسے تم لوگوں کے پاس ہدایا (تحائف) بھیجے جاتے ہیں۔

فائدہ: یہ تمام مضمون دیوبندیوں کے ''تبلیغی نصاب'' میں بھی موجود ہے قطع نظر اس کے کہ فرشتہ کو تو طاقت دے دی گئی کہ وہ ساری مخلوق کا درود وسلام قیامت تک سنتا ہے اورآنحضور ﷺ کے گوش گزار کر دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے یہی طاقت امام الانبیاء ﷺ کو تفویض نہ کی جیسے منکرین کمالات مصطفیٰ ﷺ کہتے ہیں کنجوسوں پر افسوس ہے کہ جب ایک فرشتہ جو کہ جبریل ومیکائیل سے بھی یقیناً کم درجہ کا ہے کیونکہ جبریل علیہ السلام ومیکائیل علیہ السلام کے متعلق سرداریٔ ملائکہ کا یقین ہر مسلمان کو ہے بلکہ یہ فرشتہ اولیاء کاملین کے مرتبہ سے بھی کم ہے جیسے فقیر نے اسی کتاب کے ''مقدمہ'' میں لکھا ہے تو پھر یہ کہنا کہ حضور ﷺ دور سے کسی کا درود نہیں سن سکتے کتنی بڑی بدبختی کی بات ہے

انتباہ:

اصل مسئلہ یہ ہے کہ صلوۃ وسلام بارگاہ رسالت ﷺ میں پہنچانے کی ڈیوٹی فرشتوں کو اعزازاً تفویض ہوئی ورنہ رسالتمآب ﷺ درود پاک سننے میں فرشتوں کے محتاج نہیں چنانچہ آپ کا یہ فرمانا ''اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مُحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُھُمْ'' کہ میں اپنے محبت والے غلاموں کا درود خود سنتا اورانہیں پہچانتا ہوں سمع نبوی کے منکر حضرات شان خداوندی کا بھی شاید انکار کریں گے کہ بندوں کے اعمال بارگاہ خداوندی میں فرشتے پہنچاتے ہیں جو کہ متعدد احادیث صحیحہ میں مذکور ہے ورنہ اہل فہم پر تو روشن ہے کہ یہاں بھی اعمالِ بندگان کے پہنچانے کے لئے فرشتوں کو اعزازاً مقرر کیا گیا ہے۔

حاضر وناظر

مخالفین ملائکہ کی ڈیوٹی کی حیثیت سے علم غیب اوران کا ہر جگہ حاضر وناظر ہونا مانتے ہیں اور ملائکہ کے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں حالانکہ علماء کرام لکھتے ہیں:

اِنَّ جَسَدَہُ الشَّرِیْف لا یَخْلُوْ مِنْہُ زَمَانٌ وَلا مَکَانٌ وَلا مَحَلٌّ وَلا مَکَانٌ وَلاعَرْشٌ وَلا لَوْحٌ وَلا کُرْسِیٌّ وَلا قَلَمٌ وَلا بَرٌّ وَلا بَحْرٌ وَلا سَھْلٌ وَلا بَرْزَخٌ ولا قَبْرٌ: (۱)

ترجمہ: بے شک نہیں ہے خالی ان کے جسد شریف سے کوئی زمان کوئی مکان کوئی محل کوئی مکان، عرش، لوح (تختی) کرسی، قلم، بر و بحر، آسانی ومشکل اور برزخ وقبر۔

اس کی تفصیل وتحقیق فقیر کی تصنیف ''دلوں کا چین'' میں پڑھئے اور ''درود دُور سے سننا'' تو حضور علیہ السلام کا ادنیٰ کمال ہے فقیر کا رسالہ ''السماع عن البعید'' کا مطالعہ فرمائیے۔

درودِ ملائکہ

بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں صلوۃ وسلام عرض کرنا قرآن مجید میں منصوص ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا: (پارہ:۲۲:سورۃ الاحزاب: آیت:۵۶)

ترجمہ: بیشک اللہ اوراس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) پر اے ایمان والوان پر درود اور خوب سلام بھیجو:

ان کے درود وسلام کے چند نمونے حاضر ہیں۔

ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اللہ تعالیٰ کے چاروں مقرب فرشتے حاضر ہوئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ پر کوئی دس بار درود پاک پڑھے گا تو میں اسے پل صراط سے بجلی کی تیزی سے گزاروں گا۔ حضرت میکائیل علیہ السلام نے آگے بڑھ کر عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کو میں آب کوثر پر پہنچا کر سیراب کروں گا حضرت اسرافیل کہنے لگے۔ میں بارگاہ رب العزت میں اس وقت تک پڑا رہوں گا جب تک وہ بخشا نہیں جاتا۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے عرض کی میں اس کی روح اتنی آسانی سے قبض کروں گا جس طرح انبیاء علیہم السلام کی روح قبض کی جاتی ہے۔

(۱) جواھر البحار: لامام نبھانی: جلد:3: صفحہ:339: مکتبۃ حامدیہ لاھور پاکستان۔

فائدہ: حضرت جبرائیل علیہ السلام وہ جلیل القدر فرشتے ہیں جن کو سب سے زیادہ حضور ﷺ کے پاس آنے کا شرف حاصل ہوا ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور سرورِ کائنات ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جب مجھے پیدا کیا تو دس ہزار سال تک یہ پتا نہ چل سکا کہ میں کس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہوں اور میں کیا ہوں دس ہزار برس کے بعد یہ ندا آئی کہ اے جبرئیل! تب مجھے معلوم ہوا کہ میرا نام جبریل ہے میں نے جواباً کہا **لبيك اللهم لبيك** اللہ نے حکم فرمایا کہ میری تقدیس کرو میں نے دس ہزار سال تقدیس بیان کی ہے حکم ہوا کہ میری بزرگی بیان کرو، دس ہزار سال بزرگی بیان کرتا رہا اس کے بعد مجھ پر انوارِ عرش ظاہر ہوئے تو عرش پر لکھا تھا **لا اله الا الله محمد رسول الله** میں نے عرض کی محمد ﷺ کون ہیں۔ فرمایا اے جبریل! اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ کرتا بلکہ جنت و دوزخ چاند سورج بھی پیدا نہ کرتا اے جبریل، محمد ﷺ پر درود پڑھتے رہا کرو۔

حضور علیہ السلام کے غلاموں سے حیاء

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمّد بِیَدِہٖ اِنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَتَسْتَحْیِیْ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عفَّانَ کَمَا تَسْتَحْیِیْ مِنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ:(۱)

ترجمہ: مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے ہر فرشتے (حضرت) عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) سے اسی طرح سے حیا کرتے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے حیا کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت اپنے کپڑے درست فرما لئے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ نے ارشاد فرمایا:

اَلَا أَسْتَحْیِیْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْیِیْ مِنْہُ الْمَلَائِکَۃُ:(۲)

ترجمہ: کیا میں اس آدمی سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔

(۱) مجمع الزوائد: جلد: 9: صفحہ: 59: رقم الحدیث: 14504: دار الکتب العلمیہ۔
معجم کبیر: جلد: 12: صفحہ: 327: رقم الحدیث: 13253: مکتبہ ابن تیمیہ مصر۔
(۲) مجمع الزوائد: جلد: 9: صفحہ: 60: رقم الحدیث: 14505: دار الکتب العلمیہ۔
معجم کبیر: جلد: 11: صفحہ: 254: رقم الحدیث: 11656: مکتبہ ابن تیمیہ مصر۔

فائدہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نہایت حیادار واقع ہوئے تھے ان کے حیاء کو دیکھ کر خدا کے فرشتے بھی ان سے حیاء کرتے تھے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں تشریف فرما تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ نے اپنی پنڈلی کو کپڑے سے نہ ڈھانپا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو تب بھی نہ ڈھانپا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور اپنی پنڈلی مبارک کو چادر سے ڈھانپ لیا۔

ازالۂ وہم:

اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضور علیہ السلام نے مکمل طور پنڈلی ننگی رکھی ہوئی تھی کیونکہ یہ تو عام باحیا انسان بھی نہیں کرتا چہ جائیکہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے صرف چادر مبارک کو قمیص اقدس سے خالی چھوڑا ہوا تھا اور بس۔

مدینہ پاک کے نگران فرشتے

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ طِیْبَۃَ الْمَدِیْنَۃِ وَاَمَّا بَیْتٌ مِنْ أَبْیَاتِھَا اِلَّا عَلَیْہِ مَلَکٌ شَاھَرَسَیْفُہُ لا یَدْخُلُھَا الدَّجَّالُ أَبَدًا: (۱)

ترجمہ: مدینہ طیبہ کی شان یہ ہے کہ اس کے گھروں میں کوئی گھر ایسا نہیں ہے جس پر کوئی فرشتہ اپنی تلوار نہ لہرا رہا ہو مدینہ میں دجال کبھی بھی داخل نہ ہو سکے گا۔

فائدہ: بخاری اور مسلم وغیرہ میں بھی اس مضمون کی روایات موجود ہیں ان میں مدینہ کے ساتھ مکہ کا ذکر بھی ہے اور اس طرح کی روایات کو امام طبرانی نے "معجم کبیر" اور "اوسط" میں بھی اپنے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

قرب قیامت علاماتِ قیامت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دجال کا ظہور ہوگا جو بہت تھوڑے وقت میں ساری دنیا کا چکر لگا لے گا اور بہت سے لوگوں کا ایمان غارت کرے گا سب انبیاء اس کے فتنہ سے بچنے کے لئے اپنی اپنی امتوں کو تاکید کرتے چلے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے فتنے سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 192: رقم الحدیث: 710: دار الکتب العلمیہ۔
کنز العمال: جلد: 12: صفحہ: 111: رقم الحدیث: 34888: دار الکتب العلمیہ۔
مجمع الزوائد: جلد: 3: صفحہ: 498: رقم الحدیث: 5836: دار الکتب العلمیہ۔
معجم کبیر: جلد: 2: صفحہ: 54: رقم الحدیث: 1269: مکتبۃ ابن تیمیہ مصر۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ:

مدینہ پاک کا اعزاز ہے کہ نہ صرف دجال کے دور میں بلکہ آج بھی مدینہ پاک پر ملائکہ کرام پہرہ دار ہیں بلاتمثیل یوں سمجھئے کہ جیسے ایک بڑے آقا کے مکان پر خادمین ہر وقت ڈیوٹی دیتے ہیں اس سے بڑھ کر مدینہ پاک کے لئے ملائکہ کرام مقرر ہیں۔

غزوات میں ملائکہ کی غلامی

اسی باب کی ابتداء میں فقیر نے آیات قرآنی اور احادیث مبارکہ سے بیان کیا ہے کہ ملائکہ کرام نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں غزوات میں شرکت کی کچھ نمونے وہاں عرض کئے ذیل میں تفصیل حاضر ہے۔

بدری صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان والے فرشتے

عَنْ رَافِعِ بْنِ خدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ جِبْرِیْلُ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ مَاتَعُدُّوْنَ اَھْلَ بَدْرٍ فِیْکُمْ ؟ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِیْنَ اَوْکَلِمَۃً نَحْوَھَا قَالَ وَکَذٰلِکَ مَنْ شَھِدَ بَدْراً مِنَ الْمَلائِکَۃِ:(۱)

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے اور سوال فرمایا جولوگ آپ کے ساتھ جنگ بدر میں شریک ہوئے وہ آپ کے نزدیک کس مرتبہ پر ہیں۔فرمایا وہ ہم میں بہترین درجہ کے حضرات ہیں تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا اسی طرح ہمارے ہاں بھی وہ فرشتے بہترین درجہ پر فائز ہیں (جو جنگ بدر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی مدد کرنے کے لئے نازل ہوئے تھے)۔

(۱) بخاری شریف:کتاب المغازی:باب شھود الملائکۃ بدراً:صفحہ:807:رقم الحدیث:3992:دارالکتاب العربی
ابن ماجہ:باب فضل اھل بدر:صفحہ:44:رقم الحدیث:160:مکتبۃ المعارف ریاض۔
صحیح ابن حبان:کتاب اخبارہ عن مناقب الصحابۃ:باب فضل الامۃ:جلد:16:صفحہ:207:رقم الحدیث:7224:موسسۃ الرسالۃ
کنز العمال:جلد:12:صفحہ:20:رقم الحدیث:33892:دارالکتب العلمیہ۔
الحبائک فی اخبار الملائک:صفحہ:143:رقم الحدیث:527:دارالکتب العلمیہ ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ لِلْمَلائِکَةَ الَّذِیْنَ شَهِدُوْا بَدْراً فِیْ السَّمَاءِ لَفَضْلًا عَلَی مَنْ تَخَلّف مِنْهُمْ:(۱)

ترجمہ: فرشتے جو (مسلمانوں کی مدد کرنے کے لئے) جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے، آسمان میں ان کی ان فرشتوں پر فضیلت ہے جو ان میں پیچھے رہ گئے تھے۔

فائدہ: مذکورہ روایت سے جس طرح ان فرشتوں کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اسی طرح سے ان صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی فضیلت بھی ثابت ہوتی ہے، چنانچہ صحابہ کرام جنگ اُحد اور بعد کی جنگوں میں شریک ہونے والے صحابہ کرام سے بڑا مرتبہ رکھتے ہیں۔

عَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَ جِبْرِیْلٌ فِیْ اَلْف مِنْ مَلائِکَةٍ عَنْ مَیْمَنَةِ النَّبِیِّ ﷺ وَنزَلَ مِیْکَائِیْلُ فِیْ اَلْف مِنَ الْمَلائِکَةِ وَنَزلَ اِسْرَافِیْلُ فِیْ اَلْف مِنَ الْمَلائِکَةِ عَنْ مَیْسَرَةِ النَّبِیِّ ﷺ:(۲)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (جنگ بدر میں) نبی کریم ﷺ کے داہنے میں حضرت جبرائیل ایک ہزار فرشتے لیکر نازل ہوئے اور حضرت میکائیل بھی ایک ہزار فرشتے لے کر نازل ہوئے اور نبی کریم ﷺ کے بائیں حضرت اسرافیل ایک ہزار فرشتے لے کر نازل ہوئے۔

فائدہ: عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ تُقَاتل الْمَلائِکَةُ اِلَّا یَوْمِ بَدْرٍ:(۳)

ترجمہ: حضرت مجاہد (مشہور تابعی رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں فرشتوں نے بدر کے دن کے علاوہ کبھی جنگ نہیں کی۔

(۱) کنز العمال: جلد: 12: صفحہ: 20: رقم الحدیث: 33886: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 143: رقم الحدیث: 528: دار الکتب العلمیہ۔
(۲) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 143: رقم الحدیث: 529: دار الکتب العلمیہ۔
دلائل النبوۃ: جلد: 3: صفحہ: 55: دار الکتب العلمیہ۔
مدارج النبوۃ: جلد: 2: صفحہ: 136: مکتبہ اسلامیہ لاھور۔
(۳) مصنف ابن ابی شیبہ: جلد: 13: صفحہ: 261: رقم الحدیث: 37655: مکتبۃ الرشد ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 143: رقم الحدیث: 530: دار الکتب العلمیہ۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَتْ سَیِّمَا الْمَلَائِکَۃِ یَوْمَ بَدْرٍ عَمَائِم بَیْضَاءُ قَدْ اَرْسِلُوْھَا فِیْ ظُھُوْرِھِمْ وَیَوْمَ حُنَیْن عَمَائِم حَمْرًا وَلَمْ تَضْرِب الْمَلَائِکَۃُ فِیْ یَوْم سِوی یَوْمَ بَدْرٍ وَکَانُوْا یَکُوْنُوْنَ عَددًا ومَددًا لایَضْرِبُوْن:(۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنگ بدر میں فرشتوں کی علامت سفید عمامے تھے جن کا ایک کنارہ انہوں نے اپنی پشتوں پر چھوڑا ہوا تھا اور جنگ حنین میں سرخ عمامے تھے اور جنگ بدر کے علاوہ کسی جنگ میں فرشتوں نے جنگ نہیں لڑی بلکہ جنگ حنین میں ان کی تعداد بہت تھی لیکن یہ جنگ نہیں لڑ رہے تھے۔

حضرت ربیع بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جن لوگوں کو فرشتوں نے فی النار کیا تھا صحابہ کرام ان کی گردنوں پر ضرب سے پہچانتے تھے اور ان کی انگلیوں پر آگ کے جلانے کا نشان تھا۔ (۲)

عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَکَانَ بَدْرِیًا اِنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ لَوْاَنَّ بَصَرِیْ مَعِیَ ثُمَّ ذَھَبْتُمْ مَعِیَ اِلَی اُحُدٍ لا اَخْبَرْتُکُمْ بِالشُّعْبِ الَّذِیْ خَرجت مِنْہُ الْمَلَائِکَۃُ فِیْ عَمَائِم قَدْ طَرَحُوْھَا بَیْنَ اکْتَافِھِمْ:(۳)

ترجمہ: حضرت ابو اُسید رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی ہیں فرمایا کرتے تھے اگر میری بینائی میرے ساتھ ہوتی اور تم میرے ساتھ مقام اُحد کی طرف چلتے تو میں تمہیں اس گھاٹی کا پتہ بتلاتا جس سے پیلے عماموں میں فرشتے نکلے اور جنگ احد میں شریک ہوئے انہوں نے ان عماموں کے کنارے کو اپنے کندھوں کے درمیان ڈالا ہوا تھا۔

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:143: رقم الحدیث:531: دار الکتب العلمیہ ۔
(۲) دلائل النبوۃ: جلد:3: صفحہ:56: دار الکتب العلمیہ۔
البدایۃ و النہایہ: جلد:3: صفحہ:281: دار الکتب العلمیہ۔
مدارج النبوۃ: جلد:2: صفحہ:136: مکتبہ اسلامیہ لاھور۔
تاریخ طبری: جلد:2: صفحہ:454: دار المعارف مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:144: رقم الحدیث:532: دار الکتب العلمیہ
(۳) دلائل النبوۃ: جلد:3: صفحہ:53: دار الکتب العلمیہ۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ:144: رقم الحدیث:534: دار الکتب العلمیہ ۔

حضرت عمیر بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سب سے پہلے اون جنگ بدر میں پہنی گئی کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تُسَوِّمُوْا فَاِنَّ الْمَلائِکَۃَ قَدْ تَسَوَّمَتْ :(۱)

ترجمہ: اون پہنا کرو کیونکہ (جنگ بدر میں) فرشتوں نے اون پہنی ہے۔

فائدہ: تو یہی وہ پہلا دن ہے جس میں اون کا استعمال شروع ہوا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالیٰ "مُسَوِّ مِیْنَ" قَالَ بِالْعِھْنِ الاحْمَر :(۲)

ترجمہ: قرآن پاک میں "مسومین" کی تفسیر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس سے سرخ اون مراد ہے۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ سَیِّمَا الْمَلائِکَۃِ یَوْمَ بَدْرٍ الصُّوْفُ الابْیَضُ فِیْ نَوَاصِی الْخیلِ وَاذْنَابِھَا :(۳)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنگ بدر میں فرشتوں کی علامت ان کے گھوڑوں کی پیشانیوں اور دموں میں سفید اون تھی۔

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ: جلد: 13: صفحہ: 263: رقم الحدیث: 37665: مکتبۃ الرشد ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 144: رقم الحدیث: 535: دار الکتب العلمیہ ۔
تفسیر درمنثور: جلد: 3: صفحہ: 757: مرکز ھجر للبحوث والدراسات مصر۔
(۲) تفسیر درمنثور: جلد: 3: صفحہ: 757: مرکز ھجر للبحوث والدراسات مصر۔
تفسیر ابن ابی حاتم: جلد: 3: صفحہ: 754: رقم الحدیث: 4108: مکتبہ نزار ریاض۔
(۳) تفسیر ابن ابی حاتم: جلد: 3: صفحہ: 754: رقم الحدیث: 4107: مکتبہ نزار ریاض۔
تفسیر درمنثور: جلد: 3: صفحہ: 757: مرکز ھجر للبحوث والدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 144: رقم الحدیث: 536: دار الکتب العلمیہ ۔

عَنْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی "مُسَوِّمِیْن" قَالَ ذُکِرَ لَنَا اَنَّ سِیْمَاھُمْ یَوْمئذ الصُّوْفُ بِنَوَاصِیْ خیلِهِمْ وَاذْنَابِهَا وَاِنَّهُمْ عَلٰی خیْلٍ بُلْقٍ:(۱)

ترجمہ:"مسومین" کی تفسیر میں حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمیں بیان کیا گیا ہے کہ ان فرشتوں کی علامت یہ تھی کہ ان کے گھوڑوں کی پیشانیوں اور دموں پر اون تھی اور یہ سفید اور سیاہ نشان کے تھے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَشْتَدّ فِیْ اَثَرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اَمَامَهُ اِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ وَصَوْتَ الْفَارِسِ یَقُوْلُ اَقْدِمْ حَیْزُوْمُ اِذْ نَظَرَ اِلَی الْمُشْرِکِ اَمَامَهُ فَخَرَّ مُسْتَلْقِیًا فَنَظَرَ اِلَیْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُهُ شُقَّ وَجْهُهُ کَضَرْبِ السَّوْطِ فَاخْضَرّ ذٰلِکَ اَجْمَعُ فَجَاءَ الانْصَارِی فَحَدّثَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ فَقَالَ صَدَقْتَ ذَاکَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ:(۲)

ترجمہ:حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مسلمانوں میں سے ایک آدمی ایک مشرک کے پیچھے اس کے قتل کرنے کے لئے دوڑ رہا تھا اور وہ مشرک آگے آگے بھاگ رہا تھا کہ اچانک اس نے اپنے اوپر سے کوڑے کی اور گھڑ سوار کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا "اے حیزوم آگے ہو" پھر اچانک (اس صحابی نے) اپنے سامنے مشرک کو دیکھا کہ وہ منہ کے بل گرا ہوا تھا اور اس کے منہ کے ایک حصہ کو اس نے جلا ڈالا تھا جس طرح پر کوڑے کی ضرب (سے چمڑے کا حصہ خون جمنے کی وجہ) سے جلا ہوا سیاہ نظر آتا ہے (اور اس کی ضرب سے) اس کا سارا جسم سبز پڑ چکا تھا تو یہ انصاری (صحابی) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بات بیان فرمائی تو آپ نے ارشاد فرمایا "تم نے سچ کہا وہ تیسرے آسمان سے امداد کرنے والے فرشتوں میں سے تھا۔

فائدہ: اس حدیث میں "حیزوم" کی تفسیر حضرت جرائیل کے گھوڑے سے کی گئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کافر کو حضرت جرائیل علیہ السلام نے اپنے کوڑے سے قتل کیا تھا۔

(۱) تفسیر درمنثور: جلد:3:صفحہ:758:مرکز ھجر للبحوث والدراسات مصر۔
(۲) مسلم شریف:کتاب الجهاد والسیر:باب الامداد بالملائکة فی غزوة بدر:صفحہ:844:رقم الحدیث:1763:دار طیبه
الحبائك فی اخبار الملائك:صفحہ:144:رقم الحدیث:238:دار الکتب العلمیه۔

عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمَرو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عفّانَ اَنَّهُ حَدّث اَنَّ مَالِكَ بْنِ عَوْفٍ بَعَثَ عُيُوْنًا يَوْم حنين فَاتُوْهُ وَقَد تقطعِتْ اَوْصَالهُمْ فَقَالَ وَيلكُمْ مَاشَانكُمْ فَقَالُوا اَتَانَا رِجَالٌ بيض عَلَى خيلٍ بُلْقٍ فَوَاللهِ مَا تَمَسّكْنَا اَنْ اَصَابَنَا مَا تَرَى:(۱)

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پر پوتے امیہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مالک بن عوف نے جنگ حنین کے دن چند (کافر) جاسوس بھیجے تو جب وہ اس کے پاس واپس پہنچے تو ان کے جوڑ کٹے ہوئے تھے تو اس نے کہا تم برباد ہو جاؤ تمہاری یہ حالت کیسے ہوئی تو انہوں نے کہا ہمارے پاس سفید رنگ کے کچھ لوگ سفید اور سیاہ نشانات کے گھوڑوں پر آئے قسم بخدا ہم ان کو بالکل نہ روک سکے یہاں تک کہ یہ مصیبت ہمیں آ پہنچی جو تم دیکھ رہے ہو۔

فائدہ: مذکورہ روایت میں جس مالک بن عوف کا ذکر آیا ہے یہ جنگ حنین میں کافروں کی طرف سے جنگ کی نگہداشت پر مقرر تھے اس لئے انہوں نے چند جاسوسوں کو مسلمانوں کے لشکر کی جاسوسی کرنے کے لئے بھیجا تھا جن کے ساتھ فرشتوں نے وہ حشر کیا جو آپ مذکورہ روایت میں پڑھ آئے ہیں۔ بعد میں یہ مالک ابن عوف حضور ﷺ کے دست اقدس پر اسلام لائے اور شرف صحابیت سے مشرف ہوئے۔

عَنْ عَلِيّ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ عَمّمْنِى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْر خُمْ بِعَمَامَةٍ سَدَلَهَا خَلْفِى ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللهَ اَمدنِى يَوْمَ بَدْرٍ وحُنَيْنٍ بِمَلائِكَةٍ يَعْتَمُّوْنَ هَذِهِ الْعِمّة:(۲)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے غدیر خم کے دن مجھے عمامہ باندھا جس کا ایک سرا میری پشت پر لٹکا دیا اور فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے روز بدر اور روز حنین میں ان فرشتوں کے ساتھ میری مدد فرمائی جنہوں نے یہ عمامے پہن رکھے تھے۔

(۱) دلائل النبوة للبیهقی: جلد 5: صفحه 123: دار الکتب العلمیه۔
سیرت ابن هشام: جلد: 4: صفحه 83: دار الکتاب العربی بیروت۔
تاریخ طبری: جلد 3: صفحه 72: دار المعارف مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه 145: رقم الحدیث 539: دار الکتب العلمیه ۔
(۲) سنن کبری للبیهقی: جلد 10: صفحه: 24: رقم الحدیث 19736: دار الکتب العلمیه۔

عَنْ عَرْوَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نَزَلَتِ الْمَلائِکَۃُ یَوْم بَدْرٍ عَلَی خیلٍ بُلْقٍ عَلَیْھِمْ عَمَائِمُ صُفْرٌ: (۱)

ترجمہ: حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ (بن زبیر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ جو فرشتے بدر کی جنگ میں نازل ہوئے تھے وہ سیاہ وسفید نشانات کے گھوڑوں پر سوار تھے اور پیلے رنگ کے عمامے باندھے ہوئے تھے۔

فائدہ: عمامہ باندھنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور عمامہ نہ باندھنا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اگر عمامہ باندھ کر نماز پڑھی جائے بلکہ نماز جمعہ میں شمولیت اختیار کی جائے تو بڑی فضیلت ہے۔بعض مساجد میں ائمہ کرام پر یہ ضروری قرار دیا جارہا ہے کہ عمامہ باندھ کر امامت کرائیں یہ اصرار قابل ترک ہے غدیر خم مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع سے واپسی پر ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا اور اس میں کتاب اللہ کے بعد اپنی عترت کے بارے میں وصیت فرمائی تھی اور حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا تھا:

مَنْ کُنْتُ مَوْلاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلاہُ: (۲)

ترجمہ: جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔

تو حضرت عمر نے حضرت علی سے فرمایا اے ابن ابو طالب! آپ کو مبارک ہو آپ نے تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کا ولی بن کر صبح و شام کی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رَأیتُ أکْثَرَ مَنْ رَأَیْتُ مِنَ الْمَلائِکَۃِ مُتَعَمِّمِیْنَ: (۳)

ترجمہ: میں نے جن فرشتوں کو دیکھا ہے ان میں اکثر کو عماموں میں دیکھا ہے۔

(۱) تفسیر ابن جریر طبری: جلد: 6: صفحہ: 36: مرکز ھجر للبحوث و الدراسات مصر۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 168: رقم الحدیث: 630: دار الکتب العلمیہ ۔
(۲) سنن ترمذی: کتاب المناقب: باب مناقب علی: صفحہ: 842: رقم الحدیث: 3713: مکتبۃ المعارف ریاض۔
تاریخ دمشق الکبیر: جلد: 42: صفحہ: 230: دار الفکر بیروت۔
مصنف ابن ابی شیبہ: جلد: 11: صفحہ: 138: رقم الحدیث: 36608: مکتبۃ الرشد ریاض۔
مجمع الزوائد: جلد: 9: صفحہ: 89: رقم الحدیث: 14612: دار الکتب العلمیہ۔
کشف الاستار: جلد: 3: صفحہ: 190: رقم الحدیث: 2541: موسسۃ الرسالۃ بیروت۔
(۳) کنز العمال: جلد: 12: صفحہ: 20: رقم الحدیث: 33888: دار الکتب العلمیہ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِالْعَمَائِمِ فَإِنَّهَا سِيْمَا الْمَلائِكَةِ وَاَرْخُوا لَهَا خَلْفَ ظُهُوْرِكُمْ: (۱)

ترجمہ: تم پر ضروری ہے کہ عمامے باندھا کرو کیونکہ یہ فرشتوں کا نشان ہیں اور ان کو اپنی پشت پر ڈھیلا چھوڑ دیا کرو۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک تو آپ ﷺ نے عمامہ باندھنے کا حکم فرمایا ہے دوسرے یہ کہ عمامہ کا کچھ حصہ (شملہ) اپنی پشت پر لٹکا دیا جائے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اَرَادَ اللهُ اَنْ يَخْلُقَ الْخيلَ قَالَ لِلرِّيْحِ الْجُنُوْبِيْ اِنِّيْ خَالِقٌ مِنْكَ خَلْقًا عِزًّا لاوْلِيَائِيْ وَمُذِلَّةً لاعْدَائِيْ وَجَمَالاً لاهْلِ طَاعَتِيْ قَالَتْ اُخْلق فَقَبَضَ مِنْهَا فَرَسًاقَالَتِ الْمَلائِكَةُ فَمَاذَا لَنَا فَخلقَ لِلْمَلائِكَةِ خيلاً بُلْقاً لَهَا اَعْنَاقٌ كَاعْنَاقِ الْبُخْتِ امُدّهَا مَنْ شَاءَ مِنْ اَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ: (۲)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے گھوڑوں کے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو جنوبی ہوا سے فرمایا میں تجھ سے ایک مخلوق پیدا کرنا چاہتا ہوں جو میرے دوستوں کے لئے عزت کا باعث ہوگی میرے دشمنوں کے لئے ذلت کا باعث ہوگی اور میرے فرمانبرداروں کے لئے زینت کا سامان ہوگی۔ تو اس نے عرض کیا آپ پیدا کر لیں تو اللہ تعالیٰ نے اس سے گھوڑے کو پیدا کیا اور فرمایا میں نے تیرا نام ''فرس'' (گھوڑا) رکھا ہے۔ تو فرشتوں نے عرض کیا آپ نے ہمارے لئے کیا پیدا کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے سیاہ وسفید نشان والا گھوڑا پیدا فرمایا جس کی گردن بڑے اونٹ کی گردن کی طرح تھی اس قسم کے گھوڑوں سے اللہ تعالیٰ نے اپنے جن انبیاء اور رسولوں کی مدد کرنا چاہی مدد فرمائی۔

جنگ بدر اور ملائکہ

ہجرت نبوی کا دوسرا سال جہاں ہزاروں برکات وفتوحات کا پیش خیمہ تھا وہاں خصوصی ایک برکت یہ تھی کہ اسی سال میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی امت پر ایک ماہ کے روزے فرض فرمائے شعبان المعظم میں فرضیت صوم کی وحی آئی اور اصحاب کبار حضور سید ابرار ﷺ خالق ستار وغفار کی اس رحمت بے شمار سے نہایت شاد وخرم رمضان المبارک کے انتظار میں بیقرار نظر آئے فرحت وسرور کے ساتھ رمضان کا مبارک چاند دیکھا ادھر روزوں کا آغاز ہوا ادھر مسلسل خبریں آنا شروع ہوئیں کہ ابوسفیان جو بسلسلۂ تجارت ایک بڑے قافلہ کے ساتھ مکہ سے شام کو گیا تھا اس نے ابوجہل کو مکہ میں

(۱) کنز العمال: جلد: 15: صفحہ: 133: رقم الحدیث: 41132: دار الکتب العلمیہ۔
مجمع الزوائد: جلد: 5: صفحہ: 148: رقم الحدیث: 8503: دار الکتب العلمیہ۔
معجم کبیر للطبرانی: جلد: 12: صفحہ: 383: رقم الحدیث: 13418: مکتبۃ ابن تیمیہ مصر۔
(۲) کتاب العظمۃ: جلد: 5: صفحہ: 1778: رقم الحدیث: 1280: دار العاصمہ ریاض۔
الحبائك فی اخبار الملائك: صفحہ: 168: رقم الحدیث: 629: دار الکتب العلمیہ۔

اطلاع پہنچائی ہے کہ اگر ہماری حفاظت کے لئے مکہ سے ایک بڑا لشکر نہ پہنچا تو ہمارا قافلہ واپسی کے وقت محمد ﷺ کے جانثار صحابہ کے ہاتھوں لوٹ لیا جائے گا اور ہم ہلاک کر دئے جائیں گے اگر چہ ابوسفیان کا قافلہ بعافیت دوسرے راستے سے مکہ بھی پہنچ گیا مگر ابوجہل ایک لشکر لے کر مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کے لئے مکہ کی طرف چل دیا اور مقام بدر پر آ کر خیمہ زن ہوا، بدر مدینہ سے تین منزل کے فاصلہ پر ایک کنواں ہے جس کو بدر بن قریش یا بدر بن حارث نے بنوایا تھا اسی کنوئیں کے نام سے اس جگہ کا نام بھی بدر مشہور ہو گیا تھا۔

تاریخ اسلام میں یہ پہلا معرکۂ عظیم ہے جس کو حق و باطل اور اسلام و کفر کی فیصلہ کُن جنگ کہا گیا ہے کفار مکہ اپنے انسانیت سوز ومظالم کی اس کامیابی پر اگر چہ خوش تھے کہ انہوں نے ہادی اسلام ﷺ اور صحابہ کرام کو مکہ سے ہجرت پر مجبور کر دیا ہے اور تقریباً تمام مسلمان مکہ سے حبشہ یا مدینہ کو ہجرت کر گئے ہیں مگر وہ ہر وقت اس منصوبہ بندی میں رہتے تھے کہ اگر محمد ﷺ کو مدینہ میں یکسوئی اور اطمینان حاصل ہو گیا تو اسلام کے بحر ذُخار کی پر جوش موجیں سارے عالم میں تلاطم پیدا کر کے مکہ اور اہل مکہ کو ایک ہی ریلے میں بہالے جائیں گی چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کے بعد ہی سے اپنی طاقت کو منظّم کر رہے تھے اور موقعہ کے انتظار میں تھے کہ ابوسفیان کا قافلہ بخیریت مکہ پہنچ گیا تو شامی قافلہ کے افراد تین سو کے قریب واپس ہو گئے۔

ابوسفیان نے مکہ پہنچ کر قریش کو مشورہ دیا کہ اب لڑائی کا مقصد بیکار ہے ہمارا قافلہ کامیابی اور خیریت سے واپس آ گیا ہے مگر ابوجہل نے ابوسفیان کے مشورہ کو نہایت حقارت سے ٹھکرا دیا اور کہا سردارانِ عرب جس بات کا عزم کر لیتے ہیں اس کی تکمیل کے بغیر اس سے دستبردار نہیں ہوتے ابوسفیان کو ابوجہل کا یہ طعنہ نہایت دلخراش معلوم ہوا اور وہ بھی اپنی جماعت کے ساتھ **الکفر ملت و احدۃ** کے تحت سپاہِ کفار میں شامل ہو گیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ۱۷ رمضان المبارک ۲ھ کو حضور سید المرسلین ﷺ کی قیادت میں بدر پہنچے حضور کے ہمراہوں کی تعداد صرف ۳۱۳ تھی جن میں ۷۷ مہاجرین اور ۲۳۶ انصار تھے ان خدا رسیدہ اصحاب رضی اللہ عنہم کا سامان جنگ صرف یہ تھا سواری اور بار برداری کیلئے صرف ستر اونٹ اور دو گھوڑے تھے آلاتِ حرب میں صرف آٹھ تلواریں اور چار زرہیں تھیں لشکر کفار کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی سات سو اونٹ اور سو گھوڑے سواری کے لئے تھے اسلحۂ جنگ کی افراط تھی یہ جنگ کفر و اسلام کی جنگ تھی اس لیے اس جنگ میں کفار کی پشت پناہی کیلئے شیاطین کا لشکر اور کافر جنات کا لشکر بھی موجود تھا اس جنگ میں اسلام کا کُل سرمایا یہی (۳۱۳) تین سو تیرہ مسلمان تھے جنہوں نے راہ حق میں شہید ہونے کے لئے اپنی جانوں کو پیش کر دیا تھا۔

جنگ بدر کو یہ خصوصی شرف بھی حاصل ہے کہ اللہ کے پیارے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ نے میدان جنگ کے اندر اپنے

عریش میں معبودِ حقیقی کے حضور سربسجدہ ہو کر خشوع و خضوع کے ساتھ اس وقت تک دعا مانگی اور سجدہ سے سر نہ اٹھایا جب تک حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کو مقبولیت دعا کا یقین نہ دلایا حضور پرنور ﷺ میدان جنگ میں سربسجود تھے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ قریش میں حضور ﷺ کی حفاظت پر مامور تھے حضور ﷺ کی چشم اشکبار کا ایک ایک آنسو فرشتگانِ رحمت، درِشہوار و گوہر آبدار سمجھ کر دامن میں چن رہے تھے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ محرم اسرار حضور ﷺ تھے آخر زار و قطار ہو کر کہہ اٹھے بس کیجئے یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یقیناً آپ کے رب نے آپ کی دعاؤں کو قبول کر لیا ہے قلب حضور ﷺ کو یارِ غار رضی اللہ عنہ کی آواز نے مطمئن کر دیا اور حضور ﷺ نصرت الٰہی کے انتظار میں مصروف ہو گئے حضور پُرنور ﷺ نے دیکھا کہ جبرئیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ میدان بدر میں تشریف لائے قرآن عظیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ○ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَ يَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ○ (پارہ:۴:سورۃ آل عمران: آیت:۱۲۴،۱۲۵)

ترجمہ: جب اے محبوب تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتے اتار کر۔ ہاں کیوں نہیں اگر تم صبر و تقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر آ پڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا:

مفسرین کا اتفاق ہے کہ غزوہ بدر کو یہ سعادت و برتری حاصل ہے کہ اس جنگ میں فرشتوں نے کفار کے ساتھ جدال و قتال میں حصہ لیا اگر چہ دیگر غزوات میں فرشتے مدد کے لئے آئے مگر وہ خنجر بکف ہو کر خدا اور رسول ﷺ کے دشمنوں سے نہیں لڑے۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بدر کے روز پانچ ہزار فرشتوں سے مدد فرمائی۔ حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ بدر کے دن ایسی تیز ہوا چلی کہ اس سے پیشتر نہیں چلی تھی پھر دوبارہ ایسی ہی تند و تیز ہوا چلی حضور پرنور ﷺ نے ہوا کی تیزی کی اس طرح تفصیل فرمائی ہے کہ پہلی مرتبہ جبرئیل امین ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے دوسری بار جو ہوا چلی اس وقت میکائیل ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے اور تیسری مرتبہ اسرافیل علیہ السلام آئے ان کے ہمراہ بھی ایک ہزار فرشتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایک غفاری شخص نے بیان کیا کہ میں اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ ایک پہاڑ پر ایسی جگہ کھڑا تھا جہاں سے بدر کا میدان صاف نظر آتا تھا۔ ہم اس وقت تک غیر مسلم تھے اور پہاڑ پر اس لئے چھپے ہوئے تھے کہ فریقین میں سے جو بھی شکست خوردہ ہو کر میدان سے بھاگے گا ہم اس کو لوٹ لیں گے کہ یکا یک ہم

نے پہاڑ کی طرف ایک ابر کو آتے ہوئے دیکھا جس میں سے گھوڑوں کی آواز آتی تھی اسی حیرت کے عالم میں ہم نے ایک آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا تھا اقدم حیزوم' (حیزوم، حضرت جبرئیل کے گھوڑے کا نام تھا) یہ ایک ایسی ہیبت ناک آواز آئی تھی کہ چچازاد بھائی غش کھا کر گر پڑا اور وہ وہیں مر گیا، میں بھی بدحواس ہو گیا تھا مگر میں نے بہ ہزار دشواری خود کو سنبھالا۔
جنگ بدر میں ملائکہ ابلق گھوڑوں پر سوار تھے مشرکین و کفار گھوڑوں کی آوازیں تو سنتے تھے مگر وہ گھوڑے کسی کو نظر نہیں آتے تھے مجاہدین اسلام اور حضور کے اصحاب با وقار جب کسی کافر کو مارنے کا قصد فرماتے تھے تو یہ دیکھ کر حیرت میں رہ جاتے تھے کہ ابھی ان کا وار مقابل تک پہنچتا بھی نہ تھا کہ دشمن کا سر تن سے جدا ہو کر زمین پر گر پڑتا نظر آتا تھا حقیقت بین نگاہوں نے یہ بھی دیکھا کہ فرشتوں کے وار دشمنوں کے سروں پر یا ان کے جوڑوں پر ہوتے ہیں۔

رضوان علیہ السلام

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ :لَمَا عیّرَالْمُشْرِکُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِالْفَاقَةِ قَالُوْا ”مَا هَذَا الرَّسُوْل یَأکُلُ الطَّعَامَ وَیمَشِیْ فِیْ الْاَسْوَاقَ حزِنَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ لِذَلِك فَنَزَلَ عَلَیْهِ جِبْرِیْلُ فَقَالَ اَلسَّلامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَبُّ الْعِزَّةِ یقْرِئكَ السَّلامَ وَیَقُوْلُ لَكَ وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَك مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اِلّا اِنَّهُمْ لَیَأکُلُوْنَ الطَّعَام وَیَمْشُوْنَ فِیْ الاسْوَاقَ فَبَیْنَمَا جِبْرِیْلُ وَالنَّبِیّ ﷺ یَتَحَدّثَان اِذْ ذَابَ جِبْرِیْلُ حَتّٰی صَارَ مِثْلَ الْهَوْذَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ ”مَا لَكَ ذَبْتَ حَتّٰی صِرْتَّ مِثْلَ الْهَوْذَةِ“ قَالَ :یَامُحَمَّدُ فتحَ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ السَّمَاءِ لَمْ یَكُنْ فُتِحَ قَبْلَ ذَلِكَ اِذْ عَادَ جِبْرِیْلُ اِلٰی حَالِهِ فَقَالَ یَامُحَمَّدُ ابْشِرْ هَذَا رِضْوَانٌ خَازِنُ الْجَنَّةِ فَأقْبَلَ رِضْوَانُ حَتّٰی سَلّم ثُمَّ قَالَ یَامُحَمَّدُ رَبُّ الْعِزَّةِ یقْرِئكَ السَّلام وَمَعَهُ سِفْطٌ مِنْ نُوْرٍ یَتَلالأ وَ یَقُوْلُ لَكَ رَبُّكَ هَذِهِ مَفَاتِیْحُ خَزَائِنِ الدُّنْیَامَعَ مَالا یَنْتَقِص لَكَ مِمَّا عِنْدِیْ فِیْ الاخِرَةِ مِثْلَ جِنَاح بَعُوْضَةٍ:فَنظَرَ النَّبِیّ ﷺ اِلٰی جِبْرِیْلَ كَالْمُسْتَشِیْرِ لَهُ:فَضَرَبَ جِبْرِیْلُ بِیَدَیْهِ اِلَی الارْضِ فَقَالَ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ:فَقَالَ:یَارِضْوَان لَاحَاجَةَ لِیْ فِیْ الدُّنْیَا فَقَالَ رِضْوَانُ:اَصَبْتَ اَصَابَ اللّٰهُ بِك:(۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب مشرکین نے حضور ﷺ کو فاقہ کا طعنہ دیا اور کہا ''یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں پھرتا ہے'' تو اس پر رسول اکرم ﷺ غمگین ہو گئے تو آپ کے پاس حضرت جبرائیل تشریف لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! رب العزت آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ (کی تسلی) کے لئے فرماتا ہے۔
ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجے مگر وہ بھی کھانا کھاتے اور بازاروں میں (سودا سلف تجارت یا دعوت اسلام کے لئے) چلا کرتے تھے پس اسی حالت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اور نبی اکرم ﷺ آپس میں گفتگو فرما رہے

(۱) الحبائك فی اخبار الملائك: صفحه:67: رقم الحدیث:237: دار الکتب العلمیه۔

تھے کہ اچانک جبرائیل پگھل کر بھٹ تیتر کی طرح (چھوٹے سے) ہو گئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا بات ہے؟ تم پگھل کر ممولہ کی طرح ہو گئے ہو؟ تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آسمان کے دروازوں میں ایک دروازہ کھولا گیا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا پھر اچانک اپنی پہلی حالت پر آ گئے اور عرض کیا:

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ خوش ہو جائیے یہ جنت کے داروغہ رضوان علیہ السلام ہیں پھر حضرت رضوان آپ کی طرف متوجہ ہوئے سلام کہہ کر عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! رب العزت آپ کو سلام فرماتا ہے ان (رضوان علیہ السلام) کے ساتھ نور کی ایک تھیلی تھی جو جگمگا رہی تھی (انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ) آپ کا رب عزوجل فرماتا ہے کہ یہ خزائنِ دنیا کی چابیاں ہیں آپ لیں اس کے باوجود جو کچھ آپ کے لئے میرے پاس آخرت میں ہے اس سے مچھر کے پر برابر بھی کم نہ ہوگا (وہ سب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جائے گا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف مشورہ طلب کرنے کی نگاہ سے دیکھا تو جبرائیل علیہ السلام نے اپنا ہاتھ زمین کی طرف مارا اور عرض کیا کہ اللہ عزوجل کے سامنے تواضع فرمائیں تو آپ نے فرمایا: اے رضوان! دنیا میں میری کوئی حاجت نہیں ہے تو رضوان نے عرض کیا کہ آپ نے درست کیا اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ دوستی فرمائے اس لئے مفسرین کا یہ نظریہ ہے کہ یہ آیت:

تَبٰرَكَ الَّذِیْۤ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَیْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ یَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا:

(پارہ:۱۸:سورۃ الفرقان: آیت:۱۰)

ترجمہ: بڑی برکت والا ہے وہ کہ اگر چاہے تو تمہارے لئے بہت بہتر اس سے کر دے جنتیں جن کے نیچے نہریں بہیں اور کر دے تمہارے لئے اونچے اونچے محل:

فوائد: اس روایت سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے:

(۱) وہ کلمات جو کفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق استعمال کریں ان سے مسلمانوں کو احتراز لازمی ہے جیسے قرآن مجید میں ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ: (پارہ:۱:سورۃ البقرۃ: آیت:۱۰۴)

ترجمہ: اے ایمان والو "رَاعِنَا" نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے:

دور حاضرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر ثابت کرنے کے لئے مخالفین ان کلمات کو خوب دہراتے ہیں کیا وہ کھاتے پیتے نہیں تھے کیا انہوں نے یہ نہیں کیا وہ نہیں کیا وغیرہ وغیرہ۔

(۲) خداوندی خزانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہیں۔

(۳) دنیا کی کسی شے کی آپ کو ضرورت نہیں بلکہ دنیا بلکہ آخرت کی ہر شے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت ہے۔

رضوان (فرشتہ) کا بارگاہ رسول ﷺ میں سلام عرض کرنا

حضرت ابوعمران واسطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حج سے فارغ ہوکر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا تا کہ سرور عالم ﷺ کی قبرانور کی زیارت کروں راستے میں پانی ختم ہوگیا اور شدت پیاس سے بے حد تنگ ہوگیا پھر چاروں طرف سے مایوس ہوکر میں ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا اچانک میں نے دیکھا کہ ایک سبز پوش سبز گھوڑے پر بیٹھا ہوا تشریف لایا اس کے ہاتھ میں سبز ہی رنگ کا پیالہ تھا اور پیالہ میں پانی بھی سبز ہی رنگ کا تھا اس نے مجھے وہ پیالہ دیا اور میں نے جی بھر کے پانی پیا میں نے دیکھا کہ پیالہ سے پانی کچھ بھی کم نہیں ہوا سبز پوش نے مجھ سے پوچھا کہاں جا رہے ہو میں نے کہا۔ حضور ﷺ اور صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے مدینہ منورہ جا رہا ہوں سبز پوش نے کہا جب وہاں پہنچو اور سلام عرض کرو تو حضور ﷺ اور صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما سے عرض کرنا رضوان یقرئکم السلام رضوانِ جنت سلام عرض کرتا تھا۔

فائدہ: مدینہ منورہ کا سفر بڑا ہی مبارک سفر ہے اور مسافرِ مدینہ کے خادم رضوان جنت بھی ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے وزیروں صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما کی بہت بڑی شان ہے اور جنت والے بھی ان پر سلام بھیجتے ہیں پس ان سے عناد جنت و اہلِ جنت سے عناد ہے۔

روزہ دار اور رضوان علیہ السلام

حدیث شریف میں ہے جب قیامت میں اللہ تعالیٰ اہل قبور کو قبروں سے اٹھنے کا حکم دے گا تو فرشتوں سے فرمائے گا کہ روزے داروں کو آگے بڑھ کر ملو کیونکہ وہ میری خاطر بھوکے پیاسے رہے اب تم بہشت کی تمام اشیاء لے کر ان کے پاس پہنچ جاؤ تو اس کے بعد وہ رضوان زور سے پکار کر کہے گا اے جنت کے غلمان! نور کے بڑے بڑے تھال لاؤ اس کے بعد دنیا کے ریت کے ذرات اور بارش کی بوندوں کے اور آسمان کے ستاروں اور درختوں کے پتوں کے برابر میوہ جات اور کھانے پینے کی لذیذ اشیاء جمع کر کے روزہ داروں کے سامنے رکھ دی جائیں گی اور ان سے کہا جائے گا جتنا مرضی کھاؤ پیو یہ ان روزوں کے جزا ہے جو تم نے دنیا میں رکھے۔

درود خواں کی شان

ابن بشکوال حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی حضور پُرنور افضل صلوات اللہ تعالیٰ و تسلیماتہ علیہ و آلہ فرماتے ہیں:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ تَعْظِيْمًا لِحَقّى خلق اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ ذَلِكَ الْقَوْلِ مَلَكًا لَهٗ جَنَاحُ بِالْمَشْرِقِ وَاٰخِر بِالْمَغْرِبِ يَقُوْلُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ صَلَّى عَلَى عَبْدِىْ كَمَا صَلَّى عَلَى نَبِيِّ فَهُوَ يُصَلِّىْ عَلَيْهِ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

ترجمہ: جو مجھ پر میرے حق کی تعظیم کے لئے درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس درود سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کا ایک پر مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے فرماتا ہے کہ درود بھیج اُس پر جیسے اس بندے نے درود بھیجا میرے نبی ﷺ پر۔ پس وہ فرشتہ قیامت تک اس پر درود بھیجتا رہتا ہے۔

امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور پُرنور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے کہ اس کا ایک بازو مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں۔ جب کوئی شخص مجھ پر محبت کے ساتھ درود بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ پانی میں غوطہ کھا کر اپنے پر جھاڑتا ہے اور خدائے تعالیٰ ہر قطرہ سے جو کہ اس کے پروں سے ٹپکتا ہے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔

فائدہ: کیا ہی اعلیٰ مرتبہ ہے درود پڑھنے والوں کا کہ زندگی میں بھی پھر قیامت تک اس کے لئے اَنْ گنت فرشتے استغفار کرتے رہینگے۔

مسلمان بھائی کو خوش کرنے پر قبر میں فرشتہ کی ڈیوٹی

ابن ابی الدنیا اور ابوالشیخ "کتاب الثواب" میں امام جعفر صادق سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے جد امجد رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

مَا اَدْخَلَ رَجُلٌ عَلَى مُؤمِنٍ سُرُوْرًا اِلَّا خلق اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَيُؤ خَذهُ السُّرُوْر مَلَك يعْبُدِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَيُؤ خذهُ فَاِذَا صَارَ الْعَبْدُ فِىْ قَبْرِهِ اَتَاهُ ذٰلِكَ السُّرُوْر۔

ترجمہ: جو کوئی شخص کسی مسلمان کو خوش کرے اللہ عزوجل اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ اللہ عزوجل کی عبادت و توحید بیان کرتا رہتا ہے جب وہ بندہ قبر میں جاتا ہے یہ فرشتہ اس کے پاس آکر کہتا ہے کیا مجھے پہچانتا ہے میں وہ خوشی ہوں جو تو نے فلاں مسلمان کے دل میں داخل کی تھی۔ آج میں وحشت میں تیرے دل کو بہلاؤں گا اور تیری محبت تجھے سکھاؤں گا اور قولِ ایمان پر تجھے ثابت کروں گا اور قیامت کے ہر مشہد میں میں تیرے ساتھ رہوں گا اور اللہ عزوجل کے نزدیک تیری شفاعت کروں گا اور جنت میں تیرا مکان تجھے دکھاؤں گا۔

ایک فرشتے کو تعظیمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بجا نہ لانے پر سزا

"جامع المعجزات" میں ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے جسے علامہ محمد بشیر کوٹلی لوہاراں نے ''جان ایمان'' کے عنوان سے نظم کا جامہ پہنایا ہے۔ پڑھیئے اور اپنے ایمان وایقان کی دولت میں اضافہ کیجئے۔

علامہ محمد رہادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ معراج کی نعمت عظمٰی کے کچھ عرصہ بعد حضرت جبریل امین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آج ایک عجیب بات عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں یہ آپ کے معراج سے پہلے کا واقعہ ہے کہ آسمان پر میں نے ایک بہت عزت ووقار کے مالک فرشتے کو دیکھا جو:

ایک مرصع تخت پر بیٹھا ہوا تھا ذی وقار
اور فرشتے تخت کے ماحول تھے ستر ہزار
وہ فرشتے مقتدی تھے اور یہ ان کا امام
کر رہے تھے ذکرِ حق مل کر یہی تھا ان کا کام

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ فرشتہ ایک دن تو شان وشوکت اور رفعت ومنزلت کی بلندیوں پر فائز دیکھا مگر چند دن بعد کوہ قاف سے میرا گزر ہوا تو نہایت دردناک آواز سنی۔ وہاں پہنچا جہاں سے یہ آواز سنائی دے رہی تھی۔ حضور! میں کیا بتاؤں اور کیسے بیان کروں کہ میں نے کیا دیکھا۔

اللہ اللہ رب کے بھی کیا بے نیازی کے ہیں کام
یا نبی یہ تھا وہی جو تھا فرشتوں کا امام
تخت پر دیکھا تو اس کو ایک دن افلاک پر
اور اس دن دیکھتا ہوں رو رہا ہے خاک پر
اس کے خادم تھے فرشتے ایک دن ستر ہزار
آج یاں تنہا پڑا ہے کوئی حامی ہے نہ یار

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں یہ منظر دیکھ کر حیران ہو گیا کہ یہ وہی معزز ومعظم فرشتہ جو ستر ہزار فرشتوں کا امام تھا آج بے کس وتنہا پہاڑوں میں پڑا ہوا ہے اور کوئی پرسانِ حال نہیں، رو رہا ہے اور زار وقطار رو رو کر حق تعالیٰ سے معافی طلب کر رہا ہے۔

سرکار! جب میں اس کے پاس پہنچا اور اس سے انقلاب کی وجہ دریافت کی نیز زوال کے مرتبہ کا سبب پوچھا تو پکارا اٹھا۔

لیلۃ المعراج کو بیٹھا تھا اپنے تخت پر
ذکر حق میں محو تھا اور ماسویٰ سے بے خبر
سرور دو کون محبوب خدائے بحرو بر
میرے آگے سے ہوا ان کی سواری کا گزر
محو، ذکر حق میں ہو کر لے رہا تھا رب کا نام
بہر تعظیم رہ گیا مجھ سے قیام
بس یہی لغزش ہوئی میرے لئے وجہِ زوال
آ گیا اپنی جلالت میں رب ذوالجلال

بس اے جبریل! مجھ سے جونہی لغزش واقع ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس بات پر اپنے جلال میں آ گیا اور میری ساری عبادت کے عدم قبولیت کا اعلان فرما دیا اور حکم فرمایا۔

نکل جا تو اس جگہ سے اے فرشتے پُرغرور
کیوں نہ کی تعظیم آیا سامنے جب میرا نور
یہ عبادت رات دن کی مجھ کو نا منظور ہے
دور ہے جو میرے احمد سے، وہ مجھ سے دور ہے
وہ عبادت ہی نہیں جس میں نہ ہو حُبِ رسول
جن میں بو پائی نہیں جاتی وہ ہیں کاغذ کے پھول

اے جبریل! اسی دن سے اللہ تعالیٰ نے معتوب فرما کر مجھے تختِ عزت سے اتار کر یہاں پھینک دیا ہے۔ اب ہر وقت اس سے معافی مانگ رہا ہوں۔ تاحال میری توبہ منظور نہیں ہوئی اے جبریل! تو ہی میرے لئے دعا کر کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے۔ یارسول اللہ ﷺ: مجھے بڑا رحم آیا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے بصد عجز و نیاز اس کی معافی کے لئے دعا کی۔ حضور ﷺ! آپ کے صدقہ میں اللہ تعالیٰ کا دریائے رحم و کرم جوش میں آیا۔ میری دعا قبول ہوئی اور مجھے ارشاد ہوا جبریل! اس معتوب فرشتے سے کہو:

تم اگر یہ چاہتے ہو رحمتوں کا ہو ورود
تو میرے محبوب پر ایک بار پڑھ ڈالو درود

یارسول اللہ ﷺ! میں نے کہا کہ حضور ﷺ پر درود پڑھوتا کہ تجھے معافی مل جائے چنانچہ اس نے بڑے ذوق وشوق سے آپ پر درود وسلام پڑھنا شروع کیا ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کردیا ہے۔اور حضور ﷺ!

آج میں نے پھر اسے دیکھا ہے اپنے تخت پر
پڑھتا رہتا ہے درود اب آپ پر وہ بیشتر

فائدہ: یہ نظم لکھ کر آخر میں سلطان الواعظین دامت برکاتہم فرماتے ہیں۔میرے بزرگو! یہ سارا واقعہ میں نے نظم میں لکھ کر مقطع میں یہ لکھا ہے کہ:

اے بشیؔر اس واقعہ میں یہ سبق موجود ہے
کہ بجز حُبِ نبی ذکرِ خدا مردود ہے

سوال:

فرشتے تو غیر مکلّف ہوتے ہیں اور معصوم بھی پھر اس فرشتہ کو سزا کیسی؟

جواب:

عظمتِ انبیاء علیہم السلام کے متعلق مکلّف غیر مکلّف برابر ہیں اس میں کوتاہی عمداً تو کفر ہے جیسے ابلیس لعین کا حال سب کو معلوم ہے اور سہواً وَخطاً پر بھی گرفت ہے جیسے اس فرشتے کا حال ہے اور ہاروت و ماروت کا یہی معاملہ ہے اگر انہیں ملائکہ سے تسلیم کیا جائے۔عالم ارواح میں ہم سب غیر مکلّف تھے لیکن جن ارواح نے نبی پاک ﷺ کے لفظ بلیٰ بولنے کے بعد جس نے پیروی نہ کی وہ کافر ہوئے جس کی تفصیل "روح البیـــان" وغیرہ میں ہے۔اور حضرت ابراھیم علیہ السلام کے اعلانِ حج کا جواب نہ دیا انہیں حج نصیب نہ ہوا۔یہ ان کے لئے گویا ایک قسم کی سزا ہے کہ انہوں حضرت ابراھیم علیہ السلام کے اعلان کی قدر نہ کی۔

و صلی اللہ تعالٰی علٰی حبیبہ الکریم و علٰی الہ و اصحابہ اجمعین۔

فقط والسلام

ھٰذارقم قلم الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور۔پاکستان

''ماخذ ومراجع''

1	ترجمہ کنزالایمان	امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان (م:۱۳۴۰)	
2	تفسیر امام مجاہد	امام المفسرین سیدنا مجاہد بن حبر قرشی (م:۱۰۲ھ)	دارالفکر الاسلامی (۱۴۱۰ھ)
3	فضائل القرآن	امام ابوعبید القاسم بن سلام ہروی بغدادی (م:۲۲۴ھ)	مطبعۃ فضالۃ سعودی عرب (۱۴۱۵ھ)
4	تفسیر ابن جریر طبری	امام ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید طبری (م:۳۱۰ھ)	مرکز ہجر للبحوث والدراسات مصر
5	تفسیر ابن ابی حاتم	امام عبدالرحمٰن رازی ابن ابی حاتم (م:۳۲۷ھ)	مکتبۃ نزار مصطفیٰ الباز مکہ مکرمۃ
6	تفسیر ابن ابی زمنین	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن ابی زمنین (م:۳۹۹ھ)	الفاروق الحدیثیۃ مصر (۱۴۲۳ھ)
7	تفسیر زاد المسیر	امام ابوالفرج عبدالرحمٰن جوزی قرشی (م:۵۹۷ھ)	دار ابن حزم بیروت
8	تفسیر کبیر	امام محمد فخر الدین بن ضیاء الدین رازی (م:۶۰۴ھ)	دار الفکر بیروت
9	تفسیر قرطبی	امام ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر قرطبی (م:۶۷۱ھ)	مؤسسۃ الرسالہ بیروت
10	تفسیر ابن کثیر	امام ابوالفدا اسماعیل بن عمر دمشقی (م:۷۷۴ھ)	دار طیبہ ریاض
11	تفسیر دُرِ منثور	امام ابوالفضل جلال الدین سیوطی شافعی (م:۹۱۱ھ)	مرکز ہجر للبحوث والدراسات مصر
12	موطا امام مالک	امام الائمۃ مالک بن انس اصبحی حمیری (م:۱۷۹ھ)	دار احیاء التراث العربی بیروت
13	بخاری شریف	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری (م:۲۵۶ھ)	دار الکتاب العربی بیروت
14	بخاری شریف	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری (م:۲۵۶ھ)	دار ابنِ کثیر بیروت (۱۴۲۳ھ)
15	مسلم شریف	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری (م:۲۶۱ھ)	دار طیبہ ریاض (۱۴۲۶ھ)
16	ابن ماجہ شریف	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی (م:۲۷۳ھ)	مکتبۃ المعارف ریاض
17	ابوداؤد شریف	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث (م:۲۷۵ھ)	مکتبۃ المعارف ریاض
18	نسائی شریف	امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب (م:۳۰۳ھ)	مکتبۃ المعارف ریاض
19	مصنف عبدالرزاق	امام ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام صنعانی (م:۲۱۱ھ)	المکتب الاسلامی بیروت (۱۳۹۰ھ)
20	مصنف ابن ابی شیبہ	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم (م:۲۳۵ھ)	مکتبۃ الرشد ریاض (۱۴۲۵ھ)
21	مسند احمد بن حنبل	امام احمد بن محمد بن حنبل شیبانی (م:۲۴۱ھ)	مؤسسۃ الرسالہ بیروت (۱۴۱۶ھ)

22	فضائل الصحابة	امام احمد بن محمد بن حنبل شیبانی (م:۲۴۱ھ)	دارالعلم سعودی عرب (۱۴۰۳ھ)
23	الادب المفرد	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری (م:۲۵۶ھ)	موسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت
24	نوادر الاصول	امام ابوعبداللہ محمد بن علی حکیم ترمذی (م:۳۲۰ھ)	مکتبۃ الامام البخاری مصر (۱۴۲۹ھ)
25	کتاب الضعفاء	امام ابوجعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ عقیلی (م:۳۲۲ھ)	دارالصمیعی ریاض (۱۴۲۰ھ)
26	المجالسة وجواہر العلم	امام ابوبکر احمد بن مروان دینوری (م:۳۳۳ھ)	دارابن حزم بیروت (۱۴۱۹ھ)
27	صحیح ابنِ حبان	امام ابوحاتم محمد بن حبان بستی (م:۳۵۴ھ)	مؤسسۃ الرسالہ بیروت (۱۴۰۸ھ)
28	معجم کبیر	امام ابوالقاسم سلیمان طبرانی (م:۳۶۰ھ)	مکتبۃ ابن تیمیہ قاہرہ
29	معجم اوسط	امام ابوالقاسم سلیمان طبرانی (م:۳۶۰ھ)	دارالحرمین مصر (۱۴۱۵ھ)
30	معجم صغیر	امام ابوالقاسم سلیمان طبرانی (م:۳۶۰ھ)	دارلکتب العلمیہ (۱۴۰۳ھ)
31	مسند الشامیین	امام ابوالقاسم سلیمان طبرانی (م:۳۶۰ھ)	مؤسسۃ الرسالہ بیروت (۱۴۰۹ھ)
32	کتاب الشریعة	امام ابوبکر محمد بن حسین آجری بغدادی (م:۳۶۰ھ)	دارالوطن ریاض (۱۴۱۸ھ)
33	کتاب العظمة	امام ابوالشیخ عبداللہ بن محمد اصبہانی (م:۳۶۹ھ)	دارالعاصمہ ریاض
34	الترغیب	امام ابوحفص عمر ابن شاہین (م:۳۸۵ھ)	دارالکتب العلمیہ (۱۴۲۴ھ)
35	تعظیم قدر الصلوٰة	امام محمد بن نصر بن الحجاج مروزی (م:۳۹۴ھ)	مکتبۃ الدار مدینۃ المنورۃ (۱۴۰۶ھ)
36	مستدرک للحاکم	امام ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری (م:۴۰۵ھ)	دارالحرمین مصر (۱۴۱۷ھ)
37	شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی (م:۴۵۸ھ)	مکتبۃ الرشد ریاض (۱۴۲۳ھ)
38	سنن کبری	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی (م:۴۵۸ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت
39	الاسماء والصفات	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی (م:۴۵۸ھ)	مکتبۃ السوادی مصر
40	جامع بیان العلم	امام حافظ یوسف ابن عبدالبر قرطبی (م:۴۶۳ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت
41	مسند بزار	امام ابوبکر احمد بن عمرو البزار (م:۴۹۴ھ)	مکتبۃ العلوم والحکم مدینۃ المنورۃ
42	الفردوس بماثور الخطاب	امام ابوشجاع شیرویہ دیلمی (م:۵۰۹ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت (۱۴۰۶ھ)
43	الفائق فی غریب الحدیث	علامہ جاراللہ محمود بن عمر الزمخشری (م:۵۳۸ھ)	دارالفکر بیروت
44	النہایۃ فی غریب الحدیث	امام مجدالدین جزری ابن الاثیر (م:۶۰۶ھ)	داراحیاء التراث العربی

45	الاحادیث المختارۃ	امام ضیاءالدین محمد مقدسی حنبلی (م:۶۴۳ھ)	دار خضر بیروت (۱۴۲۱ھ)
46	کتاب الاذکار	امام محی الدین یحییٰ ابن شرف نووی (م:۶۷۲ھ)	مکتبۃ نزار مصطفیٰ الباز مکہ مکرمۃ
47	اتحائف الزائر	امام حافظ ابوالیمن ابن عساکر (م:۶۸۶ھ)	مرکزِ اہلِ سُنت برکاتِ رضا ہند
48	مشکاۃ المصابیح	امام محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی (م:۷۴۲ھ)	المکتب الاسلامی بیروت (۱۳۹۹ھ)
49	مجمع البحرین	امام نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی (م:۸۰۷ھ)	مکتبۃ الرشد ریاض
50	کشف الاستار	امام نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی (م:۸۰۷ھ)	مؤسسۃ الرسالہ بیروت (۱۴۰۴ھ)
51	موارد الظمان	امام نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی (م:۸۰۷ھ)	دار الثقافۃ العربیہ دمشق
52	مجمع الزوائد	امام نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی (م:۸۰۷ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت
53	المطالب العالیہ	امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی (م:۸۵۲ھ)	دار العاصمہ ریاض (۱۴۱۹ھ)
54	القول البدیع	امام شمس الدین محمد سخاوی (م:۹۰۳ھ)	دار الریان مصر
55	جمع الجوامع	امام جلال الدین سیوطی شافعی (م:۹۱۱ھ)	دارلکتب العلمیہ بیروت
56	الحبائک فی اخبار الملائک	امام جلال الدین سیوطی شافعی (م:۹۱۱ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت
57	کنز العمال	امام علاءالدین علی متقی ہندی (م:۹۷۵ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت
58	فتح الباری	امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی (م:۸۵۲ھ)	دار المعرفۃ بیروت
59	مرقاۃ المفاتیح	امام علی بن سلطان محمد القاری (م:۱۰۱۴ھ)	مکتبہ امدادیہ ملتان
60	اشعۃ اللمعات	امام شیخ عبدالحق محدث دھلوی (م:۱۰۵۲ھ)	فرید بک سٹال لاہور
61	شفاء السقام	امام تقی الدین علی سبکی شافعی (م:۷۴۶ھ)	نوریہ رضویہ لاہور
62	مطالع المسرات	امام محمد مہدی فاسی مالکی (م:۱۰۵۲ھ)	نوریہ رضویہ لاہور
63	سیر اعلام النبلاء	امام ابوعبداللہ محمد بن احمد ذہبی (م:۷۴۸ھ)	بیت الافکار الدولیۃ مصر
64	لسان المیزان	امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی (م:۸۵۲ھ)	دار البشائر الاسلامیہ بیروت
65	اخبار المدینہ	امام محمد بن حسن ابن زبالۃ (م:۱۹۹ھ)	مدینۃ المنورۃ (۱۴۲۴ھ)
66	تاریخ الکبیر	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری (م:۲۵۶ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت

67	تاریخ طبری	امام ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید طبری (م:۳۱۰ھ)	دار المعارف مصر
68	اخبار مکہ	امام ابوالولید محمد بن عبداللہ ازرقی (م:۴۵۰ھ)	مکتبۃ الاسدی
69	دلائل النبوۃ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی (م:۴۵۸ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت
70	تاریخ ابن عساکر	امام علی بن حسن ابن عساکر (م:۵۷۱ھ)	دار الفکر بیروت (۱۴۱۵ھ)
71	مدارج النبوۃ	امام شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م:۱۰۵۲ھ)	مکتبہ اسلامیہ لاہور
72	کتاب الزہد	امام الائمۃ عبداللہ بن مبارک (م:۱۸۱ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت
73	کتاب الزہد	امام الائمۃ وکیع بن جراح (م:۱۹۷ھ)	مکتبۃ الدار مدینۃ المنورۃ (۱۴۰۴ھ)
74	کتاب الزہد	امام احمد بن محمد بن حنبل شیبانی (م:۲۴۱ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت
75	کتاب القبور	امام حافظ ابن ابی الدنیاء قرشی (م:۲۸۱ھ)	مکتبۃ الغرباء مدینۃ المنورۃ
76	کتاب المرض	امام حافظ ابن ابی الدنیاء قرشی (م:۲۸۱ھ)	دار السلفیۃ بمبئی انڈیا
77	کتاب الزہد	امام حافظ ابن ابی الدنیاء قرشی (م:۲۸۱ھ)	دار ابن کثیر دمشق (۱۴۲۰ھ)
78	کتاب ذکر الموت	امام حافظ ابن ابی الدنیاء قرشی (م:۲۸۱ھ)	مکتبۃ الفرقان عجمان (۱۴۲۳ھ)
79	حلیۃ الاولیاء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی (م:۴۳۰ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت
80	اثبات عذاب القبر	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی (م:۴۵۸ھ)	دار الفرقان عمان (۱۴۰۳ھ)
81	التذکرۃ القرطبی	امام ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی (م:۶۷۱ھ)	دار المنہاج ریاض
82	شرح الصدور	امام جلال الدین سیوطی شافعی (م:۹۱۱ھ)	دارلکتب العلمیہ بیروت
83	شرح عقائد	امام علامہ سعد الدین تفتازانی (م:۷۹۲ھ)	مکتبۃ البشریٰ کراچی
84	نبراس شرح عقائد	امام علامہ عبدالعزیز پرہاروی (م:۱۲۳۹ھ)	مکتبۃ حقانیہ ملتان
85	الحاوی للفتاوی	امام جلال الدین سیوطی شافعی (م:۹۱۱ھ)	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
86	فتاوی تاتارخانیہ	امام عالم بن علاء انصاری اندرپتی (م:۷۸۶ھ)	قدیمی کتب خانہ کراچی
87	فتاوی شامی	امام محمد امین ابن عابدین شامی (م:۱۳۰۶ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت
88	فتاوی عالمگیری	امام شیخ نظام الدین و جماعۃ العلماء الہند	قدیمی کتب خانہ کراچی